فہرست مطالب

صفحہ

فصل اول

پانچوان خط

ساتوان خط

آٹھوان خط

نوان خط

دسوان خط

بارہوان خط

تیرہوان خط

چودہوان خط

فصل دوم

تکمیلات

پندرہوان خط

سولھوان خط

سترھوان خط

اٹھارھوان خط

انیسوان خط

اشتہار

اعلان

پہلا حصہ

پہلا خط

میرے پیارے دوست

مین آپ کی درخواست صادق خوشی سی منظور کرتا ہون اور وعدہ کرتا ہون کہ اوقات فرصت مین ایک
خط لکہا کرونگا اور خطوط مین مقناطیس حیوانی کا حال لکہا کرونگا اس علم مین بہت لوگون
نے تحقیقات اور تفتیش کی ہے اور اس تحقیقات اور تفتیش کے خاص نتایج نکلے ہین
لیکن ہر قسم کے آدمیون نے اون نتایج کی نسبت اکثر اعتراضات کیے ہین بلکہ یہان تک
ہوا ہے کہ اکثر آدمی یہ اعتراض کرتے ہین کہ اس باب مین تحقیقات کرنی ہی نہین چاہیے
لیکن جو خطوط مین آپ کو لکہونگا اون مین مین آپ کو سمجہاؤنگا کہ جو اعتراضات لوگ
کرتے ہین وہ اعتراضات دراصل کچھ وزن نہین رکھتے ہین ؛

اس علم کی [illegible] نہایت وسیع ہے اور اوسکے فروع بہت کثیر اور مختلف ہین اسواسطے مین نے

مناسب سمجھا ہی کہ اس علم کا حال خطوط مین بیان کرونگا اسواسطی کہ اس تفصیل مین اتنی آسائش ہے
کہ بحسب فرصت خط لکھنے کی لی ہر ایک نوع کا حال علیحدہ علیحدہ ہر خط مین لکھا جا سکتا ہے
بعض آدمی ایسے مستقل ہوتے ہین کہ جو بات اونکی روبرو کسی علم کی باب مین بیان کیجاوی اوسپر عمداً
شک کرتی ہین اونکو کبھی یقین نہین کرتی چنانچہ اس علم پر بھی مثل دیگر علوم کی بہت آدمی اسیطرح شک
کرتی ہین اگر آپکی طبیعت بھی اسیطرح کی شکی ہوتی تو یقین جانیے کہ مین اس باب مین آپ کو کچھ بھی نہ لکھتا
حقیقت مین اگر آپ کی طبیعت ایسی ہوتی تو اس معاملہ مین تحریر کرنی وقت کا ضائع کرنا ہوتا لیکن فضل
الٰہی سے آپ کی طبیعت مین راست بات کے تحقیق کرنیکا بہت شوق ہے اور اوسکے ساتھ یہ جوہر ہے
کہ اناڑیون کی طرح ہر بات کو خصوصاً ایسی بات کو جو متعجب معلوم ہوتی ہی بلا تامل یا غوض کی قبول
نہین کر لیتی ہین اسواسطے مکرر کہتا ہون کہ مین ان خطوط کی لکھنی کا عزم صادق خوشی سی کرتا ہون
ہر علم کی بحث مین یہ بات بہت ضروری کہ محققین تہ دل سی امر راست کو تحقیق کرنی مین کوشش کرین
اور بعض قواعد عام کو جو تحقیقات علمی مین مسلم ماننی چاہئین تسلیم کرین اگر یہ بات نہین تو بحث
علمی مین دخل دینا لاحاصل ہے —

بعض طبایع ایسی ہوتی ہین کہ اگرچہ شہادت قابل ایجاب حاصل ہو لیکن وہ ایسی باتین جو درحقیقت
صحیح ہین بلا غوض اور تامل کی رد کر دیتی ہین اور اونکو نہ ماننی کی فقط یہ وجہ بتاتی ہین کہ وہ باتین
لغو یا نا قابل اعتبار معلوم ہوتی ہین یا یہ کہ قابل امکان نہین یا یہ وجہ بتاتی ہین کہ اونکی وجہ اثبات
نہین معلوم ہوتی یعنی سبب نہین معلوم ہوتا کہ وہ امور کیون واقع ہوتی ہین کبھی یہ وجہ بتائی جاتی ہے
کہ جو خیالات یا امور کسی اور علم سے متعلق پہلی سی اونکے ذہن نشین ہوتے ہین یہ باتین اونکی ضد
معلوم ہوتی ہین کبھی یہ وجہ کہ جو باتین ہمکو اپنے مذہب کی رو سے مسلم معلوم ہین اونسی خلاف ہین
یا اونکے نتائج اونسی متباین نکلتے ہین اور کبھی یہ وجہ بتاتی ہین کہ یہ باتین ایسی ہین کہ اونسی اخلاق
بگڑتے ہین ایسے طبایع کا علاج فقط امتداد زمانہ سی ہو سکتا ہی جب تک خیالات لغو اور
خلاف معقولیت ایسی طبائع مین جمی رہینگی تب تک طبیعیات مین بحث کرنی لاحاصل ہے اور اگرچہ

میری راے یہ ہی کہ ایسے شبہات کا طبیعت مین ہونا ایک طرح کا جوہر ہے اس معنی مین کہ جو کچھ
کوئی کہے اوسکو بلا تامل قبول کر لینا ضعف عقل سے لیکن چونکہ یہ شبہات فکر معقول اور سلیم
کے بعد ذہن نشین نہین ہوتی بلکہ چند تخیلات لغو طبیعت مین جم جاتے ہین اسواسطے
فقط بحث سے ان شبہات کا دور کرنا دشوار ہے لیکن زمانہ بہت زبردست شے ہے جون
جون زمانہ گذرتا جاتا ہے انسان کے نہایت سخت تعصبات خصوصاً اون امور کی نسبت
کہ جو دراصل صحیح ہون رفتہ رفتہ زائل ہوتے جاتے ہین اسواسطے کہ اگر وہ باتین جنکی نسبت
ہمکو تعصب ہی درحقیقت صحیح ہون تو ضرور وقتاً فوقتاً واقع ہوتے رہین گے اور جب واقع
ہوتے رہینگے تو لابد کبھی کبھی اونکو ماننا پڑیگا ۔

غور کیجیے کہ جب کوپرنی کس نی اول اپنی یہ راے فرنگستان مین ظاہر کی کہ زمین کو گردش ہے
اور آسمان کو گردش نہین تو کیا کیا اعتراضات اوسپر ہوئی لوگ کہتے تھے کہ یہ قول محض
دروغ اور لغو ہے اسواسطے کہ ہم اپنی آنکھون سے روز دیکھتے ہین کہ آفتاب اور آسمان
چلتے ہین پس اپنی آنکھون سے جو دیکھین اوسکو نمانین اور کوپرنی کس کے قول کو مانین
کیونکر ہوسکتا ہے قطع نظر اسکے یہ اعتراض ہوا کہ مذہبی کتابون مین آسمان کی گردش لکھی ہے
پس زمین کی گردش کا مسئلہ جاننی مذہبی کتابون کے خلاف ہی لیکن دیکھیے کہ امتداد زمانہ کا کیا
اثر ہوا اس زمانہ مین فرنگستان مین آسمان کی گردش مین کسیکو اعتقاد نہین ہے ابتدا مین
اسپر بہت اعتراضات ہوے کہ زمین کی ہیئت کروی ہے لیکن بعد امتداد زمانہ یہ بات مسلم
مانی گئی خصوصاً جب نئی دنیا دریافت ہوئی تو اس بات مین کچھ شک نہین رہا پہلے حکماے جاہل
اس قول کو نہین مانتی تھی وہ کہتے تھی کہ اگر اس بات کو مانین تو اسکا نتیجہ یہ ماننا پڑیگا کہ ہمارے
پیرون کے نیچے ایسے لوگ بستے ہین کہ جنکے سر نیچے کی طرف ہوا مین لٹکتے ہین اور علی ہذا القیاس
درختون کی جڑین زمین مین اوپر کی طرف جمی ہوئی ہین اور اونکی چوٹیان نیچے کی طرف ہوا مین
لٹکتی ہین سو یہ ناممکن ہے لیکن یہ سب اعتراضات زائل ہوگئے ہین زمانہ کا ایسا اثر ہے

ذرا کلمبس کا حال دیکھیے جس شخص نے اول نئی دنیا کو دریافت کیا اب جانتے ہین کہ
جبتک مرتبہ اول ہے وہ اس سفر عظیم پر گیا بلکہ اوسوقت تک کہ جب دو برس کی بعد وہ نئی
دنیا سے وہانکا سونا جہازون پر بار کر کے واپس آیا لوگ اوسکو مکار اور مدہوش کہتے تھے یہ
بہت آسانی سے خیال مین آسکتی ہے کہ جو حال کلمبس کا ابتدا مین ہوا اول ویسا ہی حال اوس
شخص کا ہوتا ہے جو مقناطیس حیوانی کے باب مین بحث کرے اور جو باتین اس علم سے
متعلق ہین اونکو بیان کرے ضرور اوس آدمی کو لوگ دغاباز اور مکار کہینگے اور طعن اور تشنیع
سے اوسکے ساتھ پیش آوینگے لیکن شک نہین ہے کہ جو امر ابتدا از زمانہ سے ہوتا چلا آیا ہے وہی
اس معاملہ مین بھی واقع ہوگا یعنی جون جون زمانہ گذرتا جاویگا لوگون کو دریافت ہوتا جاویگا
کہ جو باتین مقناطیس حیوانی کے باب مین بیان کیجاتی ہین بالکل صحیح اور قابل تسلیم ہین
مین نے اوپر بیان کیا ہے کہ جن لوگون کے ذہن مین ایسے خیالات جم گئے ہین اور اونکی
طبائع مین تعصبات جاگیر ہوگئے ہین اونسے بحث کرنی لاحاصل ہے لیکن بہت ایسے بھی
ہین کہ اونکے دلون مین سخت تعصب نہین ہے بلکہ اونکے ذہن مین مقناطیس حیوانی کا
اعتقاد اسواسطے نہین ہوتا کہ اونھون نے اس علم کے باب مین اچھی طرح غور اور فکر نہین کی
ایسے لوگون کو مین سمجھا سکتا ہون کہ جو اعتراضات لوگ اکثر کرتے ہین وہ بے بنیاد ہین
اب مین اون اعتراضات کا ذکر کرتا ہون جو اس علم پر کیے جاتے ہین ؛

اول اعتراض یہ ہے کہ جو باتین مقناطیس حیوانی کے باب مین بیان کیجاتی ہین وہ ہیچ
قابل اعتبار کے نہین اور ناممکن ہین اسواسطے اس معاملہ مین تحقیقات کرنی کچھ ضرور نہین
یہ بات کیسی ایسی ہے کہ جو بات ثبوت طلب ہے اوسکو بلا ثبوت اول ہی مسلم مان لینا اور ظاہر ہے
کہ اس بات کے کہنے سے کہ مقناطیس حیوانی کی باتین قابل امکان نہین یہ نتیجہ نکلتا ہے
کہ گویا ہم جانتے ہین کہ کونسی چیز ممکن اور کون غیر ممکن ہے لیکن جو بڑے بڑے عالم
اور فاضل ہین اور ہر لمحہ اور ہر لحظہ اور تمام عمر اپنی تحقیقات علمی مین لگاتے ہین وہ

خوب جانتے ہین کہ خدا کی قدرت کا کچھ انتہا نہین ہے نہایت فاضل اجل اور عالم تبحر قدرت
کے حساب مین ایسی چیز ہے کہ جیسے کوئی لڑکا سمندر کے کنارے چھوٹے چھوٹے کنکر اکٹھی
کرے جو سمندر اوسکے پیرون کے قریب بہتا ہے اوسکا حال وہ ذرہ بھی نہین جانتا البتہ بعض باتین
ضرور ایسی ہین جنکو ہم ناممکن جانتے ہین مثلاً یہ بات ناممکن ہے کہ دو اور دو چار سے کم
یا زیادہ ہون یہ بات ناممکن ہے کہ تین زاویے ایک مثلث کے دو قائمون سے کم یا زیادہ
ہون یہ بات ناممکن ہے کہ ایک شے خواہ زندہ خواہ مردہ ایک وقت معین مین دو جگہ میں
ہو لیکن عند التحقیقات یہ بات دریافت ہوگی کہ جو باتین علم مقناطیس حیوانی سے متعلق
ہین اس معنی مین ناممکن نہین ہین یہ بات ضرور ہے کہ حقائق علم مقناطیس حیوانی نہایت
مشکل ہین یعنی یہ بات نہایت مشکل ہے کہ اونکا باعث وقوع بیان کیا جاوے ہم یہ بات
بھی نہین کہہ سکتے ہین کہ رانگ کو سونا بنانا ناممکن ہے اسواسطے کہ ماہیت اصلی ان فلزات
کی ہمکو معلوم نہین ہے ہم اونکو جسم مفرد یا بسیط فقط اسواسطے کہتے ہین کہ ہم اونکو غیر مفرد
ثابت نہین کر سکتے ہین مگر اگر یہ بھی ثابت ہو کہ یہ اجسام مفرد ہین اور ہرگز مرکب نہین ہین
تو بھی یہ بات خیال مین آسکتی ہے کہ اونکے اجزا کی ترتیب حال ایسی ہے کہ اوسکے
باعث سے ایک شے رانگ اور ایک سونا ہے لیکن اجزا مذکور بذاتہ ایک ہی ہین اور
ممکن ہے کہ رانگ کو اسطور بدل کر سونا بنا سکین کہ اونکے اجزا کی ترتیب ایکی طور پر الٹ
سکین لیکن اگرچہ ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ رانگ کا سونا بنانا ناممکن ہے تاہم زمانہ حال
مین کوئی ایسا شخص نہین ہوا ہے کہ جو سونا بنانے کا دعوے رکھتا ہو اور زیادہ اس سے
یہ کہ کوئی یہ نہین کہتا ہے کہ سب آدمی اسطرح پر سونا بنا سکتے ہین حالانکہ علم مقناطیس
حیوانی کے حقائق ایسے ہین کہ نہ فقط اچھے عامل متواتر اونکو پیدا کر چکے ہین اور پیدا
کر سکتے ہین بلکہ اونکا بیان اسطرح پر کیا گیا ہے کہ سب آدمی جو اونکو پیدا کرنا چاہین جب
چاہین بخوبی کر سکتے ہین ـ

پس ایسی خیالی وجہ پر کہ حقائق علم مقناطیس حیوانی کا صحیح ہونا قابل اعتبار نہیں
اور حقائق مذکور ناممکن الوقوع ہیں اون حقائق کو نہ ماننا خلاف عقل ہے درحقیقت اونکا
ناممکن الوقوع سمجھنا فقط یہی معنی رکھتا ہے کہ اونکے واقع ہونے کا سبب دریافت نہیں ہوا
اور لوگ سمجھتے ہیں کہ سبب کی دریافت نہونے کے باعث سے اونکو بلا تحقیقات بالکل رد
کردینا چاہیے فی الحقیقت دوسرا اعتراض جو لوگ کرتے ہیں یہی ہے کہ اونکے وقوع ہونیکی وجہ
کیا ہے معترض کہتا ہے کہ تاوقتیکہ قدرت کے مسلم قواعد کو رد نکرو تب تک تم حقائق
علم مقناطیس حیوانی کی وجہ وقوع کیونکر بیان کرسکتے ہو اور چونکہ ہمیشہ ان اعتراضات کا شافی
جواب معترض کو نہیں ملتا اسواسطے وہ اپنے دل میں پختہ ہیتہ کرلیتا ہے کہ ان حقائق
کو ماننا نہیں چاہیے اور حقائق مذکور قابل تحقیقات ہی نہیں ہیں —

لیکن غور کیجیے کہ اس اعتراض کے کرنے میں یہ بات مفہوم ہوتی ہے کہ گویا ہم قدرت کے
تمام قواعد جانتے ہیں اور یہ بات کہ گویا جس شخص کو کوئی بات دریافت ہوئی اوسپر
فرض ہے کہ اوسکی وجہ وقوع اور سبب اوسکے واقع ہونے کا بتا دے ورنہ وہ بات قابل
اعتبار نہیں ہے آپکو یہ بات سمجھانی کہ یہ دلیل معقول نہیں ہے فضول ہے ظاہر ہے
کہ جب کسی بات کا سبب دریافت کیا جاتا ہے تو پہلے اوس بات کا موجود ہونا ضرور ماننا چاہیے
چنانچہ علم ہیئت میں بہت سی باتیں ایسی تہیں کہ جنکا سبب معلوم نہیں ہوتا تھا لیکن حکمائے
ومنجمان متاخرین نے اون باتون کو صحیح سمجھکر اور مسلم جانکر اونکے پیدا ہونے کا سبب
حتی الوسع دریافت کیا اور قواعد عام علم ہیئت کے دریافت کیے جنکے سبب سے وجہ
وقوع اون امور کی دریافت ہوئی اور اونکی تحقیقات کا انجام یہ ہوا کہ علم ہیئت کی بہت سی
باتیں نہایت صحت کے ساتھ معلوم ہوئی ہیں اور جو باتیں آیندہ واقع ہونے والی ہوتی
ہیں اونکے واقع ہونے کا وقت متواتر اور نہایت صحت کے ساتھ پیش از وقوع بتایا
جاسکتا ہے بلکہ حقیقت میں روزانہ بتایا جاتا ہے ایک ستارے کی حرکت

ہرج پایا جاتا تھا الا اوسکے ہرج کا سبب نہین معلوم ہوتا تھا لیکن ہرج کا ہونا مانکر جب اوسکی
سبب کی تلاش ہوئی تو ایک چھوٹا سیارہ اور اوسکے قریب دریافت ہوا اگر پہلے ہی
اوسکی حرکت مین ہرج ہونے کو تسلیم نہین کیا جاتا تو یہ نتیجہ کیونکر حاصل ہوتا غرض کہ کسی
امر کا سبب دریافت کرنے کے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ پیشتر اوس امر کا وجود مانا
جاوے پس حقائق علم مقناطیس حیوانی کو پہلے موجود سمجھنا چاہیے اور پیچھے اونکے
وقوع ہونیکا سبب دریافت کرنا چاہیے نہ یہ کہ سبب دریافت نہونے سے اونکو بالکل رد کرنا
چاہیے جیسا اور علوم مین مثل ہیئت و دیگر فروع علم طبعیات مین ہوتا ہی ویسا ہی اس علم
کی بحث مین بھی ہونا چاہیے ایسا نہین چاہیے کہ جس امر کا سبب ہمکو نہ معلوم ہوا اوسکو اوسی سبب
سے قدرت کے مسلم قواعد کے خلاف سمجھ لین چنانچہ آگے آپکو معلوم ہوگا کہ علم مقناطیس
حیوانی مین کوئی ایسا امر نہین ہے کہ جسکو ہم قواعد مسلم قدرت کے خلاف سمجھین ممکن ہے
کہ ان حقائق کے سببکے دریافت کرنے مین شاید اورسے قواعد قدرت کے دریافت ہون
لیکن اس بات کی حاصل ہونیکے واسطے یہ امر ضرور ہے کہ پہلے اون حقائق کو مسلم سمجھنا چاہیے
غالب ہی کہ ان حقائق کی وجہ وقوع قواعد معروف قدرت سے دریافت ہوسکے اور جہان تک
میری عقل پہونچتی ہے کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی کہ جو قواعد قدرتی معروف ہین اونسے
کسیطرح کا اختلاف واقع ہو بالفرض اگر ظاہر مین اختلاف معلوم بھی ہو تو بھی ایسا ہی
حال ہوگا جیسا علم ہیئت مین ہوا یعنی ابتدا مین اوس علم کے بہت حقائق قواعد معروف
کی خلاف معلوم ہوتے تھے لیکن بعد ازان یہ بات جاتی رہی ایک بڑے منجم نے جسکا نام
گیلیلیو تھا ایک دوربین بہت بڑی بنائی اور جب اوس دوربین کی ذریعے سے اوسنے
آسمان کی طرف دیکھا تو مشتری کے گرد اوسنے چار چاند دیکھے لیکن جب اوسنے بیان کیا
کہ مشتری کے چار چاند ہین اور اپنے ہمعصر فضلا سے درخواست کی کہ دوربین کے ذریعے
سے اونکو دیکھو تو انہون نے دیکھنے سے انکار کیا لیکن اونکے نہ دیکھنے سے وہ اقمار

کچھ نابود نہین ہوگئے اور نہ اونکی حرکتون مین جیسی تھین کچھ فرق آیا علے ہذا القیاس
اگر لوگ حقائق علم مقناطیس حیوانی کو تحقیق کرنا نہ چاہین اور اونکو نہ دیکھین تو اس سبب سے
اونکے وجود مین کچھ فرق نہین آسکتا ✻

علاوہ اسکے ذرا غور کرنا چاہیے کہ جو باتین لوگ مسلم مان چکے ہین مثلاً حقائق علم ہیئت
اونکے اسباب اور وجوہ کسیکو کیا معلوم ہین اگرچہ حقائق علم ہیئت کو لوگ خوب سمجھنے لگے ہین
اور بعض قواعد قدرتی جو مسلم مانے گئے ہین اونپر راست آتے ہین الا تھوڑے سے بھی
تامل سے معلوم ہوگا کہ حقیقت مین اونکے بواعث اور اصل ماہیت دریافت نہین
ہوسکتی ہے ہر ایک آدمی جانتا ہے کہ علم ہیئت کا اصل قاعدہ قاعدہ کشش ہے غور کرنا
چاہیے کہ یہ قاعدہ اسطرح پر مانا ہوا ہے کہ عالم مین اجرام مادی مین آپس مین کشش ہے
اور یہ قاعدہ اس حساب سے چلتا ہے کہ جتنا حجم اجرام مین فرق ہے اوتنا ہی قوت
جاذبہ مین فرق ہے اور جتنی مربع مسافت بڑھتی ہے اوتنی قوت کشش کم ہوتی جاتی
ہے اگر اس بات کو تسلیم کرلین تو جو باتین علم ہیئت مین ہین اونکی وجہ وقوع دریافت
ہوجاتی ہے اور چونکہ جملہ حقائق کی وجہ اور سبب اس قاعدہ کے تسلیم کرنے سے معلوم ہوجاتی
ہے بلکہ کل امور کا اوقات معین مین واقع ہونا اوس قاعدہ کے ذریعے سے پیش از وقوع واقعہ
بتایا جاسکتا ہے تو دلیل معقول ہے کہ وہ قاعدہ صحیح ہے لیکن کیا آپ کے نزدیک ماہیت
قوت کشش کی اس قاعدے سے معلوم ہوجاتی ہے فرمائیے کہ دو جرم مادی آپس مین
کیون کشش رکھتے ہین کیا سبب ہے کہ جو حساب اس قاعدہ کے عمل کا اوپر بیان کیا گیا
وہ حساب قدرت نے قائم رکھا ہے اسکا جواب فقط یہی ہے کہ اجرام مادی مین یہ قوت
کشش رکھی گئی ہے لیکن ظاہر ہے کہ اس جواب سے فقط قوت کشش کی موجودگی
پائی جاتی ہے لیکن وجہ وجود قوت کشش نہین پائی جاتی ہے جو [الا قوت کشش کا ... جاسکتا]
مسلم مانا گیا ہے اوسکے تسلیم کرنے سے جو واقعات ہوتے ہین اونکا واقع ہونا سمجھا

لیکن سبب وجود قوت کشش بالکل نہین دریافت ہوتا وسعت اور انداز اس قوت کا دریافت ہوتا ہی لیکن اصل ماہیت اوسکی نہین معلوم ہوتی اور یہی قول کل قواعد قدرت پر مثلاً علم مقناطیس مطلق وحرارت ونور وغیرہ کی قواعد پر راست آتا ہے اسیطرح سے غالب ہے کہ حقائق علم مقناطیس حیوانی کی اصل ماہیت ہم کبھی بھی دریافت نہین کر سکینگے لیکن یقین ہے کہ اگر غوض اور مشقت کی ساتھ تحقیقات کیجاوے گی اور نیز تحقیقات مناسب کرینگے تو ایسا قاعدہ ضرور دریافت ہوجاویگا جسکے روسے ہم سمجھا سکینگے کہ یہ حقائق کسطور پر واقع ہوتے ہین لیکن جیسا علم ہیئت اور دیگر علوم مین اصل ماہیت حقائق کی دریافت نہین ہوتی ویسا ہی اس علم کے حقائق کی بھی اصل ماہیت نہین معلوم ہوتی اور کچھ اندیشہ اس بات کا نہین ہے کہ جو قواعد معروف دیگر علوم مین مسلم مانے گئے ہین اون قواعد سے علم مقناطیس حیوانی کے قواعد متباین ہونگے ؛

تیسرا اعتراض اکثر یہ کیا جاتا ہے کہ مقناطیس حیوانی کا اثر فقط ڈرپوک اور ضعیف الجثہ لوگون پر خصوصاً عورتون پہ دیکھا جاتا ہے اور ایسے لوگون کے بیانات پر اعتبار نہین ہوسکتا ہی اگرچہ یہ بات صحیح بھی ہو تو اسکے جواب مین یہ کہنا چاہیے کہ اگرچہ آثار بہت احتیاط اور غور سے دیکھے جاوین اور صحیح معلوم ہون تو یہ اعتراض معقول نہین ہی بہت سی حقائق علم طب مین اسیطرح دریافت ہوئی ہین اور یہ دلیل فقط اتنی بات کیواسطے کار آمد ہی کہ حقائق مذکور کا دریافت کرنا بہت مشکل ہی لیکن یہ بات نہین مانی جاسکتی ہی خصوصاً طبیب نہین مانینگے کہ یہ مشکلات مغلوب نہین ہوسکتی اور مشکل کا ہونا فقط اسواسطے کام مین لانا چاہیے کہ تحقیقات وجود حقائق مین زیادہ احتیاط کیجاوے قطع نظر اسکے کسی خاص امر کا ضعیف الجثہ یا ڈرپوک آدمیون مین پایا جانا کچھ یہ دلیل نہین کہ وہ امر واقعی نہین ہے مثل دیگر حقائق کے ان حقائق کو دریافت اور اونکی سبب کی نسبت غوض کرنا چاہیے اور دریافت کرنا چاہیے کہ آیا یہ اور دیگر حقائق سے کہانتک مطابق ہوتی ہین بہت اونمین ایسی ہین کہ مریض کے

بیان یا مریض کے معتبر یا غیر معتبر ہونے پر موقوف نہین اور مریض کی یا اوس شخص کی
شہادت پر جسپر عمل کیا جاوے حصر نہین رکھتے مثلاً جب ہاتھ پیر اور تمام جسم ایسا اکڑ جاتا ہے
کہ حرکت نہین ہو سکتی اور سخت تشنج پیدا ہو جاتا ہے تو اوس صورت مین معمول کی شہادت کیا درکار ہے
لیکن در حقیقت یہ اعتراض بے بنیاد ہے ممکن ہے کہ ابتدا مین مقناطیس حیوانی کا اثر بعض صورتون مین
ایسے آدمیون پر نمایان ہوا ہو کہ جو ضعیف الجثہ ہون اسواسطے کہ جو لوگ اس قسم کے ہوتے ہین
اونپر مقناطیس حیوانی کا اثر عموماً جلد اور زیادہ ہوتا ہے جو لوگ اس عمل کے اثر کو دیکھتے ہین
وہ جانتے ہین کہ اوسکا اثر تنہا تندرست آدمیون پر روزمرہ ہوتا ہے اور مردون پر ایسا ہی کامل
اور بخوبی ہوتا ہے جیسا عورتون پر پس یہ اعتراض لوچ ہے —
چوتھا اعتراض اکثر ایسے لوگ جنسے ایسی توقع نہین ہوتی یہ کیا کرتے ہین کہ جس شخص پر
مقناطیس حیوانی کا عمل کیا جاتا ہے وہ دیدہ و دانستہ اوسکے اثر اپنی ذات مین عیان کرتا
ہے یعنی معمول مکار ہوتے ہین اور دیکھنے والے بیوقوف ہین سنے اکثر ایسی تہمتین لگتی ہوئی سنی
ہین اور اون تہمتون کی وجہ سوا اسکے اور کچھ نہین بتائی جاتی ہے کہ جو اثر اس عمل کے دیکھے
جاتے ہین نہایت عجیب و غریب ہوتے ہین چند روز ہوئے کہ ایک اچھے تعلیم یافتہ شخص نے
ایک آدمی پر ایسا عمل ہوتے دیکھا وہ جانتا تھا کہ عامل ایماندار اور راست باز آدمی ہے
لیکن اوسنے مجھسے کہا کہ بیشک اس عامل نے معمول کو کچھ لالچ دیکر ایسے اثر نمایان کرا دیے
ہونگے غرض کہ اچھے تعلیم یافتہ آدمی بھی ایسی ایسی تقریرین کرتے ہین ایسے قولون کی جواب مین
مین فقط یہ کہہ سکتا ہون کہ جو لوگ اور جملہ معاملات مین راست باز اور ایماندار سمجھے جاتے ہین
اونکو فقط اس معاملہ مین اسواسطے مکار سمجھنا کہ اس عمل کے آثار عجیب ہوتے ہین خلاف
انصاف ہے اگر ہم اون آثار کی وجہ نہ سمجھین یا اپنے ذہن مین اونکا واقع ہونا ناممکن گردانین
اور اسواسطے عاملان ایماندار کو مکار بتاوین تو یہ امر بہت بیجا ہے ہمکو ایسی لوگونکی
شہادت کو جو برے ہین رد کرنا چاہیے اور نہ ماننا چاہیے بلکہ سب آدمیون کی شہادت کو

خوب چھاننا چاہیے لیکن اون لوگون پر تہمت فریب کی لگانی جنکو ہم جانتے ہین کہ اونپر الزام نہین لگ سکتا نہایت ناانصفی اور ظلم اور بداخلاقی مین داخل ہے *

قطع نظر اسکے غور کرنا چاہیے کہ بہت سی حرکتین ایسی ہین کہ وہ مصنوعی نہین ہوسکتین مثلاً نبض کا تیز چلنا اور حالت تیزی رفتار مین کمزور ہوجانا روشنی کا آنکھہ پر اثر نہونا پتلی کا قائم ہوجانا آنکھہ کی حالت حالت عمل مین متغیر ہوجانی غیر آواز کا سوای آواز عامل کے کان پر بالکل اثر نہونا بعض حالتون مین تکلیف کا بالکل جسم پر اثر نہونا اور اعضا مین سخت تشنج ہوجانا اور علاوہ اسکے اور بہت سے اثر اس عمل کے ایسے ہین کہ وہ دیدہ و دانستہ کوئی بنا نہین سکتا اور یہ سب اثر اس عمل کے دیکھے جاسکتے ہین علاوہ اسکے اگر فرض کیا جاوے کہ یہ حرکتین دانستہ اور ساختہ کیجاتی ہین تو ہر ایک چھوٹے سے لڑکے اور لڑکی کے اختیار مین ایسا ملکہ قدرت کے نقل کرنے کا ماننا پڑیگا جسکا ماننا عمل متفاطیس حیوانی کے آثار کے ماننے سے زیادہ مشکل ہے قطع نظر اسکے جب حکما اس عمل کا اثر دریافت کرنے کو خلوت مین تحقیقات مخاط کرتے ہین وہان ساختگی کی کیا ضرورت ہے اور کچھ وجہ ساختگی کی نہین ہوتی ہین سنے خلوت مین نہایت اچھے اثر اس عمل کے دیکھے ہین بلکہ ایسے آدمیون پر جنکو کسی سبب سے طریقۂ راستی سے مین جھپیر نہین سکتا تھا مین سنے خود ایسے اثر پیدا کیے ہین پس کوئی وجہ نہین ہے کہ اور عاملون پر دغابازی یا دہوکہ دہی کا گمان کیا جاوے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ یہ عمل تکلیف یا درد کے رفع کرنے کے واسطے کیا جاتا ہے اور ایسی حالتون مین جہان ۲۰ ۵۰ ۱۰۰ بلکہ ۵۰۰ مرتبہ ایک شخص پر عمل کرنا پڑتا ہے بعض آثار ایسے نمایان ہوتے ہین کہ نہ اونکے نمایان کرنے کی خواہش ہوتی ہے نہ اونکے پیدا ہونے کی توقع ہوتی ہے عامل اور معمول دونون ایسے آثار کو دیکھکر حیران ہوتے ہین بہت صورتین ایسی ہین کہ عمل کے آثار نمایان ہونیکے واسطے بیس پچاس سو یا نسو دنون تک عمل کرنا پڑتا ہے اور اثر پیدا نہین ہوتا پس ممکن ہے کہ اگر مکر اور دہوکہ ہوتا تو ایسی باتین واقع نہین ہوسکتین *

اِن آثار کے صحیح اور راست ہونیکی شہادت اسطرح حاصل ہوسکتی ہے کہ جب کسی شخص پر
اول ہی مرتبہ یہ عمل کیا جاوے خواہ آپ خود یہ عمل کرین خواہ کسی عامل کو کرتے دیکہین
تو اوس عمل کے ساری مدارج کو احتیاط سے اور غور سے دیکہیے آپ دیکہین گے کہ جب
اس عمل کے سبب سے نیند آنی شروع ہوتی ہے تو آنکہین متغیر ہو جاتی ہین رفتہ رفتہ چہرے کا
انداز بدل جاتا ہے آواز بدل جاتی ہے تمام ڈہنگ سونے والے کا متغیر ہو جاتا ہے جس شخص پر
عمل ہوتا ہے وہ سوتا ہوتا ہے اور تاہم آواز سنتا ہے اور باتونکا جواب دیتا ہے جب پہر
جاگتا ہے تو بالکل اوسکو حالت خواب کا کچہ حال نہین معلوم ہوتا ہے سوتے مین بولتا
ہر آئینہ ایسی باتین خصوصاً کسی غیر آدمی پر جب عمل کیا جاوے اور یہ آثار نمایان ہون
فریب اور دہوکے کی نہین ہوسکتین ہین اور قطع نظر بیگانے آدمی کے جس آدمی کو ہم
جانتے ہون اوس پر دہوکے کا کیا خیال ہوسکتا ہے لیکن یہ اعتراض کہ سب مکر ہے کچہ
نیا نہین ہے ابتدا سے ایسے اعتراض اکثر علوم کی نسبت ہوتے رہے ہین ❊
بیشک یہ بات ممکن ہے کہ اس عمل کے تجربات مین دہوکہ دینے کا ارادہ کیا جاوے
خصوصاً جب اوس شخص کو جسپر عمل کیا جاتا ہے کچہ روپیہ ملنے کی امید ہو یا وہ چاہتا ہو
کہ لوگونکو متحیر کرے یہ بات ایسی ہی ممکن ہے جیسا کہ امکان ہے کہ ایک سیاح آدمی ایک
دور دراز ملک کا جہوٹا حال بیان کرنے لگے لیکن ایسے ارادے دہوکہ دہی کے وہ لوگ
فوراً معلوم کر لیتے ہین جنہون نے اس علم مین اچہی تحقیقات کی ہے اور علی الخصوص جب
ہزارہا مرتبہ ایسے عمل ہمارے گہرون مین ہوتے ہین جہان نہ غرض دہوکہ دہی نہ روپیہ حاصل
ہونیکی ہوتی ہے تو یہ اعتراض فریب ہی کا پوچ ہے بیشک جو لوگ اس عمل کے کرنے مین
دغابازی کرین اونکی دغابازی کی گرفت کرنی چاہیے اور اُنکے فریب کو روشن کرنا چاہیے
لیکن جو باتین حقیقت مین صحیح ہین اونکو بلا تحقیقات نا معتبر نہین سمجہنا چاہیے ❊
علاوہ اسکے غور کرنا چاہیے کہ مسمر کے زمانہ سے آج تک بہت لوگون - مقناطیسی

ہوتے دیکھا ہے اور جو آثار پیدا ہوتے اونھون نے دیکھے ہین اونکو قلمبند کیا ہے
دیکھنے والون سے ایسے لوگ بہت زیادہ ہین جنکے اوپر آثار عمل نمایان ہوئے ہین اور
اونمین سے بہت ایسے ہین کہ اونکی نسبت کسیطرح کا الزام عاید نہین ہوسکتا تھا پس اس
بات کا یقین کرنا کہ سب معمول مکار تھے اور سب دیکھنے والے بیوقوف تھے محال ہے
خصوصاً جب یہ بات بھی ملحوظ رہے کہ ہر عامل نے اپنے عمل کی ترکیب مفصل اور مشرح
بیان کی ہے اور درخواست کی ہے کہ اوسکے تجربات کے بار بار عمل کرنے سے آزمایش
کرلیجاوے یہ بات بھی لحاظ طلب ہے کہ معمولون مین سے اکثر ایسے آدمی تھے کہ جنکو کچھ
غرض اور مطلب دہوکہ دہی سے نہین تھا الغرض مین بلا تامل کہہ سکتا ہون کہ ایسے
ایسے خیالات اس بات کیواسطے کافی ہین کہ راست باز اور صفا باطن محقق کے ذہن
مین سے یہ گمان اوڑادین کہ مکر اکثر کیا جاتا ہے اور غالباً اکثر ہوتا ہے لیکن فریب دہی کا
امکان ماننا بیجا نہین ہے مگر یہ امکان کچھ اسی علم کیواسطے مخصوص نہین ہے اور علوم
مین بھی یہ امکان ہے اور کوئی علم ایسا نہین ہے جسمین فریبی اور بدآدمیون کی دغابازی
کا اندیشہ نہین ہے لیکن فی الحقیقت نہایت متعجب آثار عمل مقناطیسی پر اعتقاد لانا اتنا ضعف
تیقن مین داخل نہین ہے جتنا اس بات کو یقین کرنا کہ ابتدا سے آج تک جملہ معمول مکار
اور جملہ عامل بیوقوف ہوتے چلے آئے ہین اور حیرت کی بات حقیقت مین یہ ہے کہ بہت نیک
طینت اور نہایت معقول آدمی آثار عمل مقناطیسی کو بہت تحقیر کے ساتھ نامعتبر کہتے ہین
اور سمجھتے ہین کہ جو لوگ اونپر اعتبار کرتے ہین سادہ لوح ہین اور عجائبات اور نادرات کے
یقین کرلینے کا شوق رکھتے ہین حالانکہ جنکا یہ قول ہے وہ خود تو غور کرین کہ اس بات
کے یقین کرنے کے واسطے کس غایت درجہ کا ضعف تیقن درکار ہے کہ جملہ معمولان
عمل مقناطیسی ہمیشہ مکاری ہی کرتے رہے ہین اور مزید بران یہ کہ ایسے آدمیون کو جو
تحقیقات علمی مین نہایت محتاط ہین اور نہایت طباع اور تیزفہم ہین اسطور پر دہوکہ دیتے رہے ہین

کہ اونکا فریب ہمیشہ چلتا رہا ہے اور کبھی اونکے فریب کی گرفت نہین ہوئی اس مقام پر
یہ بات لکھنی مناسب ہی کہ عمل مقناطیس حیوانی کے جملہ آثار بلا استثناے کسی اثر کے
لوگون پر خود بخود بلا ذریعہ کسی مصنوعی ترکیب کے پیدا ہو جاتی ہین چنانچہ بعض امراض
مین بعض اعصاب کا خود بخود اکڑ جانا اکثر دیکھا جاتا ہے یہی بات جو اس مین خلاف
معمول تیزی پیدا ہوجانیکی نسبت کہی جاسکتی ہے بعض اوقات خود بخود آدمی کی یہ حالت
ہوجاتی ہے کہ ایک خاص عرصہ تک اوسکو بالکل بیہوشی رہتی ہے کوئی آواز سنی نہین
جاتی روشنی کا کچھ اثر آنکھ پر نہین ہوتا ناک سے کچھ سونگھا نہین جاتا یعنی قوت شامہ نابود
ہوجاتی ہے ذائقہ نہین رہتا بلکہ تکلیف کا اثر بھی نہین ہوتا وقوف منقسم کی حالت خود بخود
ہوجاتی ہے حالت خواب بیداری خود بخود واقع ہو جاتی ہے اور نیز جو عجائب آثار خواب
بیداری مین نمایان ہوتی ہین وہ ظاہر ہو جاتی ہین مثلاً اندھیرے مین بند آنکھون کے
ساتھ چلنا اور محفوظ چلنا تاریکی مین بند آنکھون کے ساتھ لکھنا اور اچھا لکھنا ایسے اشیا
کو جو حالت بیداری مین نہین مل سکتے ہین پا لینا اور دیکھ لینا اور یاد رکھنا اور علی ہذا القیاس
اور ان سب سے زیادہ یہ کہ اثر غائب بینی بھی جس پر شکی آدمی ٹھوکر کھاتے ہین یعنی
اس اثر کو دیکھکر بے اعتقادی اونکے جی مین آجاتی ہے اور اونکی عقل کو حیرانی ہوتی ہے
خود بخود پیدا ہو جاتا ہے آیندہ مین بہت مثالین لکھونگا جنسے ثابت ہوگا کہ حالت غائب بینی
بھی ضرور خود بخود پیدا ہو جایا کرتی ہے اور حالت مسکوت و مسکوت اعلے کا خود بخود پیدا
ہوجانا تو بہت مشہور ہے اور عمل مقناطیس حیوانی مین یہ حالت سب سے اعلے ہے غور
کرنے کی بات ہے کہ جب یہ حالتین خود بخود واقع ہو جاتی ہین تو اس باب مین شک کرنا
کہ ترکیب سے یہ آثار ساختہ پیدا ہو سکتے ہین معقولیت سے بعید ہے اور جب معتبر اور ایسے
آدمی جنہین ہم جانتے ہین نہین ہین ان آثار کے واقع ہونے کی [illegible] دین تو اونکو
یا اونکے معمولون کو مکاری کا متہم کرنا انصاف سے باہر ہے بلکہ کیا یہ بات قرین عقل

نہیں ہے کہ خود بخود پیدا ہو جانے سے آثار مذکور کو ترکیب سے پیدا کرنے کی امید ہوسکتی ہے تو غنیمت ہے میں یہ نتیجہ نکالتا ہوں کہ مکاری کے اعتراض کو چھوڑنا پڑیگا اور بالفرض اگر یہ اعتراض قائم بھی رہے تو چند ہی لوگوں کی نسبت عاید ہوسکتا ہے اور ایسے تجربات کی نسبت جو خلوت میں اور احتیاط سے کیے جاتے ہیں ہرگز عاید نہیں ہوسکتا ہے۔

پانچواں اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جب ان آثار کو جلسۂ عام میں پیدا کرنیکا ارادہ کیا جاتا ہے تو اکثر خطا ہوتی ہے جو لوگ خطا ہوتے دیکھتے ہیں فوراً گو دکر یہ نتیجہ نکال لیتے ہیں کہ یہ سب عمل بالکل بے بنیاد ہے اور جو شخص خطا کرتا ہے اوسکو اکثر دغابازی اور مکاری کا متہم کرتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ جو شخص کامل بھروسے سے نہایت اعلے اور نازک آثار کو جلسۂ عام میں پیدا کرنے کا دعوے کرتا ہے ایک ایسے امر کا ارتکاب کرتا ہے جسکا اختیار کرنا اوسے مناسب نہیں ہے اور جن مشاہدین کو ناامیدی حاصل ہوتی ہے اونکی خفگی ایسے شخص پر واجب ہے خصوصاً وحالیکہ عامل روپئے کے لالچ سے آثار مذکور کو دکھانیکا دعوے کرے بعض اشخاص بیوقوفی سے ایسا دعوے کر لیتے ہیں لیکن یقیناً ایسے شخص کے خطا کر جانے سے یہ نتیجہ نکال لینا کہ جب یہ آثار فی الحقیقت واقع ہو جاتے ہیں تو فریب سے واقع ہوتے ہیں معقولیت سے بعید ہے کیونکہ اگر عامل حقیقت میں مکار ہی ہو تو اپنی مکاری کے سنبھالنے کے واسطے بھی جس امر کا اوسنے وعدہ کیا تھا اوسکو پیدا کرنے میں خطا نہ کریگا گو بعد وقوع آثار مذکور جو امتحان اونکے راست یا جھوٹا ہونے کے واسطے کیا جاوے اوسکا نتیجہ اوسکے حق میں مفید نہو سچ تو یہ ہے کہ اکثر خطا ہونے سے ایک طرح کا ثبوت اس بات کا ہے کہ جو آثار حقیقت میں سچ واقع ہوتے ہیں دراصل سچے ہیں یہ بات بھی بالکل معقولیت سے بعید ہے کہ جب آثار کے واقع ہونے میں خطا ہو

تو یہ نتیجہ نکالا جاوے کہ جن باتون کا واقع ہونا لکہا ہے وہ جہوٹ ہین ایک ترکیب
بہت آسان ایسی ہے کہ اگر سکے کو یہانتک پگہلایا جاوے کہ بہت سرخ ہو جاوے
تو اوسمین اسطرح اونگلی ڈبوئی جاسکتی ہے کہ جلتی نہین ہے اگر کوئی شخص یہ عمل
بلا نقصان اوٹہانے کے نکر سکے تو اس سے یہ بات نہین ثابت ہوسکتی ہے کہ کوئی
بہی اس عمل کو بلا تکلیف نہین کرسکتا ہے بلکہ اگر ہزار مرتبہ یہ عمل کیا جاوے اور پورا
نہو تو بہی نتیجہ نکل سکتا ہے کہ جو شخص عمل کرتے ہین اونکو اس عمل کی ترکیب ٹہیک
معلوم نہین ہے اور جو شرائط اس عمل کے پورے ہونے کے واسطے ہین اونکو یا وہ
جانتے نہین یا اونسے وہ شرائط پوری نہین ہوتی ہین اور اگر ایک مرتبہ ایسا عمل اچہی
طرح ہو جاوے تو سیکڑون بار کی خطا پر غالب ہے یہی بات عمل مقناطیس حیوانی پر
ہے یہ عمل بذاتہ ایسا ہے کہ بواعث خفیہ اس عمل بہت ہین اور ایسے ہین کہ اونکو ہم
اکثر اچہی طرح سمجہے نہین جانتے حقیقت مین یہ بواعث اتنے کثیر ہین کہ جو شخص اچہا
سے اون آثار کو مشاہدہ کرتا ہے وہ ایسی بیوقوفی نہین کرتا ہے کہ ہمیشہ کامیابی
کا تحقیق دعوے یا وعدہ کرے خصوصاً آثار اعلے کی نسبت تو ضرور اس طرح کا وعدہ
نہین کرسکتا ہے لیکن مین اس امر کا حال مفصل اور خط مین لکہونگا ؞

دوسرا خط

اس خط کے آغاز مین مین یہ لکھنا چاہتا ہون کہ عمل مقناطیسی کی خطا کے بواعث
کیا ہین خصوصاً اوس حالت مین کہ جب عمل مذکور جلسہ عام مین کیا جاتا ہے اور مین
ثابت کرونگا کہ اگر ایسی خطا سے کچھ بھی ثابت ہوتا ہے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ عمل
مذکور دراصل سچا اور صحیح ہے

اول یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ معمول کی طبیعت ہر وقت ایکسی نہین رہتی ہے پس
جو کچھ اثر آج معمول پر آسانی سے ہو سکتا ہے شاید کل اوسکا ہونا محال یا اور محال نہین
تو نہایت مشکل معلوم ہو انسان کے عروق کے نظام کا ہر وقت حالت متغیر مین ہونا
ایسی بدیہی بات ہے کہ اس امر کی نسبت طول کلام ضرور نہین ہے کسی شاعر سے تو دریافت
کیجیے کہ کیا الفاظ کا پرونا اور قافیہ بندی کرنی اوسکو ہر وقت آسان ہی معلوم ہوتی
کسی اچھے فصیح مقرر سے پوچھیے کہ کیا اوسکی لسانی ہمیشہ ایک ہی درجہ عالی پر ہوتی ہے
بعض اوقات ایسے ہوتے ہین کہ اوسکی تقریر ایسی پوچ اور ضعیف ہوتی ہے کہ اوسکے نام
مین فرق آجاتا ہے آپ اپنے دل سے پوچھیے کہ کیا کسی کام کرنے کیواسطے طبیعت ہر وقت
ایک طور پر حاضر رہتی ہے ہر آدمی کی طبیعت مین اختلاف ہوتا رہتا ہے کبھی چاق اور کبھی آزردہ
ہوتی ہے یہی حال ہر ایک گھر مین ہوتا ہے کہ ایک شخص کا مزاج کسیوقت کیسا ہی ہوتا اور کسیوقت کیسا ہی
اگر یہ باتین صحیح نہین تو کیا سبب ہے کہ یکسوئی طبیعت ایسی شاذ اور قابل تعریف خصلت
شمار کی جاتی ہے جن قوتون کا ہمارے بدن کے عروق پر اور نفس پر اثر ہوتا ہے
اونمین بعض ایسی ہے اور ہمکو اون قوتون کی موجودگی سے اتنی ناواقفیت ہے کہ ہم آنکی

تاثیر کو روک نہین سکتے ہین جو بات ہم سب لوگون کی نسبت راست آتی ہے وہی
معمولان عمل مقناطیسی پر بھی صادق آتی ہے ممکن ہے کہ آج معمول کی طبیعت شگفتہ
ہو اور معمول کی طبیعت عمل کے ہونے پر راضی ہو کل اوسکی طبیعت شاید پژمردہ ہو
اور عمل کے ہونے پر معمول راضی نہو ایک وقت اوسپر کوئی اثر نمایان ہوتا ہی دوسرے
وقت ممکن ہے کہ وہ اثر نمایان نہو یا کہ کوئی مختلف اثر نمایان ہو جس آدمی کو اس عمل کا
تجربہ ہے وہ یہ باتین خوب جانتا ہے لیکن عامل اس بھروسے پر کہ اکثر اوسکا عمل چل گیا
ہے غلطی سے کسی خاص موقع پر کسی ایسے خاص اثر کے پیدا کرنے کا دعوے کرتا ہی
جو شاید پہلے کبھی ایک ہی مرتبہ اوسنے پیدا کیا ہو اور وہ بھی شاید خلوت مین واقع ہوا ہو
اسطرح اکثر ایسا ہوتا ہی کہ جو آزمایش اکثر خلوت مین پوری اوتری ہو وہ جلسہ عام مین خطا
کر جاتی ہے عامل نے پہلے جب معمول پر عمل کیا تھا تو ایسے وقت کیا تھا کہ جب کوئی
تیسرا شخص موجود نہین تھا اور بیوقوفی سے اس بات کا دعوی کرتا ہے کہ جو آثار پہلے پیدا ہوے
تھے وہی جلسہ عام مین پیدا کرونگا حالانکہ اوسکو سمجھنا چاہیے کہ جلسہ عام مین معمول کے
گرد بہت لوگ شوق سے جمع ہوتے ہین اور اگر عمل مقناطیسی دراصل کچھ شی ہے تو جاننا
چاہیے کہ انبوہ کا جو معمول کے گرد ہوتا ہے اوسکے اوپر ایک قوی اثر ہوتا ہے جو وہ
نادانستہ اوسپر رکھتے ہین اور واضح رہے کہ یہ بات عمل مقناطیسی مین تحقیق ہے کہ عمل
مناقض یعنی عامل کے علاوہ اور لوگون کے جوہر مقناطیسی کا اثر معمول کی طبیعت مین بہت
خلل پیدا کرتا ہی یہ مناقض اثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو جو قدرت اعلی آثار عمل مقناطیسی کے
نمایان کرنیکی حاصل ہوتی ہے وہ بعض اوقات بالکل مفقود ہو جاتی ہی اور اکثر یہ مناقض
اثر ایسا قوی ہوتا ہے کہ معمول کو نہایت تکلیف ہوتی ہے بلکہ بیماری پیدا ہو جاتی ہے
غرض کہ میری رای مین درحالیکہ بہت لوگ معمول کے گرد جمع ہون سوا ے خطا کے
اور کسی بات کی امید رکھنی بیوقوفی ہے اور اگر بعض اوقات خطا نہو تو اتفاقیہ ہے

فقط یہ ثابت ہے کہ بعض معمولون پر اس مناقص عمل کا اثر کم ہوتا ہے یا نہین ہوتا ہے
علاوہ اسکے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے کہ مشاہدین کی طبیعت کا خصوصاً اونکی طبیعت کا
جو معمول کے قریب تر ہوتے ہین کیا ڈہنگ ہے مشاہدین کی توجہ بالکل معمول پر جمی
ہوتی ہے اور اگر یہ بات درست ہو کہ ایک آدمی کا دوسرے آدمی پر اثر ہوتا ہے تو ضرور مشاہدین
کا اثر معمول پر ہوگا پس جیسا کہ اکثر جلسہ عام مین ہوا کرتا ہے اگر بعض مشاہدین کی طبیعت
مین یہ بات خوب جمی ہوئی ہو کہ معمول مکار ہے تو اس بات کے ذہن نشین ہونے کے
سبب سے معمول پر ضرور ناقص اثر ہوتا ہے خصوصاً درحالیکہ معمول کی طبیعت ذرا زیادہ
اثر پذیر ہو یہ بات کہ مشاہدین کی طبیعت مین یہ خیال با وجہ یا بلا وجہ معقول ہو ایک سخن
علیحدہ ہے کہ اوسپر مشاہدین کی طبیعت کی تاثیر کا ہونا یا نہونا موقوف نہین ہے اکثر ایسا
ہوتا ہے کہ اگر ایک شخص ایسا موجود ہو تو معمول کی حالت روشن زائل ہو جاتی ہے بلکہ
یہ امر یون بھی واقع ہو جاتا ہے کہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جسکی قوت مقناطیسی کا اثر
معمول پر عامل کی قوت سی زیادہ ہو گو اوسکی طبیعت مین اسطرح کا خیال بھی نہو اسواسطے
کہ عامل کا اثر اوس غیر شخص کے قوی تر اثر سے مفقود ہو جاتا ہے جن لوگون نے علم
مقناطیس حیوانی کے باب مین کتابین لکھی ہین اونھون نے یہ سب باتین لکھی ہین پس
ہر عقیل عامل کو چاہیے کہ سوای اون آثار کے جو بر سر موقع قدرتی پیدا ہون دیگر آثار کے
پیدا کرنے کا دعوے نہ کرے ایک عامل نے لکھا ہے کہ ایک مرتبہ ایک شخص جلسہ عام
مین ایک معمول کو دیکھنے گیا جسکو حالت عمل مین قوت غائب بینی حاصل ہو جاتی تھی لیکن جب
دیکھنے کو گیا تو اپنے دلمین خوب یہ بات یقین کر کے گیا کہ معمول محض مکار ہے الا اس
شخص نے اپنے اس یقین کا حال کسی شخص سے حاضرین مین سے بیان نہین کیا جب
اس شخص کو معمول کے ساتھ ربط دلایا گیا تو معمول نے کہا کہ تمہارے دل مین یقین ہے کہ
مین مکار ہون اور تاوقتیکہ یہ یقین تمکو رہیگا اوسکے اثر ناقص کے سبب سے میری قوت غائب بینی

ہرگز کام نہ دیگی اوسوقت اوس شکی آدمی کو حیرانی ہوئی کہ معمول نے میرے جی کی بات
دریافت کرلی اور اوسے یقین ہوا کہ مکاری سے یہ نتائج عمل کے پیدا نہین ہوسکتے ہین
اوسوقت وہ اوس مکان مین سے چلا گیا اور جب واپس آیا پہلے خیال کو رفع کر کے
آیا اور نہ فقط جملہ آثار عمل ملاحظہ کیے اور اوسکو اونکی حقیقت مین واقع ہونیکا یقین ہوا بلکہ
اوس روز سے اوسنے خود اس عمل کی مشق شروع کی اور کچھ عرصے کے بعد بہت مشہور
عامل بن گیا ؛

مجھے دریافت ہوا ہے کہ ایک عورت پر جسکی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر تھی ایک
خاص شخص کی حاضری مین عامل کے عمل کا اثر نہین ہوتا تھا اور ایک اور عورت کو بھی
مین جانتا ہون کہ ہمیشہ جب فقط وہ خود اور ایک عامل ہو تو اوسپر عمل کا اثر آسانی سے
اور خوشی آیند ہوتا ہے اگر سواے عامل کے کوئی دوسرا شخص موجود ہو تو اوسکو
نہایت تکلیف ہوتی ہے ؛

جب فقط ایک آدمی کا یہ اثر ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ جن معمولون کی طبیعت نہایت نازک ہے
اونپر ایک گروہ آدمیون کا بہت قوی اثر ہوگا خصوصاً درحالیکہ ناظرین کی طبیعت کا جھکاؤ
معمول کیطرف ہو اور ظاہر ہے کہ منجملہ ناظرین کے بہت سے نہایت قریب معمول کے
ہوتے ہین اور اکثر اونمین سے نہ فقط اپنے جی مین یقین رکھتے ہین کہ معمول مکار ہے
بلکہ زبان سے اوسکو مکار کہتے ہین غرضکہ اگر عمل مقناطیس حیوانی فی الحقیقت سچ ہے
تو ایسی حالت مین معمول کی طبیعت مین ضرور خلل پیدا ہونا چاہیے اور ہوتا ہے اور
جلسہ عام مین ایسے بواعث سے اکثر خطا ہو جاتی ایک مضبوط دلیل اس بات کی ہے
کہ معمول کو حالت عمل مین غیر اشخاص کے خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے
اور وہ خیالات اوسسے دریافت ہو جاتے ہین ؛

سوا اس باعث کی اور بھی خطا کے بواعث ہین مثلاً ایک باعث یہ ہے کہ معمول لوگونکو

یہ یقین غلط ہی کہ جب عمل کیا جاتا ہی تو مختلف مدارج عمل مین ہر درجہ مین ہمیشہ ایک ہی سی
آثار نمایان ہوتی ہین یعنی اگر ہمنے ایک معمول پر مختلف مدارج عمل مین مثلاً حالت خواب پیدا کی
اور اوسکی مختلف مدارج مین بڑی بڑی آثار جو ایسی حالت مین پیدا ہوتی ہین واقع ہوتی دیکھی ہین تو خیال
ہوتا ہی کہ دیگر معمولان پر بھی ضرور ہی آثار اسی ترتیب کی ساتھ واقع ہونگے یہ غلط فہمی عام ہے
اور نتیجہ اس غلط فہمی کا یہ ہے کہ بہت آدمی جنہون نے مثلاً غائب بینی کی قوت کا ظہور کسی خاص
معمول مین کسی خاص صورت مین دیکھا ہے یا سنا ہے یہ بات نہین سمجھ سکتے ہین کہ وہ صورت
ظہور اثر کسی دوسری معمول مین نہ پائی جاوے لوگ کہتے ہین اور غل مچا کر کہتے ہین کہ جو ہمنی
پہلے دیکھا ہے وہ دکھاو عامل بیوقوفی سے اوسکے دکھانے مین کوشش کرتا ہے لیکن
معمول شاید ایسا ہی کہ پہلے معمولون کی نسبت اوسپر آثار کم نمایان ہوتے ہین یا شاید معمول
کسی اور درجہ حالت عمل مین ہوتا ہے پس ناظرین نی اور عامل نے نادانی سے جو امید شاید آثار کی
کر رکھی تھی وہ پوری نہین ہوتی حقیقت مین تو یہ بات کچھ بھی نہین جیسا مین نی ابھی سمجھایا اسکے
بواعث معقول ہین لیکن اس بات کو گرفت کر لیتی ہین اور کہتے ہین کہ دیکھو اسوقت آثار عمل کیون
نہ نمایان ہوئی صاحب حقیقت مین کچھ اثر پیدا ہوتا ہی نہین ہی اور کوئی عامل بظاہر کوئی آثار
دکھا دیتا ہے تو دہوکہ دہی کرتا ہی یہ قول لغو ہے حقیقت مین فقط اتنی ہی بات ثابت ہوئی
کہ ناظرین کو جو یہ امید تھی کہ ہر معمول مین ایک ہی سی آثار دیکھینگے وہ اونکی غلط فہمی تھی اور عامل
نے جو ناظرین کی امید پوری کرنی چاہی تھی وہ اوسکی غلطی تھی چاہیے یہ کہ ہر عمل کی وقت اوسی
عمل کے آثار کو بجائے خود بلا نسبت آثار دیگر اعمال کے دیکھے کیونکہ اگرچہ بعض قواعد عام
ہر عمل کے آثار مین ایک ہین لیکن جزئیات مین مختلف مرتبہ اور مختلف قسم کا اختلاف
واقع ہوتا ہے مختلف معمولون پر جب عمل کیا جاتا ہے تو مختلف آثار نمایان ہوتے ہین
مثلاً کسی پر حالت خواب بیداری کسی قسم کی واقع ہوتی ہے اور کسی پر کسی قسم کی بلکہ ایک ہی
خاص حالت کے آثار مین بہت اختلاف ہوتا ہے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہین

کہ جب حالت روشن یعنی غائب بینی کی حالت اونپر ہوتی ہے اوسحالت مین سوا اسکے
عامل کی آواز کے اورکسی کی آواز وہ نہین سُنتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین کہ ہر آواز
سُنتے ہین بلکہ قوت شنوا اونکی اکثر تیز ہو جاتی ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ
فقط عامل ہی کی بات کا یا اوس شخص کی بات کا جسکو عامل اوسکے ساتہ ربط ولادے جواب
دیتے ہین بعض ایسے ہوتے ہین کہ ہر کسی کی بات کا جواب دیتے ہین بعض معمول کو اپنے آپ
کا ہوش رہتا ہے بعض کو نہین رہتا ہے بعض معمولون کیواسطے یہ بات ضرور ہے کہ جس
چیز کو وہ غائب بینی کی قوت کے ذریعے سے دیکہین وہ اونکے جسم سے ملحق ہو بعضون کیواسطے
یہ بات ضرور نہین ہے بعض معمول اپنے جسم کے اندر کا حال ذرا ذرا ہو بہو دیکہہ لیتے ہین
اور اوروں کے جسم کا بہی حال دیکہہ لیتے ہین بعض کو کچہ ایسا حال نظر نہین آتا ہے بعضون کی
نگاہ باطنی فاصلہ پر کام کرتی ہے بعض کی نہین کرتی بعض کو یہ قدرت ہوتی ہے کہ بند خط
اور صندوق کے اندر بند کیے ہوئے خط پڑہ لیتے ہین بعض کو یہ قدرت تو نہین ہوتی ہے
لیکن یہ قدرت ہوتی ہے کہ اپنے جی کی باتین دریافت کر لیتے ہین اور جی کی بات دریافت
کر لینا ایک ایسا کام ہے کہ اسکا نا اون معمولون سے نہو سکے جو بند خط پڑہ لیتے ہین ایکا ہی
اثر کے ظہور مین اتنے اختلاف مختصر بیان کیے گئے آیندہ اور بہت دلائل اس باب مین
لکہے جاوینگے لیکن یہ بیان تمام اس بات کے ثبوت کیواسطے کافی ہے کہ جبتک معمولون مین
ایکہی سے نتایج عمل کے ظاہر ہونگی امید رکہنی امر لغو ہے اور جب بیوقوفی سے ایسی امیدین
کر بیٹہتی ہین کہ عقلاً اونکا باندہنا جائز نہین اور وہ امیدین پوری نہین ہوتی ہین تو اس
سبب سے معمولون کی نسبت اتہام مکاری کرنا بیوقوفی ہے چاہیے یہ سمجہنا کہ ایسی
امیدون کی پورا نہونے کے سبب سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ جن حقائق کی ہم تحقیقات
کرنی چاہتے ہین اونسے ہمکو ناواقفیت ہے علاوہ اسکے ایک اور باعث [illegible] خطا کا ہے
اور وہ یہ ہے کہ ناظرین اور عامل اس بات سے ناواقف ہوتے ہین کہ تحقیقات اور

مقناطیسی عمل کے واسطے کیا قواعد درست ہین اور تحقیقات کی کہان تک حد ہی مثلاً فرض کیجی
کہ ایک عامل ایک معمول پر عمل کرتا ہے اور جو بعض بعض آثار معمولی غائب بینی کی قوت کی
ہین وہ نمایان ہوتے ہین ناظرین کہتے ہین کہ ہم معمول کی قوت غائب بینی کا امتحان
کرنا چاہتے ہین اور اکثر اپنے ذہن مین یہ امید کرتے ہین کہ حقیقت مین غائب بین اس
امتحان مین پورا نہین اوتریگا مثلاً فرض کیجیے کہ ایک معمول مین قوت غائب بینی اس قسم کی
پائی جاتی ہی کہ جو کچھ اوسکے پشت کی پیچھے ہو رہا ہے اوسکو بند آنکھون سے جان جاتا ہی یا کوئی
تحریر کسی صندوق مین بند ہی اوسکو ایسی حالت مین پڑھ لیتا ہے جو ناظرین شکی ہوتی ہین وہ بقول
خود اسکی قوت کا امتحان کرنیکے واسطے یہ اصرار کرتے ہین کہ معمول کی آنکھین فقط بند ہی
نہون بلکہ اونپر پٹی باندہنی چاہیے اور نہ فقط ایک پٹی باندہنی چاہیے بلکہ پٹی بھی دوہری تہری
باندہنی چاہیے اور رخسارے کی ہڈی اور پٹی کی بیچ مین روئی کے ٹکڑے رکھکر پٹی باندہتے
ہین بلکہ روئی کے نیچے شاید کوئی سخت چیز آنکھون کے اوپر رکھدیتے ہین اب آپ غور
کیجیے کہ یہ سب بندوبست اس یقین سے کیا جاتا ہے کہ معمول اس بات کا بہانہ کرتا ہی کہ
آنکھین بند ہین لیکن حقیقت مین دہوکہ سے وہ اپنی آنکھون کو کھولکر کام مین لاتا ہی یہ بھی آپ
غور فرماوین کہ شاید پیشتر کبھی معمول پر اس صورت سی تجربہ عمل نہین کیا گیا ہے اور قطع نظر
اس سے یہ بھی غور کیجیے کہ معمول کے گرد بہت آدمی کھڑے ہوتے ہین جنکو کم و بیش اسکو
یہی یقین ہے کہ معمول مکار ہی اور جو اوسپر مکاری ثابت کرنیکو مستعد ہین اگر حقیقت مین
عمل مقناطیسی سچ ہی تو ایسی باتون سے معمول کی طبیعت مین بہت ہرج ہوتا ہے خصوصاً
درحالیکہ اوسکی طبیعت نازک اور بہت اثر پذیر ہو لیکن عامل خواہ بیوقوفی خواہ نادانی سے اس
بھروسے پر کہ اوسکو عمل کے درست ہونیکا اعتقاد ہے ناظرین جو سبیل معمول کی قوت کا امتحان
کرنیکے واسطے بتاتے ہین اوسکو قبول کرلیتا ہے لیکن آزمایش کیجاتی ہے تو بالکل خطا ہوتی
ہی چنانچہ ہر شخص جو اس عمل کے جزئیات سی بخوبی واقف ہی پہلی ہی جان سکتا ہی کہ ایسی حالتین

معمول ایسی اچھی طرح پڑھ یا دیکھ نہین سکتا جیسے پہلے پڑھ یا دیکھ سکتا تھا لیکن جہانتک مجھکو آگاہی ہے مین خوب جانتا ہون کہ کسی عامل نے جو اس عمل کے جزئیات سے خوب واقف ہی کبھی یہ دعوی نہین کیا ہے کہ ایسے حالات مین عمل بخوبی ہوجاتا ہے بالعکس اسکے یہ بات عیان ہے کہ ایسے نامعقول بندوبست سے جو تکلیف معمول کو ہوتی ہے اور اوسکی طبیعت پہ جو اثر لوگون کی بے اعتقادی کا ہوتا ہے وہ نہایت مضر ہے علاوہ اسکے غور کیجیے کہ عامل کو اس بات کی امید کرنے کا کیا استحقاق ہے کہ معمول ایک سخت جسم اور تین رومال اور روئی کے ٹکڑے کے آرپار دیکھ سکیگا حالانکہ کبھی اوسنے اسطور سے پہلے تجربہ نہین کیا ہے اور شکی آدمیون کو کیا استحقاق اس بات کا ہے کہ جو شرائط وہ مقرر کرین اور عمل اون شرائط کے بموجب پورا ہو یعنی قدرت اونکی شرائط کی پابند ہے تب ہی اونکو ظہور آثار کی راستی مین یقین ہو ورنہ نہو ظاہر ہے کہ دونون عامل اور ناظرین خیال مین غلطی کرتے ہین عامل تو اس سبب سے کہ اوسکو معلوم ہے کہ اوسکے معمول بند آنکھون کے ساتھ حقیقت مین اشیاء کو دیکھ لیتے ہین سمجھ لیتا ہے کہ پٹیان آنکھون پر باندھنے سے اوسکی قوت بینائی مین کچھ ہرج نہوگا اور ناظرین اس بات کو فراموش کرتے ہین کہ ہرچند شرائط عمل کو بدل دینا ممکن ہی لیکن تاوقتیکہ اس عمل کے قواعد کلی سے واقفیت حاصل نہو شرائط کا اسطور پر بدل دینا آسان ہے کہ عمل کے پورا ہونے مین ہرج ہوجاوے دونون فریق غلطی مین ہین چاہیے کہ جیسا قدرتی ظہور آثار ہوتا ہے اوسکو بخوبی دیکھین اور بعد ازان اوسپین شرائط لگاوین اور دیکھین کہ کونسی شرائط عارضی اور کونسی حقیقی ہین لیکن اگر بعض شرائط کے بموجب بعض آثار پیدا نہون تو کسی شخص کو اس بات کے کہنے کا استحقاق نہین ہے کہ کسی اور شرائط کے بموجب بھی جو موافق ہون وہ آثار پیدا نہو سکینگے مگر یہ بات قیاس کرنے سے کہ تاوقتیکہ آنکھون پہ پٹی نہ باندھی جاوے یہ بات قطعی نہین معلوم ہوسکتی ہے کہ معمول اپنی آنکھون کو کام مین لاتا ہے کہ نہین ایک ایسی

بات ہے کہ جس سے اس شرط کے پیش کرنیوالے کی نادانی اور کمی عقل ثابت ہوتی ہے
اور معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو تحقیقات علمی اور تجربہ عمل مین کچھ لیاقت حاصل نہین ہے
ظاہر ہے کہ یہ بات نہایت آسان ہے کہ جس شے کے معمول کو نظر آنے کا امتحان
کیا جاوے وہ ایسی جگہہ رکہدی جاوے کہ معمول کی آنکھہ کا پہونچنا وہان ناممکن ہو
اور اس سبیل سے معمول کو وہ تکلیف اور دقت نہو گی جو تجربات عمل مقناطیس حیوانی
مین ہرگز معمول کو ہونی نہین چاہیئے ❊

غرضکہ اگر ایسے حالات مین عمل خطا کرے تو اس خطا ہونے سے کچھ بہی ثابت نہین ہوتا
ہے بلکہ حیرت اور استعجاب کی بات تو یہ ہے کہ اکثر باوجود ایسے ناقص بند و بستون کے بہی
بعض معمولون کی قوت غائب بینی مین کچھ فرق نہین آتا ہے لیکن جہان قوت مین فرق
نہ آوے تو یہی ثابت ہوتا ہے کہ بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ اونپر بعض ایسی چیزونکا
اثر مضر نہین ہوتا ہے کہ جو بعض اورون پر ناقص اثر رکھتی ہے ❊

بعض اوقات یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ درحالیکہ عمل مقناطیس حیوانی کی خطا ہو جانیکے واسطے
اتنے بواعث ہین تو اس عمل کا پورا اوترنا ناممکن ہے جواب اسکا یہ ہے کہ فی الحقیقت جلسہ
عام مین اگر یہ عمل کیا جاوے تو یہ اعتراض اوس حال مین اکثر راست آتا ہے اور جو کچھ
مین نے اوپر بیان کیا ہے وہ ایسے ہی عمل کے نسبت لکہا گیا ہے جو جلسہ عام مین کیا
جاوے لیکن خلوت مین اگر یہ عمل کیا جاوے تو جو بڑی بڑی اور موثر بواعث خطا کے ہین انسے
ہمکو مخلصی حاصل ہوتی ہے۔ الا خلوت مین بہی بعض بواعث خطا کے ہوتے ہین کہ اونمین سے
چند اتفاقی ہین جن پر ہمارا اختیار نہین مگر ظاہر ہے کہ خطا ہو جانا کچھ اسی عمل کی تحقیقات
کیواسطے نہین ہے ایسی تحقیقات علمی کوئی نہین جس مین خطا نہین ہوتی ہے خصوصاً ورجہانکہ
ایسی تحقیقات ہو جو عروق جسم انسان سے متعلق ہو سب سے بہتر ثبوت خلوت مین عمل کے پورا اوترنے
کا یہ ہے کہ جب ایسے آدمی بہی جنکو علمی تحقیقات کی مشق نہین ہے دل جمع کر اور امر راست کو

دریافت کرنے کی نیت سے خلوت مین ناموافق حالت مین عمل کرتے ہین تو عمل
پورا اوترتا ہے جتنا تجربہ مجھے ہوا ہے اوس سے مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ کوئی آدمی
جو صبر اور استقلال کے ساتھ مقناطیس حیوانی کے عمل کو برتیگا ضرور اور یقیناً خواہ جلد
خواہ دیر مین بڑے بڑے حقائق عمل مذکور کے باب مین شہادت حاصل کریگا اکثر
لوگون کو جو یہ خیال ہے کہ عمل مقناطیس حیوانی کو یا قدرتی علم کی کسی اور فرع کو تجربات
سرباذار سے جانچنا چاہیے سو لغو ہے کیونکہ آثار عمل مذکور دراصل ایسے ہین کہ اسطرحکا
امتحان اونکی ذات سے ناموافق ہے*

ایک اور قسم کی خطا اس طرح پر بیان کیجاتی ہے کہ کوئی شکی آدمی کسی معمول پر عمل کا
امتحان کرتا ہے اور بعد امتحان کے اپنا یقین اسطور پر عیان کرتا ہے کہ معمول مکار ہے
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ امتحان وہ کرتا ہے اوسکا حال مفصل اور مشرح مشتہر کرتا ہے
لیکن جب اوسکے بیان کو ہم جانچتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ جس امر کا وہ امتحان کرتا ہے
وہ اوس امر سے ناواقف ہے اور جو خاص قدرت اوس معمول مین بتائی گئی ہے جسکا وہ امتحان
کرتا ہے وہ بھی اوسے معلوم نہین بلکہ جو آسان سے آسان قواعد تجربات کرنیکے واسطے معین
ہین اونسے بھی وہ ناواقف ہے بعض شرائط ایسی ہین کہ بعض نتائج پیدا ہونیکے واسطے اونکی
پابندی نہایت ضرور ہے لیکن وہ اپنی خودرائی سے اونکی پابندی نہین کرتا ہے وہ معمول
کے ساتھ ایسے لوگون کو ملحق ہونے دیتا ہے کہ جنکے الحاق سے اوسکی قوت بالکل مفقود
ہوجاتی ہے حالانکہ اگر وہ عمل کی شرائط ملحوظ رکھتا تو ایسا الحاق نہین ہونے دیتا ایک
چیز کے بجائے وہ دوسری چیز کو کام مین لاتا ہے اور امید یہ رکھتا ہے کہ جو نتیجہ پہلے حاصل
ہوا تھا وہی ایسی حالت مین بھی حاصل ہو حالانکہ اس امید کو رکھنے کا اوسے منصب نہین
غرضکہ وہ معمول کی حالت بالکل پریشان کر دیتا ہے اور اوسکی پریشانی مین زیادتی اسطرح
ہوتی ہے کہ دہوکہ دہی کا اتہام اوسے لگاتا ہے اور جب اوسکے حسب دلخواہ آثار پیدا

نہیں ہوتے ہیں تو وہ بیچارے ناخوش معمول کو مکاری کا داغ لگاتا ہے حالانکہ خود یہ یہی
کہ وہ خود ہی مکار ہے کیونکہ اوسنے نہایت تمسخر کے قابل خود پسندی سے اوس امر کو اختیار
کیا جسکے اختیار کرنے کی اوسے لیاقت نہیں تھی بہت سی تمثیلیں اس قسم کی بیان کی کوئی
خطا کی علم مقناطیس حیوانی کی تحقیقات کی زمانہ ابتدائی اور آخری کے بیان میں سے نکالکر لکھی
جاسکتی ہیں لیکن ایسی تمثیلوں کا لکھنا حسد اور عداوت میں داخل ہوگا اسواسطے نہ لکھنا
بہتر ہے انصاف اور شعور ذاتی اس بات کا مقتضی ہے کہ جو شخص کسی معاملہ میں اپنی رائے
دینی چاہے اوسکو اتنی واقفیت تو ضرور ہونی چاہیے کہ جن لوگوں نے اوس معاملے کو
بخوبی برتا ہے اونھوں نے کیا حالات لکھے ہیں اور یہ واقفیت اوسحالت میں خصوصا
بہت ضرور ہے کہ جب اوس رائے سے کسی شخص کے نام میں داغ لگتا ہو گو وہ شخص
کیسی ہی ادنی درجہ کا ہو ؛
چھٹا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ جو فضلا اور علما ہیں اور جو لوگ علم طب میں دستگاہ کامل رکھتے
ہیں وہ عمل مقناطیسی کی آثار کاراست ہونا نہیں مانتے ہیں معترض کہتے ہیں کہ یہ لوگ اتنی
قابلیت رکھتے ہیں کہ اس معاملہ میں اپنی رای قطعی دیکر فیصلہ کردیں پس جب یہ لوگ ان
آثار کاراست ہونا مان لینگے تو ہم بھی مان لینگے اس اعتراض کا جواب یہ ہے کہ اس
فقط ہر نئی چیز کی نسبت تعصب کا ہونا پایا جاتا ہے کوئی بھی ایسی بڑی بڑی بات دنیا
میں ہے جسکو ابتدا میں علماء وقت نے مان لیا تھا چنانچہ علم ہیئت کی باب میں جب نئی باتیں
ظاہر کی گئیں تو اونکو کسنے مانا تھا جب اس بات کا اعلان ہوا کہ ایک نئی دنیا دریافت
ہوئی ہے تو حالانکہ یہ بات زمین کی گردی ہیئت کا نتیجہ تھے کسینے بھی اس بات کو یقین
نہیں کیا بلکہ جب پہلے یہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ زمین کی ہیئت گردی ہے تو اوسکو بھی
کسینے نہیں مانا تھا نہ کسینے مقولہ فلوگسٹن[1] کو مانا تھا جس زمانہ میں وہ ظاہر کیا گیا تھا

(۱) مقولہ فلوگسٹن یہ قول ہے کہ دنیا میں جتنی چیزیں ہیں اونکی ترکیب میں حرارت داخل ہے ؛

اوسوقت اور کوئی مقولہ اوس سے بہتر نہین تھا نہ جیولوجی[1] کے حقائق کو کیسنے مانا تھا
علی ہذا القیاس جب دخانی جہاز چلنے شروع ہوئے تو کیسیکو اعتبار نہین ہوتا تھا نہ کسیکو یہ
اعتبار ہوتا تھا کہ دخانی گاڑیان لوہے کی سڑک پہ چل سکینگی نہ گاس[2] کی روشنی کا کسیکو
اعتبار تھا نہ بیکن صاحب[3] کی حکمت کا نہ نیوٹن[4] صاحب کی حکمت کا غرض کہ جو سرگروہ
فضلا کسی زمانہ مین ہوتے ہین وہ نئی چیز سے تنفر رکھتے ہین اسواسطے کہ اونکی عمر زیادہ ہوتی
ہے اور جو باتین سالہا سال سے اونکے ذہن مین جمی ہوئی ہین وہ نکل نہین سکتی ہین یہ بات
مشہور ہے کہ ہاروی[5] صاحب نے جب مسئلہ شریان خون نکالا اوس زمانہ مین جو طبیب چالیس برس
کی عمر سے زیادہ رکھتا تھا اوس مسئلہ کو صحیح نہین مانتا تھا حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ ہنوز ہاروی صاحب
اور نیوٹن صاحب کے زمانے مین نو عمر تھے اونکے واسطے یہ بات رکھی گئی تھی کہ اون حکیمون کے
دریافت کی ہوئی باتون کو اختیار کرین اور وہ باتین ایسی تہین کہ اگر فی زماننا کوئی شخص اونکو
نہ مانتے تو اوسکو دیوانہ اور بیوقوف کہین گے علم قیافہ جیسا اوسکو گال صاحب نے
جاری کیا تھا ہنوز اوس تعصب اور مقابلہ بیہودہ کی رو سے نکل ہی رہا ہے جو ہر نئی چیز کے
واسطے دنیا مین گویا موجود ہوتا ہے جیولوجی کا یہ حال ہے کہ جو لوگ ایک زمانہ مین اس
علم کے سخت دشمن تھے یعنی پادری لوگ وہی لوگ اب اوس علم کو مذہبی بحثون مین
کام مین لاتے ہین یہ نتیجہ اون لوگون کی محنت کا ہے جو اوس زمانہ مین جب جیولوجی کا

---

(۱) جیولوجی وہ علم ہے جس مین زمین کی سطح کے نیچے کے حال کا بیان ہے

(۲) گاس کی روشنی وہ ہے کہ تیل یا کسی اور شے کو دخان بنا کر جلاتے ہین لندن مین یہ روشنی سڑکون پر ہوتی ہے اور آج کل کلکتہ مین بھی ہے

(۳) بیکن صاحب ایک بڑے حکیم انگلستان مین ہوئے جنہون نے حکمت کی اصل یہ سکھائی تھی کہ تجربات پہلے کرنے چاہئین بعد اسکے اونسے نتائج نکالنے چاہئین ٭

(۴) نیوٹن صاحب وہ حکیم تھے جنہون نے یہ سکھایا تھا کہ دنیا مین اجرام مادی مین آپس مین کشش ہوتی ہے

(۵) ہاروی صاحب انگلستان مین ایک طبیب تھے جنہون نے یہ بات دریافت کی تھی کہ بدن مین خون کا شریان رہتا ہے

علم پہلے ہی ظاہر ہوا تھا تو عمر سے ہے ؀

غرضکہ علما کو جو علم مقناطیس حیوانی کی طرف عناد ہے اگر وہ عناد اوس درجہ کا بھی جتنا وہ سمجھا جاتا ہے تب بھی اوسکی نسبت یہی کہہ سکتے ہین کہ ابتدا ا دنیا سے سب علوم کی نسبت ایسا ہوتا آیا ہے اور جیسا علوم مندرجہ صدر کی رہتی ہین ایسے باعث سے کچھ خلل نہوا اسیطرح اس علم کی رہتی ہین یہ عناد فرق آنیکی دلیل نہین ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ جس مرتبہ کا لوگ اس عناد کو سمجھتے ہین اوتنے درجہ کا عناد علما کو اس علم کی نسبت نہین بہت سے جلیل فاضل جو طب ہین اور حکمت ہین اور دیگر علوم ہین نہایت اچھا دخل رکھتے ہین علم مقناطیس حیوانی کے رہت ہونیکا اعتقاد رکھتے ہین جو اخبار نویس کچھ عرصہ پہلے اس علم کی نسبت ضد رکھتے تھے اب اس علم کے باب مین ایسی ہی معقولیت سے بحث کرتے ہین جیسا اور معاملات ہین بحث کرتے ہین بلکہ ہم یہانتک کہہ سکتے ہین کہ ہر فرقہ کے اکثر تعلیم یافتہ آدمی عموماً اس بات کو مانتے ہین کہ علم مقناطیس حیوانی دراصل صحیح ہے فرق یہی ہے کہ کسیکا اعتقاد کم اور کسیکا زیادہ ہے بہت آدمی اب یہ تو مانتے ہین کہ خواب مقناطیسی اور تشنج مقناطیسی اور وقوف منقسم اور بعض اور آثار بھی پیدا ہو جاتے ہین لیکن جو اسکے اعلے آثار مثل شرکت خیال و غائب بینی کے ہین اونکا ماننا اونکی طبیعت گوارا نہین کرتی ہے لیکن چونکہ شہادت جملہ آثار خواہ اعلے خواہ ادنے کے واسطے ایک سی ہے مجھے مضبوط بھروسا ہے کہ تھوڑے سے زمانے کے بعد اسکے اعلے آثار کو بھی لوگ ماننے لگین گے ؀

ایک وجہ اس بات کی کہ لوگ ادنے آثار کو مانتے ہین اور اعلے کو نہین مانتے یہ ہے کہ لوگ اپنے جی ہین یہ گمان کر لیتے ہین کہ ادنے آثار کی وجہ وقوع تو ہم بتا سکتے ہین لیکن اعلی آثار کے واقع ہونیکی وجہ نہین بتا سکتے ہین بات حقیقت مین یہ ہے کہ وہ لوگ اپنے جی ہین کوئی قیاس ایسا کر لیتے ہین کہ اپنی من سمجھوتی اوس قیاس سے ادنی آثار کے واقع ہونیکی وجہ سمجھ لیتے ہین لیکن وہ قیاس اعلی آثار کی وجہ وقوع سمجھنے کیواسطے کافی نہین

ہوتا ہے لیکن اس باب مین آپ کو وہ بات یاد دلاتا ہون جو خط اول مین مین لکھ
آیا ہون یعنی حقیقت مین کسی بات کی نسبت یہ بتانا کہ کسطرح اور کیواسطے ہوتی ہے نا ممکن
ہے یہ لوگ بلا تحقیقات کے یہ بات مان لیتے ہین کہ عمل مقناطیس حیوانی کے آثار قوانین
و قواعد معروف علوم سے ناموافق ہین لیکن ہمیشہ یہ قاعدہ واجب ہے کہ کسی بات کو
بھی بلا تحقیقات نہ مان لیا جاوے اور یہ قاعدہ جیسا عمل مقناطیسی کے واسطے درست
ہے ویسا ہی اور علوم کے واسطے بھی درست ہے ٭

علاوہ اسکے اس بات پر لحاظ کرنا چاہیئے کہ علما علم مقناطیس حیوانی کے برخلاف اسی سبب سے
ہین کہ انہون نے کبھی اس علم کی نسبت توجہ نہین کی ہے اور ان لوگون کا بھی یہی حال
ہے جیسا اونکے پیش رفتگان کا تھا جنہون نے کوپرنیکس پر لعن طعن کی تھی اور گیلیلیو کو
قید کرا دیا تھا ایسی حالت مین ان لوگون کی رای اوتنی قدر کے لائق نہین ہے جتنی اون علوم
مین کہ جنکی نسبت اونکی کامل توجہ رہی ہے کسی آدمی کو کیسا ہی علم اور لیاقت اوسکی ہو یہ
استحقاق نہین ہے کہ بلا تحقیقات کسی علم کی نسبت قطعی راے دے اور جو بحث بلا تجربہ کسی
بات کے ثابت کرنے کے واسطے کیجاوے کہ فلان امر ممکن ہے فوراً ایک اچھے کامل تجربہ
کے چھو جانے سے اوڑ جاتی ہے گو وہ تجربہ کوئی نادان ہی کر بیٹھا ہو الغرض یہ بات قابل
تسلیم نہین ہے کہ علما کی رای سے علم مقناطیس حیوانی کی صحت یا غیر صحت جانچی جاوے
تا وقتیکہ اونہون نے اس علم کی نسبت بخوبی توجہ نہ کی ہو اور جو شہادت اس علم کی راستی
کے واسطے حاصل ہوا اوسکو انھون نے اچھی طرح نہ جانچا ہو مین بہت شخصون کو جانتا
ہون جو پہلے شکی تھی بلکہ جنکو قطعی ضد علم مقناطیس حیوانی سے تھی لیکن جب اونہون نے
خواہ کسی کی ترغیب سے خواہ اپنے شوق سے اس علم کی نسبت بخوبی تحقیقات کی تو اونکو
معلوم ہوا کہ قدرت اور امر حق کا مقابلہ اونسے نہین ہو سکتا تھا مین کسی ایسے شخص کو بھی
نہین جانتا ہون کہ جسنے اس علم کی نسبت تحقیقات واجبی کی ہے اور پھر بھی یہ تعصبات

اوس مین قائم رہے ہون ٭

اکثر لوگون کی بلکہ ایسے لوگون کی جو کچھ علم بھی رکھتے ہین یہ رای عام ہے کہ بعض آثار عمل
مقناطیس حیوانی کے تو جنہین وہ اوسکی نسبت کہتے ہین حقیقت مین پیدا ہوتے ہین لیکن بعض آثار
دیگر جنکو وہ اسکے علاقے کہتے ہین بالکل بے بنیاد ہین اسکا یہ جواب ہے کہ چند سال اور چند سال
کیا بلکہ چند ماہ یا چند ہفتے ہوئے کہ جن آثار کو یہ لوگ اب مانتے ہین اونہین کو بالکل لغو سمجھتے
کہ جھوٹے ہین جو شہادت اس بات کیواسطے کہ تشنج اور خواب مقناطیسی اور تکلیف
کا نہ معلوم ہونا عمل مقناطیسی سے خواہ ہاتھون کی حرکت سے خواہ نظر کو جما کر دیکھنے سے
پیدا ہو جاتا ہے پہلے حاصل تھی وہی اب بھی ہے لیکن مین نے اکثر اون لوگون کو جو ابتدا
ان آثار کو سچ مانتے ہین پہلے بہت بھروسے سے کہتے سنا ہے کہ یہ باتین بالکل فریب
اور مکاری کی ہین مین نے لوگون کو کہتے سنا ہے کہ یہ خیال کہ ایک آدمی دوسرے
آدمی پر ایسا اثر پیدا کر سکے کہ ایک خاص حالت خواب واقع ہو جاوے یعنی حالت
خواب بیداری واقع ہو جاوے فقط مجنون آدمیون کے دماغ مین آنیکے لائق ہے لیکن
اب یہ حالت روزانہ خود بھی واقع ہوتی رہتی ہے اور ترکیب سے بھی پیدا کیجاتی ہے آج
وہ لوگ جو پہلے اپنی راے ایسی دیا کرتے تھے جیسی اوپر لکھی گئی ایک اور ہی زبان
بولتے ہین وہ کہتے ہین کہ صاحب یہ باتین تو خوب معلوم ہین کسی آدمی کو اونکی نسبت
شک نہین ہوسکتا ہے یہ باتین تو کچھ نئی نہین ہین ہمکو تو کبھی اونکی نسبت شک نہین تھا اگر
یہ قول اونکا درست ہے تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ لوگ اونکی راے کو اسطرح پر سرسری کیون
سمجھ لیتے ہین بلکہ یہ کیون خیال کر لیتے ہین کہ اونہون نے اپنی راے کا اسطور پر
اعلان کیا ہے کہ یہ سب باتین واہیات ہین سچ بات تو یہ ہے کہ ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہے
اور یہ بات کچھ مروج ہی ہو گئی ہے کہ جب کوئی نئی چیز دریافت ہوتی ہے تو یہ نوبت
اوسپر گذرتی ہے کہ پہلے لوگ اوسے نفرت سے ہٹا دیتے ہین اور پھر انکاری کا حصہ

اوسپر لگتا ہے بعد ازاں جب اوسکا ماننا غیر ممکن ہو جاتا ہے تو پہر یہ کہا جاتا ہے کہ یہ بات کچہ ہی نہین ہے اور حقیقت مین اس قول کی کچہ بنیاد ہی ہی قدرت مین ایسے حقائق کم ہین جو نئی ہین اور فی الحقیقت حقائق مقناطیسی حیوانی فرداً فرداً کچہ نئی نہین ہین لیکن اگرچہ ہمین شک نہین کہ اکثر یہ حقائق دیکہے گئے ہونگے لیکن فراموش ہوگئے تہے چنانچہ نیوٹن کے زمانہ سے پہلے ہزار ہا مرتبہ لوگون نے سیب کو زمین پر گرتے دیکہا تہا لیکن کبہی کسیطرح کا خیال اوس سے پہلے کسیکو اس بات پر نہ آیا جب ذرا ایسی بات تازہ ہوتی ہے تو شکی آدمی اس سبب سے کہ ظاہر مین قابل اعتبار نہین ہوتی ہے حیرانی ہوتی ہے اور وہ گہبرا جاتا ہے اور گہبراہٹ کے سبب سے وہ ذرا بہی تامل کر کے یہ نہین سوچتا ہے کہ آیا ایسی بات کبہی پہلے بہی خود بخود خواہ کسی اور طور پر واقع ہوئی تہی کہ نہین پس وہ فوراً اونکو رد کرتا ہے اور جب کبہی اتفاقیہ اپنی عقل کی شہادت کی سبب سے اوس بات کو ماننا پڑتا ہے تو وہ ذرا ٹہنڈا ہو جاتا ہے اب وہ شخص وہ بات اختیار کرتا ہے جو اوسکو پہلے ہی اختیار کرنی چاہیے تہی وہ تحقیقات کرتا ہے اور امتحان کرتا ہے اور غور او رتامل کرتا ہے اور نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اوسے فقط یہی نہین دریافت ہوتا ہے کہ وہ چیز نئی نہین ہے بلکہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ پرانی ہے اور کسی نہ کسی صورت مین پہلے سے معلوم تہی اب اوسکو دریافت ہوتا ہے کہ پہلی جو شئین آگر ہین نے ان حقائق کو وہ لباس پہنا دیا تہا جو اونپر زیبا نہ تہا اور جب وہ اونکو اونکی اصلی اور قدرتی حالت مین دیکہتا ہے تو حیران ہو کر معلوم کرتا ہے کہ وہ تو پرانی چیزین تہین اور مین اونسے خوب واقف تہا لیکن اونکو بہول گیا تہا اسطرح کا خیال بہت لوگون کے ذہن مین ہوتا ہے خنی کہ جو لوگ علم مقناطیس حیوانی سے بہاگتے ہین مجہو اونپر یہ امید ہوتی ہے کہ ایسے ہی خیال اونکی جی مین ہین اور ایسا شاذ ہوتا ہے کہ یہ امید میری جہوٹی ہو +

لیکن یہ بات بہولنی نہین چاہیے کہ یہ شکی آدمی مدت تک اونہین آثار کی رہتی کا انکار

کرتا تھا اور اونکی نسبت ہنسا کرتا تھا جنکو وہ اب مانتا ہی انکار اوسکو فقط اس سبب سے تھا
کہ جس نظر سے وہ یہ تحقیقات اونکو دیکھتا تھا اوس نظر مین اوسے بظاہر یہ آثار ایسے معلوم
ہوتے تھے کہ قابل اعتبار تھے اب اوسکو وہ آثار فقط قابل اعتبار ہی نہین معلوم ہوتے
ہین بلکہ سچے معلوم ہوتے ہین اور بقول اوسیکے مدت سے جانتے ہوئے ہین سابق مین
اوسنے ایسے آدمیون کی شہادت کو جو نیک اور لائق تھے اور ان حقائق کی نسبت تحقیقات
کرتے ہین شاید اوسکی نسبت زیادہ قابل تھے بالکل رد کردیا تھا اور بیہودہ پن سے اونکو
تہمت مکاری لگائی تھی اب اوسکو معلوم ہوا کہ وہ فقط اوس تہمت مکاری سے بری
نہ تھے بلکہ جو کچھ اونکا بیان تھا نہایت درست تھا لیکن شکی آدمی یہانتک چلکر ٹھہر جاتا ہے
وہ ان آثار کو مانتا ہے کہ عمل مقناطیسی سے خواب بیداری ضرور پیدا ہوجاتا ہی اور معمول
کو تکلیف کا اثر نہین ہوتا ہے لیکن جسطرح وہ پہلے ادنی آثار کو نہ مانتا تھا اوسیطرح اب
اُن آثار کو نہین مانتا ہے جنکو اکثر آثار اعلی عمل مقناطیسی کے کہتے ہین مثلاً شرکت خیال
اور غایب بینی کو نہین مانتا ہے اور شرکت حواس شرکت ذائقہ اور شرکت قوت شامہ کو
نہین مانتا ہے اور عامل کو جو معمول کے ارادے اور اوسکی قوت متفرقہ پر اختیار ہوتا ہی اوس
اختیار کو نہین مانتا ہے اور غائب بینی کی جملہ صورتون کو نہین مانتا ہے مختصر کلام یہ کہ
جس غلطی مین وہ پہلے پھنسا ہوا تھا وہی غلطی اب دوبارہ دیدہ و دانستہ اور بے تمیزی سے
عمداً کرتا ہی وہ اون باتون کو نہین مانتا ہے جنکی نسبت شریف اور لائق آدمیون کی شہادت
حاصل ہی بلکہ ویسی ہی شہادت حاصل ہے کہ جسکے سبب سے اوسنے لاچار ادنی آثار کا
راست ہونا قبول کیا ہے اور جن لوگون نے ان اعلی آثار کو واقع ہوتے دیکھا ہے
اونکی نسبت الزام مکاری و دہوکہ دہی لگاتا ہے فقط اس سبب سے کہ اوسنے پہر ان آثار کی
نسبت یہ راے بنالی ہے کہ ان آثار کا واقع ہونا اعتبار کے قابل نہین ہے اور اگر اونکا پیدا
ہونا مانا جاوے تو جو قواعد قدرت کے مسلم ہین یہ آثار اونسے منافی ہونگے لیکن اگر وہ پہلے

دل کو اس بات پر لگا دیگا کہ ان آثار اعلے کے باب مین بھی بخوبی تحقیقات کریں تو اوسکو
معلوم ہوگا کہ جسطرح آثار ادنی کو ماننا پڑا اوسیطرح ان اعلی آثار کو بھی ماننا پڑیگا اور جسطرح
بعد تحقیقات معلوم ہوا تھا کہ ادنی آثار کچھ نئی چیز نہین ہین اسیطرح وہ جانیگا کہ اعلی آثار بھی کچھ
نئی چیز نہین ہین اوسکو معلوم ہوگا کہ یہ آثار خود بخود بھی اور اور طرح بھی اکثر واقع ہوتے
ہین اور حقیقت مین وہ ضرور واقع ہوتے ہین گو یہ نہین معلوم ہوسکتا کہ اونکی واقع ہونے کی وجہ
کیا ہے اور ان آثار کے دیکھنے والون پر بھی ویسا ہی اعتبار کرنا چاہیے جیسا اون پر
کیا گیا تھا جنہون نے ادنے آثار کو دیکھا تھا اور اوسکو مانتے تھے ۔

یہ بات ظاہر ہے کہ جتنی کوئی بیان کی ہوئی بات متعجب اور ناقابل اعتبار معلوم ہوتی ہو اوتنا ہی
زیادہ احتیاط سے اوس شہادت کو جانچنا چاہیے جو اوسکی نسبت دی گئی ہو بیشک
کوئی بات بلا تحقیقات و امتحان لینی نہ چاہیے اور علم مقناطیسی حیوانی کے باب مین
بھی وہی قاعدہ مرعی رہنا چاہیے جسکا لحاظ دیگر علوم مین رہتا ہے لیکن بلا تحقیقات
نہ ماننا اور بات ہے اور بلا تحقیقات ایسی حقائق کو رد کر دینا جنکے واسطے شہادت معقول
حاصل ہے لیکن بظاہر متعجب معلوم ہوتی ہین اور بات ۔

لیکن قطع نظر اس تقریر سے مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ جن آثار کو اعلی کہتے ہین
کیا وہ حقیقت مین اعلی ہین کیا ان آثار سے جنہین ادنی کہتے ہین یہ اعلی آثار زیادہ
عجیب ہین اور کیا آثار ادنی کی وجہ وقوع بتادینی ان اعلی آثار کی وجہ وقوع بتانے سے
آسان تر ہے میرا تو یہ جواب ہے کہ نہین میرے نزدیک خواب مقناطیسی کا پیدا ہونا
اور معمول کو تکلیف کا اثر نہ ہونا ایسی ہی متعجب بات ہے جیسا شرکت خیال اور غائب بینی
کی قوت کا پیدا ہونا اور جسطرح آثار اولین کی وجہ وقوع کسی معروف قاعدہ قدرت سے
معلوم نہین ہوتی اوسیطرح آثار دومی کی وجہ وقوع نہین معلوم ہوتی ہے ان ادنی
آثار کے واقع ہونے سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کوئی جوہر آدمی کے جسم مین ایسا

ہے کہ اوسکا اثر دوسرے آدمی پر ہوتا ہی اور یہ جوہر جواہر معروف مثل حرارت اور الکٹریسٹی اور مقناطیس
مطلق سے مختلف ہے یہ بات مانی گئی تو فاصلہ جو شی ہے اوسکی کچھ حقیقت نہیں جیسے حرارت اور
الکٹریسٹی اور مقناطیس مطلق میں فاصلہ کچھ بات نہیں ہے جسطرح حرارت اور الکٹریسٹی اور مقناطیس
مطلق کے جوہر کے اثر کو فواصل بعیدہ میں ہوتی ہوئی ہم مانتے ہیں اسیطرح مقناطیس حیوانی کے اثر کو
ہونے بھی مان سکتے ہیں اور اگر اون جوہروں کے اثر ہونے کی کوئی وجہ ہم بتا سکتے
ہیں تو مقناطیس حیوانی کے جوہر کے اثر کے پیدا ہونے کی وجہ بتا سکینگے ٭
معترض خواب مقناطیسی کا وقوع ہونا مانتا ہے بلکہ یہانتک کہ وہ خود پیدا کر دیتا ہے
اور اوسکا معمول نیند میں معقولیت سے اوسکے ساتھ گفتگو کرتا ہے شاید اتفاقیہ یہ
سوال ہوتا ہے کہ معمول کتنی دیر تک سوویگا اور معمول فوراً جواب دیتا ہے کہ دس
یا پندرہ یا چالیس منٹ تک سوونگا اور امتحان پر معلوم ہوتا ہے کہ جو وقت اوسنے
بتایا تھا درست تھا اسکے سوا یہ بات ہے کہ عامل معمول کو حکم دیتا ہے کہ گھنٹہ بھر یا ادہ گھنٹہ
یا پاو گھنٹہ سونا اور معمول حقیقت میں اوتنی ہی دیر تک سوتا ہے حتی کہ ایک پل کا بھی
فرق نہیں ہوتا ہے غرضکہ جن آثار کو اعلی کہتے ہیں ہمیشہ اس صورت میں واقع ہوتے
رہتے ہیں عامل اپنے مونہہ میں ایک قرص رکھہ لیتا ہے درحالیکہ معمول اوسے دیکھ
نہیں سکتا ہے فوراً سونے والا مونہہ کو ایسی حرکت دینے لگتا ہے کہ گویا کوئی چیز چباتا
یا چکھتا ہے حقیقت میں اوسکے منہ میں کچھ نہیں ہوتا ہے جب اوس سے دریافت
کرتے ہیں کہ کیا کھاتے ہو تو کہتا ہے کہ قرص کھاتا ہوں یہ شرکت ذائقہ کی
صورت ہے پہلی مثال میں عامل کا اختیار معمول کی قوت متصرفہ پر ثابت ہوتا ہے
یعنی جس عرصہ تک عامل معمول کو سونے کے واسطے حکم دیتا ہے اوتنی ہی دیر تک
وہ سوتا ہے علاوہ ازین معمول دفعتاً کہنے لگتا ہے کہ مین فلانے شخص کو دیکھتا ہوں
کسی کمرے کا حال بیان کرنے لگتا ہے جسکو اوسنے شاید کبھی پہلے نہیں دیکھا تھا

اور جس آدمی کو وہ دیکھتا ہے اوسکی پوشاک نہایت صحت سے بیان کرتا ہے اور
ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے کہ وہ کس کام مین مصروف ہے یہ قوت غائب بینی کا ثبوت
ہے جو روزانہ ہم دیکھتے رہتے ہین مین اس جگہ یہ نہین بتاتا ہون کہ یہ امر کیونکر واقع
ہوتا ہے لیکن جو امر واقعی ہے اوسکا فقط ذکر کرتا ہون اسیطرح جملہ آثار کی تمثیل مین
دیکھتا ہون اور چونکہ ان آثار کے واسطے اوسیطرح کی شہادت حاصل ہے جسطرح
کی ادنی آثار کے واسطے ہے تو بلاشک جب اچھی طرح ملاحظہ کیا جاوے تو ان اعلی
آثار کے واقع ہونے مین بھی کچھ شک نہین ہوسکتا ہے ؛

علاوہ اسکے جب ہم اس بات کو یاد رکھین گے کہ ہر اثر عمل مقناطیس حیوانی خود بخود
روزانہ بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہوتا رہتا ہے تو ہمکو یقین کرنا چاہیے کہ کچھ عرصہ کے
بعد شکی آدمیون کو جیسا بعض آثار کے پیدا ہونیکا یقین ہوگیا ہے ویسا ہی جملہ اون
حقائق کے پیدا ہونے کا یقین ہو جاویگا جو حقیقت مین واقع ہوتی ہین کیونکہ حقیقت مین
ان پچھلے آثار کی وجہ وقوع سمجھنی پہلے آثار کی نسبت کچھ زیادہ مشکل نہین ہے ؛

کیا یہ خیال کرنا قرین معقولیت ہے کیا یہ قیاس کرنا ممکن بھی ہے کہ جن عاملون اور
معمولون کے بیانات کو ہمنے آثار ادنی کی نسبت درست اور صحیح پایا ہے وہ لوگ اون
دیگر آثار کی نسبت جو آثار اولین کے ساتھ ہوتے ہین یا اونکے پیچھے پیدا ہوتے ہین
دفعتاً جادۂ راستی کو چھوڑ کر طریقۂ ناراستی کی طرف موڑ جاتے ہین مین تو نہایت اصرار
کے ساتھ یہی کہتا ہون کہ ایسا نہین ہوسکتا ہے ؛

حقیقت یہ ہے کہ جس شخص نے ایک دفعہ خواب مقناطیسی کا پیدا ہو جانا قبول کر لیا
ہے اوسکو دریافت ہوگا کہ جو جاے قیام تھوڑی سی اوسے پہلے حاصل تھی گو نامحفوظ
تھی اب وہ بھی اوسکے قبضے سے جاتی رہی ہے اور چونکہ خواب بیداری خود بخود واقع
ہو جاتا ہے کسی شخص کو خواب مقناطیسی کے عمل مقناطیسی کے ذریعے سے واقع

واقع ہونے مین شک نہین ہوسکتا ہے ❊

اگرخواب امر واقعی ہے تو اوسکے آثار بھی واقعی ہین چنانچہ ایک اثر اوسکا یہ ہے کہ
معمول کو وقوف منقسم یا دوگانہ حاصل ہوجاتا ہے اور یہ اثر ایک خاص حالت مین
ہر معمول پر جسپر عمل کیا جاتا ہے نمایان ہوتا ہے حقیقت مین یہ اثر نہایت حیرانی پیدا
کرتا ہے کمال حیرت کی بات ہے کہ ایک شخص کو قوت شنوا اور لامسہ بھی حاصل رہے
اور گھنٹون تک خیال بھی کرتا ہے اور بولتا بھی رہے اور اپنی معمولی حالت مین اپنی
حرکات وقت خواب کا کچھ بھی ہوش نہو اور چونکہ یہ باتین براء العین ناظرین دیکھتے ہین
اسواسطے سواے یقین کرنے کے اونکو چارہ نہین ہوتا ورنہ اگر آنکھون سے صاف نظر
آتین تو کچھ عجب نہوتا کہ لوگ اونکو یقین نکرتے اب درحالیکہ وقوف منقسم کا ہونا تسلیم کیا
جاوے تو یہ بات ناممکن ہے کہ کوئی مکار حالت معمولی مین کسیکو ایسا سبق پڑہا سکے
کہ اوسکا اثر خواب کی حالت مین قائم رہے اور اگر کوئی یہ کہے کہ مکر اور فریب حالت خواب
مین سکھایا جاتا ہے تو اوسکے یہ معنی ہوتے ہین کہ خواب ایک شئے واقعی ہے اور وقوف
منقسم بھی حقیقت مین پیدا ہوجاتا ہے ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ جب ان باتون کے صحیح ہونیکا
یقین کیا جاوے تو کیا نتیجہ نکلتا ہے غرضکہ مین یہ نتیجہ نکالتا ہون کہ درحالیکہ آثار اسطرح
خودبخود واقع ہوجاتے ہین اور اونکی ترکیب سے پیدا ہوجانے کے واسطے ویسی ہی
معتبر شہادت حاصل ہے جو آثار اولی کے واسطے ہے تو یہ بات معقولیت سے بعید ہے
کہ آثار اول کو نہ مانین اور آثار دوم کو مان لین اور بعد امتداد زمانہ یہ بات ہوجاویگی کہ
گو اہل علم اور اطبا بعض بعض حقائق کو اب تسلیم کرتے ہین اور بعض کو نہین مانتے ہین
لیکن آیندہ جملہ حقائق کو مسلم مان جاوینگے ❊

علم مقناطیس حیوانی کے فروع کی تحقیقات کیواسطے ایک یہ بھی ہرج ہے کہ علما کے
لیے [illegible]

تا وقتیکہ عالم اور دولتمند اور صاحب زور آدمی اس علم کی نسبت ضد رکھینگے بہت
آدمی جنکی طبیعت مین دنیا کا لحاظ غالب ہے یا تو اس علم کی طرف توجہ ہی نہین کرینگے
یا اگر توجہ کرینگے بھی ہین تو طعن اور تشنیع یا ہنسی ہونیکے خوف سے اپنے اعتقاد کو ظاہر نہین کرینگے
بہت سے اطبا ابھی ایسے ہین کہ وہ فقط عمل مقناطیسی کی راستی ہی کے قائل نہین بلکہ
جہان شفاء مرض کے واسطے یہ عمل کام آتا ہے وہان اوسکو پوشیدہ مستعمل کرتے ہین
لیکن کچھ تو دنیا کے اندیشے کے سبب سے اور کچھ اس خوف سے کہ جو اعلے طبیب ہین وہ
اس بات کو ناپسند کرینگے اپنے اعتقاد کو عیان نہین کرتے ہین اگرچہ مجھے افسوس ہے
کہ ایسا لحاظ لوگون کو ہوتا ہے کیونکہ لحاظ کے سبب سے اونکی کمی ہمت معلوم ہوتی ہے
لیکن یہ امر ایسا عام ہے اور اکثر طبائع کو اسطرف ایسا دور تک میلان ہے کہ مین اون لوگون
کو جو اس لحاظ کے پابند ہین برا نہین کہہ سکتا ہون الا ان لوگون کو یہ سمجھنا چاہیے کہ
اونکی مصلحت ناقص ہے اور دور اندیشی سے معرا ہے جو شخص اپنے اعتقاد کو عند الضرورت
صاف صاف بیان کر دے اوسکی وہ لوگ جو اوسے جانتے ہین عزت ہی کرتے ہین
اس خیال سے کہ وہ امر راست بیان کر دیتا ہے گو یہ بات ہے کہ شاید تھوڑے عرصہ کے
واسطے بعض لوگ اوسے برا بھلا بھی کہین لیکن جیسا دنیا کے ہر معاملہ مین ایمانداری بہتر
مصلحت ہے اوسیطرح اس علم مین بھی سب سے اچھی مصلحت راست بازی ہے
اگر جملہ اطبا جو عمل مقناطیسی کے حقائق کو سچا سمجھتے ہین اور اونکو تسلیم کرتے ہین جمع ہو کر
اپنے اعتقاد کو ظاہر کر دین تو شاید اونکو اس بات کے معلوم ہونے سے حیرت ہوگی
کہ وہ تو فقط سایہ ہی سے ڈرتے تھے اور اونکا شمار اور زور زیادہ ہو کر اتنا ہے کہ کسی
سے اونکو خوف کرنے کی ضرورت نہین ہے ٭

لوگ اس علم کی تحقیقات کے واسطے طبیبون سے امید رکھتے ہین اسواسطے کہ اطبا
کو ایسی تحقیقات کا اتفاق موقع بھی خوب نہین حاصل ہوتا ہے بلکہ اونکی تربیت اور تعلیم

ایسی ہوتی ہے کہ یہ تحقیقات وہ نہایت اچھے طور پر کر سکتے ہین اور اگرچہ یہ بات کہ ابھی
ہنوز ناممکن ہے کہ عمل مقناطیسی کا کس کسطرح پر استعمال ہو سکتا ہے لیکن اب بھی
اوسکا استعمال عمل جراحی اور مطب مین ظاہر ہے اور فی زماننا یہ استعمال بہت کارآمد
ہے اس بحث کی طرف مین پھر تشریح کے ساتھ عود کرونگا لیکن یہان اتنی بات
لکھدیتا ہون کہ عمل مقناطیسی بذاتہ ایسی شے ہے کہ اوسکی تاثیر عروق پر بہت ہوتی
ہے اور اسواسطے اوسکے استعمال سے اون بیماریون کو اکثر نفع ہو سکتا ہے جو عروق
سے متعلق ہین مثل فالج و تشنج و جنون وغیرہ اور ہندوستان مین ڈاکٹر اسڈیل صاحب
نے اور ملک فرانس مین دیگر عاملان نے بہت تجربات سے یہ بات بخوبی ثابت کردی
ہے کہ عمل مقناطیسی سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہے کہ عمل جراحی بلا تکلیف کے
ہو سکتا ہے ٭

مین اس بات سے بخوبی واقف ہون کہ علم کی تحقیقات واجب طور پر یون ہوتی ہے
کہ پہلے کسی جوہر یا قوت کے قواعد اور نتائج کی تحقیقات کیجاوے اور بعد ازان استعمال
عمل کیا جاوے کیونکہ اون قواعد اور نتائج کے ملاحظہ کے سبب سے اوس علم کا استعمال
بخوبی معلوم ہو سکتا ہے اور دریافت ہو سکتا ہے کہ استعمال کسطرح آسانی اور تیقن
کے ساتھ ہو سکتا ہے اور امید اس بات کی بھی ہو سکتی ہے کہ وجوہ معلوم ہو جاوین
کہ یہ استعمال کیون درست ہوا اور پھر نئے استعمال کے دریافت کرنے کے واسطے
گویا ایک سڑک نکل آتی ہے اسمین تو شک نہین کہ بعض بلکہ بہت آدمی اس عمل کی
نسبت خالص علمی تحقیقات کرینگے لیکن تاوقتیکہ یہ امر واقع ہو اس عمل کو طب اور
جراحی مین استعمال کے ترک کرنے کی ضرورت نہین ہے حقیقت مین عمل مقناطیسی
کا منوم اور شفا دینے والا اثر بعض مرضون مین ایسا صریح ہے اور اگر عامل معقول ہو
تو اس عمل سے ایسا محفوظ علاج ہو سکتا ہے کہ خصوصاً اون مرضون مین جہان اور علاج

کارگر نہیں ہوا ہے اس عمل کا نہ کرنا نہایت ہی معیوب ہے ان تجربات سے فقط یہی بات حاصل نہوگی کہ اکثر مریضون کو تکلیف سے نجات ہوگی بلکہ بہت حقائق دریافت ہوکر جمع ہوجاوینگے تاکہ جب اس علم کی شیرازہ بندی ہونے لگی تو یہ حقائق اوسوقت کام آوین ۔

زہنکہ ان وجوہ سے اکثر لوگ اس علم مین اطبّا سے تعلیم کی امید رکھتے ہین اور آج کل لوگون کی طبیعت کو اس علم کی طرف ایسی کشش اور میلان ہے کہ تھوڑے ہی عرصہ مین ہر طبیب کو خواہ تو آپ اس عمل کی مشق کرنی پڑیگی خواہ یہ ہوگا کہ خود نگرانی کرینگے اور آزمودہ کار عاملون سے کام لیا کرینگے کیونکہ اطبّا کو اکثر اتنی فرصت نہین ہوتی ہے کہ جو عمل کرنا ضرور ہو اوسکو ہمیشہ وہ آپ ہی کیا کرین مجھے خوب یقین ہے کہ جسطرح دائیان اور سینگی لگانے والی اور حجامی اور دیگر اس قسم کے پیشہ ور ہین جو طبیب کے نیچے کام کرتے ہین اسیطرح سے وہ لوگ جنکی طبیعت کو اسطرف میلان ہوگا پیشہ ور عامل ہوجاوینگے ۔

خط آئندہ مین مین اور قسم کے اعتراضات کا ذکر کرونگا اور وہ اعتراضات ایسے ہین کہ اونکی بنیاد مذہب اور اخلاق پر قائم کیجاتی ہے ۔

تیسرا خط

اب مین ایک خاص قسم کے اعتراض کا ذکر کرتا ہون جسکا اثر بعض طبائع پر لائق
لحاظ ہے وہ اعتراض مذہب اور اخلاق کے خیالات پر مبنی ہے *
پہلی ہی بات اس اعتراض کی نسبت مین یہ کہنی چاہتا ہون کہ یہ اعتراض جو کیا جاتا ہے
آثار عمل کی راستی کی نسبت عائد نہین کیا جاتا ہے بلکہ اون نتائج کی نسبت عائد ہوتا ہے
جو اون آثار کے تسلیم کرنے سے معترض کے ذہن مین نکلتے ہین بلکہ بعض آدمی یہانتک
کہتے ہین کہ چونکہ یہ نتائج ضرور پیدا ہوتے ہین آثار ہی سچ نہین ہوسکتے لیکن جہان تک مجھے
تجربہ ہوا ہے مین نے یہ بات زیادہ دیکھی ہے کہ معترض کو قیاسی نتائج کا اندیشہ ہے
اور اون نتائج کے ماننے کو اوسکا جی نہین چاہتا ہے مگر اونکے واقع ہونے سے وہ
منکر نہین اس اعتراض کا جواب اول تو یہ ہے کہ کسی شے کے وجود کو اسوجہ سے نا ماننا
اوسکے ہونے سے ایسے نتائج نکلتے ہین جو ہمکو پسند نہین خلاف عقل ہے اگر یہ بات ثابت
ہوسکے کہ بعض نتائج بعض باتون کے ماننے سے لابد پیدا ہوتی ہین اور بحث منطقی سے
یہ بات ثابت ہوسکے کہ وہ نتائج علانیہ جھوٹے ہین تو ہم یہ کہہ سکتے ہین کہ اون باتون کا
ماننا غلطی مین داخل تھا اگر کسی بیان کی ہوئی حقیقت متناقیسی سے دلائل منطقی سے
یہ نتیجہ لابد نکلے کہ دو اور دو پانچ ہوتے ہین یا تین زاویے ایک مثلث کے سو یا دوسو
درجون کے برابر ہوتے ہین تو اس بیان کی ہوئی بات کو نہ منظور کرنا چاہیے لیکن اگر

واضح ہوگا کہ کسی مقناطیسی حقیقت سے ایسا نتیجہ نہین نکل سکتا ہے اگر بالفرض کسی مقناطیسی حقیقت کے ماننے سے یہ نتیجہ دلائل منطقی کے رو سے نکلے کہ نیکی اور بدی ایک چیزین ہین یعنی نہ نیکی نیکی اور نہ بدی بدی ہے یا یہ نتیجہ نکلے کہ اوسکے سبب سے یہ ہو سکتا ہے کہ آدمی بلاخوف سزا کسی جرم کا ارتکاب کرے اور یہ نتیجہ بحث منطقی کے رو سے لابد ثابت ہو تو ہمکو مجبورا اوس حقیقت کو اسوجہ سے رد کر دینا چاہیے کہ کوئی نہ کوئی غلطی اوس بات کے ماننے مین ایسی تھی جس سے ہمکو واقفیت نہین ہے لیکن اوس حقیقت کے رد کرنے سے پہلے یہ امر نہایت ضرور ہے کہ یہ بات ثابت ہو جاوے کہ ایسا نتیجہ لابد پیدا ہوتا ہے میری راے مین یہ بات ثابت نہین ہو سکتی ہے ؛

اور اگر وہ نتائج جو معترض کے قیاس مین اس عمل کے آثار سے پیدا ہوتے ہین حقیقت مین جھوٹے نہون یا اخلاق سے ناموافق نہون بلکہ فقط ایسے ہون کہ ہمکو اپنی ذات سے پسند نہین ہین تو ایسی حالت مین ہمکو یہ منصب نہین ہے کہ اون نتائج کے پیدا ہونے کے سبب سے خود حقائق مذکور کو رد کر دین ہرچند یہ بھی ثابت ہو کہ وہ نتائج لابد پیدا ہوتے ہین ؛

غرضکہ اگر غلطی کچھ نہ معلوم ہو سکے تو حقائق کو قبول کرنا چاہیے اور جسطرح ہو سکے انکو اچھے طور پر کام مین لانا چاہیے اور حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ یہ اعتراضات کرتے ہین انکی بحث مین ہی خود جتنی غلطیان ممکن ہین مجتمع ہین جو نتائج اوسکے قیاس مین نکلے والے ہین حقائق مذکور سے لابد نہین پیدا ہوتے ہین اور اون نتائج کی نسبت معترضون کو وجوہ عام پر اعتراض نہین ہے بلکہ فقط اسواسطے کہ جو خاص خیالات خود اوسکے ہین اون خیالات سے وہ نتائج منافق ہین ؛

لوگ اعتراض کرتے ہین کہ اگر حقائق عمل مقناطیسی صحیح ہون تو اس سے یہ نتیجہ نکلیگا کہ ایک آدمی کی تاثیر دوسرے آدمی یا غیر آدمیون پر اس قسم کی ہوتی ہے جو خدا کی

بخشی منظور نہ تھی پہلا جواب تو اوسکا یہ ہے کہ اگر خقائق عمل صحیح ہوں تو خدا تعالی نے
ضرور یہ تاثیر آدمی کو بخشی ہے اور دوسرا جواب یہ ہے کہ اگر خدا تعالی نے یہ تاثیر انسان
کو حقیقت میں بخشی ہے تو بدیہی نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جسطرح خدا تعالی نے اور قوتیں آدمی کو
انسان کی نفع کے واسطے بخشی ہیں اوسیطرح یہ تاثیر بھی بہلائی کے واسطے عطا کی ہے
چنانچہ ایک نفع اس عمل کا ظاہر ہے کہ آدمی کو اگر کچھ جسمی تکلیف ہوتی ہے تو اس عمل
کے ذریعے سے دور ہو جاتی ہے تیسرا جواب یہ ہے کہ خدا کے فعل اور خدا کی قول کے
سوا اور کوئی وسیلہ اس بات کے دریافت کرنیکا نہیں ہے کہ خالق کا ارادہ کیا ہے جیسے
اگر عمل مقناطیسی حقیقت میں صحیح ہو تو فعل خدا تعالی تو اس عمل کے موافق ہے اور قول
باریتعالی میں یقیناً اس امر کی نسبت کہیں صاف اشارہ نہیں ہے چوتہا جواب یہ ہے
کہ جسطرح عالم میں بہت سے لطیف جوہر اور قوتیں پھیلی ہوئی ہیں اور اونکا جابجا ظہور ہے
اوسیطرح یہ بھی ایک اوسی قسم کا جوہر ہے اور بالفرض اگر یہ قوت بعض حالتوں میں مضر
بھی ہو تو ایسا ہی حال اور قوتوں کا بھی ہے چنانچہ الکٹرسٹی سے مہلک بجلی پیدا ہوتی ہے
اور آتش جلا دیتی ہے یہ دونو جوہر یعنی الکٹرسٹی اور آتش ان صورتوں میں مضر معلوم
ہوتے ہیں لیکن کسیکو اونکے پیدا کرنے والے کی دانائی اور خوبی میں شبہہ نہیں ہے
غرضکہ ہمکو چاہیے کہ یہی قاعدہ عمل مقناطیسی پر بھی لگا دیں اور یاد رکہیں کہ فقط لوگوں کا
بیان ہی ایسا ہے کہ اس عمل سے مضرت پیدا ہوتی ہے مضرت کا ہونا ثابت نہیں ہوا ہے
دوسرا اعتراض یہ کیا جاتا ہے کہ فقط یہی بات نہیں ہے کہ خدا تعالی کو انسان کو ایسی
قوت بخشنی منظور تھی بلکہ نہایت قبیح کاموں کیواسطے یہ عمل مستعمل ہو سکتا ہے اسکا جواب
یہ ہے کہ دنیا میں ہم کسی قوت کو نہیں جانتے ہیں جو خبث طینت انسان کے سبب سے
بُرے طور پر کام میں نہ آسکے ہمکو یہ قدرت ہے کہ نافع ادویہ کو سم بنا دیں سب جانتے ہیں
کہ بہت سے آدمی ایسے ہوئے ہیں جنہوں نے اپنے معتقد و نزدیک بُرائی کرنے میں ہزار

نہین کیا ہے باروت کا اچھا استعمال یہ ہے کہ پہاڑون کو اوس سے اوڑاتے ہین
اوسکا استعمال بد یہ ہے کہ آدمی کی جان کو اوسکے ذریعے سے تلف کرتے ہین ہم یہ
نہین کہتے ہین کہ عمل تنفاطیسی برے طور پر مستعمل نہین ہو سکتا ہے لیکن ذرا غور تو کیجیے
کہ یہ دلیل عمل کے سچا ہونے کے منافی نہین ہے بلکہ اوسکے استعمال بد کا جو اندیشہ
ہے اوس اندیشہ کے ہونے سے عمل کا راست ہونا پایا جاتا ہے علاوہ اسکے جن چیزون
کے استعمال بد کا اندیشہ ہے اونکے طرف سے مطمئن ہونے اور اونکے ضرر سے بچنے
کیواسطے سب سے بہتر سبیل یہی ہے کہ جہانتک ممکن ہو اونکے استعمال سے واقفیت پیدا
کرلین اگر ایک ہی آدمی دنیا مین کلوروفورم* کا استعمال جانتا ہو تو یہ بات آسان ہوتی کہ
وہ اور ونکو اسطرح بیہوش کر دیتا کہ لوگ اوسپر شبہہ بھی نہین کرتے اور بیہوش کرکے
جب چاہتا لوگون کا مال چھین لیتا یا اور کسیطرح کی تکلیف اونکو پہونچاتا لیکن اگر ہر آدمی
کلوروفورم کی تاثیر سے بخوبی واقف ہوتا تو یہ بات ناممکن ہوتی بہرحال پستول سے
مار دینے کی نسبت مشکل تر ہوتی حالانکہ پستول سے مارنا بھی چھپ نہین سکتا ہے کیونکہ
ہر آدمی باروت کے استعمال بد سے بخوبی واقف ہے +

ظاہر ہے کہ جو شخص کلوروفورم کے ذریعے سے بیہوش کرکے کسیکا مال لینا چاہے
اوسکو اپنے شکار کے قریب ہونا چاہیے حالانکہ جو شخص پستول سے مارتا ہے وہ
فاصلے سے اور چھپکر مار سکتا ہے الغرض کسی شئے کے استعمال بد کے قابل ہونے
سے یہ دلیل نہین نکل سکتی ہے کہ وہ حقیقت مین موجود نہین ہے یا اوسکا استعمال
نہین کرنا چاہیے اور اوسکے استعمال بد کے ضرر سے بچنے کے واسطے ناواقفی نہین
بلکہ واقفیت کمال سپر ہو سکتی ہے اس مقام پر مین اتنی بات اور کہنی چاہتا ہون کہ
اگرچہ مین اس بات سے منکر نہین ہون کہ عمل تنفاطیسی کو برے طور پر مستعمل کرنا

* کلوروفورم [illegible]

ممکن ہے لیکن جاننا چاہیے کہ یہ بات ایسی آسان نہین ہے جیسا لوگ گمان کرتے ہین
یہ بات تو سچ ہے کہ جو امور معیوب نہین ہین یا جو بذاتہ اچھے ہین اون مین معمول عامل
کے حکم کو بلا عذر مان لیتا ہے لیکن یہ اطاعت حکم نا محدود یا غیر مشروط نہین ہے
بخلاف اسکے یہ بات تصدیق کی ہوئی ہے اور بخوبی دیکھی ہوئی ہے کہ عموماً معمول کا مدرکہ
اور خیالات اخلاق کے باب مین حالت خواب مقناطیسی مین عالی اور مضبوط ہو جاتے ہین
اور عموماً ہر چیز کی نسبت جو جھوٹی یا بُری یا کمینی ہوتی ہے معمول کی طرف سے تنفر
ظاہر ہوتا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ہماری یعنی عامل کی کوشش اس باب مین بے سود
ہوتی ہے کہ معمول کوئی راز کی بات جو اوسکو حالت خواب مین معلوم ہوئی ہو اوسکا افشا
کر دے یا جو اعتبار اوسپر کسی نے کیا ہو اوسکو شکست کر دے اور عموماً حالت بیدار
معمولی مین وہ اوس بات کو بھول ہی جاتا ہے اگر کوئی شخص اس باب مین کوشش
کرے کہ معمول سے کسی امر قبیح کا ارتکاب چاہے تو جلد دریافت ہو جاویگا کہ اوسکو
اس بات کا ہوش ہے کہ کیا کیا باتین اخلاق کے رو سے واجب ہین اور اگرچہ ہوش
اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین حالت بیداری معمولی کی نسبت زیادہ رہتا ہے جب
کسی پر عمل کیا جاتا ہے تو اکثر بلکہ شاید جملہ حالتون مین ایسا ہوتا ہے کہ معمول کے
چہرے پر زیادہ لطافت پائی جاتی ہے اور اوسکے خیالات زیادہ لطیف ظاہر ہوتے
ہین حالت خواب بیداری خواب حقیقی کی حالت نہین ہے بلکہ ایک ایسی حالت ہے کہ
اوسمین قوت باصرہ ظاہری مفقود ہو جاتی ہے اور دل مین فقط بیداری ہی نہین رہتی
ہے بلکہ عقل اور ادراک اخلاق بہ نسبت حالت معمولی زیادہ ہوشیار رہتا ہے حتیٰ کہ
دیکھنے والے کو تعجب ہوتا ہے معمول کی تقریر اوسکی معمولی گفتگو سے زیادہ صحیح اور
شستہ اور عالی ہوتی ہے اور عامل کی متابعت عموماً اوتنی ہی ہوتی ہے کہ جہانتک
اخلاق معتبرہ اور کار واجب مین خلل نہ پڑے عموماً اسواسطے کہتا ہون کہ کبھی کبھی اس قاعدہ سے

استغنا کا امکان ہے غرضکہ اس بات کا اندیشہ ہے کہ عمل مقناطیسی کا استعمال بد ہوسکیگا اون لوگون کے ذہن مین جو آثار عمل سے اور اس بات سے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول کی طبیعت فرشتون کی سی ہو جاتی ہے بخوبی واقف نہین ہین مقدار واجب سے بہت زیادہ ہے اور اگرچہ علو طبیعت ایسے آدمیون مین زیادہ عیان ہوتا ہے جنکی طبائع بذاتہ عالی ہین لیکن کم و بیش ہر معمول کی طبیعت کو جلا ہو جاتی ہے اور یہ تو مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ استعمال بد کا اندیشہ کچھہ دلیل بطلان عمل کی نہین ہے ؎

اعتراض سوم مین نے اکثر لوگون کو یہ کہتے سنا ہے کہ اگر حقائق قوت غائب بینی کو سچ مانا جاوے تو اس سے ثابت ہوگا کہ غائب بین کو علم کل حاصل ہوتا ہے اور چونکہ یہ بات ناممکن ہے اسواسطے غائب بینی کی قوت ہی حقیقت مین سچ نہین ہوسکتی ہے ؎

اسکا جواب اول تو یہ ہے کہ درحالیکہ ہم دیکھتے ہین کہ معمول کو فاصلے کا حال نظر آتا ہے اور سیکڑون معمولون مین یہ بات دیکھتے ہین تو قوت غائب بینی کے سچ ہونے مین شبہہ نہین ہوسکتا ہے مجبور جو تقریر معترض کرتے ہین اوسکے صحیح ہونے مین ہمکو شک کرنا پڑتا ہے اب آپ فرمایئے کہ فاصلے سے کسی شئے کے نظر آنے سے کیا لامحالا یہ بات نکلتی ہے کہ جسکو یہ قدرت حاصل ہے اوسکو علم کل حاصل ہوتا ہے مین تو یہ جواب دیتا ہون کہ نہین چنانچہ لارڈ† روس صاحب کی دوربین کے استعمال سے علم کل نہین پیدا ہوتا ہے غائب بین اپنے حس باصرۂ ظاہری

† لارڈ روس صاحب نے انگلستان مین ایک ایسی دوربین بنائی ہے کہ آج تک دنیا مین اتنی قوت کی کسی دوربین مین نتھی اور چاند کا حال اوسکے ذریعے سے نہایت صاف معلوم ہوتا ہے اور دیگر اجرام فلکی کا بھی اور دوربینون کی نسبت زیادہ حال واضح ہوکر نظر آتا ہے ؎

ذریعے سے یعنی آنکھون سے نہین دیکھتا ہے بلکہ بصر باطنی کے ذریعے سے بلا وساطت روشنی معمولی کے دیکھتا ہے یعنی روشنی ظاہری آنکھون کے بند ہونے کے سبب سے دخل نہین رکھتی ہے یا علی ہذا القیاس کسی دیوار یا دیگر تاریک شے کے حائل ہونے کے سبب سے کام نہین آتی یہ بات آسانی سے قیاس مین آسکتی ہے کہ صورت یا روشنی یا رنگ کا حس محل قوت بصر مین بلا ذریعہ روشنی ظاہری کے پیدا ہو جاوے مثلاً ہم جانتے ہین کہ یہ حس اسطور پر بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ آنکھون کے ڈھیلون کو اندھیرے مین دبایا جاوے یا آنکھ کی رگین دبائی جاوین چنانچہ اشکال ہوائی کے نظر آنے کی بھی اکثر یہی وجہ ہوتی ہے غائب بین دراصل حقیقی چیزون کو دیکھتا ہے اور کسی ایسے ذریعے سے دیکھتا ہے جو بلا ضرورت اس بات کے کہ آنکھ کے ڈھیلے کے اندر یا عرق البصر مین مجمع النور تک روشنی پہونچاوے محل حقیقی قوت بصر تک روشنی ظاہری کا اثر پیدا کرتا ہے آیندہ لکھا جاوے گا کہ ان وسائل بصر کی نسبت کیا کیا باتین ہمکو دریافت ہوسکتی ہین لیکن ماہیت اون وسائل کی کچھ ہی ہو اونکے ذریعے سے علم کل کا حاصل ہونا ممکن نہین ہے ❖

درحالیکہ اکثر اون اشیا کو بغور دیکھنے مین جو ہماری کھلی ہوئی آنکھون کے سامنے آتی ہین غلطی ہو جاتی ہے تو غالب ہے کہ ایسی غلطی ہونیکا اوس صورت مین زیادہ احتمال ہے کہ جب اور وسائل بصر مستعمل ہون اگر بالفرض سب چیزون کے دیکھ لینے کی قوت حاصل بھی ہو جاوے تو بھی اوس قوت سے عقل بنجیطا حاصل نہین ہوتی لیکن یاد رکھنا چاہیے کہ غائب بین کو ایسی قوت سب چیزون کے دیکھنے کی حاصل نہین ہوتی ہے حقیقت مین قوت غائب بینی صرف محدود اور مختلف طور پر ہوتی ہے کسی عامل عمل مقناطیسی کے خواب مین بھی یہ بات نہین آئی ہے کہ اوسکے معمول غائب بینون کو علم کل حاصل ہوتا ہے ایسا نتیجہ اس قوت کا نکلتا ہو اوسی شخص کے خیال مین ہوتا ہے جسنے کبھی عمل نہ کیا ہو

لے

آثار پیدا ہوتے ہوئے نہیں دیکھے ہین درحقیقت یہ بات ہے کہ غائب بین بہت سوئی
غلطیان کرتی ہین اور خاص مشکلات اونکو پیش آتی ہین مثلاً غائب بینون کو اپنی قوت
بصریہ گذشتہ واقعات کے اثر اور اون آثار مین جو صورت خاص غائب بینی مین واقعات
گذران سے پیدا ہوتے ہین تمیز نہین ہوتی وجہ اسکی یہ ہے کہ دونون صورتون مین جو آثار
پیدا ہوتے ہین باطنی بصریہ ہوتے ہین اور دونون برابر ہی کارگر ہوتے ہین علی ہذا القیاس
جو آثار تلقین اور دریافت خیال کے ذریعے سے ہوتے ہین اون مین اور اون آثار
مین جو حقیقی اشیا ربعید ظاہری کے سبب سے پیدا ہوتے ہین تمیز نہین ہوتی ہے
ان سب مین تمیز کرنی ہمارا کام ہے اور یہ بات بھولنی نہین چاہیے کہ جب اشیا ظاہری
موجود نہین ہوتے ہین تو ہم غائب بین کے بیانات کو غلط نہ سمجھ لین کیونکہ اگر ہم اچھی
طرح امتحان کرین تو معلوم ہوگا کہ غائب بین کا بیان درست اور ٹھیک تھا اور ہمارا
خیال غلط تھا اور وجہ ہماری غلط سمجھ لینے کی یہ ہوتی ہے کہ جو خیالات ہمارے ذہن
مین پہلے جمے ہوئے ہین وہ بہکا دیتے ہین لیکن یہ بات تحقیق ہے کہ عامل عمل مقناطیسی
کو غائب بین کی نسبت علم کل حاصل ہوئیگا کبھی خیال بھی نہین آتا ہے ❊

اعتراض چہارم یہ ہے کہ جو لوگ حقائق عمل مقناطیسی کو تسلیم کرتے ہین وہ کہتے ہین
کہ یہ عمل جادو ہے اور مقدس کتابون کی رو سے ممنوع ہے اسکا جواب اول تو یہ ہے
کہ یہ اعتراض ابتدا مین علم طب اور ہیئت اور کیمیا کی نسبت ہوتا رہا ہے یعنی جو لوگ
جاہل تھے وہ اپنی نسبت زیادہ ہوشیارون کو ساحر اور جادوگر کہا کرتے تھے دوسرے
یہ کہ اگر جادو سے یہ مراد ہے کہ خلاف قواعد قدرت آثار پیدا ہوتے ہین تو عمل مقناطیسی
جو موافق قواعد قدرت ہے اس جرم جادو سے بیگناہ ہے بعض آدمیون کا ضرور یہ
قول ہے کہ عمل مقناطیسی کے آثار قدرت کے قواعد سے باہر ہین اور وجود مطلق
کی قدرت سے پیدا ہوتی ہین لیکن تاوقتیکہ مین یہ آثار بلا ذریعہ اوس شخص کے

پیدا کرسکون اور تا وقتیکہ مین آثار کو بلا استمداد اور موافقت اوس شخص کے پیدا کرسکون مجھے اس بات کا استحقاق ہے کہ ان آثار کو قواعد قدرت کے موافق تصور کرون اگر مین سنجیدگی سے آپ سے کہون کہ مجھے شیطان بالعلزبوب سے کچھ تعلق اور اونکے ساتھ کچھ شرکت نہین ہے تو آپ سمجھین گے کہ آپکو بناتا ہون لیکن ایسے ایسے خیالات افسوس ہے کہ لوگون مین اسقدر پھیلے ہوئے ہین اگر میرے خیال کو رخصت دیجاوے تو میری سمجھ مین یہ بات ہے کہ جن لوگون کو مقدس کتابون مین برا لکھا ہوا ہے وہ وہ شخص تھے جو قدرتی علم کو بد اور قبیح غرض کے واسطے مستعمل کرتے تھے جو دہوکہ باز اور مکار تھے جو لوگون کو فال گوئی کا بہانہ کرکے دہوکہ دیتے تھے اور معاذ اللہ منہ خدائی کا دعوی کرتے تھے کسی حالت مین مین یہ بات نہین مان سکتا ہون کہ جو لوگ خدا تعالی کی مصنوعات کی نسبت تحقیقات کرتے ہین اور جو کچھ عجائبات دیکھتے ہین اونکو خدا تعالی کی قوت اور خوبی کی طرف رجوع کرتے ہین اور علاوہ اسکے اپنے علم کو نیک نیتی سے اچھے مطلب کے واسطے کام مین لاتے ہین اونکی نسبت یہ قول راست ہوسکتا ہے کہ وہ فن ممنوع کو استعمال کرتے ہین جب مین بعض آثار عمل مقناطیسی کا حال مفصل لکھونگا تو آپ کو واضح ہوگا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے بہت سے ایسے امور حل ہوجاتے ہین جنکو زمانہ سابق مین یہ سمجھتے تھے کہ شیطان کے سبب سے واقع ہوتے ہین مثلاً آسیب وغیرہ ٭

ایک اعتراض اکثر نہایت پارسا اور قابل تعظیم آدمی عمل مقناطیسی کی راستی اور اوسکے استعمال کے باب مین یہ کیا کرتے ہین کہ عمل مذکور کے سبب سے کفر اور دہریہ پن پیدا ہوتا ہے میری سمجھ مین تو ہرگز یہ بات نہین آتی کہ اس عمل کے ذریعے سے کفر پیدا ہو اس عمل مین خاص قدرت یہ ہے کہ اوسکے ذریعے سے ہمکو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی ماہیت کا ہمکو بہت ہی تہوڑا علم ہے اور خدا تعالی کے کمالات حیرت انگیز اس عمل کے ذریعے سے ظاہر ہوتے ہین

پس معلوم ہوتا ہے کہ لفظ کفر جو معترض مستعمل کرتے ہین اوسکے معنی صاف صاف نہین سمجھتے ہین غالباً اونکا مدعا یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عمل اور علم سے فنای روح ماننا پڑتا ہے چنانچہ اس اعتراض کفر کو ساتھ دہریہ پن کا اعتراض شامل کیا جاتا ہے لیکن سمجھنا چاہیے کہ اس اعتراض کا کرنا کہ اس عمل کے تسلیم کرنے سے فنای روح کو ماننا پڑتا ہے ایک ثبوت اس امر کا ہے کہ معترض آثار عمل سے واقف نہین ہے اسواسطے کہ اون آثار سے یہ نتیجہ نہین نکل سکتا ہے بلکہ اسکے بالعکس نتیجہ نکلتا ہے ہین نے بارہا دیندار آدمیون کو ان آثار کو دیکھکر یہ کہتے سنا ہے کہ کسی اور شے کے ذریعے سے روح کا غیر مادّی ہونا اور پس اوسکا لافانی ہونا زیادہ صفائی سے نہین ثابت ہوتا ہے چنانچہ وہ کہتے ہین کہ غائب بینی کے اثر مین ہم دیکھتے ہین کہ نفس ناطقہ جسم سے علیحدہ فاعل ہوتا ہے اور جسم کے فعل سے نفس ناطقہ کا فعل بالکل جدا ہوتا ہے اور یہ امر کیا اچھا ثبوت اس بات کا ہے کہ مادہ اور روح مین لا انتہا اختلاف ہے غرضکہ جو لوگ غائب بینی کا اثر پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے ہین اونکا اکثر یہ قول ہوتا ہے اور کبھی اونکے خیال مین بھی یہ بات نہین آتی ہے کہ اس عمل سے ایک دلیل روح کے لافانی ہونیکی خلاف حاصل ہوتی ہے یہ خیال فقط اون لوگون کی دلون مین پیدا ہوتا ہے جو حقائق عمل سے واقف نہین ہین اور جنکو ان حقائق کی نسبت غلط خیال ہوتے ہین غرضکہ اس وہم سے اونکو خوف ہوجاتا ہے اور استقلال کے ساتھ اس معاملہ مین نظر نہین کرسکتے ہین اگر یہ بات اونکو حاصل ہوتی تو وہ جلدی دریافت کرلیتے کہ جو باتین اونکے ذہن مین ان حقائق کی نسبت جاگزین ہین وہ بالکل غلط ہین آپ غور کیجیے کہ ادراک کا حواس ظاہری کے ذریعے سے علاوہ پیدا ہونا روح کے لافانی ہونیکی نسبت کیونکر شک پیدا کرسکتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ نفس ناطقہ کو ادراک اور حس پیدا کرنے مین مادہ ظاہری پر اتنا تکیہ نہین ہے جیسا ہمارے خیال مین پہلے تھا اور یہ بات بیشک دلیل اس بات کی نہین ہوسکتی ہے کہ روح لافانی نہین ہے

علاوہ اسکے لفظ دہریہ پن جو معترض مستعمل کرتا ہے یہ لفظ ایسا بے معنی ہے کہ کبھی کوئی
شخص شافی طور پر نہین سمجھا سکا ہے کہ اسکے معنی حقیقت مین کیا ہین اور یہ بات کچھ تعجب کی
نہین ہے کیونکہ اگر نہایت اجل فاضل سے دریافت کیا جاوے کہ مادہ کی تعریف
کیا ہے تو وہ نہ بتا سکیگا آپ سمجھین تو کہ سواے خواص مادہ کے اور کچھ ہم مادہ کی نسبت
کیا جانتے ہین مثلاً ہم کہتے ہین کہ مادہ وہ چیز ہے جو جگہ کو روکتا ہے یعنی قابلیت تمکن رکھتا ہے
اور امتناع تداخل اوسکی صفت ہے اور اوسمین وزن ہوتا ہے اور کشش اتصال اور کشش
کیمیائی ہوتی ہے اور علی ہذا القیاس بعض خواص ایسی ہین جو اوسمین ہوتے ہین یہ تو دریافت
کرین کہ کوئی شے ایسی ہے جو ان خواص سے جدا اور علحدہ ہو یہ سوچیے کہ کوئی ایسا جوہر
ہے جسکے واسطے یہ خواص عرض ہون اگر ہے تو اس جوہر کی تعریف فرمایئے یہ تو دریافت کیجیے
کہ کیا مادہ ذرات کا مجموعہ ہے کہ جنکے بعض خواص معین ہوتے ہین اور جو ذرات لا انتہا درجے
پر قابل انقسام ہین یا مادہ فقط نقاط ہندسہ کا مجموعہ ہے جو گویا مرکز ہین جنمین سے بعض قوتین
کشش اور تنفر کے خاص فاصلون تک پھیلتی ہین کیا قوت جاذبہ قوت کشش نہین ہے
کیا قوت شرکت اور قوت اتصال قوت کشش نہین ہے کیا خاصیت امتناع تداخل یعنی
تمکن کی قوت اور نیست و نابود ہونے کی ناقابل ہونے کی قوت قوت تنفر نہین ہے کیا
جوہر مقناطیسی اور جوہر الکٹرسٹی کشش اور تنفر کی قوت سے نہین بنا ہوا ہے کیا یہ ممکن نہین
کہ حرارت اور روشنی فقط قوت کشش اور تنفر سے بنی ہوئی ہون پس باقی کیا رہتا ہے
اگر ان سب قوتون کے موجود ہونے سے ہمارے حواس پر ایسا ہی اثر پیدا ہوا ہو جیسا
مادہ کے سبب سے پیدا ہوتا ہے تو کیا یہ بات خیال مین نہین آسکتی کہ مادہ بلکہ خواص مادہ
کو فقط انکو ہی ہم جانتے ہین ان قوتون کے اجتماع کا نتیجہ ہوا اگر ایسے ایسے سوالات آپ
کرین تو اونکا جواب آسانی سے حاصل نہین ہو سکتا ہے اتنی بات ضرور ہے کہ مادہ
خواص سے علحدہ ہمارے قیاس مین نہین آسکتا ہے اور فقط اتنی ہی بات ہم [illegible]

پس فی زمانناہمارا علم اس طرف نہین ہے کہ انسان مین لافانی وجود کے ہونے سے انکار ہو بلکہ اسطرف ہی کہ خود مادّے کو ایک قوت یا مجموعہ بہت سی قوتون کا تصور کرتے ہین یقیناً اس بات سے غیر فنا کے تصور کو نقصان نہین پہونچتا ہے بلکہ یہ بات اوس تصور کی معاون ہے علاوہ اسکے آپ غور کرین کہ جب لفظ مادّی کی تعریف نہین کر سکتے ہین تو لفظ غیر مادّی کی تعریف کیونکر کرسکتے ہین تاوقتیکہ ہم یہ نہ جانین کہ مادّہ کیا چیز ہے ہم یہ کیونکر جان سکتے ہین کہ مادّہ نہین کیا ہے بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ کس چیز کو مادّہ نہین کہتے ہین پس چونکہ لفظ مادّی وغیر مادّی کی تعریف نہین ہوسکتی ہے اسواسطے اسکی بحث ہی نہین کرنی چاہیے علاوہ اسکے فرض کیجیے کہ ہم یہ قول اختیار کرلین کہ مادّہ کی تعریف یہ ہے کہ وہ جگہ روکتا ہے اور پھر یہ چاہین کہ اسی تعریف کے بموجب غیر مادّہ کی تعریف کرین تو یہ امر آسان نہین ہے ذرا آپ خیال تو کسی ایسی شے کا کرین جو جگہ کو نہ روکے کچھ خیال مین آتا ہے مین تو قبول کرتا ہون کہ میرے ذہن مین ایسی کوئی شے نہین آتی ہے ان سب خیالات کی سوا اس دنیا مین ہم مادّہ کی نسبت فقط یہ بات جانتے ہین کہ وہ نیست ونابود نہین ہوسکتا ہے پس اسکے معنی یہ ہین کہ مادّہ قدیم یعنی لافانی ہے ایک ذرہ کو بھی مادّہ کے ہم نیست ونابود نہین کرسکتے ہین فقط اتنا ہی ہمکو اختیار ہے کہ اوسکی صورت اور جگہ بدل سکتے ہین مثلاً آتشدان مین جو کوئلے ڈالے جاتے ہین وہ بہ حیثیت مادّہ نہین نابود ہوجاتے ہین بلکہ کوئلے کی حیثیت مین نابود ہوجاتی ہین مادّہ کی حیثیت اونکی یہ باقی رہتی ہے کہ راکھہ اور دھوان اور ہوا باقی رہتی ہے پس اگر ہم یہ قیاس کرین کہ روح کسی قسم مادّہ سے بنی ہوئی ہی اور جگہ روکتی ہے تو اس قیاس سے اوسکے لافانی ہونے مین کچھ خلل نہین پیدا ہوتا ہے بلکہ ایسے قیاس سے اوسکا قدیم ہونا معلوم ہوتا ہے کیونکہ جہانتک ہمکو علم حاصل ہے ہم فقط مادّہ کی ہی نسبت یہ بات کہہ سکتے ہین کہ وہ نیست ونابود ہونے کے قابل نہین ہے یعنی قدیم ہے اور یہ تو مین پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ میرے ذہن مین ایسی کوئی شے

نہین آسکتی ہے جسکے سبب سے جگہ نہ روکنے کا اطلاق ہوسکے اب آپ یہ غور کیجیے
کہ روح کے خواص آپ کو کیا معلوم ہین ہمارے ذہن مین اچھی طرح کوئی ایسی شی نہین آسکتی
ہے جو غیر مادی ہو اور بدرجۂ آخر یہ بات ہے کہ اس زندگی مین ہمکو روح اور نفس ناطقہ کا
علم فقط اسی طور پر ہے کہ ہم اوسکو مادے ظاہری کے ساتہ شامل دیکھتے ہین اس زندگی
مین ہمارے ذہن مین یہ بات نہین آسکتی ہے کہ خیال بغیر مغز کے پیدا ہوسکے *
لیکن فی الحقیقت دہریہ پن کا قول جسکی نسبت اعتراض کیا جاتا ہے یہ ہے کہ خیال کی
نسبت اور کچہ سوا اسکے نہین جانتے ہین کہ خیال مغز کا یہ فعل ہے اور اسواسطے
ہمکو کسی اور وجود کا مثلاً روح اور نفس ناطقہ کا فرض کرلینا جائز نہین ہے کیونکہ خیال کے
پیدا ہونے کی وجہ بتانے کے واسطے ایسا وجود فرض کرلینا ضرور نہین ہے یہ قول بعض
اون لوگون کا ہے جنہون نے علم مقناطیس حیوانی کو مطالعہ کیا ہے الا یہ قول اونکا اس
علم کے مطالعہ کے سبب سے نہین ہوتا ہے کسی طور پر لوگون نے یہ قیاس کرلیا ہے کہ
اس قول سے روح کے قدیم ہونے سے انکار نکلتا ہے لیکن مین اس قول کو اوس درجہ
تک نہین تسلیم کرتا ہون کہ ایک فکر کرنے والے وجود کو جسم سے جدا نہ مانون یہ بات تو
سچ ہے کہ ہم ایسے وجود کا ہونا ثابت نہین کرسکتے ہین لیکن یہ بہی تو ہم ثابت نہین کرسکتے ہین
کہ ایسا وجود حقیقت مین نہین ہے ممکن ہے کہ ایسا کوئی وجود حقیقت مین ہو اور یہ وجود
مغز کو بطور آلۂ خیال و حس کے کام مین لاتا ہو اور ہمارا اتفاقی وقوف کہتا ہے کہ یہ قیاس
بہت ہے بالعکس اسکے یہ بہی ممکن ہے کہ ایسا وجود کوئی نہو اگرچہ یہ بات ثابت نہین ہوسکتی
ہے لیکن ان دونون مین سے کوئی قیاس کیا جاوے ابدیت زندگی و خیال و حس یعنی
انسان کا قدیم ہونا دونون قیاس پر محفوظ ہے میری سمجہ مین تو یہ بات آتی ہے کہ خدا تعالی
نے انسان کو یہ ادراک نہین بخشا ہے کہ اپنی عقل سے اس بحث کو کہ آیا کوئی وجود فکر
کرنیوالا جسم سے علحدہ ہے یا نہین ہے طے کرلے اس دنیا کی زندگی مین یہ بحث کبہی طے

نہین ہوسکتی ہے لیکن درحالیکہ مین تسلیم کرتا ہون کہ ایک علحدہ روح یا نفس ناطقہ کے موجود ہونے کے قیاس کو ہم ثابت نہین کر سکتے ہین یہ بات بھی بخوبی عیان ہے کہ ہمکو ایک ذاتی وقوف ایسا حاصل ہے جس سے ایسے وجود کے موجود ہونیکی ہمکو آگاہی ہوتی ہے اور اس وقوف کی شہادت بالکل رد نہین ہوسکتی ہے ہم یہ سمجھتے ہین کہ منتر کو اس وجود کا آلہ خدا تعالی نے مقرر کردیا ہے اور اسواسطے اس آلہ کے مقرر ہونے مین خطا نہین ہے لیکن اگرچہ مجھے ایسا قیاس لاچار اختیار کرنا پڑتا ہے میری سمجھ مین یہ بات نہین آتی ہے کہ اس قیاس کے بالعکس قیاس اختیار کرنا روح کے قدیم ہونے سے کچھ بھی تعلق رکھتا ہے اور روح کا قدیم ہونا دونو قیاس پر برابر ہے سمجھ مین آتا ہے اور تحقیقاً یہ بات ہے کہ اگر علم مقناطیس حیوانی کو اس باب مین کچھ بھی تعلق ہے تو یہی کہ جن لوگونکا یہ قول ہے کہ روح ایک علحدہ وجود ہے اونکے قول کو مضبوط کرتا ہے یہ بات تو انسان کے علم سے باہر ہے کہ آیا روح مادی ہے یا غیر مادی لیکن بہرحال مین یہ ثابت ہوتا ہے کہ قدیم ہے اور معدوم نہین ہوسکتی ✤

اب مین اوس اعتراض کا ذکر کرتا ہون جو ہر طرف اوس حالت مین ہمارے مقابل ہوتا ہے کہ جب ہم جسم انسان پر آثار عمل مقناطیسی کو پیدا کرکے دکھاتے ہین مثلاً جب ہم کسی عضو مین تشنج یا دل کی حرکت مین سرعت پیدا کردیتے ہین یا تکلیف یا اور کسی بیرونی اثر کا حس کھو دیتے ہین یا یہ بات پیدا کردیتے ہین کہ آنکھ کی تپلی کو روشنی کا اثر نہو یا تپلی کو حرکت نہو سکے یا معمول کی زبان مین لکنت پیدا ہوجاوے یا معمول کی مرضی کے خلاف اوسکے اعصاب سکڑ جاوین یا علی ہذا القیاس اور اسی قسم کے آثار پیدا کرین چنانچہ جملہ آثار مین نے واقع ہوتے ہوئے دیکھے ہین اور اونہین مین سے اکثر مین نے خود پیدا کئے ہین اور یہ جملہ آثار ایسے ہین کہ اگر کسی معمول کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہو تو آسانی سے اوسپر واقع ہوسکتے ہین اکثر لوگ جو ان آثار کو پیدا ہوتے ہوئے دیکھتے ہین اور اونکو تسلیم

کرتے ہین یہ بات کہتے ہین کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہین اس قول
کے اصل معنی کا جیسا وہ عموماً بیان کیا جاتا ہے دریافت کرنا آسان نہین ہے کیا ان
لوگون کی یہ مراد ہے کہ یہ باتین قیاسی ہین اور حقیقی نہین اور تعجب یہ ہے کہ یہی مراد ان
ان لوگون کی ہوتی ہے اگرچہ انھون نے ان آثار کو پیدا ہوتے بھی دیکھا ہے اور انکو
تسلیم بھی کیا ہے بظاہر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ان لوگون کو یہ تمیز نہین ہوتی ہے کہ وہم کے
ذریعے سے کیا اثر پیدا ہوتا ہے اور کیا چیز قیاسی اور حقیقی نہین ہے جو چیز وہم کے
سے پیدا ہوتی ہے اوسکو وہ بے تمیزی سے قیاسی گردان لیتے ہین لیکن تشنج یا
عضو کا اکڑ جانا ایک حقیقی امر ہے علی ہذا القیاس آنکھ کی پتلی کا قائم ہو جانا اور دوسرا
جس سے موقوف ہو جانا نبض مین سرعت کا آجانا امور حقیقی ہین وجہ وقوع ان امور کی کوئی
ہو بعض اونکا ایسے لکھے ہوئے ہین کہ وہم کے ذریعے سے بلا ذریعہ عمل ہپناٹزم موت بھی
واقع ہو گئی ہے کیا ان صورتون مین موت قیاسی تھی کیا یہ لوگ مر گئے تھے وہ فقط اپنے
قیاس مین اپنے آپکو مردہ سمجھ لیتے تھے اگر ایسے معترض اس بات کی تمیز کرین کہ وہم
کیا چیز ہے اور اوسکے واقع ہونیکی وجہ کیا ہے تو اونکو واضح ہوگا کہ جو آثار وہم کے سبب سے
امور حقیقی ہین اگر اونکا جی چاہے تو وہ سمجھ لین کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہوتے ہین
لیکن اس وجہ سے اونکے حقیقی ہونے مین خلل نہین آسکتا ہے اور حقیقت مین جو لوگ اعتراض
کرتے ہین اور کچھ سمجھ رکھتے ہین یہی مراد رکھتے ہین کہ یہ آثار وہم کے سبب سے پیدا ہو جاتے ہین
مدعا اونکا یہ ہے کہ یہ آثار کسی بیرونی قوت کے زور سے نہین پیدا ہوتے ہین بلکہ یہ آثار
معمول کے نفس ناطقہ کے فعل کے نتائج ہین اور اس فعل کو وہم کا فعل کہتے ہین مجھکو اس
قیاس کی نسبت کچھ اعتراض نہین ہے مدعا لیکن یہ قیاس جملہ حقائق کی نسبت صادق
اور صاف صاف معنی اس قیاس کے بیان کیے جاوین بھلا آپ بحث کے واسطے
فرض کر لیجیے کہ جملہ حقائق کی نسبت یہ قیاس راست آتا ہے اور اس قسم کے قیاس کی تفسیر

کرتے ہین کہ کیا ہے معنی یہ ہین کہ جس شخص پر عمل کیا جاتا ہے اوسکا نفس ناطقہ
بعض اشارات کے سبب سے برانگیختہ ہوکر جسم پر اولٹ کر اثر کرتا ہے اور جملہ آثار
مذکورۂ بالا علاوہ خواب مقناطیسی و دیگر آثار کے پیدا کرتا ہے اب اگر اس تعریف کو
آپ تسلیم کرلین اور اختصار کے واسطے اس فعل کا نام فعل وہم رکھ لین تو ظاہر ہے کہ
اگر وہم ایسے آثار کا خلاق ہے تو یہ قوت وہم ایک ایسی شے ہے جسکی نسبت نہایت
سنجیدگی سے تحقیقات کرنی چاہیے اس قیاس پر ظاہر ہوگا کہ ابتک وہم کی قوت سے
ہم ناواقف رہے ہین اور ہمکو چاہیے کہ فوراً اوسکی قوت کے افعال کا علم حاصل کرین تاکہ
اوسکے فعل کے قواعد دریافت ہون اور ایسے قوی فاعل کے فعل سے فائدہ اوٹھاوین
تاہم اس قیاس پر بھی ان آثار کا حقیقی ہونا ثابت ہے اور اگر ان حقائق کی وجہ وقوع
اس قیاس پر بیان کیجاوے تو اوس قیاس کے اختیار کرنیکی نسبت جسمین ایک اثر
بیرونی مانا جاتا ہے یہ حقائق کم متعجب نہین ہوجاتے ہین یہ بات آپ آسانی سے دریافت
کرینگے کہ اس نوبت تک پہونچکر ان حقائق کی وجہ وقوع کا کسی قیاس پر بیان کرلینا
ایک ایسا امر ہے جو اصلیت حقائق پر کچھ اثر نہین رکھتا ہے ابتک شک تو حقائق ہی
کی نسبت ہوتا رہا ہے اور ہین اوس قیاس کے ماننے کو جو وہم کو خلاق حقائق مذکور
مانتا ہے مستعد ہون بشرطیکہ جن لوگون کا یہ قیاس ہے وہ سمجھا وین کہ جملہ حقائق پر
یہ قیاس صادق آتا ہے لیکن حقیقت مین یہ بات ہے کہ احتیاط اور غور سے تحقیقات
کیجاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ قیاس جملہ حقائق یا تقریباً جملہ حقائق پر راست نہین
آتا ہے انحطاط و سرعت نبض اور آنکھ کی پتلی کا قائم اور بے حس ہوجانا ایسی چیزین
ہین جن پر ہمارا ہرگز اختیار نہین ہے معمول کا وہم کیسا ہی برانگیختہ کیا جاوے وہ اپنے
جسم مین یہ آثار بلا ذریعۂ عمل مقناطیسی کے خود بخود پیدا نہین کرسکتا ہے اور عامل
اوسپر یہ آثار اور دیگر آثار اسطرح پیدا کرسکتا ہے کہ اوسکے وہم پر کسیطرح کا فعل نہین

مین اس بات کی شہادت دیتا ہون کہ عامل عمل مقناطیسی کسی شخص پر ایسی حالت
مین عمل کر لیتا ہے کہ معمول دوسرے کمرے یا دوسرے مکان مین ہو یا سیکڑون گز عامل
سے دور ہو اور جانتا بھی نہو کہ کسیطرح کا عمل اوسپر ہونے والا ہے ایسی حالت مین
یہ بات وقع ہو جاتی ہے کہ درحالیکہ معمول اپنے معمولی کاروبار مین مصروف ہی اوسمین
عمل مقناطیسی کے آثار نمایان ہو جاتی ہین اور جن لوگون کی طبیعت اچھی اثر پذیر ہیگی
اون پریہ اثر اسطور پر بھی پیدا ہو جاتا ہے کہ عامل نے کبھی اونکو پہلے دیکھا بھی نہو
ایسی جگہ میرا یہ قول ہے کہ وہم کے فعل کو دخل نہین ہے علاوہ اسکے درحالیکہ معمول
کا خیال مصروفیت سے کسی خاص امر مین جما ہوا ہے عامل کو ایسا اختیار ہے کہ اوسپر ایسے
آثار پیدا کر دے جو اوس امر سے جسپر معمول کا خیال جما ہوا ہے بالکل کچھ تعلق نہ رکھتے
ہون اور یہ بھی اسطور پر ہو سکتا ہے کہ معمول کو عمل کے ہونیکی اطلاع بھی نہو چنانچہ
ایسا ہوتا ہے کہ درحالیکہ معمول نہایت مصروفیت اور توجہ سے باتین کر رہا ہو عامل
کی مرضی ناگفتہ سے جو اوسکے پیچھے یا دور کھڑا ہوا اوسکے منہ سے آدہا کلمہ نکلتے ہوئے
رک جاوے اور علی ہذا القیاس سیکڑون مختلف صورتون مین عامل کا اسطور پر اثر
ہو جاتا ہے ان باتون سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ وہم سے جملہ آثار کی وجہ وقوع معلوم نہین
ہو سکتی ہی بلکہ کسی بیرونی قوت کی تاثیر کو ماننا پڑتا ہے اور جب ایسی قوت کو مان لیا
تو پھر وہم کی کچھ ضرورت نہین ہے لیکن اگرچہ جملہ حقائق عمل مقناطیسی مرضی ناگفتہ
عامل کے سبب سے پیدا ہو سکتے ہین اور بلکہ ایسی حالت مین کہ عامل و معمول یکجا
نہون اور اونمین بعد ہو الا میری یہ مراد نہین ہے کہ وہم سے جسکی تعریف اوپر کی
بہت آثار عمل پیدا نہین ہو سکتے ہین الا سب نہین پیدا ہو سکتے ہین برخلاف
اسکے مجھے معلوم ہے کہ وہم پر زور ڈالنے سے عمل مقناطیسی کا اثر جلدی اور زیادہ
ہو سکتا ہے چنانچہ عامل کا [illegible]

کچھ کچھ اسی باعث سے ہوتی ہے لیکن چونکہ مرضی ناگفتہ عامل کی بھی تاثیر ہو جاتی
ہے اسواسطے وہم پر اثر ہونا عمل مقناطیسی کی تاثیر کے واسطے لابد نہین ہے غرضکہ
معلوم ہوتا ہے کہ یہ اعتراض معترض بخوبی سمجھکر نہین کرتے ہین اور جب اس اعتراض
کے معنی سمجھتے بھی ہین تو فقط غرض یہ اونکی ہوتی ہے کہ آثار عمل کی وجہ وقوع ایک
ایسے قیاس پر بیان کرتے ہین جو بدلائل اس مطلب کیواسطے کافی نہین اگرچہ بعض
اوقات یہ ہوسکتا ہے کہ بعض آثار کی وجہ وقوع اس قیاس پر بیان ہوسکتی ہے یا یہ کہ
قوت مقناطیسی کی ہمراہ وہم کی تاثیر ہوتی ہے الا اس قیاس پر کسی بیرونی قوت کی تاثیر
نہین مانی جاتی ہے لیکن اگر کسی بیرونی قوت کی تاثیر نہ مانی جاوے تو اس قیاس کی
بنیاد مضبوط نہین اگر بالفرض یہ بات قبول بھی کرلیجاوے کہ بعض آثار وہم کے برانگیختہ
ہونے سے پیدا ہوتے ہین آپ یہ تو فرمایئے کہ وہم برانگیختہ کسطرح ہوجاتا ہے اسکا
کیا سبب ہے کہ ترکیب عمل مقناطیسی سے وہم پر ایسا قوی اثر ہوتا ہے اور ایسے مختلف آثار
پیدا ہوتے ہین اسکا کیا سبب ہے کہ معمول کو حالت ہوش مین جسم پر بعض آثار مثل حرارت
یا سردی یا بجلی کے کسی صدمہ کے سے معلوم ہوتے ہین غرضکہ جسطور پر چاہیے دیکھیے
یہی بات دریافت ہوگی کہ کسی بیرونی قوت کی معمول پر تاثیر ہوتی ہے اور یہ بات
کہ آیا اس بیرونی قوت کی تاثیر بلا وساطت یا بوساطت وہم کے ہوتی ہے کچھ لائق لحاظ
نہین وہی ایسی بحث مین بھی ہوتا ہے کہ اس بات کے سلسلے مین ایک اور کڑی ملی ہوئی
ہوتی ہے اور اوس سلسلے کا ایک سرا تو قوت بیرونی اور دوسرا سرا وہ آثار ہونگے
جو پیدا ہوتے ہین اسکی کچھ پروا نہین کہ اس سلسلے کے بیچ مین کتنی کڑیان ہین —

ایک اور اعتراض ایسا ہے کہ اگرچہ وہ اکثر کیا جاتا ہے الا میری دانست مین اور سب
اعتراضون سے ضعیف تر ہے وہ اعتراض یہ ہے کہ عمل مقناطیسی کے آثار کسی کام
کے نہین ہین پس اونکی نسبت تحقیقات کرنی لاحاصل ہے [illegible]

کہ تم ایسی چیزون کی طرف کیون توجہ کرتے ہو جنسے سواے سیر کے اور کچھ حاصل نہین ہی اور یہ دریافت کرتے ہین کہ مقناطیس حیوانی کا فائدہ کیا ہے - اسکا جواب یہ ہے کہ یہ سوال اور علوم کی نسبت بھی اکثر کیا گیا ہے یہی سوال علم ہیئت اور جیالوجی اور علم کیمیا اور تشریح اور نباتات اور مناظر اور مرایا کی نسبت بھی کیا گیا ہے اور اگر اب ایسا سوال اون علوم کی نسبت کرنا لغو معلوم ہوتا ہے تو اوسکی وجہ یہی ہے کہ امتداد زمانہ سے ثابت ہوا ہے کہ اون علوم کے بہت فوائد ہین الا اگر امتداد زمانہ سے یہ بات حاصل بھی نہین ہوتی تب بھی ہمپر فرض ہے کہ فقط علم کے واسطے اور امر حق کے دریافت کرنیکے واسطے ان سب علوم اور اونکے فروع کو مطالعہ کرین قدرت مین کوئی حقیقت ایسی نہین ہے کہ اوسکا کچھ فائدہ نہو چند کہ اوسکے فوائد ہمکو معلوم نہون شاید اوس حقیقت کو آئندہ کسی اور علم کی فرع سے تعلق ہونا ثابت ہو اور غالب ہے کہ جلدی ہی یا سیکڑون برس کے بعد اوسکے استعمال سے فائدہ ہو پس اگر ان حقائق کی بہت تحقیقات نہ کیجاوے تو یہ بیشک فوائد ضائع کر دینگے علاوہ اسکے اس بات کی مثالین بافراط ہین کہ بعض حقائق جو ناچیز اور بیقدر معلوم ہوتے ہین جب ہمارے علم کو ترقی ہوتی ہے دفعتہً قدر حاصل کرتے ہین چنانچہ دخان مین لچک کا ہونا مدت مدید سے معلوم تھا لیکن واٹ صاحب کی عقل کی دخانی کل اسی خاصیت دخان کے ذریعے سے بنی جب برف اور پانی اور پانی اور بخارکے مزاج کی گرمی کے مدارج معلوم ہوئے تو حرارت پوشیدہ کی حقیقت معلوم ہوئی اور غالباً واٹ صاحب نے اسی حقیقت کے دریافت ہونیکے سبب سے دخان سے یہ فائدہ حاصل کیا کہ دخانی کل طیار کی - مشتری کے اقمار کے خسوف کا دریافت ہونا جہازرانی کے واسطے لابد ہے - یہ ایک سید ہی سی بات مدت سے معلوم تھی کہ اگر ایک لہر برقی ایک تار کی راہ روان ہوا اور رک جاوے تو ایک

دوسری موج متوازی تار مین پیدا ہوتی ہے یا سوزن مقناطیسی پر اثر کرتی ہے
حال مین اسی حقیقت کے ذریعے سے تار برقی بنایا گیا چنانچہ اسی خاصیت موج
برقی کے ذریعے سے ہم قوی مقناطیس مصنوعی بنا سکتے ہین جب کلورائن* پر شراب
کے ست کی تاثیر کا امتحان کیا گیا تو اور چیزون مین جو اس ترکیب سے پیدا ہوتی ہین
ایک ایسی سیال چیز پیدا ہوئی کہ جسمین ایک طرح کی خوشبو ہے اور ہوا مین اوڑ جاتی
ہے بتیس برس تک اس سیال کا کچھ فائدہ نہین نکلا سوا اسکے کہ بعض قواعد
علم کیمیا کے دریافت ہوئے لیکن کسیکو مدت سے اوسکے استعمال کا کسی فائدے کی
غرض سے خیال ہی نہین ہوا لیکن اس سیال مین بہت خواص لائق قدر تھے اور
جب ڈاکٹر سیمپسن صاحب نے اچھی طرح احتیاط سے تحقیقات کی تو اوس سے
کلوروفورم پیدا ہوا اور اب یہ شے جراح اور دوائی کیواسطے لابد ہے اگر لیبگ اور سوبیرا
جنھون نے ۱۸۳۱ء مین کلوروفورم کو دریافت کیا کلورائن اور شراب کے ست کی
تاثیر کے جملہ مدارج کی تحقیقات کرتے تو یہ بات ۱۸۳۱ء مین دریافت ہو جاتی کہ انسان
کے جسم پر عمل جراحی اسطرح ہو سکتا ہے کہ اوسکو کچھ بھی تکلیف نہو لیکن اونکی کمی توجہ
کے سبب سے انسان کو اس شے بیبہا کی انتظار پندرہ برس زیادہ کرنی پڑی
اس بات کی یاددہانی کی آپ کیواسطے کچھ ضرورت نہین ہے کہ عمل مقناطیسی کے
ذریعے سے عمل جراحی بلا تکلیف ہو سکتا ہے اور اگر اطبا اس عمل کی طرف توجہ کرتے
اور جو کام اونکو واجب تھا کرتے تو یہ بات پندرہ برس پہلے دریافت ہوتی اور حقیقت
مین یہ بات ہے کہ کلوروفورم کے دریافت ہونے سے پہلے عمل مقناطیسی کا استعمال
اس مطلب کے واسطے کئی سال سے ہوتا تھا آج کل ڈاکٹر اسڈیل صاحب ہندوستان مین

* کلورائن ایک بسیط ہوائی جسم ہے جسکا رنگ سبز ہوتا ہے —

٭ علما کے نام ہین —

اس عمل کا استعمال عمل جراحی کے واسطے کیا کرتے ہین اور ہمیشہ اونکا عمل پورا
ہوتا ہے انگلستان مین ہنوز حالت مقناطیسی کے پیدا کرنیکی قوت اوس درجہ کو نہین
پہونچی ہے کہ عمل مین خطا نہو لیکن انگلستان مین بھی عمل مقناطیسی کا استعمال جراحی
کے عمل کے واسطے اکثر کلوروفورم کو چھوڑ کر کرتے ہین پس واضح ہوا کہ ہر چند یہ کوئی حقیقت
علمی بظاہر ناچیز معلوم ہوتی ہو لیکن اوسکی ذات مین ایک بزرگی ہے اور ممکن ہے
کہ کسیوقت اوسکا استعمال ہوسکے لیکن عمل مقناطیسی کا استعمال تو اب بھی ہوتا ہے
یعنی تکلیف کے دور کرنے اور بیماری کے رفع کرنے کے واسطے مستعمل ہے لیکن اگر
بالفرض ہنوز اس کام مین یہ عمل نہ آتا تب بھی یہ امر اس بات کے واسطے دلیل نہین
ہوتا کہ اس علم کے حقائق کی تحقیقات ہی نہ کیجاوے کیونکہ احتمال قوی ہے کہ اونکے
فوائد آج ہی یا کل یا ایک سال یا سو برس کے بعد معلوم ہو جاوین آیندہ آپ کو
معلوم ہوگا کہ اس عمل کا استعمال اور طور پر بھی ہوتا ہے اور زیادہ ہونے کی امید
غرضکہ یہ اعتراض پوچ ہے اور جو لوگ یہ اعتراض کرتے ہین اونکو حقائق قدرت سے اچھی
طرح آگاہی نہین ہے اور عمل مقناطیسی کی نسبت زمانہ حال مین بھی رست نہین آتا
اعتراض آخری یہ ہوتا ہے کہ حقائق عمل مقناطیسی ایسی صریح واضح ہین اور ایسے عجیب
اور کار آمد ہین کہ اگر حقیقت مین انکا وجود ہوتا تو مدت سے دنیا مین لوگ اون سے
واقف ہوتے اور بہت کامون مین مستعمل ہوتین یہ اعتراض ایسا ہے کہ اوسکے سننے
سے حیرت ہوتی ہے اگر اوسکو تسلیم کیا جاوے تو ثابت ہو کہ جو چیز ابتک دریافت نہین
ہوئی یا اگر دریافت ہوچکی اور اوسکا استعمال نہین ہوا وہ چیز ناچیز ہے لیکن آپ دیکھیے
کہ تواریخ سے کیا معلوم ہوتا ہے اول تو یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ہر زمانے مین
نئی نئی باتین ایسی دریافت ہوئی ہین کہ اونکے فوائد اور سبب ہوین سے لوگون کو
تعجب ہوا ہے لیکن تاوقتیکہ وہ دریافت ہوئین یا اوسکو معلوم نہ تھین یا لوگ انکا

بھول گئے تھے اور اونسے غافل تھے آپ فرماتے کہ اسکا کیا سبب ہے کہ گزشتہ زمانون
مین باروت روجر بیکن ہی کو پہلے دریافت ہوئی حالانکہ چین مین ہزار برس سے
پہلے اوسکا رواج تہا اسکا کیا سبب ہے کہ نئی دنیا کو کلمبس ہی نے دریافت کیا
اور اوسکے وقت سے پہلے کوئی اوس ملک کو نہین جانتا تہا بلکہ آپ خیال تو فرمائیے
کہ لوگون نے خود کلمبس پر بہی یہ اعتراض کیا نہین کیا تہا کہ اگر حقیقت مین کوئی ایسی دنیا ہوتی
تو کیا ایک چھوٹے سے ملاح کے واسطے اتنک اوسکا دریافت کرنا چھوڑا جاتا کیا
فرینکلن* صاحب کے عہد سے پہلے بجلی کا وجود نہین تہا یا قطب نما کے نکلنے سے پہلے
قوت مقناطیسی دنیا مین موجود نہ تھی اسکا کیا سبب ہے کہ لوگ ہمیشہ روزانہ سیب کو درخت
سے زمین پر گرتے دیکھتے تھے لیکن سوائے نیوٹن صاحب کے کسی اور کو یہ خیال ہوا
کہ اوسکے زمین پر گرنے کی کیا وجہ ہے اور پھر اوسکی سبب کے دریافت ہونے
سے قواعد حرکت اجرام فلکی نکالے گئے دنیا مین آدمی دیکھا کرتے تھے کہ کوئلے
آگ مین جلتے تھے اسکا کیا سبب ہے کہ ایک ہزار برس پیچھے ان کوئلون کے
جلنے کے خواص سے روشنی گاس نکالی گئی ۔ اسکا کیا سبب ہے کہ دخان کے
زور سے جہازرانی ایک خاص وقت مین کی گئی اور اوسوقت سے پہلے کسیکو
قوت دخان کو اسطور پر مستعمل کرنیکا خیال بہی نہوا ۔ القصہ اسکا کیا سبب ہے کہ
ہر نئی چیز جو دریافت ہوئی ایک خاص وقت مین دریافت ہوئی اور اوسوقت سے
پہلے کسیکو نہ معلوم ہوئی وجہ یہ ہے کہ کسی حقیقت قدرتی کے سمجھنے اور معلوم ہونے
کے واسطے لوگون کی عقلین طیار ہونی چاہیین چنانچہ یہی بات علم مقناطیسی پر
راست آتی ہے لیکن اگر آپ غور کرین تو یہ اعتراض بالمعنی بہی صحیح نہین ہے کیونکہ
حقائق علم مقناطیسی قدیم زمانہ سے دنیا مین معلوم تھین بلکہ علاج امراض اور بعض

* فرینکلن صاحب نئی دنیا کی ملک مین ایک بڑے حکیم ہوئے ہین جنہون نے آسمان سے بجلی اوتاری تہی ۞

ناقص مطالب کیواسطے مستعمل تھین لیکن اگر اس عمل کا علم کے قاعدہ پر کوئی استعمال
کرتا تھا تو علما کیا کرتے تھے چنانچہ مصر اور ہندوستان مین مذہبی فرقون مین اوسکا رواج
تھا الا چونکہ وہ اپنے علم کو پوشیدہ رکھتے تھے اسواسطے دنیا مین یہ علم ایک عرصہ کے
بعد ضائع ہوگیا تھا بعد ازان اس علم کے دوبارہ دریافت ہونیکی ضرورت ہوئی اور
مسمر نے اوسکو دریافت کیا افسوس یہ ہے کہ بعض باب مین مسمر نے اس عمل کا
استعمال قواعد علمی کے موافق نہین کیا اور اسواسطے لوگون کو اوسکے علم و عمل کی
نسبت تعصب ہوگیا چنانچہ ہر نئی بات کی نسبت دنیا مین تعصب ہوتا آیا ہے اور
غالب ہے کہ ہوتا رہیگا ہنوز یہ علم عہد طفولیت مین ہے الا مین خوشی سے کہتا ہون
کہ روز بروز اوسکو ترقی ہے یہ بات کہ سیکڑون برس پہلے یہ عمل بخوبی کیون نہ پھیلا
کچھ یہ دلیل نہین ہوسکتی کہ یہ علم جھوٹا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ جو لوگ علم و فضل مین کمال
رکھتے ہین اونھون نے اس علم کی نسبت کچھ باتین دریافت نہین کین تو اوسکا
جواب یہ ہے کہ ایسے لوگون نے ابتک اس علم کی طرف توجہ نہین کی ہے ؛
اب ہم نے جملہ اعتراضات کی نسبت جو اس علم پر کیے جاتے بحث کر لی ہے اور
یقین ہے کہ ہم نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ اعتراضات پوچ ہین اور ایسے ہی ہین
کہ جیسے ہر نئے علم اور نئی بات کی نسبت دنیا مین ہمیشہ سے ہوتے چلے آئے ہین
لیکن دیگر علوم کی نسبت اب یہ اعتراضات اسواسطے ترک ہوگئے ہین کہ امتداد زمانہ
سے معلوم ہوگیا ہے کہ اون علوم کی نسبت ایسے اعتراضات قائم نہین ہوسکتے ہین
پس شک نہین ہوسکتا ہے کہ جب اس علم کی تحقیقات بھی اچھی طرح کیجاویگی تو جو
اعتراضات اوسپر کیے جاتے ہین خود بخود لغو سمجھے جاوینگے ابتک اس علم اور عمل
مین جو ایسی ہی آدمیون کو دخل ہے جنکو اور علوم مین دستگاہ اچھی نہین تو اس بات
کا یہ سبب ہے کہ اہل علم کو اسکی نسبت ابتک توجہ نہین ہے لیکن یہ کم توجہی اونکی

اب عرصہ تک نہین رہ سکتی ہے اسواسطے کہ اگر اہل علم اسکی طرف توجہ نہ کرینگے
تو اون لوگون سے پیچھے رہ جاوینگے جنکو توجہ ہے جو اطبا ہنوز جوان ہین وہ بھی اس
علم کا مطالعہ بغیر پرواے تعصبات کے کرینگے اور تھوڑے ہی عرصے مین یہ بات ہو جاویگی
کہ جسطرح علم کیمیا اور علم تشریح کے نہ جاننے سے طبیب کے علم مین قصور سمجھا جاتا
ہے اسیطرح اگر علم مقناطیس حیوانی مین اونکو دخل نہ ہوگا تو قصور سمجھا جاویگا ۞
اب جو اعتراضات کی صفائی ہوگئی تو جزئیات علم کی بحث کا وقت ہے اور مین اب
یہ حال لکھونگا کہ عمل مقناطیسی کی ترکیبین کیا ہین اور پھر یہ لکھونگا کہ اون ترکیبون
سے کیا کیا آثار پیدا ہوتے ہین اور پہلے آثار ادنی اور بعد ازان آثار اعلی کا حال
لکھونگا اس بیان مین جو جو کچھ مین نے دیکھا ہے اور خود کیا ہے اوسکا بھی حال
لکھونگا اور دیگر عاملان کے عمل کا بھی حال بیان کرونگا اسکے پیچھے مین یہ لکھونگا
کہ وجہ وقوع آثار عمل کیا سمجھی جاتی ہے اور ان آثار کے پیدا ہونے مین کیا قوا
دریافت ہوتے ہین بیشک اس معاملہ مین قیاس ہی قیاس ہوگا لیکن قیاس
کرنے مین کچھ ہرج نہین ہے اسواسطے کہ حقائق عمل کا واقع ہونا ثابت ہونا
چاہیے اور یہ حقائق ضرور موجود رہین گے خواہ ہم اونکی وجہ وقوع بیان
کر سکین یا نہ بیان کر سکین یا جسطرح چاہین بیان کردین ۞

چوتھا خط

اب مین اس عمل کی ترکیب بتاتا ہون اور اس خط مین سمجھاونگا کہ جب یہ عمل کسی شخص پر کیا جاتا ہے تو اوس شخص پر کیا کیا آثار نمایان ہوتے ہین ؛

ترکیب یہ ہے کہ آپ پانچ چار آدمیون کو بٹھائیے اور اونسے کہیے کہ اپنے ہات سطح پر رکھیے کہ ہتیلیان اوپر کی طرف ہون بعد اسکے اپنے دست راست کی انگلیون کے سرون کو پہونچے سے نیچے کی طرف حرکت دیجیے اور انگلیان خواہ برابر رکھیے خواہ سطح پر کہ ایک دوسرے کے پیچھے ہون لیکن معمول کے جسم کو چھونا نچاہیے مگر جتنا ممکن ہو معمول کے جسم کے قریب تر رہین کئی بار تکرار سے کر اسطرح اپنی انگلیون کو حرکت دیجیے اس ترکیب سے غالب ہے کہ اون آدمیون مین سے ایک یا زیادہ پر ایک خاص اثر اس حرکت سے معلوم ہوگا لیکن یہ آثار مختلف اشخاص پر مختلف طور سے ہوتے ہین بعض کو ذرا گرمی بعض کو ذرا سردی معلوم ہوگی بعض کے جسم پر ایسا اثر ہوگا کہ گویا کوئی سوئی چبھوتا ہے بعض کو گدگدی سی معلوم ہوگی بعض کو ایسا معلوم ہوگا کہ گویا جسم سن ہوگیا جنکو یہ اثر معلوم ہووین اونپر یہ اثر ہوسکتا ہے اور جو بڑے آثار اس عمل کے ہوتے ہین اوپر اچھی طرح نمایان ہونگے یہان تک کہ اگر اونکی آنکہین بھی باندھی جاوین تو بھی اون آثار مین فرق نہین ہوتا لیکن بعض اوقات آنکھون کے باندھنے سے معمول کی طبیعت پژمردہ ہوجاتی ہے یہ سب باتین مین نے خود کی ہین اور اس عمل کو ہوتے دیکھا ہے اور دیگر عاملان نے اونکا ذکر تشریح کے ساتھ کیا ہے ؛

جب کوئی شخص ایسا دریافت ہو کہ جسپر کچھ آثار اس عمل کے نمایان ہون تو آپ اوسپر یہ عمل کرین کہ اپنے دونون ہاتھ معمول کے چہرے پر اور سر پر سے اوسکے پیٹ تک بلکہ پانوٗن تک اوتارین لیکن ہمیشہ یہ خیال رکھنا چاہیے کہ اوسکے جسم کو چھونا نچاہیے لیکن جتنا ممکن ہو قریب تر جسم کے رہین — دوسری ترکیب یہ بھی ہے کہ بجاے سر اور چہرے

اور شکم کے عامل اپنے ہاتھ معمول کے پہلو کیطرف سے اوتارے لیکن یہ شرط بہت ضرور
ہے کہ عمل کرنے کے وقت عامل کی طبیعت اپنے کام پر خوب جمی ہوا اور اوسکا ارادہ
قائم ہو اور کسیطرح کا غل یا شور اوس مکان مین نہو جہان عمل کیا جاتا ہو اور جس شخص
پر عمل کیا جاوے وہ ہر طرح پر عامل کے عمل ہو جانے پر اپنی طبیعت کو جما کر عامل کی
کہ معمول پر چشم کی دیکھتا رہے اور معمول عامل کی آنکھون کی طرف اسیطرح دیکھتا رہے
ہاتھون کو معمول کو قریب اسطرح گذارنا چاہیے اگر ایسا کیا جاویگا تو معمول پر آثار عمل
جیسا اوپر بیان کیا گیا یا گرمی یا سردی یا گدگدی یا سن کوئی نہ کوئی ان آثار مین
سے نمایان ہونگے جب یہ آثار اچھے عیان ہون تو یقین ہے کہ جس شخص پر عمل
کیا گیا ہے اوس پر اور بڑے بڑے آثار بخوبی ظاہر ہونگے یعنی معمول پر جادو
عمل ہو گا غالب ہے کہ اگر عامل کے مزاج مین صبر ہو اور وہ طبیعت کو اپنی
اور عامل زبردست اور تندرست بھی ہو تو کیسا ہی شخص ہو اوسپر اوسکا عمل چل جاوے
لیکن بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ابتدا مین معمول پر عمل مشکل سے چلتا ہے الا
پیچھے اوسپر عمل بخوبی چل جاتا ہے کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرتبہ اول معمول پر
کچھ اثر عمل کا نہین ہوتا بلکہ متواتر عمل کیا گیا ہے اور اثر نہین ہوتا ہے لیکن عامل کو
چاہیے کہ ہمت نہ ہارے اگر وہ اپنے ارادے پر مستقل اور قائم رہیگا تو اوسکے
عمل کے چل جانے کی روز بروز زیادہ امید ہوتی جاویگی اور اکثر تو ایسا ہوتا ہے
کہ پانچ چار منٹ مین ہی آثار عمل کے معمول پر ظاہر ہو جاتے ہین ✤

ایک اور ترکیب یہ ہے کہ آپ اوس شخص کے سامنے قریب ہو کر بیٹھیے جسپر آپ
عمل کرنا چاہتے ہین اور اوسکے انگوٹھون کو اپنی انگوٹھون اور انگلیون مین پکڑیے
اور نرم نرم انگلی و دبائیے اور جم کر اوسکی آنکھون کی طرف دیکھیے اور تمام دل اپنا اوسکے
اوپر جما دیجیے اور اوسکو بھی کہیے کہ وہ بھی ایسا ہی کرے یہ ترکیب اس معنی مین اچھی

کہ اسمین عامل ابتدا مین اتنا نہین تھکتا ہے جتنا ترکیب اول مین عاجز ہوتا ہے
کیونکہ سر سے پانون تک ہاتھون کو گذارنا ذرا وقت طلب ہے لیکن جب مشق ہو جاتی
ہے تو یہ ترکیب بھی بلا دقت ہو سکتی ہے مین یہ بات نہین کہہ سکتا ہون کہ قطعی ان
دونون ترکیبون مین سے کون سی بہتر ہے کبھی کبھی دونون ترکیبون مین خطا ہو جاتی
ہے اور اکثر دونون چل جاتی ہین بہتر ہو کہ دونون ترکیبون کو شامل کرلین یعنی کبھی
ایک برتین کبھی دوسری دو باتین مطلوب ہین ایک یہ کہ معمول راضی ہو کہ عمل کا
اثر ہو جاوے اور جو کچھ عمل ہو اوسکو بلا عذر ہونے دے مگر یہ بات قطعی ضرور نہین
ہے کہ اوسکو عمل کے ہو جانے مین اعتقاد بھی ہو لیکن جو لوگ ایسی طبیعت کے
ہین کہ اونپر عمل آسانی سے ہو سکے اونمین یہ بات بھی کچھ ایسی ضرور نہین ہے
دوسرے یہ بات کہ عامل کی طبیعت نہایت جماؤ کے ساتھ عمل کرنے مین جمے۔
ظاہر ہے کہ اس بات کے حاصل ہونے کے واسطے ضرور ہے کہ جس جگہ یہ عمل
کیا جاوے وہان کامل خاموشی ہو اگر کہین بازار یا کوچہ مین بھی غل ہو تو دونون
معمول اور عامل کا دھیان بھٹک جاتا ہے یا کوئی عورت چلے اور اوسکے کپڑے
کی آواز ہو یا بہت آدمی بیٹھے ہون اور آپسمین کانون مین باتین کرین تب بھی
خیال بھٹک جاتا ہے یہ عمل ایک دو منٹ مین بھی ہو جاتا ہے کبھی زیادہ وقت
بھی درکار ہوتا ہے حتی کہ ایک گھنٹے سے بھی زیادہ لیکن جتنی کثرت مشق ہو اوتنا ہی
عمل کے چل جانے کے واسطے کم وقت درکار ہے ❊

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل اور معمول بہت قریب نہون فقط یہی بات ہو کہ عامل
معمول کی طرف اور معمول عامل کی طرف نگاہ جما کر دیکھین تو عمل کا اثر ہو جاتا ہے
مین نے لیوس صاحب کو دیکھا ہے کہ پانچ منٹ کے عرصے مین دور سے جم کر
دیکھنے اور مضبوط ارادی کر ساتھ ایک جماعت کی جماعت پر ایسا عمل کر لیتے ہین کہ کبھی

سو مین سے پانچ پر کبھی بیس پر کبھی پچیس پر اثر ہو جاتا ہے صاحب موصوف اسی
ترکیب کو بہت پسند کرتے ہین لیکن ان صاحب کو اس عمل کرنے مین تجربہ حاصل ہے
تیسری ترکیب یہ ہے کہ جس شخص پر عمل کرنا منظور ہو اوسکے ہاتھ مین کوئی چیز دیدو
اور اوسکو کہو کہ اوس چیز کی طرف نظر جما کر دیکھتا رہے اس ترکیب سے اوسپر عمل
کا اثر ہو جاتا ہے۔ ایک ترکیب اور یہ ہے کہ کوئی چیز معمول کی آنکھون کے سامنے
آنکھ سے اونچی رکھی جاوے اور اوسکو کہا جاوے کہ اوسکی طرف دیکھتا رہے
اس ترکیب کا اور ترکیب دوم کا جو اس فقرے مین بیان کی گئی ایسا اثر ہوتا ہے
کہ معمول کو بیہوشی سے بچانا مشکل ہے ✤

اب مین نے ایک عام بیان ترکیب عمل اور آثار عمل کا جو رسمی ہوتے ہین کر دیا لیکن
جو آثار لکھے گئے بسبب نمایان نہین ہین اسواسطے بہت آدمی یہ بات کہنے کو طیار
ہو جاتے ہین کہ یہ آثار فقط اسواسطے معلوم ہوتے ہین کہ عمل کے وقت بالکل خاموشی
اور معمول کی طبیعت گھٹی ہوئی ہوتی ہے اسواسطے ایسے عمل سے اور ایسے تجربہ
سے کچھ صحت عمل کی ثابت نہین ہوتی لیکن یہ قول اگر راست بھی ہو تو فقط اون
آثار کی نسبت راست آسکتا ہے جو نہایت کم ظاہر ہوتے ہون جب یہ آثار بخوبی
نمایان ہوتے ہین تو پھر کسیطرح کا شبہہ اونکی نسبت نہین ہو سکتا ہے اور
امکان نہین کہ وہ آثار اور کسیطرح پیدا ہو سکین سواے اسکے کہ خواہ معمول کے
جسم پر خواہ طبیعت پر کسی قسم کا اثر ہو ✤

اگر یہی ترکیبین مدت تک کیجاوین تو اور بھی زیادہ عجیب آثار پیدا ہوتے ہین اب
مین ان عجیب آثار کا ذکر کرونگا لیکن ترکیب عمل کا بیان اب اور زیادہ ضرور نہین
اسواسطے کہ مقناطیس حیوانی کے جتنے آثار پیدا ہوتے ہین سب ان ترکیبون ہی
سے ہوتے ہین جو اوپر بیان کی گئین اول ہی اثر یہ ہوتا ہے کہ آنکھون کی پلک

مچنے لگتی ہین اور جھکی جاتی ہین اور اگر پلک کھلی بھی رہین تو اکثر حالتون مین گویا آنکھون سے اوپر ایک پردہ سا آجاتا ہے اور جس شخص پر یہ عمل کیا جاتا ہے اوسکی نظر سے عامل کا چہرہ اور اور اشیا چھپ جاتے ہین اسکے بعد نیند سی آنے لگتی ہے اور تھوڑی دیر کے بعد یکایک ہوش جاتا رہتا ہے اور جب وہ اوٹھی جاگتا ہے تو اوسکو کچھ ہوش اس بات کا نہین ہوتا کہ جب وہ سویا تھا اوسوقت کو کتنا عرصہ ہوا اور حالت خواب مین کیا کیا ہوا ساری حالت جو اوسپر گذرتی ہے گویا ایک لوح شستہ ہے لیکن جب وہ جاگتا ہے تو اکثر ناگاہ جاگتا ہے اور گویا اسنا لیکر جاگتا ہے اور کہتا ہے کہ مین بہت شیرین خواب مین تھا لیکن یہ ہوش اوسکو نہین ہوتا کہ پانچ منٹ تک سویا یا پانچ گھنٹے تک بس جاننا چاہیے کہ یہ شخص کم یا زیادہ مقناطیسی خواب مین تھا اب اس خواب کا ذکر مین تشریح کے ساتھ کرتا ہون اور پہلے اس خواب کا ذکر مین اسواسطے کرتا ہون کہ عمل مقناطیسی کا اول اثر یہی اکثر ہوتا ہے اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو آثار ابتدا مین مثل گرمی یا سردی وغیرہ کے معلوم ہوتے ہین اونکے بعد ہی فوراً خواب آجاتا ہے *

مجکو اس بات کی آگاہی ہے کہ بہت سے خوبصورت آثار مقناطیس حیوانی سے ایسی حالت مین واقع ہوتے ہین کہ جب معمول ہوش کی حالت مین ہو لیکن یہ آثار تب پیدا ہوتے ہین کہ جب عمل ایک خاص طور پر کیا جاوے اور خواب کا پیدا کرنا اس ترکیب سے حاصل ہو جاتا ہے کہ جو اوپر بیان کی گئی اور اس حالت خواب مین بھی وہی آثار پیدا ہو جاتے ہین بلکہ یہ تمام آثار حالت ہوش مین بھی پیدا ہو سکتے ہین اگر فقط اس طور پر عمل کیا جاوے کہ معمول کا ہوش قائم رہے جب خواب کے آثار بیان کر چکونگا تو حالت ہوش کے آثار بیان کیے جاوینگے *

مین نے ابھی اوپر ذکر کیا ہے کہ جب معمول سونے کے بعد جاگتا ہے تو اوسکو

کچھہ ہوش اس بات کا نہین ہوتا ہے کہ حالت خواب مین کیا کیا ہوا لیکن فقط اس سبب سے کہ اوسکو حالت خواب کے واقعات یاد نہین ہین یہ نہین خیال کرنا چاہیے کہ حقیقت مین سونے والا بالکل حالت بیہوشی مین سوتا ہے اوسکی بیہوشی ایسی حالت مین فقط بمقابلہ حالت معمولی بیداری کے بیہوشی کہی جاتی ہے حقیقت مین یہ بات ہے کہ سونے والا حالت خواب مین کچھ سوچ رہا ہو یا دیکھہ رہا ہو یا بول رہا ہو یہی بات ہے جسکے سبب سے خواب مقناطیسی ایسی کیفیت کی شے ہے اب ہم اس خواب کی کیفیت زیادہ تشریح سے بیان کرتے ہین ✤

اول یہ کہ یہ حالت خواب ایسی ہے کہ گویا خواب مین جاگنا ضرور یہ خواب ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا آرام سے اور بلا حرج سوتا ہے یعنی جو حالت معمولی جاگنے کی ہوتی ہے اور اوسکے آثار ہوتے ہین وہ اس خواب مین صریح نہین ہواتے لیکن اگر عامل سونے والے سے کلام کرے تو سونے والا جواب دیتا ہے اور جواب بھی ہوش اور معقولیت کے ساتھ دیتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ وہ ہر بات مین شک رکھتا ہے اور اکثر اوسکی زبان پر یہ الفاظ ہوتے ہین (کہ مجکو نہین معلوم ہے) وجہ اس شک کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ تا وقتیکہ وہ اپنے دل مین خوب مطمئن نہو تب تک وہ کسی چیز کے ہونے کا اقرار یا نہونے سے انکار نہین کرنا چاہتا ہے اگر عامل چاہے تو اوٹھیگا اور چلیگا اور جیسی خاص نوبت اوسپر اوسوقت ہو کم یا زیادہ اطمینان اور حفاظت سے چلیگا اور باوجودیکہ وہ چلیگا لیکن اوسکی آنکھین بالکل بند ہونگی یا اگر کھلی بھی ہونگی تو پتلی اوپر کی طرف پھری ہوگی اور روشنی کا اثر آنکھون پر نہوگا غرضکہ اوسکی حالت ایسی ہوتی ہے کہ وہ موجودگی اشیا کا اپنے کسی ذریعے سے ہوش رکھتا ہے جو کسی حالت خواب مین حاصل نہین ہوتا اس بات کی بحث پیچھے کیجاوے گی کہ یہ اثر کسطرح پیدا ہوتا ہے آیا اسوجہ سے کہ قوت حس یا شامہ یا شنوا ایسی تیز ہو جاتی ہے جو

جو رسمی نہین ہوتی ہے یا یہ کہ اوسکو قوت آخذہ پوشیدہ کسیطرح کی حاصل ہوتی
ہے یا یہ کہ یہ دونون وجوہ شامل ہین اس جگہ مین فقط اتنا ہی ذکر کرتا ہون کہ یہ
آثار مختلف ہین اور ایک ہی شخص مین مختلف حالات مین ایسے تفاوت پائے جاتے
ہین کہ یقین ایسا ہوتا ہے کہ دونون وجوہ راست آتی ہونگی لیکن بعض اوقات ثبوت
کامل اس بات کا ہوتا ہے کہ حواس ظاہری بالکل بیکار ہوتے ہین اور اگر حواس [illegible]
خود بخود ایسی حالت پیدا ہوتی ہے کہ سوتے ہوئے جاگتے ہین تو اس حالت کی
کیفیت کے جو اذکار ہین اونسے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ ضرور حواس ظاہری اوس حالت مین
بیکار ہوتے ہین جس شخص نے ایسی حالت قدرتی دیکھی ہے اور بعد اوسکے وہ حالت
دیکھی ہے جو عمل مقناطیسی سے پیدا ہوتی ہے اوسکو ہرگز شک نہین ہوتا کہ یہ دونون
قدرتی اور مصنوعی حالتین دراصل ایک ہین مجکو اتبک یہ بات نصیب نہین ہوئی ہے
کہ کسی ایسے شخص کو دیکھا ہو جسپر خود بخود یہ حالت خواب بیداری کی گذرتی ہے لیکن
مین نے ایسی حالت کے ذکر اکثر آدمیون سے سنے ہین جنہون نے اپنی آنکھون
سے ایسے شخص دیکھے ہین اور جنہون نے خواب بیداری مقناطیسی کو دیکھکر یہ
اقبال کیا ہے کہ دونون حالتون مین کچھ بھی فرق نہین ہے اتنی بات کہنی ضروری
ہے کہ ایسی حالت کہ آدمی خواب بیداری مین آ جاوے اکثر واقع ہوتی ہے اور بہت آدمیون
ایسی حالت لوگون پر دیکھی ہے اس سے ثابت ہے کہ کوئی سبب قدرتی ایسا ضرور
انسان مین چھپا ہوا ہے کہ اوسکا اثر ایک خاص حالت طبیعت انسان مین پیدا
ہوتا ہے ممکن ہے کہ اس سبب کا اثر اوسوقت ہوتا ہے کہ جب آدمی کی طبیعت
ایسی نازک ہو کہ اوسپر فوراً اکثر چیزون کا اثر ہو جاتا ہے اکثر یہ اثر اوسوقت پیدا
ہوتا ہے کہ جب آدمی حالت خواب مین ہو لیکن یہ قاعدہ کلی نہین ہے اسواسطے
کہ جن لوگون پر یہ حالت گذرتی ہے اونپر یہ حالت دن کے وقت بھی گذر جاتی ہے

الا یہ بات ضرور ہے کہ حالت خواب مین اس نوبت کے واقع ہونے کی زیادہ اسید ہی فرض کرو کہ پہلی حالت قدرتی خواب بیداری کی کسینے نہ دیکھی ہوا اور اول مصنوعی حالت دیکھی ہو تو اس سبب ہی کہ ضرور ایسی حالت کا پیدا کرنا کسی خاص اثر پر موقوف ہوگا ہم نتیجہ نکال سکتے ہین کہ کبھی کبھی جب ایسا اثر خود بخود واقع ہو جاوے ایسی حالت خود بخود بھی پیدا ہو جاوے گی علی ہذا القیاس جب ہم جانتے ہین کہ یہ بات قدرتی ابتدا زمانہ سے چلی آئی ہے تو ہمکو یہ بھی اسید ہو سکتی ہے کہ کبھی ہم ایسی حالت ساختہ بھی پیدا کر سکینگے جیسا کہ رہی نیند منومات سے اور چھینک عطوسات اور قے مقیات سے پیدا ہو سکتی ہے حقیقت مین عقل حیران ہوتی ہے کہ جن لوگون نے قدرتی خواب بیداری دیکھا ہے اور جو اوسکا واقع ہونا مانتے ہین وہ اس بات کا کیون نہین یقین کرتے کہ ایسی حالت مصنوعی بھی پیدا ہو سکتی ہے اور تعجب کی بات زیادہ یہ ہے کہ بہت عقیل لوگ اس بات مین شبہہ کرتے ہین۔ میرے خیال مین فقط یہ بات آتی ہے کہ ان لوگون نے ناحق وناروا اپنے آپ کو ایسے خیالات سے ڈرا رکھا ہے کہ اگر خواب مقناطیسی کی باتین مان لین تو اوس سے نتائج ایسے نکلینگے جو مذہب اور اخلاق کے خلاف ہون یا یہ سبب ہے کہ جو خیالات نسبت علوم اور قدرت کے اونکے ذہن مین جم گئے ہین اونکو اندیشہ ہے کہ نتایج آثار مقناطیسی اونسے منافق ہین اور جب اونکے ذہن مین یہ باتین جم گئین تو اونکی عقلون پر اتنا پردہ پڑ جاتا ہے کہ اگرچہ شہادت حاصل ہو لیکن وہ شہادت اونکی عقل مین نہین آتی اور نہ اتنی عقل اونمین رہتی ہے کہ بلا تعصب فکر کرین اور تحقیق کرین کہ آیا جو نتائج اونکے خیال مین آتے ہین وہ حقیقت مین پیدا ہونیوالے ہین یا نہین ❊

جب معمول سوتا ہے تو گاہ گاہ مگر ہمیشہ نہین اوسکی ایسی حالت ہوتی ہے کہ اوسکی قوت سامعہ نہایت تیز ہو جاتی ہے حتی کہ حیرانی ہوتی ہے کہ ایسی تیزی کیونکر حاصل ہو گئی البتہ ایسا ہوا کرتا ہے کہ جو آدمی اندھے ہوتے ہین اونکی قوت سامعہ ایسی حالت میں

کہ قواء شامہ اور ذائقہ اور لامسہ اونکے استعمال مین نہ آوین یعنی کوئی شئے اونکی بہت قریب نہو اور اونکے ہاتھ تک نہ پہونچے تو تمام اونکی توجہ خاطر شنوائی کے طرف رجوع ہو جاتی ہے تو امکان ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین بہی ایسا ہی ہوتا ہو۔ بالفعل مجکو اس بات کی واقفیت نہین ہے کہ جب قدرتی خواب بیداری وقع ہوتا ہے تو اوسحالت مین بھی قوت سامعہ پر کچہ اثر ہوتا ہے یا نہین لیکن مجکو امید ہے کہ جیسا خواب مقناطیسی مین کبہی یہ قوت تیز اور کبہی سست ہو جاتی ہے ایسا ہی حال اوسحالت قدرتی مین ہوتا ہوگا البتہ ایسے حالات کا ذکر لکہا ہوا ہے کہ جس شخص پر خود بخود ایسی حالت گذر جاتی ہے تو کیسا ہی غل اور شور کیا جاوے اوس شخص کو خبر نہین ہوتی اور بعض حالات کا ایسا مذکور ہے کہ جب بہت زیادہ غل کیا گیا تو سونے والا ناگاہ اور ڈر کر جاگ اوٹھا حالانکہ جب تک تھوڑا غل ہوا تب تک اوسکو کچہ خبر بہی نہین ہوئی خواب مقناطیسی مین تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر سونے والے کے کان کے پاس بہت زور سے غل مچایا جاوی یا طپانچہ چھوڑا جاوے یا بڑا گھنٹا بجایا جاوے تو وہ نہین سُنتا ہے اور مجکو یقین ہے کہ یہ حالت ہر ایک عامل جب چاہے پیدا کر سکتا ہے ✽

جب معمول بخوبی سو جاتا ہے یہانتک کہ سوالات کا جواب بلا جاگ جانیکے دیسکتا ہے تو ہمیشہ اوسکے چہرے اور انداز اور آواز مین ایک عجیب تغیر ہو جاتا ہے جب اول ہی سونے لگتا ہے تو شاید اوسکی طبیعت بھاری بھاری اور سست معلوم ہوتی ہی جیسا کوئی شخص تھکا ہوا بیٹھنا چاہے لیکن بیٹھ نہین سکتا یا جیسا کہ کوئی شراب کے نشے مین ہو یا کبہی ایسے مکان مین بیٹھا ہو جہان کثرت انبوہ کے سبب سے ہوا ناقص ہوگئی ہو اور ایسی ناقص ہوا کا اثر ہوتا ہے لیکن جب اوس سے بات کیجاتی ہے تو ہمیشہ اوسکا چہرہ روشن ہو جاتا ہے اور اگرچہ اوسکی آنکہین بند ہوتی ہین لیکن اوسکے چہرے کے انداز سے ایسا ہوش پایا جاتا ہے کہ گویا وہ آنکھوں سے دیکہہ رہا ہے حقیقت مین تمام انداز مین ایسی ازخود

پیدا ہوجاتی ہے کہ جب اونچی حالت خواب کی ہوتی ہے تو اوسکے انداز سے اصلی انداز حالت بیداری کو کچھ نسبت نہین ہوتی ہے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جو جو اسفل خیالات اور خواہشین آدمی کی طبیعت مین ہوتی ہین وہ بالکل حالت خواب مقناطیسی مین زائل ہوجاتی ہین اور جو جو اعلی خیالات عقلی اور خواہشین اعلی اور اچھی طبیعت مین ہوتے ہین وہ نمایان ہوجاتی ہین خصوصًا یہ بات مستورات نیکبخت اور اعلی طبائع مین پائی جاتی ہے اور جو مرد ایسی طبیعت کے ہوتے ہین اون مین بھی پائی جاتی ہے جو حالتین قوت مقناطیسی کی سبب سے اونچی ہین اونمین چہرہ معمول کا نہایت خوبصورت اور معشوقانہ نظر آتا ہے حتی کہ جو انداز اوسوقت چہرے کا ہوتا ہے وہ دنیا مین نہین پایا جاتا ہے اور ایسا انداز ہوتا ہے کہ گویا بہشت کی لوگون کا سا آواز کا یہ حال ہے کہ مین نے کبھی کسی شخص کو حالت حقیقی خواب مقناطیسی مین نہین دیکھا ہے جسکی آواز اوسکی اصلی آواز سے مختلف نہین ہوتی جہانتک مجکو تجربہ ہوا ہے اوسکی آواز زیادہ ملائم اور زیادہ نرم معلوم ہوتی ہے جیسا چہرے کا انداز زیادہ خوبصورت ہوتا ہے اتنی ہی آواز زیادہ اچھی ہوتی ہے اور خصوصًا جب سونے والا دوستان یا رشتہ داران گذشتہ کا ذکر کرتا ہے تو اوسکی آواز مین ایک درد اور چوٹ پائی جاتی ہے جو حالتین خواب مقناطیسی کی سبب سے اونچی ہوتی ہین اون مین آواز کا ڈھنگ بالکل نیا ہوجاتا ہے اور بالکل موافق اوس انداز چہرے کے ہوتا ہے جو شکل بہشتیون کے منور معلوم ہوتا ہے مین نے جو حال آج لکھا وہ لکھا ہے جو مین نے اکثر بچشم خود دیکھا ہے اور مین کہہ سکتا ہون کہ عمومًا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم ایک شخص کو اوسکی اصلی حالت مین دیکھین اور پھر حالت مقناطیسی مین دیکھین تو ضرور دو جدا جدا شخص معلوم ہوتے ہین اور ایسا حال ہونا کچھ عجیب نہین ہے اسواسطے کہ سونے والے کا ہوش اور وقوف حالت مقناطیسی مین حالت اصلی کے وقوف اور ہوش سے بالکل مختلف اور جدا ہوتا ہے فی الحقیقت حالت مقناطیسی مین سونے والا ہرچند کوئی شخص نہین بن جاتا ہے لیکن اتنا تو ضرور ہوتا ہے کہ اپنی

زندگی کی غیر صورت مین ہوتا ہے اور یہ صورت اصلی صورت سے بہتر ہوتی ہے۔
عموماً ایسا ہوتا ہے گو اس قاعدے مین استثنا بہی ہین کہ جب سونیوالا جگایا جاتا ہے تو اوسکو
اس بات کا ہوش نہین ہوتا کہ حالت خواب مین مین نے کیا سونگہا یا کیا چکہا یا کیا سنا
یا کیا بولا لیکن جب اوسکو پہر سلادو تو فقط ایک ہی خواب گذشتہ کا حال یاد نہین آجاتا
بلکہ ابتدا سے جتنے مرتبے اوسپر اس خواب کی حالت گذری ہے وہ سب اوسکو یاد
آجاتی ہے البتہ ایسا ہوتا ہے کہ بعض باتین بہت صحت کے ساتہ اور بعض اچہی طرح
صحیح یاد نہین ہوتین لیکن سب جانتے ہین کہ حالت اصلی مین بہی انسان کو سب باتیں
گذشتہ بالکل صحیح صحیح یاد نہین رہتی ہین دراصل یہ کہنا چاہیے کہ جس شخص پر خواب مقناطیسی
کی حالت گذرتی ہے اوسکی زندگی دو طرح کی ہوتی ہے ایک گویا زندگی مقناطیسی یعنی
وہ زندگی جو خواب مقناطیسی مین گذرتی ہے اور دوسری اصلی جیسی سب آدمیون کی
ہوتی ہے اسواسطے کہتے ہین کہ ایسا شخص دو طرح کا قوت رکہتا ہے کہ وہ دونوں
قوت آپس مین علحدہ ہین ایک قوت مقناطیسی دوسرا اصلی البتہ مختلف سونیوالونکو
مختلف مرتبے کا حافظہ حاصل رہتا ہے جیسا کہ دنیا مین مختلف آدمیون کی قوت حافظہ مختلف ہوتی ہے
لیکن ہمیشہ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول اپنی اصلی حالت
سے بالکل جدا ہو جاوے حالانکہ یہ نوبت بہی اوسکی ہو کہ جاگنے کے بعد اوسکو اپنی حالت
مقناطیسی کا کچہ بہی ہوش نہ رہے برخلاف اسکے ایسا ہوتا ہے کہ حالت خواب مقناطیسی
مین معمول نہایت صحت کے ساتہ اپنی اصلی حالت کی امور کے باب مین گفتگو کرتا ہے لیکن
تعجب کی بات ہے کہ معمول کو اسطور پر آدمیون کی یا اون چیزون کے نام لینے مین بہت
دقت بلکہ دشواری معلوم ہوتی ہے یہ تو ہوتا ہے کہ وہ اونکا پتہ اور نقش و نگار بتاتا ہے
لیکن یا تو اوسکا جی نہین چاہتا کہ نام بتا دے یا اوس سے نام بتایا نہین جاتا ہے
اگر تم نام بتا دو تو وہ اقرار کر دیتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ خود نام نہین بتا دے

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا اپنے آپ کو بھول جاتا ہے اور اپنا نام نہین بتا سکتا اور اپنا نام کسی اور کے نام سے اکثر عامل کے نام سے بتاتا ہے حالانکہ اور سب باتین وہ نہایت صحت سے گفتگو کرتا ہے اکثر یہ ہوتا ہے کہ عامل کا اور اور لوگون کا غلط نام بتاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ جب کسی شخص کا کوئی خاص نام بتاتا ہے تو جتنی مرتبہ دریافت کیا جاوے اوس آدمی کا وہی نام بتاویگا ۔

یہ صورت جو توقف دوگانہ کی بیان کی گئی ہر خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور بہت آدمی برسون تک ایسی حالت مین جیتے ہین کہ کبھی اونکو ایک قسم کا توقف اور کبھی دوسری قسم کا حاصل رہا ہے ایک حالت مین دوسری حالت کا ہوش نہین رہتا جو کچھ اونکو ایک حالت مین سکھایا گیا ہے دوسری حالت مین بھول جاتے ہین اور بچون کی طرح اونکو وہ باتین سکھائی جانی ضرور ہوتی ہین یہی بات کبھی کبھی حالت خواب مقناطیسی مین واقع ہوتی ہے جو باتین حالت قدرتی مین معمول کو معلوم ہوتی ہین مثلاً لکھنا اور پڑھنا وہ باتین اوسکو حالت خواب مقناطیسی مین بچون کی طرح سکھانی پڑتی ہین لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی اور امکاناً ایسی بات کے واقع ہونے کی ہمیشہ امید نہین ہوتی ۔

یہ حالت توقف دوگانہ کم یا زیادہ نہایت متعجب اثر عمل مقناطیسی کا ہے اور چونکہ یہ بات آسانی سے دیکھی جا سکتی ہے اگر ہمکو معمول کی راست بازی مین اعتقاد ہو تو جن لوگون کو اس علم کی صحت مین شبہ ہے لیکن شوق تحقیق صحت کا رکھتے ہین اونکو چاہیے کہ اس اثر عجیب کے واقع ہونے کی صحت کرلین تاکہ اونکو صحت عمل مقناطیسی مین اعتبار حاصل ہو ظاہر ہے کہ اگر ہم معمول کو ہر بات مین جھوٹا یقیناً سمجھ لین تو توقف حالت اصلی کی نسبت بھی کچھ بات تحقیق نہین دریافت ہو سکتی ۔

اگرچہ معمول کی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اگر کسی شے کی طرف اوسکی توجہ رجوع کیجاوے تو وہ اسکو پہچان اوسکی نسبت گفتگو کرتا ہے کہ گویا وہ اوسکو دیکھتا ہے اکثر سونے والا

اونکے دیکھنے کے واسطے کوشش کرتا ہوا معلوم ہوتا ہے لیکن آنکھین اوسکی اور بھی
زیادہ مضبوطی سے بند ہوتی جاتی ہین لیکن اکثر شعوفی والا اوس چیز کو بات ہین لیکر
ہی اور خواہ تو اس سبب سی کہ اوسکی قوت لامسہ تیز ہو جاتی ہے خواہ کسی اور سبب
اوسکی نسبت اسطور پر گفتگو کرتا ہے کہ گویا اوسکو آنکھون سے دیکھ رہا ہی کبھی ایسا
ہوتا ہے کہ اوس چیز کو اپنی پیشانی پر یا سر کے اوپر یا شکم کی پشت پر رکھ لیتا ہے
تب اوسکا حال بیان کرتا ہے حالانکہ شاید اگر وہ ایسا نکرے اور عامل اوس چیز کو
معمول کی بند آنکھون کے سامنے رکھے تو وہ بیان نہین کرسکتا ہے معمول اسطرح پر
گفتگو کرتا ہے کہ مین اس چیز کو دیکھ رہا ہون اور اوسکے انداز سے ایسا معلوم ہوتا
ہی کہ جو عروق بصر مخفی ہین اونکے استعمال مین کوشش کرتا ہے اکثر یہ کوشش اوسکی
کارآمد ہوتی ہے کبھی کبھی خصوصاً اسفل حالات خواب مین ایسا ہی ہوتا ہے کہ اوسکو
اس امر مین بڑی دشواری معلوم ہوتی ہے درحقیقت اس اثر مین ابتدائی ظہور غائب بینی
پائی جاتی ہے اور غائب بینی وہ اثر ہے جو حالات اعلی خواب مقناطیسی مین پیدا
ہوتا ہے جس حالت کا مین اب ذکر کرتا ہون اوسمین یہ بات ضروری کہ جو شے دیکھنے
کے واسطے رکھی ہو وہ پر متصل بلکہ معمول کے جسم سے ملحق ہو غائب بینی کی بحث
ایسی وسیع ہے اور اوسکی صورتین ایسی کثیر ہین کہ مین اونکا ذکر علیحدہ کرونگا اور یہ اثر
جیسا کہ اوپر بیان کیا گیا حالت اعلی خواب مقناطیسی مین واقع ہوتا ہے حالت اعلی
اور ادنی مین اتنا فرق ہی کہ اعلی مین آثار غائب بینی او شرکت خیال پائی جاتی ہین اور
ادنی مین یہ بات نہین پائی جاتی اور اعلی ترین حالت وہ ہی کہ جب آدمی بالکل
مسلوب الحواس ہو جاوے لیکن اس اعلی ترین حالت کو کبھی ابتک مین نے بچشم خود
نہین دیکھا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر عمل کیا جاوے تو اوسپر دفعتاً
اعلی حالت گذر جاتی ہے اور ادنی حالت کے آثار اوسمین نہین پائی جاتے

اگرچہ اوائل مین حالت ادنی ہی اوسپر طاری ہوئی ہو بہت سے آثار حالت اعلی
مین ایسے بہی پائے جاتے ہین جو ادنی حالت سی متعلق ہین لیکن البتہ اونپر لوگونکو
اوسحالت مین توجہ نہین ہوتی اسواسطے کہ جو آثار حالت غائب بینی اور شرکت خیال
کے بہت اچھی طرح نمایان ہوتے ہین اونپر توجہ بہی ہوتی ہے جیسا کہ مین نے
اوپر بیان کیا ان حالات کا ذکر علحدہ کیا جاویگا حالت غائب بینی کی حالت کو
مین اصطلاحًا حالت روشن بہی کہا کرونگا بالفعل حالت غائب بینی کا ذکر مین نے
کچھہ کچھہ تو کیا ہے اب مین اون آثار کا ذکر کرتا ہون کہ جو بلا حالت غائب بینی
کے نمایان ہوتے ہین اگرچہ وہ آثار حالت روشن مین بہی ظاہر ہوتے ہین جیسا
مین نے حالت غائب بینی کو اصطلاحًا حالت روشن قرار دیا ہے ایسا ہی جب غائب بینی
کے آثار نمایان نہون اوسحالت کو اصطلاحًا حالت تاریک قرار دیتا ہون ؛

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل کی آواز کے سوا معمول کسی اور شخص کی آواز بالکل
نہین سنتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ نہین ہوتی ہین نے اکثر آدمی جن پر عمل کیا گیا ہے
ایسے دیکھے ہین کہ جو شخص موجودگان مین سے اوسسے گفتگو کرے اوس سے
وہ کلام کرتے ہین حالانکہ وہ شخص معمول کے جسم سے ملحق نہو یا عمدًا اوسکو معمول
سے رابطہ دیا گیا ہو بعض مرتبہ ایسی حالت مین یہ ہوتا ہے کہ خواہ تو خود بخود خواہ
عامل کی مرضی سے خواہ اسطرح پر کہ عامل معمول پر ترکیب معروف سے عمل کرے
معمول حالت ادنی سے حالت اعلی کو منتقل ہوجاتا ہے اور عامل کی آواز کے
سوا اور کسی کی آواز نہین سنتا بلکہ ایک حالت ایک شخص پر مین نے ایسی دیکھی
ہے کہ جب معمول خود بخود حالت روشن مین داخل ہوگیا تو وہ عامل کی بہی آواز
نہین سنتا تہا مگر اوسحالت مین کہ عامل نے اپنے مونہہ کو معمول کی انگلیون کے
سرون سے لگادیا اور انگلیون کے سرون کے ذریعے سے معمول سے باتین کہین

تھوڑی سی دیر کے بعد معمول چونک پڑا اور پھر اوس سے سوالات کیے گئے
تو مثل سابق اچھی طرح جواب دیتا رہا اس معمول کا یہ حال تھا کہ کوئی شخص اوس سے
کوئی سوال نہین کرتا تھا لیکن وہ خود بخود بہت سی چیزون کا ذکر کرتا تھا جو اوسکو
نظر آتی ہین اور اگرچہ اوسکے کان مین بہت غل کیا گیا اور ایک طپانچہ بھی اوسکے
کان کے پاس چھوڑا گیا لیکن اوسپر کچھ بھی اثر نہوا اور جو بیان وہ کر رہا تھا برابر
اوسکا ذکر کرتا رہا اور کسیطرح کا ہرج اوسکے کلام مین نہین ہوا اس معمول کی یہ
نوبت تھی کہ جو شخص چاہتا تھا اوس سے گفتگو کرتا تھا چنانچہ مین ایک دو گھنٹے
تک برابر گفتگو کرتا رہا بعض حالتون مین جو اس معمول کی حالت مین مشابہ ہوتی
ہین یہ بات ضرور ہوتی ہے کہ خواہ اوس شخص کا جسم جو معمول سے گفتگو کرنی چاہے
معمول کے جسم سے چھونا چاہیے خواہ عامل اوس شخص مین اور معمول مین باطنی ربط
قائم کر دے نہین تو معمول اوس شخص کی بات نہین سنتا نہ اوسکو جواب دیتا ہے
بعض معمولون کا یہ حال ہوتا ہے کہ اگر ہم اونسے گفتگو کرنی چاہین تو ہمکو اونکی سر
پیٹ سے بات کرنی چاہیے ان حالتون کی جزئیات مین بہت اختلاف ہے ٭
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ حالانکہ معمول ہر ایک آدمی کی بات سنتا ہے اور ہر ایک کو
جواب دیتا ہے لیکن عامل کو اختیار ہوتا ہے کہ جسوقت چاہے خواہ علانیہ معمول
سے کہکر خواہ اپنے جی مین کہکر فوراً یہ بات زائل کر دے پس ایسا ہی ہوتا ہے
کہ جب ہم کسی نئے شخص پر یہ عمل کر رہے ہین اور کوچہ یا گلی مین شور ہو رہا ہے تو ہم
اوسکو حکم دیسکتے ہین کہ وہ شور اور غل نہین سنے اور اس ذریعہ سے خواب مقناطیسی
بہت جلد پیدا ہو سکتا ہے لیکن یہ بات تب ہی ہو سکتی ہے کہ جب ہمکو ابتدا ہی مین معمول کے
حواس پر اختیار حاصل ہو جاوے آگے مین ذکر کرونگا کہ یہ اختیار معمول پر ایسی حالتون
مین بھی حاصل ہو سکتا ہے کہ جب اوسپر نوبت خواب کی نہ آوے بلکہ جاگتا رہے ٭

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سونیوالے کو تکلیف کا حس نہین رہتا یعنی جسطرح اوسکو آواز سننے
کا اختیار نہین رہتا اسیطرح اگر اوسکے جسم کو چھوا جاوے یا اوسکو کسیطرح کی حرکت اوسکے
جسم پر پہنچا وے تو اوسکو معلوم نہین ہوتا اگرچہ یہہ بات خودبخود نہین پیدا ہو جاوے
اگرچہ اکثر شخصون مین ایسی حالت اکثر خودبخود پیدا ہو جاتی ہے تو عامل کی مرضی سے
خواہ اوسکی خواہش گفتہ خواہ ناگفتہ ہو یہ بات پیدا ہو سکتی ہے بہت عامل جو خواب
مقناطیسی پیدا کر سکتے ہین اس حال سے آگاہ نہین ہوتے اور اس سبب سے اونکو
یہ خیال ہوتا ہے کہ اونکا معمول تکلیف سے بیخبر نہین بنایا جا سکتا ہے —
میری راے مین اب یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ بیشک ایسے اور طریق اس بات کے ہین
کہ آدمی کو تکلیف سے بیخبر بناوین اون مین یہ طریق سب سے اچھا ہے اور ایسا
کہ اوسمین ضرر کسیطرحکا نہین جو بیخبری مقناطیسی عمل سے پیدا ہوتی ہے اوسکا حال ایسا
ہے کہ بعد ہوش آنے کے کچھ آثار ناخوش پیدا نہین ہوتے برخلاف اسکے بعضے کو
مین نے دیکھے ہین مین نے اونکو جاگنے کے بعد نسبت سابق بہتر پایا ہے کبھی کبھی
ایسا بھی ہوا ہے کہ جب سونیوالا جاگا تو وہ ناخوش معلوم ہوا بلکہ حالت خواب مین
اوسکو تکلیف ہوئی تھے اور ایسا بھی ہوا ہے کہ اوسکو خواب سے جگانا مشکل معلوم
ہوا ہے لیکن یہ سب نتائج عامل کی ناتجربہ کاری سے پیدا ہوتے ہین یعنی اوسنے
بیوقوفی سے ایسی حالت پیدا کر لی ہے کہ جسپر اوسکو اختیار نہین رہا ایسی حالت فقط
اوس صورت مین ہوتی ہے کہ جب ناآزمودہ کار عامل فقط سیر کے واسطے خواب
مقناطیسی پیدا کرتے ہین اونکو عمل کے چل جانیکی امید نہین ہوتی ہے تو اوسکے
چل جانے کے سبب سے استعجاب ہوتا ہے بلکہ ذرا ڈر جاتے ہین اور جب وہ سونیوالیکو
جگانا چاہتے ہین اور دیکھتے ہین کہ وہ بالکل اونکی بات نہین سنتا اور بیدار نہین
ہوتا تو پھر وہ عامل ڈرتے ہین اور گھبراتے ہین یہ حالت اونکے طبیعت کی بسبب

شرکت خیال کے معمول پر منتقل ہو جاتی ہے اور اوسوقت معمول کو تکلیف ہوتی ہے بلکہ اوسکو تشنج پیدا ہو جاتا ہے اس سبب سے عامل کو اور بھی زیادہ خوف ہوتا اور حالت معمول کی بگڑتی جاتی ہے جب نوبت زیادہ پہنچتی ہے تو ڈاکٹر صاحب بولائے جاتے ہیں کہ ڈاکٹر صاحب بھی ایسے ہی ناتجربہ کار اس معاملہ میں ہوتے ہیں اور جو تجویزیں وہ اسواسطے کرتے ہیں کہ سونے والا بیدار ہو جاوے اون تجویزون سے فقط ضرر ہی پیدا ہوتا ہے جب کبھی ایسی نوبت ہو تو دو باتیں یاد رکھنی چاہئیں ایک تو یہ ہے کہ جبتک کوئی آزمودہ کار عامل موقع پر موجود نہو تبتک ہرگز یہ عمل کسی پر کرنا چاہیے لیکن اگر کیا بھی جاوے تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ یہ خواب مقناطیسی ہمیشہ نافع ہوتا ہے اور دوسرے یہ کہ اگر بیدار کرنے کا طریق صحیح نہ معلوم ہو تو جلدی اور گھبراہٹ کے ساتھ جو تجویز بیدار کرنے کی کیجاویگی اوس سے نقصان ہوگا اور طریق صحیح بیدار کرنے کا یہ ہے کہ جس ترکیب سے عمل کیا گیا ہے اوسکے بالعکس ترکیب کرنی چاہیے یعنی ترکیب عمل کرنے کی یہ ہے کہ سر سے اور چہرے سے شکم تک ہاتھ برابر متصل جسم معمول کے اوتارے جاوین اور عمل کے اوتارنے کی یہ ترکیب ہے کہ شکم سے چہرے اور سر کی طرف اولٹے طور پر ہاتھ اوتارے جاوین عامل کو چاہیے کہ اپنی طبیعت کو قابو مین رکھے اور اولٹی ترکیب کرے کسی شخص کو دخل نہ دینے دے اسواسطے کہ ناقص اشتغال مقناطیسی بہت نقصان کرتا ہے دوسرے یہ کہ اگر عامل اولٹی ترکیب عمل نہ اوتار سکے تو سب سے اچھا طریق یہ ہے کہ سونے والے کو اوسوقت تک سونے دے کہ جبتک وہ خود بیدار ہو اگر یہ عمل کیا جاوے اور سونے والے سے کسیطرح کی مزاحمت نہ کیجاوے تو اس عمل میں کچھ زیان نہیں کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا تین یا چار یا بارہ یا چوبیس بلکہ اڑتالیس گھنٹے تک سوتا ہے لیکن اگر بلا مزاحمت اوسکو سونے دین تو ایسا شاذ ہوتا ہے کہ ایک یا دو گھنٹے سے زیادہ سوتا ہو جس حالت مین

خواب بہت دیر تک قائم رہتا ہے اون مین مداخلت اور اثر بہت ناقص معمول پر کیا
جاتا ہے یہ بات بہت بیجا ہے اور مداخلت نہ کرنی چاہیے سب سے اچھا طریق یہ ہے
کہ نبض کو دیکھین اور تنفس کو دیکھین تو معلوم ہوگا کہ سونے والے کو کچھ تکلیف نہین ہے
اور کسیطرح کا نقصان اوسکو نہین پہونچا ہے اور یقین ہوگا کہ جیسے معمولی نیند مضر نہین ہوتی
اور غیر واجب عرصہ تک قائم نہین رہتی ویسے ہی مقناطیسی خواب بھی نہ مضر نہ زیادہ عرصہ تک رہتا ہے
مگر ہان مین اس بات کا ذکر کر رہا تھا کہ معمول کی حالت ایسی ہوسکتی ہے کہ اوسکو تکلیف
کی خبر نہین ہوتی اور مین نے بیان کیا تھا کہ جہان یہ بات منظور ہو تو عمل مقناطیسی کرنا
سب سے اچھی سبیل ہے حقیقت مین اس عمل مین کچھ بھی زیان نہین اور عامل کو اختیار
ہے کہ جب تک اوسکی مرضی ہے تبتک یہ بیخبری رہے اور دوبارہ عمل کرنیکی ضرورت
نہین ہوتی مین بلاتامل یہ بات کہتا ہون کہ اگر عامل آزمودہ کار ہو تو کچھ بھی ضرر نہین ہوتا
الا ایک مشکل ہوتی ہے کہ ہم ہمیشہ فوراً خواب پیدا نہین کرسکتے ہین اور جب کوئی صدمہ
کسی پر دفعتاً پہونچے تو اتنا وقت نہین ہوتا کہ دیرتک عمل کیا جاوے لیکن اگر مشاق
اور آزمودہ کار عامل ہون اور اس عمل کا رواج کثرت سے ہو تو دفعتہً خواب کا پیدا کرنا
حاصل ہوسکیگا یہ بات ضرور ہے کہ انگلستان کے آدمیون پر یہ عمل اتنی جلدی نہین
چلتا ہے جتنی جلدی اور ملک کے آدمیون پر چلتا ہے ڈاکٹر اسڈیل صاحب کلکتہ مین
دیسی آدمیون پر جب عمل کرتے ہین تو کبھی خطا نہین ہوتی لیکن گاہ گاہ فرنگستان
کے آدمیون پر عمل نہین چلتا اور اس سبیل سے ڈاکٹر صاحب موصوف نے عمل جراحی
بہت لوگون پر اسطور پر کیے ہین کہ اونکو تکلیف نہین ہوئی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف
کی امداد کے واسطے بہت عامل ہندوستانی ہین اور یہ مددگار عمل کرتے ہین اور
کبھی خطا نہین کرتے انگلستان مین اس درجہ تک کامیابی اس عمل مین نہین ہوتی
بالفعل ہمکو اس عمل مین بخوبی دستگاہ حاصل نہین ہے لیکن ہمکو چاہیے کہ سرشتہ علم یہ

اوسکو آزماوین ہمکو چاہیے کہ امراض مزمنہ مین اور ایام وضع حمل کے کچھ عرصہ پہلے
مریض اور حاملہ مستورات پر اس عمل کو کرتے رہین تاکہ جسوقت ضرورت ہو فوراً عمل
چل جاوے یہ بات ممکن ہے کہ تندرست آدمیون کو ترغیب دیجاوے کہ یہ عمل اپنے اوپر
ہونے دیا کرین تاکہ حالت ضرورت مین کارآمد ہو اور قطع نظر ان سب باتون سے اور یہ
بات ممکن ہے کہ جون جون تحقیقات اس علم مین زیادہ ہوتی جاوے ایسی سبیل دریافت
ہوتی جاوے جس سے ہماری قوت مقناطیسی روز بروز مترقی ہوتی جاوے حتی کہ
جسوقت جی چاہے اوسوقت عمل کا اثر ہوجاوے - بعض بعض عاملون کی تحقیقات
سے دریافت ہوتا ہے کہ یہ زیادتی قوت عمل مقناطیسی حاصل ہوجاتی کچھ خیالی نہیں ہے
بلکہ صداقت ایسی معلوم ہوتی ہے کہ جب بچے چھوٹی عمر کے ہون اونپر یہ عمل کیا جانا
شروع ہو تاکہ جون جون اونکی عمر زیادہ ہوتی جاوے وہ قابل اس بات کے رہین
کہ اونپر عمل ہو سکے ہم بچون کو اسواسطے تیرنا سکھاتے ہین کہ عندالضرورت پانی کے
ضرر سے محفوظ رہین اسیطرح اس عمل کا اثر اونپر ہوتا رہے تو بہت خوب بات ہو
تاکہ جب ضرورت ہو تو عمل مذکور کارآمد ہو اگر ایک بار اونپر عمل ہوجاوے تو پھر اوسکا
اثر آسانی سے قائم رکھ سکتے ہین اگر ہم ایسا کرین تو فقط یہی بات حاصل نہوگی کہ
جنپر یہ عمل کیا جاتا ہے اونکو فائدہ ہوتا رہے بلکہ جب کثرت عمل کی ہوجاویگی اور بہت
معمول ہوجاوینگے تو بہت سی باتین اور زیادہ اس علم کی معلوم ہوتی جاوینگی اور اس علم
کو بہت ترقی ہوگی اگلے خط مین بھی ہین آثار عمل مقناطیسی کا ذکر کرونگا فقط

پانچوان خط

سونے والا اکثر اس باب مین عامل کے بس مین ہوتا ہے کہ کب تک سووے عامل کو اختیار ہے کہ معمول کے سونے کا وقت معین کر دے خواہ تھوڑا خواہ بہت اور اگر معمول نے اوس عرصہ تک سونے کا وعدہ کرے تو برابر اوسوقت تک سوویگا حتی کہ پل کا فرق نہین ہوگا جب وہ عرصہ پورا ہوجاویگا تو سونے والا ناگاہ جاگ پڑیگا اور فوراً اثر عمل کا خودبخود بلا کسی تدبیر کے جاتا رہتا ہے اس اختیار عامل کا فائدہ ظاہر ہے خصوصاً اوس حالت مین کہ جب معمول کو کچھ تکلیف ہو یا عمل جراحی اوسپر کرنا منظور ہو لیکن اگر عامل کوئی وقت مقرر نہ کرے تو سونے والا خودبخود جاگ جاتا ہے الا کوئی زیادہ دیر تک اور کوئی کم دیر تک سوتا ہے معمولی بات یہہ ہی کہ گھنٹا دو گھنٹے تک سوتے ہین بعض اوقات خصوصاً اوس صورت مین کہ سونے والے سے بہت سے سوالات کیے جاوین اور اوسکو جواب دینے مین بہت کوشش کرنی پڑی معمول کہتا ہی کہ مین تھک گیا ہون اور کہتا ہی کہ مجھے جگا دو ایسی حالت مین سب سی بہتر یہ بات ہی کہ اوسکی خوشی کردین اور اوسکو جگا دین نہین اسواسطے کہ زیادہ محنت سی اوسکو نقصان پہونچتا ہی سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے کہ جب اوس سی دریافت کیا جاوے کہ کب تک سوتا رہیگا تو وہ ٹھیک ٹھیک عرصہ بتا دیتا ہے اور یہ قدرت اوسکو دونون حالتون مین حاصل ہوتی ہے یعنی اون حالتون مین کہ خواہ عامل عرصہ خواب مقرر کردے خواہ نہ کرے اور اگر تھوڑی تھوڑی دیر بعد اوس سے پوچھا جاوے کہ اب کتنی دیر باقی رہی ہے تو جتنا

عرصہ باقی رہا ہوگا ٹہیک ٹہیک بتا دیگا یہ اثر عمل مقناطیسی نہایت نمایاں اثر ہی اسواسطے
کہ اس قدرت کے حاصل ہونے مین ہمکو آثار پیشین بینی کے ظاہر ہوتے ہین خصوصاً اوسحالت
مین کہ عامل نے سونے کے واسطے کوئی خاص عرصہ مقرر نہ کیا ہو بعض معمول ایسے
ہوتے ہین کہ اونکو سوتا اوسکے اور قدرت پیشین بینی کی حاصل نہین ہوتی اگر مختلف
سونے والون سے پوچھا جاوے کہ تم کیونکر جانتے ہو کہ اتنا عرصہ سونے کا باقی رہ گیا
ہے تو ایک مختلف سبیل اس بات کی جاننے کی بتاتے ہین لیکن اکثر یہ کہتے ہین
کہ ہمکو تعداد منٹ جتنے عرصہ تک ہمکو سونا ہے آنکھون کے سامنے نظر آتی ہے اوسکے
ذریعہ سے ہم جان جاتے ہین جب مین غائب بینی کا ذکر کرونگا تو اوسمین تشریح ایک
معمول کے بیانات کی جسپر مین نے خود عمل کیا تھا لکھونگا جو جو بیان وہ کرتا جاتا تھا اوسوقت
مین لکھتا جاتا تھا اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب اول ہی مرتبہ کسی شخص پر خواب مقناطیسی
پیدا کیا جاوے اور زیادہ تر اوسحالت مین کہ کئی مرتبہ اوسپر یہ عمل ہو چکا ہے تو اگر اوس سے
دریافت کیا جاوے کہ سب سے بہتر سبیل اور ترکیب تم پر عمل کرنے کی کونسی ہے تو
وہ بتا دیتا ہے یہ بھی بتا دیتا ہے کہ جب عمل ہو جاویگا تو کیا کیا قوت اوسکو حاصل
ہوگی اور کب خاص خاص آثار نمایاں ہونگے معمول ٹھیک ٹھیک بتا دیتا ہے
کہ کوئی خاص اثر پیدا ہونے کے واسطے کتنے مرتبے اوسپر عمل کرنا چاہیے اور یہ بھی
کہ عمل مذکور دن مین ایک بار یا دو بار یا دو دن مین ایک بار یا علی ہذا القیاس کس کس
عرصہ کے بعد کرنا چاہیے یہ بھی ایک ظہور پیشین بینی کا ہے اور حالت اعلی مین یہ
حال ہوتا ہے کہ بعض بعض واقعات کا حال معمول اول ہی کہدیتا ہے مثلاً وہ
بتا دیتا ہے کہ کوئی خاص بیماری اوسکو کب ہوگی اور کب تک رہیگی لیکن اس حال
کا بھی باب غائب بینی مین مذکور ہوگا ❊
اگرچہ عموماً معمول کو جاگنے کے بعد واقعات خواب کا حال یاد نہین رہتا لیکن بات

ہمیشہ نہین ہوتی ہے بعض کو کچھ کچھ اور بعض کو تمام حال یاد رہتا ہے لیکن اوس حالت مین
بھی کہ معمول کو خود بخود خواب کا حال یاد نہ رہتا ہو عامل کو اختیار ہے کہ حالت خواب مین
اوسکو حکم دے کہ خواہ تمام خواہ تھوڑا سا حال یاد رکھے اور اس حکم کے سبب سے جب وہ
جاگیگا تو خواہ تمام خواہ تھوڑا حال مطابق حکم عامل کے اوسکو یاد رہیگا مین نے یہ ذکر
اوس جگہ کر دیا ہے جہان وقوف دوگانہ کا ذکر کیا تھا یہان مکرر اسواسطے لکھا جاتا ہے
کہ اس سے عامل کا اختیار معمول پر ثابت ہوتا ہے عمل مقناطیسی کے تجربہ مین یہ بات
اکثر مناسب ہوتی ہے کہ معمول کو اختیار دیا جاوے کہ حالت خواب مین جو کچھ گذرا ہے
اوسمین سے بعض بعض باتین یاد رکھے اور غالب ہے کہ اون صورتون مین جنمین معمول
خود بخود خواب کا حال یاد رکھتا ہے درحالیکہ عامل چاہے تو یہ اختیار اوسکو حاصل ہوگا
کہ معمول کو خواہ تمام خواہ جتنا عامل چاہے اوتنا حال فراموش ہو جاوے یہ بات بھی حاصل
ہونی مناسب ہوتی ہے مین اس بات کا ذکر کر چکا ہون کہ جب معمول سوتا ہے تو
اوسکو خوابہاے پیشین کی حالت سے ایک ربط ہوتا ہے اور اونکا حال بقدر قوت
حافظہ کے یاد رکھتا ہے۔ اغلب ہے کہ جن لوگون پر نوبت خواب بیداری خود بخود
بلا عمل مقناطیسی کے گذرتی ہے اونکو ایسی حالتہاے سابق کا حال یاد رہتا ہوگا لیکن
مجھکو بخوبی نہین معلوم ہے کہ یہ بات تحقیق دریافت ہوئی ہے یا نہین ؛

یہ امر جو معمول کی نسبت پایا جاتا ہے کہ جاگنے کے بعد بعض کو تمام بعض کو تھوڑا
حال خواب کا یاد رہتا ہے یا فراموش ہو جاتا ہے وقوف دوگانہ کا نتیجہ ہے لیکن
یہ بات اوس امر سے بالکل جدا ہے کہ عامل کے حکم سے معمول کا حافظہ بالکل زائل ہو جاتا ہے
آگے مین اس بات کا ذکر کرونگا کہ قوت حافظہ معمول کی بالکل عامل کے اختیار مین
ہوتی ہے۔ چنانچہ عامل کو اختیار ہے کہ جو بات معمول کو بلا مزاحمت عامل یاد رہتی ہے
اوسکو اپنی مرضی سے بھولا دے عامل یہانتک بھولا سکتا ہے کہ معمول نہ فقط یہ بات

بھول جاتا ہے کہ خواب ہا ہے بیشتین مین کیا کیا ہوا تھا بلکہ یہانتک بھول جاتا ہے کہ اوسپر کچھ بھی بہلا عمل مقناطیسی ہوا ہی نہین تھا اور کبھی بسپہلے پا ہی نہین سونے والا اکثر خود بخود اپنا نام بھی بھول جاتا ہے اور اگر خود بخود نہ بھول جاوے تو عامل کو اختیار ہے کہ اپنی مرضی سے بھولا دے یہ ایک اور ثبوت اس بات کا ہے کہ عامل کو اپنے معمول پر
ایک اور ثبوت عامل کے اختیار کا یہ ہے کہ اگر چاہے تو معمول پر یہ حالت پیدا کر دے کہ معمول نہ اپنا ہات نہ ٹانگ ہلا سکے نہ بول سکے نہ اوٹھ سکے اور نہ بیٹھ سکے عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر یہ نوبت گذر جاوے کہ جب عامل چاہے معمول کے ہات پیر اکڑ جاوین اور جب چاہے یہ تشنج جاتا رہے غرضکہ عامل کو معمول کی رگ رگ پر اور ہر پٹھے پر جسکی حرکت اختیاری ہوتی ہے اختیار کامل حاصل ہوتا ہے ؛
عامل معمول مین یہ بات پیدا کر سکتا ہے کہ جو حرکت عامل کرے اور جسطرح کی آواز اوسکی ہو معمول اوسکی فوراً نقل کا لاصل کر دے اگر عامل عربی یا سنسکرت یا انگریزی بولے اور بولے بھی اسطرح کہ نہایت سرعت سے تو باوجودیکہ معمول کوئی اِن زبانون مین سے جانتا بھی نہو ویسی ہی زبان بولتا جاویگا اور ایسی ایسی ٹھیک نقل کریگا کہ سننے والون کو اکثر کچھ بھی تمیز نہین ہوگی اگر عامل ہنستا ہے تو معمول بھی فوراً ہنستا ہے اگر عامل کسیطرح کی حرکت کرے تو بعینہ وہی حرکت معمول بھی کرتا ہے اور یہ حرکت بھی اوسحالت مین کرتا ہے کہ جب اوسکی آنکھین بھی بند ہوتی ہین اور عامل بھی اوسکے پیچھے کھڑا ہوتا ہے کہ جہان اوسکی آنکھین کھلی بھی ہوتین تو بھی اوسکو دیکھہ نہین سکتا تھا جب سونے والا جاگ جاوے اور اس سے کہا جاوے کہ عامل کی نقل کرے تو اگرچہ اوسکو عرصہ بھی فکر اور تامل کے واسطے دیا جاوے تو بھی اوس سے نقل نہین ہوسکتی ؛
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول حالت خواب مین سواے عامل کے اور کسی کی آواز نہین سنتا ہے یا اگلا کوئی حرکت کیجاوے تو اوس سے آگاہ نہین ہوتا لیکن عامل کو اختیار ہے کہ

اپنی مرضی سے رفع کر دی اور کسی شخص کے ساتھ معمول کا ربط قائم کر دے اکثر یہ بات اسطرح پر پیدا ہو جاتی ہے کہ عامل کسی شخص کا ہاتھ معمول کی ہاتھ سے ملا دے بعض صورتوں میں ایسا ہوتا ہے کہ عامل کو معمول سے اس بات کی کہنے کی ضرورت ہوتی ہے کہ فلانی شخص کے ساتھ بات کرو اور اوسکے مقلد ہو اور جب یہ بات کی جاتی ہے تو پھر اوس شخص مین اور معمول مین ویسا ہی ربط ہو جاتا ہے جیسا پہلے عامل کے ساتھ تھا - اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب اس شخص بیگانہ کو معمول کے ساتھ ربط حاصل ہو گیا تو پھر اس بات کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ بار دیگر معمول کو عامل کو سونپ دے ورنہ عامل کے ساتھ ربط نہین ہوتا جبتک ایک آدمی سے دوسری کی طرف معمول اسطرح پر منتقل کیا جاتا ہے تو وہ چونک پڑتا ہے جاگ نہین جاتا عامل کو اختیار ہے کہ معمول کے خیالات اور خواہش اور میلان طبع کو نمایان اور برانگیختہ کر دے اور یہ بات بھی کئی صورتون سے حاصل ہوتی ہے خواہ عامل بذریعہ علم قیافہ یہ بات کرے خواہ فقط اپنی خواہش کے اعلان سے - علم قیافہ کا ذکر پیچھے کیا جاویگا عامل کو اختیار ہے کہ معمول کو خواہ خوش خواہ اوداس خواہ خفا خواہ فیاض خواہ خسیس خواہ مغرور خواہ خودبین خواہ سلیم الطبع خواہ شجاع خواہ ڈرپوک خواہ مایوس خواہ گستاخ خواہ مؤدب جیسا چاہے ظاہر کر دے خواہ یہ اثر پیدا کر دے کہ معمول گانے لگے یا رونے لگے یا ناچنے لگے یا بندوق چلانے لگے یا مچھلی کا شکار کرنے لگے یا نماز پڑھنے لگے یا وعظ کہنے لگے یا بحث جلی کرنے لگے یہ سب باتین عامل کی مرضی سے معمول کرسکتا ہے اور سوا اِنکے اور بہت سی باتین فقط عامل کے حکم سے کرسکتا ہے چنانچہ مین نے ان باتون کو ہوتے اکثر دیکھا ہے بلکہ خود پیدا کی ہین مین نے ایک معمول کو علم مقناطیس حیوانی پر اور حفظ صحت پر بھی درس دیتے سُنا ہے مین نے بعض معمول کو منہ سے بہت اچھی نماز اور بیانات شاعرانہ سنے ہین اور طرفہ یہ ہے کہ جب وہ جاگے تو ہرگز ویسی تقریر اوس سے نہین ہو سکی آگے بیان کیا جاویگا کہ یہ سب باتین اوس حالت مین کیونکر ہو سکتی ہین کہ

معمول پہ نوبت خواب نہو بلکہ بیدار ہو — مین نے بہی ان تجربات مین دیکہا ہی اور اور لوگون نے بہی لکہا ہے کہ ان حالتون مین معمول کی آواز اور اوسکا انداز بہت اچہا ہوتا ہے اور جو کچہ وہ ادا کرنا چاہتا ہے خواہ زبان سے خواہ جسم کی حرکت سے وہ بطور کامل ادا ہوتا ہے غرور اور انکسار اور خوف اور مہربانی اور پارسائی اور فکر اور اور جو خیالات اوسکے دل مین آتی ہین اور اون خیالات کی سبب سے اوسکے جسم کو حرکت ہوتی ہے اور چہرہ اور اور انداز سے وہ خیالات سب ادا ہوتی ہین تو ایسی خوبی کے ساتہ ادا ہوتے ہین کہ مصورون کو چاہیے کہ اونکو غور کے ساتہ اور توجہ سے دیکہین تا کہ اوسی انداز پر اپنی تصویرون کو بناوین اور خوبی یہ ہے کہ یہ سب ادائین اون لوگونمین بہی دیکہی جاتی ہین کہ جو بیعلم ہین اور اگر اونکو جگا کر اونکی تقلید کرائی جاوے تو ہرگز اونسے نہین ہوتی ہین پہلے بیان کر چکا ہون اور اب مکرر کہتا ہون کہ جو معمول اچہی اعلی طبیعت رکہتی ہین اونکے انداز حالت خواب مقناطیسی مین اعلے تر ہو جاتے ہین اور علاوہ اسکے یہ کہ اگر اونکے خیالات اعلی کو دانستہ برانگیختہ کیا جاوے تو چہرہ کی ادا اور جسم کی حرکت اور انداز مین ایسی خوبصورتی اور صفائی اور علو پایا جاتا ہے کہ آج تک اعلی اعلی مصورون مین سے کسی نے نہ ایسی انداز اور ادا کہینچی ہے نہ کسیکے ذہن مین ایسی ادائین اور انداز آئے ہین اگر تمام مصور جانتے جیسا کہ بعض بعض جانتے ہین کہ یہ آثار مقناطیسی مصورون کیواسطے الہام غیبی ہین تو وہ گہنٹون تک اونکو دیکہتے رہتے اور اونکی نقل کرتے غالب ہی کہ بعض بعض مصور جو زمانۂ سابق مین نامی تہے ہو نہون نے ایسا کیا ہو بہر حال جو کارنامے بڑے بڑے مصورون کے دیکہے جاتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ ایسے ہی آثار مقناطیسی کی نقلین ہین گو پوری نقلین نہین مجکو یقین ہے کہ جسطرح اب بڑے بڑے مصور اعضا کی شکلون کے کہینچنے کیواسطے جسم عریان کو دیکہکر نقل کرتے ہین اسیطرح ادا کی نقل کرنے کیواسطے ظہور آثار مقناطیسی کو دیکہا کرینگے — چنانچہ میرے علم مین ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک

ایک عامل مقناطیسی ایک شخص پر عمل کر رہا تھا اور ایک شخص نامی مصور جسکو اچھا مذاق اس فن مین حاصل تھا وہان موجود تھا اوسنے جو انداز چہرہ معمول کا دیکھا تو عامل سے یہ تجویز کی کہ ایک وقت معین پر آیندہ پھر عمل کرے تاکہ ایک بہت نامی مصور اوسکو دیکھکر اوسکے مطابق تصویر کھینچے ابتک یہ ارادہ اوسکا اس سبب سے پورا نہین ہوا کہ جو مصور اور اور لوگ آنے والے تھے وہ مسافت ہاے بعید پر رہتے ہین مین نے ایک عورت پر جسکی چودہ پندرہ برس کی عمر تھی یہ عمل ہوتے دیکھا اوس لڑکی کے ماباپ غریب آدمی تھے جسوقت اوسپر عمل کا اثر ہوا تو اوسکے چہرے کی ادا ایسی معشوقانہ اور خوبصورت معلوم ہوئی کہ مجکو اوسکے بیان کرنے کی قدرت حاصل نہین ہے دنیا مین ایسا انداز معدوم ہے اگر ہوتا ہوگا تو بہشت مین ہوتا ہوگا یہ خوبصورتی زیادہ تر اوسوقت نمایان ہوئی کہ جب اوسکے خیالات پارسائی برانگیختہ کیے گئے اور کچہ گانا شروع ہوا اوسکے چہرے پر ایسا منور حسن تھا کہ دیکھنا تو کیا میرے خیال مین کبھی نہین آیا تھا جو جو مقامات سر اور مغز کے از روے علم قیافہ خیالات اعلے کے مقام ہین وہ اس عورت کے سر اور مغز مین بخوبی نمایان تھے اور جو جو مقام خیالات اسفل کے مقام ہین وہ کم نمایان ہوئے *

غرضکہ خصوصیت ان آثار مقناطیسی مین یہ ہے کہ نہایت سچے آثار ہوتے ہین اور تعجب کہ اونکے سچے ہونے کو اکثر لوگ جو مرتبہ اول ہے اونھین دیکھتے ہین اس بات کی دلیل گردانتے ہین کہ یہ آثار در اصل ساختہ ہوتے ہین اگر معمول تربیت یافتہ نہو تو گو حالت خواب مین اوسکے اشارہ اور اطوار سے آراستگی اور ترقی پائی جاتی ہے پہ کچہ نہ کچہ بات کبھی باقی رہتی ہے جس سے اوسکا غیر تعلیم یافتہ ہونا ثابت ہوتا ہے جب ایسی شخص پر عمل کیا جاتا ہے کہ جو تعلیم یافتہ ہو تو ایسے خوبصورت اور اچھے آثار نمایان ہوتے ہین کہ سب دیکھنے والے خوش ہوتے ہین *

ایک بات لائق ملاحظہ کے ہے کہ حالت خواب مقناطیسی مین معمول پر بہ نسبت انکی
رسمی حالت کے راگ کا زیادہ اثر ہوتا ہے جتنے آدمیون پر ہین نے عمل ہوتے دیکھا
ہے ہین نے دیکھا ہے کہ اونکے چہرے روشن ہو جاتے ہین اور جیسا راگ گایا
بجایا جاتا ہے ویساہی اونکے انداز اور حرکات مین تغیر ہوتا جاتا ہے اگر ناچ کا باجا
ہو تو معمول ناچنے لگتا ہے اور اگر معمول فرقۂ آراستہ مین سے ہو تو اوسکے ناچنے مین
ایک لطافت پائی جاتی ہے اگر غیر تربیت یافتہ ہو تو اکھڑپن ہوتا ہے مین نے یہ اثر دونو
فرقون پر یعنی تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ پر دیکھا ہے حالانکہ اونکی اصلی حالت مین اونھون نے
نے ناچنا نہین سیکھا تھا اگر ایسے شخص ہون کہ اونکو درحقیقت کچھ شوق علم موسیقی سے
نہو تو بھی حالت خواب مقناطیسی مین آثار اونپر نمایان ہوتے ہین لیوس صاحب کے
تجربات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ جن شخصون پر اول ہی عمل کیا جاوے اگر راگ
بھی ساتھ ہی گایا بجایا جاوے تو خواب مقناطیسی زیادہ آسانی سے پیدا ہو سکتا ہے
چنانچہ یہ بات لکھی چلی آتی ہے کہ جادوگر ہمیشہ راگ کو ایک جزو اپنے عمل کا سمجھتے
ہین جب جادوگر یہ چاہتا تھا کہ اپنے معمول کو صورتین دکھاوے یعنی خواب بیداری
مقناطیسی حاصل کرے تو ہمیشہ راگ اور دھونی دینا اپنے عمل مین ایک جزو اعظم سمجھتا تھا

فقط اتنی ہی بات نہین ہے کہ جس جس طرح کے خیالات معمول کے دلمین برانگیختہ کیے جاوین
اونکے مطابق ہی اوسکے جسم کی حرکات اور اوسکا انداز ہر طرح پر ہو جاتا ہے ایسا جیسے سچ
اصل ہونا چاہیے بلکہ یہ سچا پن ہر بات پر جو کچھ وہ منہ سے کہے صادق آتا ہے اگر
اوس سے ایسے سوالات کیے جاوین جنکو وہ یقیناً ایسا سمجھتا ہے کہ جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے
یا جو کچھ اوسپر گذر رہا ہے اوس سے باہر ہے تو وہ ہمیشہ اون سوالات کے جواب دینے
سے انکار کرتا ہے دیکھنے والا اکثر نادانستگی مین بھی اور نیز اوسکے مطلب کو نہ سمجھنے کے
سبب سے ایسے ایسے سوالات کرتا ہے کہ جس سے سونے والا بہک جاوے لیکن حالت خواب مین

جتنی باتین عجیب نمایان ہوتی ہین اون مین بڑی بات یہ ہی کہ اکثر سونے والا انکار اسکی ساتہ ایسے الفاظ موںہہ سے کہتا ہے کہ مین ٹھیک ٹھیک نہین جانتا ہون مین یقیناً نہین کہہ سکتا ہون خواہ یہ بات ہو یا نہو مین دیکہہ نہین سکتا ہون جو کچہ مین جانتا یا دیکہتا نہین ہون وہ بات مجھے کہنی نہین چاہیے اور جب ایک بار سونے والا کسی چیز کو دیکہتا ہے یا جان لیتا ہے تو وہ اوسپر قائم رہتا ہے یہ سچاپن جو معمول مین ہوتا ہے اسکے سبب سے اگر تجربات بطور مناسب کیے جاوین تو بڑا فائدہ ہے *

مجکو ہمیشہ اس بات سے اعتراف رہا ہے کہ جب عمل مقناطیسی روپیہ کی طمع پر کیا جاوے تو دہوکہ دہی کا امکان ہے اور مجھے یقین ہے کہ ایسی صورتین بہی واقع ہوئی ہین کہ بعض بعض حالتون مین ایسے معمول جنپر آثار مقناطیسی فی الحقیقت نمایان ہوتے ہین فریب دہی کے مجرم ہوئے ہین یہ بات اسطرح ہوسکتی ممکن ہے کہ فرض کیجیے کہ ایک شخص ایسا ہے جسپر حقیقت مین عمل مقناطیسی ہوتا ہے لیکن یہ شخص طامع ہے اور اپنی قدرت کا جو عمل مقناطیسی کے سبب سے اوسکو حاصل ہوتی ہے گھمنڈ رکہتا ہے اب فرض کیجیے کہ اس شخص پر جلسہ عام مین عمل کیا جاوے اور فرض کیجیے کہ اوس خاص موقع پر اوسکو معلوم ہو کہ جو جو قوتین مقناطیسی اوسکو ہمیشہ حاصل ہوتی تہین وہ اوسوقت روبہ کمی رکہتی ہین اور یہ بات اسطرح ہوسکتی ہے کہ اوسوقت سے پہلے کئی مرتبہ اوسپر عمل ہو چکا ہو اور زیادہ محنت کے سبب سے اب وہ تہک گیا ہو تو ایسی حالت مین دو باتین ظاہر ہین ایک تو یہ کہ اوسکے گھمنڈ مین فرق آتا ہے دوسرے اوسکو روپیہ کے حاصل ہونے کی امید کم ہو جاتی ہے اور فرض کیجیے کہ اس شخص کو راستی اور شرافت کا بہی خیال کم ہے تو ممکن ہے کہ ایسا شخص اپنی کمی قوت کا فریب سے عوض کر دینے کی کوشش کریگا مجھے تو خود یقین ہے کہ کبہی ایسا ہوا ہے کہ بعض معمولون نے جنکے قوا مقناطیسی مین عموماً کچہ شک نہین ہوتا بعض اوقات جب وہ زیادہ تہک گئے ہین یا کسی اتفاق سے اونکی حالت بہ نسبت سابق کم رو

ہوگئی ہی اس باب مین کوشش کی ہی کہ دہوکہ دہی سے خطا عمل کو چھپا دین بیشک ایسی
حالت مین یہ تو یقین ہوسکتا ہے کہ ایسے اشخاص کو قوت مقناطیسی حقیقی بعض اوقات
مین حاصل ہوتی ہی اور انھون نے ذرا ایمانی فقط اسواسطے کی کہ روپیہ کی ایصال مین کمی
نہو یا جلسۂ عام مین خفیف نہون لیکن جو شہادت عمل مقناطیسی کی باب مین اوقات دہوکہ دہی
مین پائی جاوی اوسکو مین شہادت معقول نہین سمجھتا ہون سب سے اچھی یہ بات ہی کہ جس شہادت
کچھ بھی شک حائد ہو اوس شہادت کو محسوب نہین کرنا چاہیے اگر ہم دریافت کرنا چاہین
تو بہت شہادت ایسی ملیگی جسپر کچھ بھی شبہہ عائد نہین ہوسکتا اور مین اون تجربات پہ
ہمیشہ شبہہ رکھتا ہون جن مین عامل عمل کرنے کا پیشہ رکھتے ہین اور معمولون کو اجرہ
دیا کرتے ہین یہ بیانات جو مین نے کیے حالت غائب بینی مین خصوصاً راست آتی ہین
مگر مین نے اس موقع پر بھی اونکو اسواسطے بیان کیا ہے کہ حالت اسفل پر بھی یہ بیانات
صادق آتے ہین جب مین حالات اعلی کا بیان کرونگا تو یہ ذکر پھر مختصراً کرونگا*

ہنوز مین نے یہ بات مشرح نہین بیان کی ہے کہ عامل کو نئے آدمی پر اول ہی عمل کرنے مین
دشواری معلوم ہوتی ہے اور جب کئی بار ایک شخص پر عمل کیا جاتا ہے تو آسانی ہوتی جاتی
ہی اکثر ایسا ہوتا ہی اور مجکو خاص ایسا تجربہ ہوا ہے کہ جب معمول پر مرتبۂ اول کیا گیا تو
باوجودیکہ نہایت محنت سی اور عرصہ تک عمل کیا گیا گھنٹے دو گھنٹے تک عمل کا اثر نہین ہوا لیکن
جب معمول پر متواتر عمل کیا گیا تو کبھی ایک دو دن کی عمل کرنیکے بعد اور کبھی ایک ہفتہ اور
کبھی ایک مہینے کے بعد کبھی ایک منٹ کبھی نصف بلکہ چوتھائی منٹ مین معمول کو نہایت
گہرا خواب آگیا ہے بلکہ بعض معمولون کی یہ نوبت ہوجاتی ہے کہ فقط ایک نظر کی دیکھنی پر
اونپر غش کی نوبت گذر جاتی ہے بہت معمول البتہ ایسے ہین کہ اونکو یہ درجہ اثر پذیر ہونیکا
حاصل نہین ہوتا لیکن اسمین شک نہین کہ سب پر مشق کے سبب سی اور کثرت عمل کے
ذریعے سے نسبت سابق عمل کے اثر ہونے مین آسانی ہوجاتی ہے*

یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ جب پر آہستگی اور تدریج عمل کیا جاتا ہے اوس پر عمل مقناطیسی کے آثار بہت اچھی طرح نمایان ہوتی ہین بہرحال اگر ابتدا عمل مین خطا ہو یا حسب مراد عمل نہو تو ہمت نہ ہارنی چاہیے بہت سی ایسی صورتین لکھی ہوئی ہین کہ جن مین سو مرتبہ تک عمل کرنے مین بھی اثر نہین ہوا ہی لیکن جب ایکبار ہو گیا تو بہت کارگر ہوا اور نہایت عمدگی سے آثار عمل اونمین نمایان ہوئے جہانتک مجکو تجربہ ہوا ہے اوس سے مجکو یقین ہے کہ ہر شخص کو ہر شخص پر عمل کر دینے کی قدرت حاصل ہی گو یہ ملکہ مختلف اشخاص مین مختلف مرتبہ کا ہوتا ہے اور یہی مجکو یقین ہے کہ ہر شخص پر جو عمل کرنے والا ہے ہر عامل کا بشرط صبر اور محنت عمل ہو سکتا ہے یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے تکلیف کے رفع کرنے یا بیماری کو دور کرنیکے واسطے معمول پر خواب کا پیدا کرنا پر ضرور نہین ہی نتایج اور اور بہت سی خوبصورت آثار مقناطیسی اوس حالت مین بھی حاصل ہوتی ہین جب معمول کو خواب نہ آوے بلکہ وہ ہوش مین اور بیدار رہے —

اس بات کا ذکر آیندہ مشرح کیا جاویگا صبر اور محنت اور ہمت اس بات کی کہ ضرور میری محنت کارآمد ہوگی عامل عمل مقناطیسی کا مقولہ ہونا چاہیے یہ باتین عمل مقناطیسی کے واسطے بڑی امداد دینے والی ہین ✤

یہ بات معلوم ہوتی ہی کہ جن لوگون کا کوئی مزاج بہت قوی ہوتا ہی اوسکا اثر ضعیف مثال مزاج والے پر بہت جلد ہوتا ہی مثلاً جس شخص کا مزاج تیز صفراوی ہو اوسکا اثر اوس شخص پر جسکا مزاج دموی مائل بہ بلغمی ہو بہت جلد ہوتا ہے جس شخص کا سر بڑا ہوا اور طبیعت بہت چالاکی ہو اوسکو آسانی سے عمل کر لینے کا ملکہ حاصل ہوتا ہے اگر معمول کی عقل قوی اور طبیعت چالاک ہو تو اگرچہ عمل کا ہونا اوس پر محال نہین ہوتا لیکن دشوار ضرور ہو جاتا ہے اسواسطے کہ طبیعت کا جماؤ جو عمل کے اثر ہونے کے واسطے ضرور ہے اور معمول کا بالکل عامل کے اختیار مین ہونا جو عمل کے موثر ہونے کے واسطے لابدی ہے جا طبیعت سابق کم رو

مدکے حاصل نہین ہوتا جب تجربات جلسہ عام مین ایسے اشخاص پر کیے جاتی ہین جنپر پہلے
عمل نہین ہوا تو معمولون کو یہ بات حاصل نہین ہوتی کہ اپنی طبیعت کو بالکل عامل کی مرضی
پر چھوڑ دین شاید اونکی خواہش ہوتی ہے کہ خود عجائب آثار مقناطیسی کو دیکھین شاید بہت سے
لوگون کے سامنے عمل ہونیکے سبب سے اونکی طبیعت مین گھبراہٹ پیدا ہو جاتی ہے شاید
اونکو یہ خوف ہوتا ہے کہ لوگ اونکو ہنسین گے یا یہ احتمال ہوتا ہے کہ عمل کے ہو جانے
کے سبب سے بہت سی اسرار دریافت کر لیے جاوینگے اور ایسے ایسے خیالات سے وہ عمل
کے ہونیکا مقابلہ حتی الوسع ہو سکے کرتے ہین غرضکہ اس بات سے ناواقف کہ اپنی طبیعت کو
بالکل عامل کی مرضی پر چھوڑ دینا چاہیے وہ اپنی طبیعت کو اپنے قابو مین رکھتے ہین یہ
ایک دلیل اس بات کی ہے کہ جب عمل خلوت مین کیا جاتا ہے تو اکثر بہ نسبت اون صورتون
کے جب جلسہ عام مین کیا جاوے اچھی طرح چل جاتا ہے اس بات کی ایک دلیل کہ
غیر تعلیم یافتہ اشخاص پر اکثر عمل مقناطیسی جلسہ عام مین بہ نسبت اون لوگون کے
جو تعلیم یافتہ ہین اور علم رکھتے ہین زیادہ چل جاتا ہے یہ ہے کہ غیر تعلیم یافتہ کی طبیعت
کم خیالاک ہوتی ہین اسواسطے اونکی طبیعت عامل کے بس مین زیادہ ہو جاتی ہے
مین یہ بات بیان کر چکا ہون کہ فرنگستان کے لوگون کی نسبت ہندوستان کی
آدمیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ اثرپذیر ہوتی ہے اوس صورت مین بھی کہ جب
عامل بھی ہندوستانی ہون یہ بات مزاج پر موقوف ہے معلوم ہوتا ہے کہ حبشی بڑے
زبردست عامل ہوتے ہین اور یہ بھی کہ حبشیون کی طبیعت عمل مقناطیسی کی زیادہ
اثرپذیر ہوتی ہے چنانچہ حبش مین اور ہندوستان مغربی مین اسی سبب سے زیادہ سحر
ہوتا ہے اور لیوس صاحب کو جو حبشی ہین بلکہ عجیب عمل مقناطیسی کرنیکا حاصل ہے
ان صاحب کو ایسی قدرت حاصل ہے کہ شاذ کسیکو ہوتی ہے اور یہ صاحب بڑے
لائق ہین اونکو نہایت شوق اس علم کا ہے اور نہایت شریف آدمی ہین اور

فقط حال صحیح دریافت کرنیکا شوق رکھتے ہین اونکو حتی الوسع خود تحقیقات کرنیکے
واسطے بہت مدد دیتے ہین اور اونکو اس علم مین بہت مدد اور دستگاہ ہے ۔

جب عامل کو یہ قدرت حاصل ہوجاوے کہ معمول پر خواب کی نوبت آسانی سے اور
تھوڑے عرصہ مین پیدا کر سکے تو اکثر اوسکو یہ قدرت حاصل ہوجاتی ہے کہ بغیر ترکیب معروف
کی فقط اپنی مرضی ناگفتہ سے عمل کا اثر پیدا کردے چنانچہ مین نے خود ایسا کیا ہے چنانچہ ایکبار
ایک شخص باتون مین خوب مصروف تھا اور مین بھی خوب باتین کر رہا تھا مین اوس سے
قریب دو گز کے فاصلے پر ایک طرف کو بیٹھا تھا مین نے اپنے جی مین اوسپر عمل کرنیکا
ارادہ کیا اور ۲۵ پل کے عرصہ مین اوسکو خوب گہری نیند آگئی مین نے اوسکو اپنے
جی مین یہ حکم دیا کہ ایک گھنٹہ تک سوؤ چنانچہ وہ اتنے ہی عرصہ تک سویا اور جب وہ
بیدار ہوا تو مین نے اوس سے دریافت کیا کہ آپ اچھی طرح سوئے تو اوسنے کہا
کہ ہان خوب سویا لیکن آپ نے مجھسے یہ کہا ہی نہین کہ ہم عمل کرنا چاہتے ہین غرضکہ
عمل کے کرنے مین اکثر یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ معمول کو عامل کے ارادے کا علم ہو
یہ حال جو مین نے بیان کیا ہے مین تو یہ بات ہے کہ عامل اور معمول دونون ایک کمرے مین
قریب بیٹھے تھے لیکن یہ بات بھی کچھ ضرور نہین ہے اکثر اسطرحپر عمل ہوتے دیکھا ہے کہ
عامل ایک کمرے مین اور معمول دوسرے مین ایک اوپر کی منزل مین ہے اور ایک
نیچے کی منزل مین اور معمول کو کبھی اطلاع عامل کے ارادے سے پیشتر ہوئی ہے اور کبھی
نہین ہوئی حقیقت یہ ہے کہ جن معمولون کی طبیعت اس عمل کے اثر پذیر ہوتی ہے
اونپر اثر ہونے مین مسافت سے کچھ فرق نہین ہوتا یہ اثر جسکی ماہیت ہمکو معلوم نہین
کسی فاصلے پر مثل نور کے دوڑ جاتا ہے بہت سے حال ایسے لکھے ہوئے ہین کہ جنمین
مسافت معمول اور عامل مین بہت بعید ہے چنانچہ تمثیلاً مین ایک مرتبہ کا حال لکھتا
ہون کہ اوسکے مراتب مشرح مجھے خوب معلوم ہین اور خاص میری گھر کے ایک شخص

نوبت مذکور گذری تہی ٭

ماہ نومبر یا دسمبر سنہ ۱۸۵۱ء مین ایک روز شام کے وقت میرے گہر مین دعوت تہی اور اُس
موقع پر قریب پچاس آدمیون کے مرد اور مستورات موجود تہین لیوس صاحب بہی
وہان موجود تہے اونہون نے ایک جماعت کی جماعت پر عمل کیا اور کئی آدمیون پر
اثر ہوا چنانچہ جنپر اثر ہوا تہا اونمین ایک عورت میرے گہر کی تہی اُن پر کئی بار سابق مین بہی
عمل مقناطیسی ہو چکا تہا اور اونکی طبیعت بہت اثر پذیر عمل مقناطیسی کی ہے جسوقت اونپر
عمل ہوتا ہے تو اونکی آنکہین بند ہوجاتی ہین اور اونکو اپنے اعضا پر قدرت حاصل نہین
رہتی اور اور بہی کچہ آثار ہوتے ہین جو اونکو بخوبی معلوم ہوتے ہین لیوس صاحب کو یہ بات
نہین کہی گئی تہی کہ اس شخص پر عمل کا اثر ذرا سخت ہوا اسواسطے صاحب موصوف نے
کچہ تدبیر اوس اثر کے خفیف کرنے کی واسطے نہین کی انجام اوسکا یہ ہوا کہ معمول کو درد سر
پیدا ہوا یہ مرض اونکو یون بہی اکثر رہتا ہے اس موقع پر اونہون نے درد سر کے
ہونے کی یہ وجہ بیان کی کہ عمل کا اثر اونپر سے ہٹایا نہین گیا اور یہ درد سر دوسرے
دن تک قائم رہا دوسرے دن بعد فراغ درس کے مین لیوس صاحب سے ملا
صاحب موصوف نے دریافت کیا کہ فلانے شخص یعنی یہ شخص جسکا مین ذکر کر رہا ہون انکا
کسطرح ہین مین نے سب حال بیان کیا اور یہ بہی کہدیا کہ اونکے ذہن مین درد سر ہونیکا
کیا باعث ہے صاحب موصوف نے کہا کچہ خیال نکرو مین آج کسیوقت اونکی طرف
توجہ کرونگا اور اونکے سرکا درد دور کرونگا مین نے اونسے کہا کہ ضرور ایسا کیجیگا
اسواسطے کہ مین جانتا تہا کہ ایسا ہوسکتا ہے اور مین صاحب موصوف کے پاس سے
کسیطرف چلا گیا پانچ بجے شام کے مین اپنے گہر مین آیا اوسوقت مجکو لیوس صاحب کے
ساتہ جو تقریر ہوئی تہی بالکل فراموش ہوگئی تہی لیکن دروازے پر پہونچتے ہی اوس عورت نے
مجہسے کہا کہ جب تم گہر مین تہے میرے اوپر عمل مقناطیسی ہوا مین نے کہا کہ کسنے یہ عمل کیا اونہون نے

کہا کہ کسی نے نہین ہین باجا بجا رہی تہی قریب ساڑہی تین بجے کے وقت مجکو ایسا معلوم
ہوا کہ گویا مجپر بہت زبردست عمل مقناطیسی ہو رہا ہی میرے ہات اور پاؤن سن ہو گئے
مین باجا نہ بجا سکی اور تمام آثار عمل کے جو ہوتے ہین نمایان ہونی لگی آخر کار مین مجبور
پلنگ پر سو گئی اور تہوڑی عرصہ تک خواب مقناطیسی مین سوتی رہی جب مین جاگی تو
میری سر کا درد جاتا رہا تہا مین نے دریافت کیا کہ تمنے کسی سی یہ بات اوسوقت کہی تہی اونہون نے
جواب دیا کہ اوسوقت یہان کوئی نہ تہا لیکن جسوقت مین جاگی تو فلانی عورت جو رات کو
یہان آئی تہی اوس سے مین نی کہا تہا اور یہ بہی کہدیا تہا کہ مجھے یقین ہے کہ لیوس صاحب
میری اوپر عمل کر رہے ہین مین نے تب کہا کہ لیوس صاحب نی وعدہ تو کیا تہا لیکن مجھے
یہ نہین معلوم کہ اونہون نے فی الحقیقت مین عمل کیا یا نہین شام کے وقت مین لیوس صاحب
سے پہر ایک جلسہ مین ملا مین نے اونسے ڈاکٹر کنگ صاحب کے روبرو پوچہا کہ آپ نے
جو وعدہ کیا تہا اوسکا ایفا کیا یا نہین اونہون نے کہا کہ ہان تب ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ
کسوقت تو اونہون نے جواب دیا کہ ساڑہے تین بجے اسوقت کہ اوس [illegible]
ملا مین اپنے مکان پر ساڑہے تین بجے آیا تہا اوسیوقت عمل کیا تہا یہ تفصیل ایسی ہے
کہ اسمین شبہہ نہین ہو سکتا ہے عمل اتفاقیہ کیا گیا معمول کو پہلے کچھ واقفیت حال کی
اراوے سے یا وقت عمل کے نہ تہی اتفاقاً میرے گہر کو واپس جانے سے پیشتر ایک عورت
وہان پہونچ گئی اور معمول نے اوس سے حال مذکور بیان کیا اور مین نے جو [illegible] لیوس صاحب
کے ساتہ تقریر کی تو وہ بہی ایک شخص کے روبرو کی پس شہادت کامل حاصل ہے
میری مکان اور لیوس صاحب کے مکان مین چہ سو گز کا فاصلہ ہے دو مرتبے اور
لیوس صاحب نے اسی عورت پر اس سے بہی زیادہ فاصلے سے اور بغیر اوس
عورت کے علم کے عمل کیا ہے غرضکہ اس مثال اور اور تمثیلون سے معلوم ہوا
ہے کہ عمل مقناطیسی کے اثر ہونے مین مسافت کچھ بات نہین ہے خصوصاً اوسی [illegible]

کہ معمول کی طبیعت عمل کی آسانی سے اثر پذیر ہو شاید یہ بات ممکن ہو کہ کمی یا زیادتی مسافت کے سبب سے اثر کم و بیش ہوتا ہو جب ہم اول مرتبہ ایسی بات سنتے ہین تو ہیل خاطر اسطرف ہوتا ہے کہ اوسکو یقین نکرین لیکن جب ہم متواتر ایسا ہوتے ہوئے دیکہتے ہین تو ہمکو مجبور ماننا پڑتا ہے اور طبیعت مین یہ بات جم جاتی ہے کہ کچہہ باعث قدرت نے ایسا رکہا ہوگا کہ جس سے یہ اثر ہوا اور ہمپر فرض ہے کہ اس باعث کے تحقیق کرنے مین کوشش کرین ؀

فقط یہی نہین ہوتا ہے کہ عامل کے ارادہ غیر معلوم سی معمول کو نیند آجاوے بلکہ جو جو آثار مقناطیسی ارادہ سی پیدا ہوتے ہین وہ سب آثار اوس حالت مین پیدا ہوتے ہین کہ جب ارادہ عامل غیر معلوم ہو چنانچہ بغیر اعلان ارادہ عامل کے معمول پر یہ اثر ہوتی ہین کہ عامل کے پاس آجاوے یا جہان وہ چاہی وہان ٹہہر جاوے اور اور حرکتین جو عامل چاہی کرنے لگے جزئیات اکر بیان کرنے کچہہ ضرور نہین ہین فقط یہ بات کہنی کافی ہی کہ جو جو آثار ارادہ معلوم عامل سے پیدا ہوتے ہین وہ سب ارادہ غیر معلوم سے پیدا ہوتے ہین اور یہ بات اوس حالت مین بہی ہوتی ہے کہ جب معمول حالت خواب مین نہو بلکہ بیدار ہو ایک اور عجیب اثر یہ ہے کہ معمول کو حسب مرضی عامل عامل کی طرف ایک کشش ہوتی ہے معمول کو ایک ایسی خواہش عامل کی پاس جانیکی ہوتی ہے کہ وہ اوسکو روک نہین سکتا ہے اور اگر کوئی غیر شخص اوسکو روکنا چاہے تو اوسپر غالب آنے کے واسطے کوشش کرتا ہے اگر اوس سے دریافت کیا جاوے کہ اوسکو یہ رغبت کیون ہوتی ہے تو وہ فقط یہی کہسکتا ہے کہ مین عامل کی طرف کھنچا جاتا ہون بعض یہ کہتے ہین کہ کچہہ رشتے منور ایسے ہوتے ہین کہ وہ عامل کی طرف آہستہ آہستہ کھینچے لیے جاتے ہین یہ کشش عجیب فاصلہ پر بہی ہوتی ہے مین نے سنا ہے کہ ایک عامل نے ایک معمول کو سو گز کے فاصلے پر سے اپنی طرف اسطرح کھینچا اور معمول اوسکی طرف کھنچتا گیا تاوقتیکہ

ایک دیوار تک پہونچا اور آگے کے بسبب سد راہ ہونے دیوار کے وہ نہ جا سکا اس معمول کو ایک بڑا طاقت دار شخص روکتا تھا مگر وہ نہ رکتا تھا یہ بات اوس حالت مین بھی ہو سکتی ہی کہ جب معمول حالت بیداری مین ہو ❊

بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ جب معمول پر سے عمل کا اثر ہٹ جاتا ہے تو اوسکو اپنی حالت اصلی مین بھی عامل کی ساتھ محبت قائم رہتی ہے مجکو کوئی موقع ایسے معاملے بچشم خود دیکھنے کا نہین ملا ہے لیکن مین جانتا ہون کہ اسمین شک نہین ہی کہ ایسا ہوتا ہے ❊

اب ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون کہ اگر عامل معمول کو حالت اثر عمل مین کسیطرح کا حکم دی اور وہ اوسکی تعمیل کا اوسحالت مین اقرار کرے تو جب وہ جاگیگا اوسکی تعمیل ضرور کریگا گو وہ امر کیسا ہی بیہودہ یا فضول ہو ❊ مثلاً اگر کسی عامل نے کسی معمول کو حکم دیا ہو کہ فلانے وقت مین فلانے شخص کے پاس جاکر اوس سے فلانی بات کہنا تو جب وہ وقت قریب پہونچیگا وہ شخص اوس شخص کی طرف جاویگا اگر کوئی راہ مین اوسے عمداً روکے تو کبھی نہین رکیگا اور جو بات کہنی ہے ضرور کہہ آویگا اگر کوئی اوس سے پوچھے تو نے کیون یہ حرکت کی تو وہ یہی جواب دیتا ہے کہ ضبط نہین ہو سکتا اکثر اوسکو بہت رنج اس سبب سے ہوتا ہے کہ جو بات بیہودہ کہتا ہے لوگ اوسپر ہنستے ہین اسپر یہ احتیاط لازم ہے کہ اس قسم کا حکم اوسکو نہ دیا جاوے ورنہ حالت خواب مین ایسے حکم کی تعمیل کا اقرار وہ نہین کریگا یہ اکثر ہوتا ہے ❊

یہ قوت جو عامل کو حاصل ہے کہ اصلی حالت مین معمول اوسکے حکم کی تعمیل کرے اوسکو اگر اچھی طرح کام مین لایا جاوے تو بہت فائدہ کی بات ہو مین نے ایک شخص کو دیکھا جسنے لیوس صاحب نے حالت خواب مقناطیسی مین یہ اقرار کرا لیا تھا کہ شراب مین تیز نہین پیونگا اس اقرار کو کیے ہوئے چار مہینے سے زیادہ ہو گئے تھے اور اس عرصہ مین کبھی اوسنے ویسی شراب نہین پی تھی نہ کچھ بھی خواہش اوسکی ایسی معلوم ہوتی تھی کہ اپنے وعدے کو

شکست کرے مجکو یہ بات معلوم نہین ہے کہ اوسکو اپنے وعدہ کرنیکا حال معلوم تہا یا نہین لیکن معلوم ہونا یا نہونا کچہ ضرور نہین اگر اوسکو بتایا بہی نجاوے کہ ایسا وعدہ اوسنے کیا تہا اور اوسکو وعدہ کرنیکا حال معلوم بہی نہو تب بہی وہ خواہش ہی بالکل دفع ہوجاتی ہے۔ بیوس صاحب نی مجہسے کہا ہے کہ اونہون نے اسطرح بہت شخصون کی عادت سخت شراب نوشی اور اور بڑی عادات ترک کرادیے ہین جو تجربہ مجکو ہوا ہے اوس سے مجہے تسلی ہے کہ جو وعدہ حالت خواب مقناطیسی مین کیا جاتا ہے ہمیشہ ایسے وعدون سے جو حالت اصلی مین کیے جاوین زیادہ واثق ہوتا ہے *

اب مین آثار ادنی حالت عمل مقناطیسی کے بیان کرچکا اب آگے آثار اعلی کا ذکر کیا جاویگا معمول کی یہ نوبت ہوتی ہے کہ عامل کے خیالات اور حرکات کا شریک ہوجاتا ہے بلکہ اگر کسی اور شخص کے ساتہ اوسکو ربط دلایا جاوے تو اوسکے ساتہ بہی یہی نوبت ہوتی ہے اسکا حال خط آیندہ مین لکہا جاویگا اسجگہ فقط یہی بیان کیا جاتا ہے کہ ان آثار اعلی کا واقع ہونا ایسی ہی قسم کی شہادت پہ ثابت ہے جیسے شہادت آثار اسفل کے باب مین بیان کی گئی اکثر یہ شہادت بہت معتبر ہوتی ہے اور آثار اعلی کی ماہیت دریافت ہونی بہی ایسی ہی مشکل ہے جیسی آثار اسفل کی میری سمجہ مین یہ بات آتی ہے کہ دونون آثار کسی خاص باعث قدرتی پر موقوف ہین اگر ہم اچہی طرح تحقیق کرین تو آثار شرکت خیال اور غائب بینی مین حقیقت مین کچہ اعجاز نہین ہے اکثر دیکہا جاتا ہے کہ خودبخود یہ آثار لوگون مین نمایان ہوجاتے ہین غالب ہی کہ متقدمین کو اسکا حال بخوبی معلوم تہا لیکن اس سبب سی کہ بعض بعض آدمی فقط وہمی تہے اور اوسکو عیان نہین کرتے تہے اور خواہ جہوٹے طور پر اونکو مصرف مین لاتے تہے خواہ فقط خودغرضی کے سبب سے اونکو پنہان رکہتے تہے اسواسطے مدت تک علم دنیا سے جاتا رہا اور فرنگستان مین جب پہر اوسکی ظاہر ہونیکی ضرورت ہوئی اور بڑے بڑے حکیمون کو دیکہنا ہوا

چھٹا خط

اب مین آثار اعلی عمل مقناطیسی کا بیان کرتا ہون اور آثار مذکور شرکت خیال اور غائب بینی وہ آثار ہین پہلے بیان ہوچکا ہے کہ یہ آثار آثار ادنی سے بطور معلوم ہونے ہوئے ہین اور حقیقت یہ ہے کہ چونکہ دونون قسم کے آثار یعنی اعلی بھی اور ادنی بھی ایک ہی باعث پر موقوف ہین اسواسطے ایک کو اعلی اور دوسرے کو ادنی کہنا صحیح نہین ہے لیکن چونکہ شرکت خیال اور غائب بینی کے نتائج خاص قسم کے ہین اور ایسے ہین کہ اگر ہم یہ بات نہ جانتے کہ حقیقت مین اونکے پیدا ہونے کے قدرتی بواعث ہین تو اونکو اعجاز مین داخل سمجھتے اسواسطے بخلاف اون آثار کے جنکا سابق بیان ہوچکا ہم ان آثار کو اعلی کہتے ہین مگر بخوبی سمجھنا چاہیے کہ آثار اعلی کی ماہیت آثار ادنی کی ماہیت سے جدا نہین ہے فقط مرتبہ مین دونون کے فرق ہے *

پہلے مین شرکت خیال کا ذکر کرتا ہون جو حال پہلے لکھا گیا ہے اوس سے معلوم ہوگیا ہوگا

کہ یہ اثر عمل مقناطیسی کا ابتدا مین اس صورت مین ظاہر ہوتا ہے کہ معمول عامل کی مرضی کا مطیع ہوتا ہے لیکن جون جون حالت عمل مترقی ہوتی جاتی ہے یہ اثر ایک خاص صورت حاصل کرتا ہے حتی کہ ایک خاص حالت خواب مقناطیسی کا اثر نمایان ہوتا ہے سونے والے کو یہ قدرت حاصل ہوجاتی ہے کہ جو اثر عامل کے جسم پر ہو یا جو خیال اوسکے ذہن مین آوے اوسمین شریک ہوجاتا ہے بلکہ فقط عامل کی نسبت ہی یہ بات نہین ہوتی ہے بلکہ اور لوگون کی نسبت بھی جسکے ساتھ اوسکا جسم چھوا ہو یا جسکے ساتھ اوسکو ربط دلا یا گیا ہو اوسکو اسطرح کی شرکت حاصل ہوتی ہے یہ آثار سونے والے پر ایسی تیزی سے نمایان ہوتے ہین کہ گویا خاص اوسکے جسم پر اونکا اثر ہوتا ہے حقیقت مین ان دونون حالتون مین کچھ تمیز نہین معلوم ہوتی ہے سونے والے پر بالکل ہرطرح ویساہی اثر ہوتا ہے جیسے کہ اوسکی حالت پیدا ہوتا کہ خاص اوسکی ذات پر ابتدا مین وہ آثار نمایان ہوتے ہین اگرچہ حقیقت مین وہ اون لوگون پر ہوتے ہین اور سونے والا فقط شرکت خیال کے سبب سے اونکو معلوم کرتا ہے معمول کا یہ حال ہوجاتا ہے کہ جس شخص پر وہ آثار پیدا ہوتے ہین اوس شخص کا ایک جزو بن جاتا ہے اور ایک اثر دونون پر حاوی ہوجاتا ہے ٭

چنانچہ ایک شرکت ذائقہ ہوتی ہے اگر عامل یا اور کوئی شخص جو معمول سے ہم ربط ہو کوئی شئے کھانے کی یا پینے کی اپنے منہ مین لے تو ایسا ہوتا ہے کہ سونے والا فوراً اپنے منہ کو اسطرح چلانے لگتا ہے جیسے کہ گویا وہ خود کھا یا پی رہا ہے اور اگر عامل کے موںہ مین روٹی یا شکترہ یا شیرینی یا پانی یا شراب یا دودھ یا اور کوئی چیز ہو تو جب سونے والے سے پوچھا جاویگا کہ تم کیا کہا رہے ہو تو جو چیز عامل اوسوقت کھا یا پی رہا ہوگا وہی اپنے موںہ مین بتاویگا اگر عامل کے موںہ مین کوئی چیز بدذائقہ یا تلخ ہو تو معمول کے چہرے سے تلخ یا ناگوار ذائقہ معلوم ہوجاتا ہے گو اوسکی آنکھین

بند ہوتی ہین اور گو عامل اوسکی پس پشت کھڑا ہو جہان اوسکی آنکھین کھلی بہی ہون تو بہی وہ اوسکو دیکہہ نہین سکتا بہت تشریح کرنی دقت کی بات ہے فقط یہ بات کہنی کافی ہے کہ اِس امر کا تجربہ اتنے مرتبے ہوا ہے کہ مین خوب جانتا ہون کہ یہ بات اسیطرح ہوتی ہے قطع نظر اس سے جس شخص نے کبہی یہ باتین ہوتے دیکہی ہین اوسکو اونکی صحت مین کبہی کچہہ بہی شبہہ نہین ہوسکتا اسواسطے کہ معمول کے چہرے کے انداز سے صاف معلوم ہو جاتا ہے اور علاوہ انداز چہرے کے وہ زبان سے صاف صاف بیان کرتا ہے البتہ جیسے اور آثار مختلف معمولون مین مختلف درجے کے ہوتے ہین اوسیطرح اس اثر کا بہی حال ہے کہ مختلف معمولون مین مختلف درجے کا پایا جاتا ہے لیکن جس معمول پر بکثرت عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے اوس مین اکثر یہ آثار بخوبی نمایان ہوتے ہین ❋

دوم شرکت شم اگر عامل یا اور کوئی شخص جسکو معمول کے ساتہ ربط دیا جاوے گلاب سونگہے تو معمول کے چہرے سے فرحت معلوم ہوتی ہے اگر عامل انگوزہ سونگہے تو معمول کے چہرے سے کراہیت عیان ہوتی ہے اگر کوئی چیز تیز مثل مرچ کے سونگہے تو وہ اوسکی تیزی کی شکایت کرتا ہے جس درجے ذائقے کی شرکت کامل ہوتی ہے اوسی درجے مین شرکت شم کامل ہوتی ہے لیکن مجکو اس بات کا تجربہ نہین ہوا ہے کہ ایک معمول کو دونون شرکتین ذائقہ اور شم کی حاصل ہوتی ہین یا نہین غالب ہے کہ دونون شرکتین ہوتی ہون لیکن مجکو تجربہ نہین ہوا ہے بیشک ایسا ہوسکتا ہے کہ اگر عامل چاہے تو معمول کی قدرت ان دونون باتون مین زائل ہو جاوے ❋

تیسری شرکت لمس اگر عامل کسی سے ہات ملاوے تو معمول فوراً کسی خیالی ہات سے ہات ملاتا ہے اگر عامل کے ہات مین سوئی چبہائی جاوے تو معمول اپنا ہات ہٹا لیتا ہے اور ایک خاص مقام کو ملنے لگتا ہے اور تکلیف کی شکایت کرتا ہے

جسطرح چاہو اس شرکت لمس کو آزما لو تمام مدارج پورے اوترینگے کبھی معمولونکو
دھوکا نہین ہوتا ہے بہت سی دلچسپ آزمایشین اسطرح پر ہوسکتی ہین اور مین نے
بچشم خود بہت سی باتین دیکھی ہین اور خود آزمائی ہین ✦

مین یہ بات تحقیق نہین کہہ سکتا ہون کہ آیا اس قسم کی شرکت نظر مین ہوتی ہے
کہ نہین ممکن ہے کہ آنکھون کا بند ہونا اور پتلی کا پھرا ہونا اور روشنی سے اثر پذیر
نہونا جو باتین خواب مقناطیسی مین واقع ہوتی ہین اس بات کا باعث ہے کہ
اس معاملہ مین تجربہ نہین کیا جاتا ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ دل کی آنکھین کھلی ہوتی ہین
لیکن ظاہری حواس بصری سونے والے کے بالکل مسدود ہوتے ہین اور جو
باتین نسبت شرکت ذائقہ و شرکت شم و شرکت لمس اوپر بیان کی گئین وہ شرکتین
فقط اسطرح سے پیدا ہوتی ہین کہ حواس ظاہری عامل پر جو اثر پیدا ہوتے ہین
وہ بسبب شرکت خیال کے معمول پر اثر کرتے ہین تحقیقات طلب یہ بات ہے
کہ جو کچھ عامل حس ظاہری باصرہ سے دیکھتا ہے معمول دل کی آنکھ سے دیکھ سکتا
ہے کہ نہین اگر معمول حالت غائب بینی مین ہو تو بیشک دیکھ سکتا ہے اسواسطے
کہ اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن جو چیزین اوسکے گرد ہوتی ہین اونکو وہ دیکھتا
ہے لیکن جن شرکتون کا اثر بیان ہوا وہ شرکتین حالت غائب بینی پر موقوف
نہین ہین اور ہمکو ضرور ہے کہ حالت اصلی غائب بینی مین اور اون آثار مین جو
بسبب شرکت خیال کے پیدا ہوتی ہین تمیز رکھین اور سمجھین بہرحال میری یہ
رائے ہے کہ جیسی حالت آنکھ کی خواب مقناطیسی مین ہوتی ہے اوسکے سبب سے
شرکت نظر کی نسبت آزمایش کرنے مین نتائج شافی نہین نکلین گے ✦

سامعہ کے باب مین مین نے تجربات ہوتے نہین دیکھے ہین مین ان پہلے بیان
کرچکا ہون کہ معمول سوائے عامل کے یا اوس شخص کی آواز کے جسکو اوسکے

ساتھ ربط دلایا گیا ہو اور کوئی آواز نہین سنتا ہے کیا معمول وہ باتین سنتا
ہے جو عامل کو کوئی کہے بیشک نہین ہے کہ اکثر ایسی باتین معمول سنتا
ہے اور اسی سبب سے جو باتین اوس سے پوشیدہ رکھی جاتی ہین اونسے وہ
واقف ہو جاتا ہے اس امر کے تجربہ کرنے پر توجہ رکھنی چاہیے ٭
اکثر معمول کو شرکت جذبہ ہوتی ہے یعنی جیسا جذبہ عامل کے دل مین یا اور
کسی شخص کے دل مین جسکو معمول کے ساتھ ربط دیا گیا ہو پیدا ہو ویسا ہی جذبہ
معمول کے دل مین پیدا ہوتا ہے اس بات کا تجربہ مجکو بخوبی نہین ہوا ہے اسواسطے
کہ یہ بات دشوار ہے کہ جسوقت جی چاہے اوسوقت کوئی سچا جذبہ دل مین
پیدا کیا جاوے اس سبب سے اس باب مین جو تجربہ ہوتا ہے تو اتفاقیہ
ہو جاتا ہے مین نے دیکھا ہے کہ جب عامل مسکراتا ہے یا ہنستا ہے تو معمول
بھی مسکرانے یا ہنسنے لگتا ہے اور مین نے یہ بھی اکثر دیکھا ہے کہ جب عامل کی
طبیعت گھبراتی ہے یا اوسکو کسیطرح کا خوف ہوتا ہے تو معمول پر بھی یہ حالت
گذر جاتی ہے اور اوسکو تکلیف ہوتی ہے چنانچہ مین اول بیان کرچکا ہون
کہ جب کوئی ناآزمودہ کار شخص فقط دل لگی یا سیر کے واسطے عمل مقناطیسی کرتا
ہے اور عمل چل جاتا ہے اور پھر وہ گھبرا جاتا ہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوتی ہے
اکثر ایسے اشخاص یہ کرتے ہین کہ اونھون نے کسی عامل کو جو عمل کرتے
دیکھا ہے اوسکی وہ نقل کرتے ہین اور کامیاب ہوتے ہین لیکن نہ تو جو اختیار عامل
آزمودہ کار عامل رکھتا ہے یا جو جو باتین اوسکے کی ہون اونکا خیال نہین
رکھتے معمول خصوصاً اوس حال مین کہ کم عمر ہو یا کوئی کم عمر عورت ہو بیہوش
سو جاتا ہے اور جو کچھ اوسکا ماں یا باپ یا اور کوئی رشتہ دار اوسکو کہے وہ نہین
سنتا جو رشتہ دار ناواقف اس بات سے کہ اسطرح کا بہرا پن ایک خاصہ

خواب مقناطیسی کا سے گھبرا جاتے ہین اور چونکہ کبھی اونھون نے پہلے ایسی
حالت نہین دیکھی ہوتی ہے اور یہ نہین جانتے کہ خواب مذکور نافع ہے بعض بیہودہ
ہے یہ لوگ اوس شخص سے جسنے عمل کیا تھا کہتے ہین کہ اسکو اچھا کرو اور وہ بھی
بسبب ناواقفیت کے کہ کیا کرون گھبرا جاتا ہے زان بعد یہ رشتہ دار معمول کے
ہات پکڑ لیتے ہین اور ناواقف اس بات سے ہوتے ہین کہ اونکا اپنا اثر طبیعی مقناطیسی
عامل کے اثر کا مناقض ہوتا ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ معمول کو تکلیف ہوتی ہے
یہ تکلیف معمول کے چہرے سے عیان ہوتی ہے اور طرفہ یہ ہے کہ حقیقت مین
اوسکو اتنی تکلیف نہین ہوتی جتنی اوسکے چہرے سے اوس حالت مین عیان ہوتی
ہے چنانچہ جاگنے کے بعد جو وہ بیان کرتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ در اصل اوسکو
اوس درجہ کی تکلیف نہین ہوتی جتنی لوگون کو ظاہر مین معلوم ہوتی ہے اس تکلیف
کے عیان ہونے کے سبب سے یہ رشتہ دار اور بھی زیادہ ڈرتے ہین اور اوسکو
پکارتے ہین اور جب معمول نہین بولتا تو وہ رونے لگتے ہین عامل کو برا بھلا کہتے
ہین اور ملامت سے اوسکو ایذا دیتے ہین آخرکار نہایت پریشان ہوکر عامل اثر
مقناطیسی کو دور کرنیکا ارادہ کرتا ہے شاید ایسی حالت مین کہ جب اور لوگون کا
جسم معمول سے چھوا ہوا ہے عامل معمول کا ہات پکڑ لیتا ہے اور چونکہ عامل کی طبیعت
خود پریشان ہوتی ہے اسواسطے شرکت کے سبب سے معمول کی طبیعت اور بھی
زیادہ پریشان ہو جاتی ہے اور بگڑ جاتی ہے تھوڑی دیر تک یہ نوبت رہتی ہے
جو لوگ پاس کھڑے ہوتے ہین اونکی طرف سے بیجا اور مضر مزاحمت ہوتی ہے
اسواسطے کہ کوئی بھی اون مین سے اصل ترکیب اوسکی تکلیف کے رفع کرنیکی
نہین جانتا ہے اور بیچارہ معمول بیوقوف اور جاہل آدمیون کے ہاتھون مین
پڑکر تکلیف اوٹھاتا ہے اوسکو غش کی نوبت ہوجاتی ہے اور بلکہ تشنج کی حالت

پہونچ جاتی ہے اس تکلیف کی حالت کو اور زیادہ بیان کرنے سے رنج ہوتا ہے
غرض یہہ ہی کہ جب ڈاکٹر صاحب بولائے جاتے ہین تو نوبت خراب تر ہو جاتی ہی
خصوصًا اوس صورت مین کہ جب ڈاکٹر صاحب اون لوگون مین سے ہون جو عمدًا
مشاہدہ خواب مقناطیسی سے محترز رہے ہون اور اوسکے حقائق سے واقفیت پیدا
کرنی سی اونکو انکار رہا ہو اوسوقت جبکہ پشیمانی کارآمد نہین ہوتی ڈاکٹر صاحب پشیمان
ہوتے ہین کہ ہمنے اس علم کے حقائق کے دریافت کرنے مین کیون توجہ نہین کی
معمول کے رشتہ دار بھی اوسوقت سمجھتے ہین کہ ڈاکٹر صاحب نے بڑی غلطی کی یعنی جو آثار
نہایت عجیب علم مقناطیس حیوانی کے ہین اونکی طرف سی اونھون نے بیوقوفی سے
آنکھین بند کر لین لیکن اگر اونکو سابق اس علم کی صحت مین کچھ شبہہ تھا تو اب جاتا رہتا
ہے اور غالب ہے کہ ڈاکٹر صاحب کا شبہہ بھی رفع ہو جاتا ہے لیکن تعجب کی بات ہے
کہ ایسی صورتون مین بھی کہ جب تھوڑی واقفیت بھی اس بات کے واسطے کافی
ہوتی کہ معمول کو تکلیف سی تسکین ہو جاتی ہین نے اکثر اطبا کو یہی نتیجہ نکالتے سنا ہے
کہ مقناطیس حیوانی ایک اندیشے کی چیز ہے اور یہہ نتیجہ نکال کر وہ اوس علم کی طرف
اپنی آنکھین مثل سابق ضد سے بند کر لیتے ہین یہ بات سچ ہے کہ علم مقناطیسی اندیشے
کی چیز ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ علم مقناطیس حیوانی یا اوسکی تحقیقات مین کچھ اندیشہ
نہین ہے اندیشہ فقط اوسکے نہ جاننے کے سبب سے ہے اور اندیشہ اون حالتو
مین ہے کہ جب ناآزمودہ کار آدمی عمل کرین جو لوگ آزمودہ کار ہین اونکے عمل
کرتے ہین مین نے ایک مرتبہ بھی ایسا حال نہین دیکھا ہے کہ جسمین معمول کو
تکلیف ہو لیکن جب ناآزمودہ کار عامل عمل کرتے ہین تو مین نے بہت سی حالتین
ایسی تکلیف کی دیکھی ہین جنکا اوپر بیان کیا گیا اور دونون عامل اور معمول کی
زبان سے اوس تکلیف کا بیان سُنا ہے بالعکس اوسکے جب عمل ترکیب سنا ہے

ترکیب

سے کے ساتھ کیا گیا ہے اور عامل اپنے عمل کی ترکیب سے بخوبی واقف ہوتا ہے تو معمول
سے ہمیشہ یہ بات سُنی ہے کہ اوسے کچھ تکلیف نہین ہوئی بلکہ بعد بیداری کی نسبت سابق
ہمیشہ اوسکی طبیعت زیادہ خوش ہوتی ہے اور بہت صورتون مین ایسا ہوا ہے کہ اگر
معمول کی صحت مین کچھ فرق تھا یا کوئی بیماری اوسے تھی تو وہ بیماری رفع ہوگئی ہے
اور اوسکی طبیعت صحیح ہوگئی ہے — میری یہ مراد نہین ہے کہ عمل مقناطیسی کبھی مضر
نہین ہوسکتا اسواسطے کہ مجھکو ایسا تجربہ حاصل نہین ہے جس سے مین یہ نتیجہ
نکال سکون لیکن یہ بات مین کہہ سکتا ہون کہ جتنے تجربے مین نے اور عاملون کے
دیکھے ہین اور جتنے مین نے خود کیے ہین اون سبھی مین مین نے ہمیشہ یہ بات دیکھی
کہ گو معمول ذاتی کمزور مزاج رکھتے تھے اور بلکہ بیماریان بھی اونکو لاحق تھین اور
بیماریان بھی ایسی کہ جو دل سے متعلق تھین اور جن بیماریون مین زیادہ محنت کیا
مضر ہوتی ہے تو اونپر مین نے عمل مقناطیسی کا اثر اور خواب مقناطیسی کا اثر
خصوصًا یہ دیکھا ہے کہ معمول کو ہمیشہ آرام حاصل ہوا ہے اور کبھی مریض کو تکلیف
نہین ہوئی بلکہ اوسکی طبیعت اکثر چاق ہوگئی ہے جہان تک مجھکو تجربہ ہوا ہے مین
خواب مقناطیسی کو نوم قدرتی معمولی سے زیادہ تر نافع سمجھتا ہون البتہ مین اس طور کے عمل کا
ذکر نہین کرتا ہون کہ جسمین بہت قوی آثار نمایان ہون مثلًا جب معمول کو بہت شدت
سے ہنسایا جاوے یا جذبات سخت اور قوی برانگیختہ کیے جاوین یہ عمل اس قسم کا ہے کہ
مین ہمیشہ اوسکو ناپسند کرتا ہون اور اوس عمل کو بھی مین ناپسند کرتا ہون جسمین بہت
اور سخت اثر پیدا کیے جاوین مثلًا ایسا اثر کہ جب معمول کے ذہن مین یہ بات
منقوش کیجاوے کہ وہ تباہ ہوگیا یا یہ کہ معمول اپنے آپ کو ایک وحشی جانور سمجھے
یہ بات تو نہین ہے کہ ایسی باتون کے منقوش خاطر ہونے سے معمول کو ہمیشہ
تکلیف ہوتی ہے مگر جن معمولون کی طبائع بہت نازک ہوتی ہین اور جنکی طبائع بہ

بہت آسانی سے اور تیزی سے اثر ہو جاتا ہے احتمال ہے کہ اونکو نقصان ہو ایسی آزمایشین خصوصًا اوسحالت مین ممنوع ہین کہ جب جلسہ عام مین فقط تفریح کے واسطے ایسا تجربہ کیا جاوے اگر کسیطرح سے ایسا تجربہ جائز ہے تو فقط اوسصورت مین کہ خلوت مین اس مراد سے کیا جاوے کہ جو باتین صحیح ہین اور جو نتایج پیدا ہو سکتے ہین اونکو دریافت کیا جاوے تاکہ اس علم کی تحقیقات مین ترقی ہو اور اون نتایج سے مفید کام لیے جاوین ؛

میری راے مین آثار مقناطیسی کا جلسہ عام مین نمایان کرنا کبھی بھی اچھا نہین ہے اس بات کی نامناسب ہونیکے باب مین مین نے بہت وجوہات بیان کیے ہین اور ایک دلیل یہ ہے کہ ان خوبصورت اور عجیب آثار کا فقط اسواسطے پیدا کرنا کہ لوگون کو استعجاب اور دل لگی حاصل ہو ایسی بات ہی کہ جو قدرت خدا تعالی نے ہمکو نیک کام کے واسطے بخشی ہے اونکو برے طور پر کام مین لانا عجیب ہی علم مقناطیس حیوانی کچھ کھیل کی چیز نہین ہے حقیقت مین یہ علم متبرک اور پاک ہے اس علم مین ادب سے تحقیقات کرنی چاہیے اور اوسپر فقط اسواسطے عمل کرنا کہ اون لوگون کو جو فقط تماشے سمجھتے ہین یا ایک نئی بات کو دیکھکر ہنس دیتے ہین دل لگی حاصل ہو عامل کے واسطے اور نیز علم کے واسطے موجب ہتک ہے حقیقت مین یہ بات ہے کہ اس علم کا عمل فقط خلوت مین چاہیے وجہ ایک یہ بھی ہے کہ مثلًا ایک بڑے مکان یا جلسہ عام مین اگر یہ عمل کیا جاوے تو سواے اون لوگون کے جو پاس متصل معمول کے ہوتے ہین اور آدمی آثار عمل کو دیکھ نہین سکتے ہین نہ اونکی صحت کی تمیز کر سکتے ہین یعنی جو شہادت انداز چہرہ معمول سے حاصل ہوتی ہے وہ فاصلہ دور سے دیکھی جا سکتی ہے مین نے بہت ایسے لوگ دیکھے ہین کہ جو عمل جلسہ عام مین دیکھنے آتے ہین تو اونکو تشفی اس عمل کے باب مین نہین ہوتی حالانکہ جب خلوت مین

عمل کیا گیا تو پانچ منٹ کے عرصہ مین اونکو کامل تشفی ہو گئی اسواسطے کہ جو جو آثار پیدا ہوئے اونہون نے برار العین دیکہہ لیے ❊

مین نے یہ انحراف شرکت خیال کے بیان سے اسواسطے کیا کہ بعض اوقات آثار شرکت خیال ایسے ہوتے ہین کہ معمول کو اونسے تکلیف ہوتی ہے خصوصاً اوس صورت مین کہ عامل جاہل اور ناتجربہ کار ہو مین اب پہر وہی بات مکرر بیان کرتا ہون جو سابق مین کہہ چکا ہون کہ جب ایسے اتفاقات واقع ہوتے ہین تو سب سے اچھی تدبیر یہی ہے کہ سونے والے سے مزاحمت نکیجاوے اور جبتک وہ سووے اوسے سونے دین اگر عامل کی طبیعت قائم رہے اور پریشان نہو تو اوسکو عموماً اختیار ہے کہ اولٹی ترکیب کرکے یعنی ہاتھون کو بجاے نیچے کے طرف کے اوپر کی طرف گذار کر معمول کو جگا دے لیکن یہ قاعدہ ہمیشہ ملحوظ رکھنا چاہیے کہ ایسے عمل بجز موجودگی کسی آزمودہ کار عامل کے کبھی نہ کیے جاوین ❊

اب مین پہر بیان شرکت خیال کی طرف عود کرتا ہون اور اب مین شرکت جذبات کا بیان کرتا ہون مین اب یہ بھی بیان کرونگا کہ جو لوگ معمول کے قریب کھڑے ہوتے ہین اونکا اثر معمول پر بہت ہوتا ہے بہت سے سونے والے ایسے ہین کہ اونکو جذبات دیگر اشخاص کے شریک ہونیکے واسطے اس بات کی ضرورت نہین ہوتی ہے کہ اونکو اون اشخاص کے ساتھ ربط دلایا جاوے مثلاً ہنسی اور کھوٹے اور متعصب آدمیون کے موجود ہونیکے سبب سے معمول پر ناخوش یا تکلیف وہ آثار پیدا ہوتے ہین اور بخلاف اسکے اگر معقول اور نیک بخت آدمی موجود ہون تو اثر خوش آئند معمول کے چہرے پر نمایان ہوتا ہے سب سے زیادہ یہ بات ہے کہ مختلف ایسے آدمیون کا معمول کے قریب ہونا کہ جنکے مختلف خیالات اوسوقت ہون اس بات کا موجب ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے اور یہہ تو اوسکی وجہ

یہ ہوتی ہے کہ ہر ایک کی خیال کے ساتھ اوسکو شرکت ہوتی ہو اور کچھ یہ کہ ہر ایک آدمی
کی قوت مقناطیسی مختلف طور پر اوسپر اثر کرتی ہے چنانچہ جلسۂ عام مین عمل کے
خطا ہو جانیکا یہ ایک بڑا سبب ہے ایسا اجتماع جہان تک ممکن ہو نہین کرنا چاہیے
یہ بات عاملون کی خوش نصیبی کی ہوتی ہے کہ بہت سی معمول ایسے ہوتی ہین کہ اوپر
ایسے اجتماع اشخاص مختلف سی بہت اثر نہین ہوتا ہے لیکن بعض معمول ایسے تیز ہوتے ہین
کہ اگر ایک آدمی بھی کسی خاص طبیعت کا اوسوقت موجود ہو تو اونکو دریافت ہو جاتا ہے
اور جو جو باتین اوس آدمی کی دل مین اوسوقت گذر رہی ہین اونکو معلوم ہو جاتی ہین
اب مین اس بیان کو چھوڑکر اس بات کا ذکر کرونگا کہ جب معمول سوتا ہی تو جس شخص کو
اوسکے ساتھ ربط دلایا جاوے اوسکے دل کے خیالات پڑھ لیتا ہے یہ بات اوس امر
جدا ہی کہ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمیون کے جذبات سے شرکت ہوتی ہی اب
جس امر کا مین ذکر کرونگا وہ ایک قسم کی غائب بینی سے جسکو ہم غائب بینی بسبب شرکت خیال
کہ سکتے ہین یا اوسکو قوت دریافت خیال اشخاص غیر کہہ سکتے ہین آگے دیکھا جاویگا وہ
کہ یہ ایک عجیب اثر عمل مقناطیسی کا ہے مگر اوسکے بیان کرنے سے پہلے مین اتنی بات
کہنی مناسب سمجھتا ہون کہ بہت آدمی جو قدرت غائب بینی کی موجودگی کو ماننا نہین چاہتے
ہین درحالیکہ وہ ثبوت غائب بینی برای العین دیکھتے ہین یہ کہہ دیتے ہین کہ غائب بینی
فی الحقیقت نہین ہی ایسے آدمیون سے دریافت کرنا چاہیے کہ کیا وہ اس بات کو کہ ایک آدمی
دوسرا آدمی کی دل مین اندر اور جسم کے آرپار دیکھ لے اس بات سے کچھ کم تعجب کی بات
سمجھتے ہین کہ ایک پتھر کی دیوار کے آرپار دیکھ لے میرے ذہن مین اسطرح خیالات اشخاص
غیر کا دریافت کر لینا اوس قسم کی غائب بینی سے کہ فاصلے سے کسی شئے مادی کو دیکھا
جاوے زیادہ حیرانی کی بات ہی غائب بینی کی صورت مین تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ
کوئی خاص نہایت لطیف شی اس امر کا واسطہ بن جاتی ہے کہ جسکے ذریعے سے

ہم تک اشیاء کی ہیئت یا خواص کا کچھ نقشہ پہونچ جاوے لیکن یہ بات کیونکر معلوم ہو سکتی
ہے کہ فلانے شخص کے دل مین فلانا خیال ہے حالانکہ اوس خیال کا اوس آدمی نے
اظہار بھی نہین کیا پس معلوم ہوا کہ جو لوگ دریافت خیال کی قدرت کو مانتے ہین اور
غائب بینی کی قدرت کو نہین مانتے گویا کڑاہی مین سے سیدہے آگ مین پڑ جاتی ہین
ایک امر کا جو بظاہر سبب وقوع نہین معلوم ہو سکتا اوسکی وجہ ایک دوسرے ایسے امر سے
پیدا کرتے ہین جو بہ نسبت امر اول زیادہ تر سمجھ مین آنے کے قابل نہین ہے لیکن
حقیقت مین دونو آثار یعنی قدرت دریافت خیال و قدرت غائب بینی صحیح ہین اور جہانتک
ہمکو معلوم ہو سکتا ہے دونو در اصل ایک ہی سبب پر موقوف ہین بعد بحث قدرت
دریافت خیال کے مین قدرت غائب بینی بلا واسطہ کا ذکر کرونگا ٭
قدرت دریافت خیال مختلف صورتون مین نمایان ہوتی ہے اگر معمول کو کسی شخص کے
ساتھ ربط دلایا جاوے تو اکثر بہت صحت کے ساتھ جو کچھ اوس شخص کے دلمین گذرتا ہے
اوسکو دریافت ہو جاتا ہے اگر اوس شخص کے جی مین کسی دوست کا خیال ہی جو اوس وقت
کہین دور ہی یا اوسکو اپنے گھر کا یا اپنے مکان کا یا اور کسی شئے کا خیال ہے تو معمول
کو جو جو خیال اوس آدمی کے جی مین جس جس طرح گذرتا ہی دریافت ہوتا جاتا ہے اور
معمول اس تشریح اور تفصیل اور صحت سے بیان کرتا ہے کہ سب کو نہایت تعجب ہوتا ہے
بلکہ اس سے زیادہ یہ ہوتا ہے کہ معمول کو اوس شخص کے جس سے اوسے ربط دلایا
گیا ہی اوسوقت کے ہی خیالات نہین معلوم ہوتے ہین بلکہ اوسکے خیالات گذشتہ معلوم ہو جاتے
ہین یعنی اوسکے حافظہ کا شریک ہو جاتا ہے یعنی معمول اون باتون کو بیان کرتا ہی کہ
جو اوسوقت موجود نہین ہوتین بلکہ اوس شخص کو جسکے ساتھ اوسے ربط ہے فقط اوس وقت
نادانی مین بلکہ اس سے زیادہ یہ بات ہی کہ معمول وہ باتین دریافت کر لیتا ہے جو کبھی
اوس شخص کو معلوم تھین مگر اوسوقت بھول گیا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ وہ شخص معمول

بیانات کو غلط بتاتا ہے لیکن معمول اپنے بیان کے صحیح ہونے مین اصرار کرتا ہے
اور وہ شخص اپنے بیان مین اصرار کرتا ہے تا وقتیکہ جب وہ سوچتا ہے یا تحقیق کرتا ہے
تو اوسی معلوم ہوتا ہے کہ حقیقت مین معمول صحیح کہتا ہے اور حقیقت مین وہ خود اون باتون
کو بھول گیا تھا ہم سب جانتے ہین کہ بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ہمکو بعض باتین فراموش
ہو جاتی ہین اور پھر یاد آجاتی ہین اس حال مین یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ سونے والا
ہمارے خیالات گذشتہ مین شریک ہو جاتا ہے اور خیالات بھی ایسے کہ اوسوقت ہم اونسے
خالی الذہن ہوتے ہین اگر اور کچھ نہین تو یہ بات تو اون لوگون کو ضرور مانی پڑیگی
جنکو یہ خیال ہے کہ غائب بینی بسبب شرکت خیال کی حاصل ہوتی ہے لیکن اگر ہمکو امکان
وقوع غائب بینی مین یقین ہو تو غائب بینی بلا واسطہ شرکت خیال اور یا بواسطہ شرکت
خیال مین تمیز کرنی بہت مشکل ہے مثلاً ایک معمول ایک شخص کی درخواست کی موجب
کسی خاص مکان کا بیان کرتا ہے جو جو اشیا اوس مکان مین رکھے ہین مثل میز اور
کرسی اور پلنگ اور فرش اور دیگر اشیاء آراستگی مکان کا تشریح کے ساتھ ذکر کرتا
ہے اور جیسا وہ بیان کرتا جاتا ہے مالک مکان اپنے جی مین خیال کرتا جاتا ہے
اور دیکھتا جاتا ہے کہ ہان جسوقت مین اپنے مکان سے باہر آیا تھا تو یہ سب اشیا
اسی ترتیب سے اوسمین رکھی ہوئین تھین لیکن بیان کرنے کرتے معمول کسی خاص تصویر کا
یعنی کسی آدمی یا کُتے یا گھوڑے کی تصویر کا ذکر کرتا ہے اور بلحاظ کسی اور دوسری
شے کے اوسکا موقع کسی طور پر بیان کرتا ہے مالک اوسکے بیان کو غلط بتاتا ہے
لیکن سونے والا اپنے بیان پر قائم رہتا ہے اسیطرح مالک مکان اپنے قول پر قائم رہتا ہے
اور بعد تکرار کے معمول اپنے قول کو اور مالک مکان اپنے قول کو صحیح مانتا ہے لیکن
جب مالک مکان اپنے گھر واپس آتا ہے تو اوسکو دریافت ہوا ہے کہ حقیقت مین
مجھسے غلطی ہوئی اور سونے والے کا قول راست تھا اب اوسکو یاد آتا ہے کہ کسی خاص

وقت تک وہ تصویر اوس موقع پر رکھی ہوئی تھی جو اوسکے ذہن مین تھا لیکن بعد ازان خواہ تو اوسنے خود خواہ کسی اور شخص نے اوس موقع کو بدل کر اوس موقع پر رکھدیا تھا جو سونیوالے نے بیان کیا تھا لیکن وہ اس بات کو اوسوقت بھول گیا تھا ایسی باتین اکثر ہوتی ہین اسکے دو سبب ہو سکتے ہین۔ اول تو یہ کہ سونیوالا کہتا ہے کہ مین اوس دوسرے شخص کے خیال کو پڑہ رہا ہون اور یہ بات حقیقت مین ہوتی ہے بلکہ اون صورتون مین بھی کہ جب وہ یہ خیال کرتا ہے کہ مین سیدھا اون اشیا کی طرف بڑہ رہا ہون پس یہ ہوسکتا ہے کہ سونیوالا حقیقت مین اوس شخص کے خیالات گذشتہ پڑہ رہا ہے اور کسیطور سے جو ہمکو معلوم نہین ہوسکتا ہے اوسکو یہ امر دریافت ہوجاتا ہے کہ خیال حال اوس شخص کا غلط ہے۔ یا یہ سبب ہے کہ جب سونیوالے سے کہا جاتا ہے کہ فلانے مکان کا حال بتاؤ تو اوس مکان کا نشان مستفسر کے ذہن مین پاکر اوسکے نشان پر چلا جاتا ہے تا وقتیکہ قدرت غائب بینی سے اوس مکان کو براہ راست باطن دیکھنے لگتا ہے اس بات مین شک نہین ہوسکتا ہے کہ ایسا امر اکثر واقع ہوتا ہے اور آگے دیکھا جاویگا کہ تجربہ اسطور پر ہوسکتا ہے کہ یہ بات ثابت ہو جاوے لیکن میری یہ بھی راے ہے کہ بعض صورتون مین سبب اول راست آتا ہے اور بعض حالتون مین قوت دریافت اشیاء بعید با لواسطہ اور بیواسطہ مجتمع ہو جاتی ہین ❖

ایک قسم کے خیال کا پڑہنا اکثر اسطور پر واقع ہوتا ہے کہ ایک خط بند ہو یا کوئی لفافہ سربمہر ہو یا کوئی صندوق سربمہر ہو اوس خط کے مطلب کو معمول بیہ پڑہ سکے یا جو کچھ لفافہ یا صندوق سربمہر مین ہو دریافت کر سکے بعض معمول تو ایسے ہوتے ہین کہ اگر کوئی شخص ایسا موجود ہو جو خط کے مطلب سے یا صندوق کے اندر کی اشیا سے واقف ہو اور اوسکے ساتھ رابطہ دلایا جاوے تو سب باتین دریافت کر لیتے ہین اگر یہ بات نہو تو دریافت نہین کر سکتے لیکن بعض صورتون مین یہ ہوتا ہے کہ اوس شخص کو بھول کے

جسم کے ساتھ چھونا ضرور نہین ہے فقط یہ بات کافی ہوتی ہے کہ وہ شخص اوس
موقع پر موجود ہو اور بعض اوقات ایسا ہوتا ہی کہ بعض معمولون کو اکثر اوقات تو قدرت
غائب بینی حاصل ہوتی ہے لیکن کبھی کبھی یہ قدرت بدلے چند سے جاتی رہتی ہی
اور فقط خیالات کے پڑہنے کی قدرت حاصل رہتی ہے اس بیان سی واضح ہوگا کہ
جب معمول کو فقط خیال کے پڑہنے کی قدرت ہی تو ایسا تجربہ اوسوقت کامیاب ہوگا
جب کوئی آدمی موقع پر واقف حال موجود ہو اگر ایسا آدمی موجود نہو تو اس تجربہ
مین خطا ہوگی ان سب باتون کا تجربہ کیوقت خیال رکھنا چاہیے ورنہ سواے
پریشانی کے اور کچھ نتیجہ حاصل نہین ہوگا جب ایک معمول اس قسم کا جو شرکت خیال
کی سبب سی اشیاء غائب کو دیکھتا ہے ایک وقت مین اشیاء غائب کو نہین دیکھ سکتا ہی
اور پھر کسی ایسے شخص کے آنے کے بعد جو اون اشیا کے حال سے واقف
ہو اونکو دیکھنے لگتا ہے تو دیکھنے والون کو خیال ہوتا ہے کہ کچھ سازش ہوتی ہی
حالانکہ اگر ہمکو سب مختلف صورتین اس عمل کی معلوم ہو وین تو بجاے اسکے کہ ہم
معمول پر شبہہ کرین ایک نیا ثبوت راستی عمل کا اور ایمانداری معمول کا حاصل ہوتا ہے
جو لوگ ایسی حالتین دیکھین جنمین خیال کے پڑہنے سی وجہ ملاحظہ اشیاء غائب یا طبیعت
حاصل ہوتی ہے اونکو اس بات کا خیال رکھنا چاہیے کہ یہی وجہ سب حالتون پر صادق
نہین آتی ہے اکثر ایسا ہوتا ہے جیسا مین نے اوپر بیان کیا کہ جس معاملہ مین معمول
کے بیان کو کسی خیال یا شئے موجودہ حال کی نسبت غلط سمجھتے ہین حقیقت مین
اوسکا بیان صحیح ہوتا ہے لیکن یہ بھی اکثر ہوتا ہے کہ معمول کے بیان کو غلط سمجھتے
ہین اور بعد ازان ایسی سبیل کوئی نہین واقع ہوتی جس سے اوسکے بیان کی صحت
دریافت کیجاوی حقیقت یہ ہے کہ دونون جانب مین بہت سے بواعث غلطی کے
ایسی واقع ہوتی ہین کہ اونکا تحقیق کرنا بہت مشکل ہے مثلاً یہ بات ہو سکتی ہے

کہ سونے والا حقیقت مین کسی واقع گذشتہ کا ذکر کر رہا ہو اور اوسکے ذہن مین
یہ بات ہو کہ وہ بات زمانۂ حال مین موجود ہے گذشتہ اور حال کے واقعات کے
آثار اوسکے دل پر ایک ہی طرح کی تیزی کے ساتھ پیدا ہوتے ہین ہو اسطے کہ دونو
آثار بالواسطہ اور باطنی آثار ہین اس سبب سے اوسکو اون مین فوراً تمیز نہین ہوتی اور
غالب ہے کہ اگر ہمکو دریافت ہو کہ وہ کس زمانہ کا ذکر کر رہا ہے تو اوسکا بیان صحیح در باب نفس
اس بات کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے اور تجربات کا انتظام ان باتون کو ملحوظ رکھکر
کرنا چاہیے — یہ بھی ہوسکتا ہے کہ معمول کے خیال پر اور لوگون کے خیال سے اثر
ہو شرکت خیال کا معمول پر اتنا تیز اثر ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص کوئی اشارہ صریحاً کرے
یا کوئی سوال بطور فہمایش کے جیلتا کیا جاوی تو معمول پر اوسکا اثر ایسا ہی ہو جاتا ہی
جیسا کہ سوال کرنیوالے کے خیالات اور حافظہ سے ہوتا ہے اور یہ سب باتین مجتمع
ہو کر معمول کے خیال کو پریشان کر دیتی ہین اسواسطے مناسب ہے کہ فہمایشی سوالات
اور اشارات ہرگز کام مین نہ لائے جاوین بلکہ معمول کو اپنے آپ ہی جو کچھ کہے کہنے دین
مگر سب حالتون مین برابر غلطی نہین ہوتی ہے بہت معمول ایسے ہوتے ہین کہ مختلف
قسم کے جو اثر اوپر ہوتے ہین اون مین تمیز کر سکتے ہین اور جن باتون کا اشارہ ذہنکو
ہوتا ہے اونکو منظور نہین کرتے ہین اور یہ بات ایسی صورت مین بھی ہوسکتی ہے
کہ معمول کو واقعات زمانۂ گذشتہ اور حال مین تمیز کرنیکی قدرت حاصل نہو البتہ بعض ایسے
بھی ہوتے ہین کہ وہ زمانہ گذشتہ اور حال مین بھی تمیز کر سکتے ہین ظاہر ہے کہ اس
قسم کے معمول اور سب معمولون کی نسبت بہتر ہوتے ہین ؛
ایسا اکثر ہوتا ہے کہ تجربات اولین مین عامل کو ظہور آثار مقناطیسی کے سبب سے
ایسا استعجاب اور خوشی معلوم ہوتی ہے کہ وہ نادانستہ حالت حیرانی مین اپنے خیالات
معمول کے ذہن مین بسبب شرکت خیال کے پیدا کر دیتا ہے لیکن جب چند مرتبہ

وہ عمل کر چکتا ہے تو اوسکی طبیعت سلیم اور متین ہو جاتی ہے اور پھر اوسکو خاص
خواہش اسی بات کی ہوتی ہے کہ جو کچھ معمول کے سنتا رہے چنانچہ معمول کو اشارت
نہین کیے جاتے اور جو آثار اوسپر پیدا ہوتے ہین اونکا ظہور خالص ہوتا ہے اور
کسیطرح کی پریشانی اونکے اظہار مین نہین ہوتی درجہ بدرجہ معمول کی قوت بڑہتی
بہی جاتی ہے اور مشق سے یہ بات حاصل ہو جاتی ہے کہ اگر ابتدا مین اوس سے
اکثر غلطیان ہوتی ہین اور اوسکے بیان مین اولجہاوٹ ہوتی ہے تو رفتہ رفتہ یہ عیوب
رفع ہو جاتے ہین ؛

جب مین خالص غائب بینی کا حال لکہونگا تو ایسی مراتب کا اور زیادہ تشریح سے ذکر کرونگا
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کو عامل یا اور ہم ربط آدمی کے جسم کی حالت کے ساتھ کسقدر شرکت
ہو جاتی ہے جو کچھ تکلیف جسمی عامل کو ہووے اوسکا اثر معمول کے جسم پر ہو جاتا ہے
اور بلکہ ایسا ہوتا ہے کہ جو عضو عامل کے جسم کا مریض ہو اوسکا حال معمول کو معلوم
ہو جاتا ہے معمول بتا دیتا ہے کہ عامل کے سر مین درد ہے یا پہلو مین درد ہے یا تنفس
مین اوسکو دشواری ہوتی ہے معمول یہ بات بتا دیتا ہے کہ عامل کے دماغ یا پھیپھڑے
یا جگر یا معدہ مین فلانا ہرج ہے اور بہت صورتون مین اوسکا بیان سچ ہوتا ہے۔
اسجگہ مین اس بات کا ذکر نہین کرتا ہون کہ معمول ان سب اعضا کی حالت کو براہ العین
دیکہتا ہے اس بات کا بیان فصل غائب بینی مین کیا جاویگا یہان فقط یہ ذکر کیا جاتا
ہے کہ معمول کو ایک قسم کا ذہنی ملکہ حالت مرض اور صحت کے دریافت کرنے کا
حاصل ہو جاتا ہے ؛

یہ ذہنی ملکہ اوسحالت مین بہی کام دیتا ہے کہ جس شخص کا حال دریافت کرنا ہو وہ
فاصلہ پر ہو بشرطیکہ کسیطرح معمول مین اور اوسمین ربط پیدا کیا جاوے اس ربط
کے پیدا کرنے کے واسطے یہ بات کافی ہے کہ اوس آدمی کے بال یا کوئی اور شے

جو اوسکے پاس رہی ہو یا کوئی تحریر تازہ اوسکی معمول کے پاس رکھی جاوے اس
شئے کی امداد سے معمول کو شخص غیر حاضر کے ساتھ ایک ربط پیدا ہو جاتا ہے اور یہ
بات حاصل ہو جاتی ہے کہ گویا وہ شخص معمول کے پاس موجود ہے اور پھر جو کچھ
معمول اوسکی نسبت بیان کرتا ہے صحیح ہوتا ہے *

کہتے ہین کہ جن معمولون کو حالت جسم کے دریافت کرنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے
اونکو یہ قدرت بھی ہوتی ہے کہ جو علاج مناسب ہو ن بتا دیتے ہین میرا قاعدہ ہے کہ جن باتون
کا مجھے بخوبی امتحان نہین ہوا ہے مین اوسکی نسبت کوئی امر قطعی طور پر بیان نہین
کرتا ہون اسواسطے مین یہ نہین کہونگا کہ ایسا امر ناممکن الوقوع ہے یا کبھی واقع
نہین ہوا ہے لیکن مین یہ بات کہہ سکتا ہون کہ معمول علاج اسطور پر بتا سکتا ہے
کہ کبھی اوسی قسم کا مرض جو خود اوسکو ہو گیا ہو اور اوسکا علاج اوسنے دیکھا ہو تو
وہی علاج بتا دیتا ہے یا یہ کہ طبیب سے اوسنے کبھی کچھ سیکھا ہو تو بتا سکتا ہے
بعض صورتین ایسی ہوتی ہین کہ معمول کو اگر چند علاج بتائے جاوین تو اونمین سے
وہ علاج منتخب کر لیتا ہے جو مرض مذکور کے واسطے انسب ہوتا ہے مگر ایسے معاملات
کا مجھکو کافی تجربہ نہین ہوا ہے غالب ہے کہ معمول علاج مناسب اس سبب سے
بتا دیتا ہے کہ جو شخص چند طرح کے علاج اوسکو سمجھاتا ہے وہ خود اون میں سے کسی
خاص علاج کو سب سے بہتر سمجھتا ہے اور معمول کو جو اوس شخص کے ساتھ شرکت
خیال ہوتی ہے اس سبب سے وہ اوسی علاج کو منتخب کر لیتا ہے *

جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اوس سے معلوم ہو گا کہ دریافت خصال اشخاص غیر کی
قدرت جو معمول کو ہوتی ہے وہ غائب بینی کی ایک قسم ہے لیکن ہمین اتنی اتنا
سمجھنی چاہیے کہ یہ غائب بینی بلا واسطہ نہین ہے یعنی اشیاء غائب کو معمول
براۂ العین نہین دیکھتا ہے بلکہ غائب بینی با لواسطہ ہے یعنی اون اشیا کا خیال

یا نقشہ جو اور لوگون کے ذہن مین ہوتا ہے اون غیر اشخاص کے ذہن سے معمول کے ذہن مین اونکا خیال منتقل ہو جاتا ہے بعض لوگ ایسے ہین کہ کہتے ہین کہ بس غائب بینی یہی ہے اور غائب بینی صریح کوئی شئے نہین ہے لیکن آگے آپکو دریافت ہوگا کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت خیال اشخاص غیر دو جُدی چیز ہین یہ بھی آپ کو آگے معلوم ہوگا کہ غائب بینی صریح اور قوت دریافت خیال اشخاص غیر امکاناً ایک ہی بات پر یعنی شرکت حس پر موقوف ہین لیکن ہمیشہ یہ امتیاز رکھنی چاہیے کہ یہ دونون امور ایک نہین ہین اور دونون کو مجتمع نہین کر لینا چاہیے۔ دنیا کے لوگون مین اسطرح کی شرکت یا رغبت خود بخود بہت واقع ہوتی ہے کوئی آدمی ایسا نہین ہے جسے کچھ نہ کچھ ایسی رغبت کسی خاص شئے کی طرف نہو اگرچہ بہت اسباب ایسے ہین کہ جنکے باعث سے عموماً روزمرہ اوسکا ظہور علانیہ نہین ہوتا ہے ہر ایک آدمی نے اس قسم کی تمثیلین اکثر سُنی ہونگی میرے خاندان مین ایک ایک عورت بیان کیا کرتی ہے کہ اوسکی والدہ کا قاعدہ تھا کہ جب کبھی کوئی قریب یا عزیز رشتہ دار اوسکا مر جاتا تھا تو اوسکو پہلے ہی خبر ہو جاتی تھی یہ عورت بار ہا انگلستان سے ہندوستان کو جاتی آتی رہتی تھی کئی بار ایسا اتفاق ہوا کہ سمندر مین جہاز مین چلتے چلتے اوسنے کہا کہ مجھکو یقین ہے کہ فلانا شخص مر گیا اور جب بندر پر پہونچی تو ہمیشہ اوسکے مرنے کی خبر ملی اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرتے ہوئے آدمی کو برائے العین مرتے دیکھتے ہین لیکن اِس کا ذکر فصل غائب بینی صریح مین کیا جاویگا ✤

ملک سوئٹزرلینڈ مین ایک شخص زاہی تھا اوسکا یہ حال تھا کہ کبھی کبھی اگر کوئی شخص اوسکے پاس بیٹھا ہو تو جو کچھ گذشتہ حالات اوسکے ہوتے تھے وہ سب بیان کر دیتا تھا یہ ایک ثبوت اس بات کا ہے کہ بعض آدمیون کو دریافت خیال اشخاص غیر کی قدرت خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے حاصل ہو جاتی ہے ✤

رغبت ایسی چیز ہوتی ہے کہ اگر دو آدمی اتفاقیہ مرتبہ اولین مل جاوین تو اون مین
آپس مین بہت محبت ہو جاتی ہے اس بات کا سبب دونون مین سے کوئی بیان نہین
کر سکتا ہے لیکن دونون کو رغبت قوی معلوم ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ کبھی جو
دو آدمیون کو آپس مین اول ہی نظر مین تعشق ہو جاتا ہے یہ بات کچھ خیالی نہین بلکہ
اصل ہی بلکہ یہ بات تو سب جانتے ہین کہ بعض اشخاص ایسے ہوتے ہین کہ مدت تک
یکجا رہکر لڑ پڑتے ہین اور علحدہ ہو جاتے ہین لیکن جب علحدہ ہو جاتے ہین تو
دونون غمگین رہتے ہین اور آخر کار لاچار پھر یکجا ہو جاتے ہین اور پھر لڑ پڑتے ہین
اور علیحدہ ہو کر افسردہ اور پژمردہ ہو جاتے ہین ؀

جسطرح آدمیون مین رغبت ہوتی ہے اوسی طرح سخت تنفر بھی ہوتا ہے ہر ایک آدمی
نے دیکھا ہوگا کہ کسی خاص شخص کو کسی خاص شخص سے ایسا سخت تنفر ہوتا ہے
کہ تمام عمر نہین رفع ہوتا اگر اوس سے سبب اوسکا دریافت کیا جاوے تو نہین بتا سکتا ہے اور
حقیقت مین کوئی وجہ بھی نہین ہوتی بلکہ وہ اس تنفر کو دور کرنا چاہتا ہے مگر دور نہین
ہو سکتا لیکن حالت عمل مقناطیسی مین اسطرح کا تنفر بہت قوی ہوتا ہے بعض
حالتون مین معمول کو کسی خاص شخص کی موجودگی کی برداشت ہرگز نہین ہوتی اگرچہ در حالیکہ
اوسپر عمل مقناطیسی کا اثر نہو تو کچھ بھی تنفر اوس شخص سے نہین ہوتا۔ بعد ازانت مطلق یا
غیر ذی روح اشیا کی نسبت اس قسم کا تنفر بہت قوی طور پر نمایان ہوتا ہے چنانچہ
بہت آدمی ایسے ہوتے ہین کہ اونکو بلی یا کتے یا چوہے یا مینڈک یا بکرے دیکھنے کی
برداشت نہین ہوتی بلکہ یہان تک ہوتا ہے کہ اگر یہ جانور پوشیدہ بھی ہون تو بھی اونکو
اونکی موجودگی معلوم ہو جاتی ہے اور اگر اوس جگہ سے اونکو علحدہ نہ کیا جاوے تو طبیعت
بگڑ جاتی ہے بلکہ غش کی یا تشنج کی نوبت ہو جاتی ہے بعض آدمیون کو ایسے اشیا سے
تنفر ہوتا ہے کہ اکثر اور لوگون کو اونکا کچھ بھی اثر نہین ہوتا بلکہ اونکو خوش آیند معلوم ہوتا

مثلاً بعض آدمیون کو گلاب کے پھول یا سیب یا ناشپاتی یا خربوزہ یا لاکھہ یا تیل یا رال یا نمک یا روئی کی برداشت نہین ہوتی اور تنفر بہی ایسا سخت ہوتا ہے کہ سمجھانے سے یا اوس شخص کے خود ارادہ کرنے سے رفع نہین ہوتا ہے کہتے ہین کہ ان اشیا کی بو ناگوار ہوتی ہے لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ بو کا دخل بہی نہین ہوتا فقط اون اشیا کے مکان مین موجود ہونے سے تنفر کا اثر ہوتا ہے گو وہ شے اتنی دور ہو کہ نہ نظر آوے نہ اوسکی بو آسکے۔ ایک بڑے عامل عمل مقناطیسی کو تجربہ ہوا ہے کہ اس قسم کے تنفر مین اور عمل مقناطیسی مین آپس مین بہت ربط ہے یعنی جن شخصون کو اس قسم کے سخت تنفر ہوتے ہین اونپر عمل مقناطیسی کا اثر جلد اور تیز ہوتا ہے ان بیانات سے یہ نتیجہ نکل سکتا ہے کہ آدمیون اور حیوانات اور غیر ذی روح اشیا مین کچہہ خاص قسم کی ایسی شے ہے کہ اوسکا اثر خاص آدمیون پر ہوتا ہے اور اثر بہی مختلف مدارج کا مختلف آدمیون پر ہوتا ہے اغلب ہے کہ یہ شے وہی ہے کہ جسکے سبب سے عمل مقناطیسی کا اثر آدمیون پر ہوتا ہے اور خواب مقناطیسی اور دیگر آثار مقناطیسی ظہور مین آتے ہین *

اب جو مین اثر قدرت دریافت خیال اشخاص غیر اور شرکت خیال اور غائب بینی بالواسطہ کا ذکر کر چکا ہون تو خط آیندہ مین غائب بینی صریح کا ذکر کرونگا مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ یہ آثار غائب بینی صریح گو اونکی ماہیت ہمکو معلوم نہین ہوتی ویسی حالت مین بہی پیدا ہوتے ہین کہ جب عامل کو اونکے ظہور کی امید نہین ہوتی یعنی اوس حالت مین کہ وہ اور آثار کے مشاہدہ اور پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہے ہمکو یقین ہے کہ حالت غائب بینی خود بخود بہی اکثر واقع ہوئی ہے اور اوسکی وجہ لوگون نے اکثر یہ سمجھہ لی ہے کہ فقط واہمہ ہے یا امر اتفاقیہ ہے مگر وجہ وقوع کچہہ بہی ہو اس امر کے واقع ہونے مین کچہہ شبہہ نہین ہے اور اسکی تحقیقات ہم پر

احتیاط سے کرنی فرض ہے اور یہ بات کہنی کہ فقط واہمہ سے یہ بات پیدا ہوجاتی ہے غلطی ہے بہت آدمی جب عمل مقناطیس حیوانی کا ذکر سنتے ہین تو فہم ہمہ جاتے ہین کہ حقیقت مین عمل مقناطیسی غائب بینی کی قوت پیدا کرنے کی سبب کہتے ہین لیکن یہ بات سمجہہ لینی غلطی مین داخل ہے غائب بینی فقط ایک اثر دیگر آثار عمل مقناطیسی مین سے ہے بعض آدمی ایسے ہوتے ہین کہ جب غائب بینی کا ذکر اونکے روبرو ہو تو وہ پیشین بینی سے مراد سمجہہ لیتے ہین لیکن جاننا چاہیے کہ اگر پیشین بینی کبہی واقع بہی ہوتی تو غائب بینی صریح جو دراصل فقط اشیاے غائب کے دیکہہ لینے سے متعلق ہے حقیقت مین امر واقعی ہے اس امر کی بحث خط آیندہ مین کیجاوے گی ۔ فقط

ساتوان خط

جن حکما نے آڈائل مین مقناطیس حیوانی کی نسبت تصنیفات اور تالیفات کی
ہین اونھون نے بہی غائب بینی کا حال لکہا ہے غائب بینی ہین اوسکو کہتا ہون
کہ بلا مدد آنکہون کے معمول فاصلہ کی اور غائب اشیا کو دیکہے اس خط مین یہ
بیان ہوگا کہ غائب بینی کی کیا کیا صورتین ہین اور عاملان عل مقناطیس حیوانی
نے کیا کیا صورتین لکی ہین اور مین نے بچشم خود کیا کیا صورتین دیکہی ہین *
پہلی صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگرچہ معمول کی آنکہین بند ہوتی ہین الاوہ
عامل کے ہات کو صاف دیکہتا ہے یہ اثر عل مقناطیسی کا ابتدا مین کہ جب خواب
مقناطیسی پیدا کیا جاتا ہے ظاہر ہوتا ہے سونیوالا خود بخود بلا اس بات کی کہ اوس سے
دریافت کیا جاوے کہتا ہے کہ مین ہات کو دیکہتا ہون اور اکثر یہ بہی بیان کرتا
ہے کہ مجکو اونگلیون مین سے روشنی نکلتی نظر آتی ہے اگر ہات بند آنکہون کے
سامنے ہو یا سر کے پاس ایک جانب مین یا سر کے اوپر یا سر کے پیچہے ہو توان
سب حالتون مین معمول اوسکو دیکہہ سکتا ہے اور یہ بات تحقیق کرلینی کہ وہ حس
باصرہ ظاہری سے نہین دیکہتا ہے بہت آسانی سے اس امر کے علاوہ بہی
حاصل ہوسکتی ہے کہ معمول کی آنکہین باندہ دی جاوین آنکہون کا باندہنا
اکثر نامناسب ہے اسواسطے کہ معمول کو تکلیف ہوتی ہے اور جو قدرت غائب بینی

اوسکو حاصل ہوتی ہے اوس مین کمی ہو جاتی ہے حقیقت یہ ہے کہ بلا آنکھون پر
پٹی باندہنے کے آنکھین دو طور پر قدرتی بند ہو جاتی ہین چنانچہ اون صورتون مین
کہ جب خواب بیداری خود بخود بلا عمل مقناطیسی کے واقع ہو جاتا ہے ہمیشہ یہ بات
دیکھی جاتی ہے کہ آنکھ کی پتلی بالکل قائم ہوتی ہے اور اوسپر روشنی کا کچھ بھی اثر
نہین ہوتا یہ امر آنکھون کو زور کے ساتھ کھول دینے سے معلوم ہوتا ہے اور
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ پتلی فقط قائم ہی نہین ہوتی ہے بلکہ اوپر کی طرف اولٹی ہوتی
ہے حتیٰ کہ اگر آنکھون کو زور سے کھولا بھی جاوے تو بھی پتلی نظر نہین آتی ہے
قطع نظر اس سے ہم یہ بات ہمیشہ کر سکتے ہین کہ ہات کو سر کے اوپر یا پیچھے رکھین اور ظاہر ہے
کہ کسی آدمی کی آنکھ مین یہ طاقت نہین ہے کہ جو شے سر کے پیچھے رکھی ہو اوسکو
دیکھ سکے کیا معنی کہ انسان کی آنکھ کو یہ قوت گردش ازل سے حاصل نہین ہی پہلا پہل
سونیوالا ہات کے دیکھنے کیواسطے بہت کوشش کرتا ہے اور اگرچہ آنکھین اوسکی بند
ہوتی ہین لیکن آنکھون کی طرف دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ سونیوالا اونکی استعمال
کے واسطے بہت جہد کرتا ہے اوسکی صورت سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ اپنے سامنے
دیکھ رہا ہے گو ہات سر کی پشت پر ہو ظاہر ہے کہ سونے والے کی باطنی آنکھ یعنی
حس باصرہ باطنی ہات کی شکل کو دریافت کرنیکے واسطے کوشش کرتا ہے اور ابتدا
مین جب سونے والا ہات کا ذکر کرتا ہے تو اوسکو دھوندلا نظر آتا ہوا بتاتا ہے لیکن رفتہ رفتہ
جب خواب اعلیٰ کی نوبت پہونچتی ہے تو تاریکی زائل ہوتی جاتی ہے اور ہات صاف صاف
قدرتی رنگ مین نظر آتا ہے پہلے پہلے ہات کا رنگ بھورا سا نظر آتا ہی ؛

جب سونے والے کا خواب ایک خاص درجے کو پہونچتا ہی تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر کوئی
اشیا اوسکی پشت کی پیچھے رکھی ہون وہ اونکو دیکھنے لگتا ہے حالانکہ اگر اوسکی آنکھین
کھلی بھی ہوتین تو گردن موڑنے کے بغیر حالت اصلی اپنی مین اونکو ایسے موقع پر

وہ نہین دیکھہ سکتا تھا اور سونیوالا اپنی آنکھون کے سامنے یا پیچھے کی طرف اپنے زانو
کی طرف ہر وقت دیکھتا نظر آتا ہے اور اون چیزون کا بیان کرتا جاتا ہے لیکن
یاد رکھنا چاہیے کہ اوسکی آنکھین بالکل مضبوطی سے بند ہوتی ہین اگر کمرے مین
کچھ بھی کام کیا جاوے اور غنبا جی چاہے اوسکو پوشیدگی سے کرین تو اگر سونیوالے
کا دہیان کسی اور طرف متوجہ نہوگا تو وہ فوراً بتا دیگا کہ فلانے شخص نے فلانی
حرکت کی ہین نے یہ بات اور نیز عامل کے ہات کا دیکھنا اکثر معمولون مین اکثر دیکھا ہے
غرض کہ یہ آثار عمل مقناطیسی کے روزانہ ظہور مین آتے ہین ؀

اس بیان سے ظاہر ہے کہ بلا استعمال حس باصرۂ ظاہری کے معمول اشیا کو صاف
دیکھتا ہے اس واقعی بات کے صحیح ہونے مین کچھ شک نہین ہے اور اس بات
کی وجہ دریافت ہونی بھی ایسی ہی مشکل ہے جیسی عائب بینی کی دیگر صورتون کی بواعث کا
دریافت کرنا دشوار ہے سوال جواب طلب یہ ہے کہ جو شی سونیوالا بند آنکھون سے
دیکھتا ہے اوسکا نقشہ دماغ تک کس ذریعے سے پہونچتا ہے اسمین تو کبھی شک نہین ہوسکتا
کہ جبتک دماغ مین اثر نہین ہوتا تب تک کسی شی کو معمول دیکھہ نہین سکتا ہی لیکن یہ
فرمایئے کہ وہ کس قسم کا اثر ہے جو دماغ تک بلا ذریعہ حواس ظاہری کے پہونچ سکتا ہے
حس باصرۂ ظاہری جو ہوتا ہے وہ تو کام مین آتا ہی نہین اسواسطے کہ آنکھین بند ہوتی ہین
اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ بند پلکون پر بھی اشیا کی روشنی نہین پڑتی ہے اور قطع نظر
اسکے پتلی اوسوقت مین اس قابل بھی نہین ہوتی کہ روشنی کا اثر اوسپر ہو۔ بس ہمکو یہ بات
ضرور ماننی پڑیگی کہ اجسام مین کوئی خاص اثر ایسا ہے جو بلا ذریعہ آنکھون کے دماغ
تک سرایت کرجاتا ہے حیرت کی بات یہ ہے کہ جب سونیوالا کسی شے کو صاف نہین
دیکھہ سکتا ہی تو صاف دیکھنے کے واسطے اوسکو اپنی پیشانی پر یا سر کے اوپر یا پشت
سر پر اوس شے کو رکھہ لیتا ہے اور اس ذریعے سے اوسکو صاف صاف دیکھہ سکتا ہے

پس معلوم ہوا کہ یہ جوہر مثل حرارت کی کھوپڑی کے اندر سے گذر کر دماغ تک سرایت
کر لیتا ہے اور غالب ہی کہ جب معمول ایسے اشیا دیکھتا ہے جو اوسکے سر سے چھوٹی ہوئی
نہین ہوتین تو اون اشیا سے بھی یہ جوہر کھوپڑی پر گرکر اوسکے اندر گذر کر جاتا ہے *
بعض آدمی جو اس بات کی مقر ہین کہ معمول کی ظاہری آنکھین کام مین نہین آتی ہین
ایسا خیال کرتی ہین کہ معمول اشیا کو اس سبب سے دیکھ سکتا ہے کہ اوسکے دیگر حواس بہت
تیز ہو جاتی ہین اور اندھے آدمیون کی نظیر دیتے ہین کہ اکثر اندھے آدمی اکثر اشیا کی موجودگی
فقط اس سبب سی کہ اونکے حواس لامسہ یا سامعہ یا شامہ بہت تیز ہو جاتے ہین دریافت
کر لیتے ہین بلکہ اکثر چیزون سے بچ کر چلتے ہین یہ لوگ یہ بھی نظیر دیتی ہین کہ جن آدمیون پر
حالت خواب بیداری خود بخود واقع ہوتی ہے اونکو موجودگی اشیا مجسم اسطرح سے
دریافت ہو جاتی ہے کہ ان اشیا کے سبب سے ہوا مین کچھ حرکت ہو جاتی ہے اور جو اختلا
ہوا مین ہوتا ہے وہ اختلاف اونکو اس سبب سی جلدی دریافت ہو جاتا ہے کہ اونکا
حس لامسہ بہت تیز ہو جاتا ہے لیکن یہ بات کہنی کہ حس لامسہ نہایت تیز ہو جاتا ہے فقط
فرضی ہی نہین ہے بلکہ ایک ایسا امر ہے کہ جو بات ثبوت طلب ہی اوسکو بلا ثبوت
پہلے ہی مان لینا اغلب ہی اور اگر اغلب نہین تو ممکن ہے کہ جن لوگون کو خواب بیداری
حاصل ہوتا ہے اوسوقت مین اونپر ایسے آثار نمایان ہوتے ہین جو حالت اصلی مین
اونپر کسی نے کبھی نہین دیکھے اور حس لامسہ کا تیز ہو جانا جو دلیل گردانا جاتا ہے
سو اونکا تیز ہو جانا کبھی ثابت نہین ہوا *
حس سامعہ کی یہ بات ہی کہ بجاے اسکے کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے اس حس کو تیزی
پیدا ہو عموماً یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ معمول سواے عامل کے یا اوس شخص کی آواز
کے جسکے ساتھ اوسکو ربط دلایا گیا ہو اور کسی کی آواز بالکل سنتا ہی نہین اور عقل شناسیا
کا یہ حال ہے کہ فقط یہی بات نہین ہوتی ہے کہ اکثر اون اشیا مین جو معمول دیکھتا

کچھ ایسا ہوتی ہی نہین بلکہ معمول اونکا رنگ اور اونکی صورت بتاتا ہے اور اکثر یہ بات
بتاتا ہے کہ اون مین سے کچھ روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے ضرور یہ امور حس شامہ
سے تعلق نہین رکھتے اور اگر کوئی شخص اپنے ذہن مین سمجھ لے کہ حس شامہ کے
تیز ہو جانے سے صورت اور رنگ اور شفافی یا تاریکی اشیا کی حالت خواب مقناطیسی
مین معلوم ہو جاتی ہے تو گویا یہ بات مانی ہے کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے ایک
حس کا فعل دوسری حس کو منتقل ہو جاتا ہے سو اگر اس بات کو مانین تو یہ اوسے بھی
زیادہ عجیب اثر عمل مقناطیسی کا ہوگا ٭

یہ موقع اس بات کی بحث کا نہین ہے کہ اصل ماہیت اوس جوہر کی کیا ہے جسکی
سبب سے قوت باصرہ جگری یا باطنی کام مین آتی ہے لیکن ایک بات کا ذکر مین اسجگہ
کرونگا اور وہ یہ ہے کہ جو اشیا سونے والا دیکھتا ہے اون مین سے اوسکو ہمیشہ
ایک قسم کی روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے چنانچہ معمول بتاتا ہے کہ عامل کے ہاتھ
مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اس سبب سے ثابت ہوتا ہے کہ سب اشیا مین
سے کچھ نہ کچھ چیز نکلتی ہے نام اوسکا ہم جو چاہین رکھ لین اور ریشن بیک صاحب نے
جو تجربات بذریعہ عمل مقناطیسی کیے ہین اون تجربات سے اونہون نے دریافت
کیا ہے کہ جملہ اشیاء مادی مین سے ایک خاص قسم کا جوہر نکل کر تمام عالم مین پھیلا
ہوا ہے اور اکثر آدمیون مین سرایت کرتا ہے اور اس جوہر کا اثر خاصتًا اون آدمیون پر
زیادہ ہوتا ہے کہ جنکو خواب بیداری کی حالت خود بخود واقع ہوتی ہے ریشن بیک صاحب
نے جو نتائج اپنی تحقیقات سے حاصل کیے ہین اونکا ثبوت عمل مقناطیسی سے بھی
حاصل ہے کیونکہ معمول کو اشیا مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے ٭
جب بہت سے معمولون پر جداگانہ یہ اثر یعنی غائب بینی کی حالت کا پیدا ہو جانا دیکھا
جاتا ہے تو ہمکو مجبور ماننا پڑتا ہے کہ کوئی سبب جلی نہ ایسا ہے جسکے ذریعے سے

حس باطنی پر معمول کے اثر ہوتا ہے پس جو جو آثار غائب بینی کی حالت کو زیادہ عجیب
ہوتے ہیں اونکے دیکھنے سے ہمکو حیرانی نہیں ہوتی ہے جب ہم دیکھتے ہیں کہ ایک
آدمی کسی چیز کو اپنی پشت کے پیچھے دیکھ سکتا ہے اور ایسی حالت میں دیکھ سکتا ہے
کہ اوسکی آنکھیں بالکل بند ہوتی ہیں اور ایسی حالت میں کہ جب وہ اوس چیز کو اپنے سر
اوپر رکھ لیتا ہے تو ہم یہ بات مان جاتے ہیں کہ کوئی سبیل ایسی ہے جسکے ذریعہ سے
اوسکی حس باطنی پر اثر ہوتا ہے اور وہ سبیل ایسی ہے کہ اوسکا اثر حالت اصلی انسانی
میں نہیں ہوتا ہے یا اگر ہوتا بھی ہوگا تو حواس ظاہری پر جو اثر ہوتا ہے وہ ایسا
قوی ہوتا ہے کہ جو اثر حس باطنی پر ہوتا ہے وہ دب جاتا ہے ایسی حالت میں یہ بات
آسانی سے ہمارے ذہن میں آجاتی ہے کہ عمل مقناطیسی جب کسی معمول پر کیا جاتا
تو یہ بات کچھ اصل نہیں رکھتی کہ جس شے کو وہ دیکھے وہ دور ہو یا قریب ہو یہ بات
بھی آسانی سے ذہن میں آجاتی ہے کہ یہ جوہر اس قسم کا ہے کہ تمام عالم میں مثل
نور آفتاب وغیرہ اور حرارت کی آسانی سے دوڑ جاتا ہے اور مثل حرارت کے اسکو اشیا
میں حتی کہ خشتی دیواروں میں بھی اوسکا گذر ہو جاتا ہے ریشن بیک صاحب نے اس جوہر کا
نام اوڈائل رکھا ہے اس جوہر کی کیفیت یہ ہے کہ نور آفتاب سے اوسکی رفتار
کمتر ہے اور حرارت کی نسبت مجسم اجسام میں زیادہ آسانی سے نفوذ کر لیتا ہے
دوسری صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ اگر کسی شے کو کاغذ میں لپیٹ کر کسی بکس یا
صندوق میں بند کر کے رکھیں تو معمول اوسکو دیکھ لیتا ہے میں نے اکثر دیکھا
کہ کوئی چیز کاغذ میں لپٹی رکھی ہوئی یا لوہے کی یا پیتل کی صندوق میں بند کر دی گئی
ہے اور معمول نے اوسکی بالکل ماہیت بتا دی ہے حتی کہ اگر اوسمیں کسیطرح
کوئی شگاف آگیا ہے یا کچھ کمزوری یا اوپن ہے یا دل کسیطرح کا ہے تو اوسکا صاف
صاف اوسکا پتا بتا دیا ہے میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کوئی خط مہر بند صندوق میں

بند کیا ہوا رکھا ہے اور معمول نے سرنامہ اور ڈاک کی مہر بلکہ مضمون اوس خط کا صاف صاف پڑھ دیا ہے میجر بکلی صاحب نے ایکسو چالیس آدمیون پر اسطرح کا عمل کیا ہے کہ کوئی تحریر کسی صندوق مین بند کر کے رکھدی ہے اور معمول نے اوس تحریر کو پڑھ دیا ہے ان آدمیون مین سے اسّی آدمی ایسے ہین کہ اونپر نوبت خواب مقناطیسی کی نہین گذرتی بلکہ بلا خواب کے پیدا ہونے کے وہ تحریرین پڑھ دیتے ہین میجر بکلی صاحب یہ عمل کیا کرتے ہین کہ کسی شخص سے کہدیتے ہین کہ جو اوسکے جی مین آوے وہ لکھکر ایک صندوق مین بند کر دے پھر معمول کو اشارہ کرتے ہین تو معمول فوراً اوس تحریر کو پڑھ دیتا ہے کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے انگلستان مین اکثر تحریرات چھوٹی چھوٹی چیزون مین بند کی ہوئی فروخت ہوتی ہین اکثر ایسا ہوتا ہے کہ لوگ دوکانون مین سے ایسی چیزین خرید لاتے ہین اور پھر معمولون سے پڑھواتے ہین ظاہر ہے کہ اون مشتریان کو خود بھی نہین معلوم ہوتا کہ اون مین کیا تحریر ہے پس معلوم ہوا کہ جو معمول اوسکو پڑھتا ہے اوسکو مشتری کے خیال کے سبب سے بھی یہ قدرت حاصل نہین ہوتی بلکہ غائب چیزون کی قدرت کی سبب سے وہ تحریر پڑھ لیتا ہے لیکن یہ بات کبھی ضرور ہے کہ سب معمول ایسے نہین ہوتے ہین کہ اونکو اس قسم کی تحریرات پڑھنے کی قدرت حاصل ہو بعض ایسے بھی ہوتے ہین کہ وہ ایسی تحریرات کو نہین پڑھ سکتے ہین کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسیوقت معمول پڑھ سکتا ہے اور کسیوقت نہین پڑھ سکتا ہے مین ابتدا مین بیان کر چکا ہون کہ معمول کے قوائے مقناطیسی مین کن کن بواعث سے حرج پیدا ہو جاتا ہے وہی بواعث ایسے وقت مین بھی حارج ہو جاتے ہین تیسرے یہ کہ بعض عامل ایسے ہین کہ اونکے معمولون کو یہ قدرت حاصل ہوتی ہے اور بعض ایسے ہوتے ہین کہ اونکے معمولون کو یہ قدرت حاصل نہین ہوتی ہے چنانچہ میجر بکلی صاحب کو اس عمل مین بہت دستگاہ ہے کہ اونکے معمول تحریرات سربمہر اکثر پڑھ لیتے ہین

بعض عامل ایسے ہین کہ اونکے معمول ایسی تحریرات نہین پڑھ سکتے ہین لیکن
وہ عامل دیگر آثار ایسے ہی عجیب بلکہ اس سے زیادہ عجیب اپنے معمولون پر پیدا
کردیتے ہین پس اگر کسی خاص معمول مین یہ قدرت نپائی جاوے یا کسی خاص وقت
کسی خاص معمول سے ایسی تحریر نپڑہی جاوے یا اگر کوئی خاص عامل اپنے
معمولون مین ایسا اثر پیدا نہ کرسکے تو اس بات سے یہ امر لازم نہین آتا کہ اس
قسم کی قدرت کسی معمول کو بہی حاصل نہین ہوتی یا یہ کہ کسی عامل کو بہی اپنے اثر
کے پیدا کرنے کا اختیار نہین ہے مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ بعض غائب بین ایسے
ہوتے ہین کہ جبتک کوئی ایسا شخص موجود نہو جو اوس تحریر سے واقف ہو جسکا پڑہنا منظور ہے یا
اوس شے سے واقف ہو جسکا معمول کو نظر آنا منظور ہے تو وہ نہ پڑہ سکتے ہین اور نہ دیکھ سکتے ہین یعنی جو ایسے
غائب بین ہوتے ہین وہ فقط شرکت کے سبب سے پڑہ یا دیکھ سکتے ہین اسیکے
مین اتنا حال اور لکھتا ہون کہ بعض غائب بین ایسے ہوتے ہین کہ کسی وقت
وہ صحیح غائب بینی کے سبب سے پڑہ یا دیکھ سکتے ہین اور کسی وقت شرکت کے
سبب سے اور کسیوقت نہ صحیح غائب بینی کی قدرت اون مین ہوتی ہے نہ شرکت
کے ذریعہ سے یہ قدرت اونکو حاصل ہوتی ہے یعنی کسیوقت غائب بینی کی
قوت ہی اونکو ہرگز نہین ہوتی تو معلوم ہوا کہ اگر کسی موقع پر غائب بینی کا اثر
پیدا نہو تو یہ نہین کہنا چاہیے کہ یہ قوت کبہی کسیکو اصل ہی نہین ہوتی بلکہ اگر بہت
کہین تو یہ کہہ سکتے ہین کہ جس خاص موقع یا خاص شخص مین یہ قدرت نہین پائی
جاتی ہے اوسمین یہ امر خطا کرگیا جو کچھ پہلے مین اس باب مین کہہ چکا ہون کہ اکثر
دہوکہ دہی کا لوگون کو شبہہ ہوتا ہے اوس سے زیادہ اس معاملہ غائب بینی
کے باب مین کچھ کہنا ضرور نہین ہے یہ بات کہنی کافی ہے کہ یہ بات نہایت آسان
ہے کہ دہوکہ دہی ممکن نہو جیسے بگلی صاحب کا جو طریق مین نے اوپر بیان کیا وہ

طریق شافی سے لیکن ہمیشہ یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ اگر کسی معمول کے گرد
بہت سے لوگ جمع ہو گئے ہیں اور اون میں سے چند ایسے بھی ہوں کہ جنکے
ذہن میں وہ کچھ وہی کچھ خیال اوسکی طرف سے جما ہوا ہو تو اونکا اثر مقناطیسی خفیف ہوتا
ایسی حالت میں جبکہ اونکی عامل کی نسبت قوی الجثہ ہو معمول پر ایسا ہوتا ہے
کہ جو کچھ قدرتیں اوسمیں ہوتی ہیں اون میں فرق آجاتا ہے ؎

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہو اوسکے اوپر یا نیچے
یا پہلو میں جو دوسرا مکان ہو اوسمیں جو چیزیں ہوں اونکو دیکھتا ہے چونکہ
اکثر واقع ہوتی ہے اور کچھ تدبیر اوسکے پیدا کرنیکے واسطے اکثر ضرور نہیں ہوتی معمول
خود بخود کہنے لگتا ہے کہ فلانے مکان میں میں فلانی چیزیں دیکھتا ہوں یہ اکثر ایسا
ہے کہ اوسمیں عامل کے ساتھ شرکت خیال نہیں پائی جاتی کیونکہ یا تو عامل اوس
مکان سے واقف نہیں ہوتا یا اگر واقف ہوتا ہے تو ایسی ایسی چیزوں کا معمول
ذکر کرتا ہے کہ عامل کو اونکی اطلاع نہیں ہوتی مثلاً اوس وقت کے بعد کہ جب عامل
نے کسی شی کی آگاہی تھی اوس شے میں فرق آگیا ہو اس بات کا مجھکو خود تجربہ ہوا ہے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جس مکان کا غائب بینی میں ذکر کرتا ہے عامل اوس سے واقف
ہوتا ہے اور جو بیان معمول کرتا ہے اوسکو عامل غلط بتاتا ہے مگر اکثر معمول کا بیان
درست نکلتا ہے اسواسطے کہ جسوقت عامل نے اوس مکان کو دیکھا تھا اوس وقت
کے بعد موقع اشیا میں کچھ تغیر ہو گیا ہے بہت مثالیں دینی کچھ ضرور نہیں میں نے خود مشق
کر ایسی باتیں اکثر واقع ہوتی ہیں اور ایسی باتوں کا واقع ہونا ایک بڑا ثبوت اسبات کا
ہے کہ معمول شرکت خیال کے سبب سے وہ باتیں نہیں بتاتا ہے بلکہ جو کچھ نظر باطنی کے
ذریعہ سے دیکھتا ہے اوسکا ذکر کرتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جملہ معمولوں
کو یہ قدرت حاصل نہیں ہوتی ہے اور جنکو حاصل بھی ہوتی ہے اونکو ہر وقت اوسپر

ایک ہی درجہ پر حاصل نہیں ہوتی ہے ؛

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس مکان میں معمول ہوتا ہے اوس سے کسی علیحدہ
مکان کو گویا قوت باصرہ باطنی سے دیکھتا ہے میں نے یہ بات اکثر دیکھی ہے اور مجھکو ظاہر ہوا
ہے کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال نہیں ہوتی بلکہ بلا شرکت خیال کے وہ چیزیں
دیکھتا ہے اول تو یہ کہ معمول بیان اس طور پر کرتا ہے کہ جیسے کوئی مرتبہ اول ہی کسی شے
کو دیکھے اور اوسکا بیان کرے ذرا ذرا سی چیزوں کا معمول بیان کرتا ہے اور اکثر
اوسکو اشارہ نہ کیا جاوے خاص اوس چیز کا ذکر نہیں کرتا جسکی طرف عامل کا خیال
اوس وقت ہوتا ہے دوسرے یہ کہ جو آدمی اوس مکان میں ہوں اور جو کچھ وہ کر رہے
ہوں سب کا حال بیان کرتا ہے اور عامل نہ تو اون آدمیوں سے واقف ہوتا ہے
نہ یہ جانتا ہے کہ وہ کیا کر رہے ہیں — چنانچہ ایک غائب بین نے میرا گھر دیکھ لیا
میرے گھر کا حال کبھی اوسنے نہیں سنا تھا اور نہ اوسکو اوس مکان کا پتا بتایا
گیا تھا پہلے اوسنے زینے چڑھے بعد اوسکے وہ ایک کمرے میں داخل ہوا اور جو چیزیں
وہاں رکھی ہوئی تھیں مثل میز اور کرسی اور پارچہ وغیرہ کے سب کا ذکر کیا اوس
مکان کے ایک کمرے میں ایک ستون تھا اوسنے وہ بھی بتایا پھر ایک کمرے میں
اور جو جو سامان آرائش مکان کا مثل تصاویر وغیرہ وہاں رکھا تھا اون سب کو
بتایا اوسنے یہ بھی بتایا کہ ایک مرد ایک خاص جگہ پر کھڑا ہے پھر اوسنے کہا کہ ایک
عورت پلنگ پر بیٹھی ہے اور ایک نئی کتاب پڑھ رہی ہے پھر جب میں اپنے مکان
پر گیا تو یہ حال درست پایا یہ امر حال میں ہی واقع ہوا ہے ایک بار اور ایک شخص
مس لیوس صاحب سے عمل کیا اور حالت غائب بینی اوسکو دفعتاً حاصل ہو گئی اوس
عورت نے میرے گھر کا حال بیان کرنا شروع کیا اور بیان کیا کہ ایک کمرے میں
ایک عورت اور ایک مرد موجود ہیں جو پوشاک عورت پہنے ہوئے تھی وہ بیان کی

اور کہا کہ اور کتنی آدمی اور وہ عورت پلنگ پہ بیٹھی ہوئی ہیں اور مرد ایک میز کے
پاس کھڑا ہوا ہے اور میز کے اوپر ایک ہاتھ ٹیکے ہوئے ہے اور اوسکی ایک ہاتھ
کی چوتھی انگلی میں ایک چھلا ہے اور ایک مرد ہے جسکا قد پست ہے اور سیاہ بال ہیں
باتیں کر رہا ہے جب دریافت کیا گیا تو معلوم ہوا کہ جس وقت کا ذکر معمول نے کیا تھا
اوس وقت یہ سب باتیں درست تھیں فقط اتنی غلطی نکلی کہ اوس مرد کے دست راست
کی انگلی میں چھلا تھا اور معمول نے دست چپ میں بیان کیا تھا ایسی غلطی معمول اکثر
کیا کرتے ہیں بعض معمول ایسے ہوتے ہیں کہ وہ ہمیشہ راست کو چپ اور چپ کو راست
اور جنوب کو شمال اور شمال کو جنوب اور غرب کو شرق اور شرق کو غرب بتاتے ہیں
اس سے یہ بات ثابت ہے کہ معمول جو کچھ بیان کرتے ہیں عامل کے ساتھ شرکت
خیال ہونے سے نہیں بیان کرتے ہیں اسواسطے کہ اگر یہ بات ہوتی تو عامل تو سمت
درست جانتا ہے پس معمول بھی درست سمت بتاتے ایک اور معمول کے بیانات میں جو
اطراف و سمت کی غلطی ہوتی تو میں پہلے پہلے بہت متعجب ہوا لیکن جب میں نے اوسکی
سب باتیں ملائیں تو معلوم ہوا کہ اس قسم کی غلطی وہ ہمیشہ کیا کرتا ہے مثلاً اوسنے مجھسے کہا
کہ تمہارے گھر میں آتشخانہ مشرق کی سمت میں ہے اور دروازہ گھر کا مغرب کی سمت میں ہے
حالانکہ میرے گھر کا دروازہ مشرق کی طرف اور آتشخانہ مغرب کے رخ ہے اور جب
میں نے اوسکو کہا کہ تم ایسی غلطی کرتے ہو اور جو سمت درست تھا وہ بتایا تو اوسنے مانا
اور کہا کہ تم سچ کہتے ہو میں اس بات کی وجہ نہیں بتا سکتا ہوں کہ ایسی غلطیاں
معمول کیوں کیا کرتے ہیں لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ کچھ قاعدہ کلیہ نہیں ہے کہ سب ایسی
معمول ایسی غلطی کریں بلکہ کوئی غلطی کرتا ہے کوئی نہیں کرتا ۞

ایک اور صورت خاصیت بینی کی یہ ہے کہ معمول عامل کی خواہش سے اور اکثر خود بخود دیکھی
مقامات اور ممالک دور دراز کی سیر کرتا ہے اور اون مقامات اور ملکوں کا اور جو آدمی

وہان کے ہین اونکا حال بیان کرتا ہے بعض اوقات تو یہ امر اس سبب سے
واقع ہوتا ہے کہ عامل کے ساتھ معمول کو شرکت خیال ہوتی ہے لیکن بہت سی
صورتین ایسی ہین کہ شرکت خیال ہرگز بھی نہین ہوتی مثلاً معمول اون مقامات
اور ملکون کی سیر کرتا ہے جو عامل کو معلوم ہی نہین ہوتی نہ کسی اور شخص کو جو موجودگان
ہین سے ان مقامات سے واقفیت ہوتی ہے قطع نظر اس سے جب اون مکانات کا حال
بیان کرتا ہے تو ایسے جزئیات اور تغیرات کا بیان کرتا ہے جو کہ کبھی موجودگان
ہین سے معلوم نہین ہوتے ہین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ معمول گویا جی ہی جی مین
اوس ملک کو جاتا ہے پہلے پہلے تو اوسکو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مین ہوا مین تیر رہا ہون
اور کسی خاص جگہ مین نہین اور بعد تھوڑی دیر کے کہتا ہے کہ اب مین وہان
پہونچ گیا جس جگہ کا وہ نام بتاتا ہے وہ جگہ گویا پہلی ہی جگہ ہوتی ہے جو اوسکو اوس
ہوائی سفر مین ملتی ہے لیکن یہ بات خواہ ہمیشہ ہوتی ہو خواہ نہوتی ہو کسی نہ کسی طرح
اوسکے ذہن مین یہ بات آجاتی ہے کہ کونسی جگہ صحیح ہے جہان جاتا ہے اگر کسی
فاصلہ کے شہر مین بھیجا گیا ہو اور کوئی خاص مکان اوسکو نہ بتایا گیا ہو تو وہ اوس شہر کو
یا تو اسطرح سے دیکھتا ہے کہ جیسے ہوا مین سے چڑیا دیکھے یا کسی گلی یا کوچے
یا بازار مین داخل ہو جاتا ہے اور اوسکا حال بیان کرنے لگتا ہے درخت اور مکانات
اور معبد اور حمام اور لوگ جو چلتے پھرتے ہین سب کا حال بیان کرتا ہے اور نہایت
خوش ہوتا ہے اگر کرر یا سہ کرر اوسی شہر مین بھیجا جاوے تو سب حال درست بیان
کرتا ہے فقط اتنا فرق پہلے بیان سے ہوتا ہے کہ آدمیون کے حال مین اختلاف
ہوتا ہے اسواسطے کہ آدمی ہمیشہ ایک ہی طور پہ اوسکو نہین مل سکتے چنانچہ مین نے
ایک معمول کو اسیطرح ایک شہر کو بھیجا جو مکانات اور بازار اور عمارات وہان
تھی اون سب کا اوسنے حال بیان کیا اور اوسکے بیان سے مجکو معلوم ہوتا گیا

کہ اب فلانی جگہ کا ذکر کرتا ہے اور حال بیان کرنے کرتے وہ کہنے لگا کہ ایک
شخص ایک دروازے مین کھڑا ہوا ہے اور اوس دروازے مین سے لوگ
آتے جاتے ہین اور کہنے لگا کہ مین جانتا ہون یہ شخص دربان ہے اندر اوس
دروازے کے اوسنے ایک کمرے مین کئی میزین بچھی ہوئی دیکھین اور بہت سے
آدمی کھانا کھاتے ہوے دیکھے ایک دن مین نے اوسکو ایک اور شہر مین بھیجا
وہان کے آدمی داڑہی اور مونچھین رکھتے ہین معمول کو داڑھیان اور مونچھین دیکھکر
بہت حیرت ہوئی اور جس جس طرح کی جسکی داڑہی مونچھی اوسکے انداز او قطع بیان کی
اسی معمول نے خود بخود اور مقامات کی سیر کی ہے اور اون مقامات کا حال اس
تشریح اور تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے کہ اگر مجکو اونکے دیکھنے کا اتفاق ہو تو
مین اونکو فوراً پہچان لون اس معمول کی سیر کا حال اس کتاب کے دوسرے
حصے مین لکھا جاویگا ❊

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگرچہ معمول اون اشیا کا حال بخوبی بیان کرتا ہے جو اوسی کمرہ
مین ہون جہان وہ خود ہے یا دوسرے کمرے مین ہین یا اوسی کمرے مین ہون
جہان وہ ہے لیکن دور دراز ملکون کی سیر بلا اس بات کے کہ ایک نئی حالت اوسمین
پیدا ہو نہین کرسکتا ہے یہ نئی حالت اکثر تو خودبخود پیدا ہو جاتی ہے اگر خودبخود نہو
تو ترکیب معروف یعنی ہاتھون کو اوسکے اوپر گذارنے سے یا عامل کی مرضی سے
یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے یہ نئی حالت یعنی حالت سیاحی جب پیدا ہوتی ہے
تو معمول کا نقشہ کچھ اور ہو جاتا ہے مثلاً ایک معمول کو مین نے دیکھا کہ پہلی حالت نشہ
مین جو کچھ حرکت اوسکی پشت کے پیچھے ہوتی یا دوسرے کمرے مین ہوتی اوسکا
حال بتا دیتا تھا اور جب کوئی آدمی جسم کے ساتھ چھوا ہوا ہو تو اوسکے جسم کا حال
صحیح صحیح بتا دیتا تھا اور ایک بات اوسمین یہ تھی کہ کوئی شخص اوس سے کسیطرح کا

سوال کرے اوسکو سن لیتا تھا اور جواب دیتا تہا لیکن اکثرین نے دیکھا کہ یہ معمول خود بخود ایک نئی حالت مین چلا جاتا تھا اس نئی حالت مین وہ کوئی آواز بہی نہین سُنتا تھا حتی کہ اگر عامل بہی اوس سے بولتا تہا تو جبتک اوسکی اُنگلیون کے سرون سے اپنا مُنھ نہ لگا دے تبتک عامل کی بہی بات نہین سنتا تہا الّا اگر کوئی اور شخص بہی سوا ے عامل کے اوسکی اونگلیون کے ذریعے سے اوس سے بات کرتا تھا تو وہ سُن لیتا تھا لیکن جب کبہی کوئی شخص اس ترکیب سے اوس سے بات کرتا تہا تو وہ ہمیشہ چونک پڑتا تھا اور جب یہ نئی حالت اوسکی ہوتی تہی تو فقط یہی بات نہین ہوتی کہ جہان چاہو اوسے بہیجدو بلکہ وہ خود بخود کسی دور دراز ملک مین پہونچا ہوا ہوتا تہا اور وہان کی سیر مین مصروف ہوتا تھا ایسی حالت مین وہ کہتا تہا کہ اب مین فلانی جگہ چلا یا اگر عامل کے حکم سے بہیجا جاتا تہا تو کہتا تہا کہ اب مجہے فلانی جگہ لے گئے اور اگر تہک جاتا تہا تو کہتا تہا کہ اب مجہے واپس لیچلو اور عامل تہوڑی سی ترکیب سے اوسے واپس لے آتا تہا جب وہ اپنی پہلی حالت مین آجاتا تہا تو جو کچہ اوسنے سیر کی تہی اوسکا حال اوسے یاد رہتا تھا اس معمول کا نام مین الف رکھونگا اور اوسکی سیر اور سیاحی کا حال اس کتاب کے دوسرے حصہ مین بیان کرونگا ؀

ایک اور صورت غائب بینی کی یہ ہے کہ جس شخص کو عامل کہے اوسکو معمول دیکہتا ہے بعض حالتین ایسی ہوتی ہین کہ جس شخص کے دیکہنے کے واسطے اوسکو کہا جاوے اوسکو معمول کسی خاص مقام مین نہین دیکہتا ہے بلکہ مثل اپنے ہوا مین تیرتا ہوا دیکہتا ہے اوس آدمی کا چہرہ اور نقش و نگار اور رنگ اور بال اور آنکہین اور وضع بہت صحت سے بتاتا ہے اور یہ سب باتین اوس صورت مین بہی بتاتا ہے کہ عامل نے خود کبہی اوس شخص کو نہ دیکہا ہو بعض حالتون مین معمول اوس شخص کو اوسکے مکان مین یا بازار مین یا کسی اور مقام مین دیکہتا ہے اور جو کچہ وہ کر رہا ہو اوسکا حال بیان

کرتا ہے ایسا ہوسکتا ہے کہ معمول خواہ تو اوسکو اوسی حالت مین دیکھے جس مین وہ شخص اوسوقت ہو خواہ کسی پہلی حالت مین دیکھے غائب بین جس آدمی کو دیکھتا ہے خواہ تو اوسکو اوس سے رغبت ہوتی ہے خواہ تنفر ہو جاتا ہے اگر وہ شخص بہت فاصلے پر ہو اور دریافت کرنے والے کو خاص مقام اوسکی سکونت کا معلوم نہو تو معمول کے بیان سے دریافت ہوسکتا ہے اور یہ بات عموماً دیکھی جاتی ہے کہ جس شخص سے معمول واقف ہوتا ہے اور اوسکا نام جانتا ہے اوسکا نام نہین لیتا ہے بلکہ فقط اوسکا پتا بتاتا ہے ظاہر ہے کہ جن آدمیون کا یا مقامات کا نام ہم نہین جانتے ہین تو معمول سے اونکا نام حاصل نہین ہوسکتا فقط اونکا حال ہی بیان کرتا ہے اسطرح کے تجربات عمل مقناطیسی نہایت عجیب پیدا کرتے ہین اور ہزار طرح سے یہ آثار مختلف طور پر نمایان ہوسکتے ہین اس کتاب کے دوسرے حصے مین تشریح کے ساتھ انکا حال بیان کیا جاویگا ❊

بعض غائب بین ایسے ہوتے ہین کہ جن آدمیون کو وہ دیکھتے ہین اونکے ساتھ اونکو شرکت خیال ہو جاتی ہے یعنی اوس شخص کے خیال کے دریافت کر لینے مین اور گذشتہ حال اوسکا بلکہ جو کچھ اوسکے ارادے ہوتے ہین وہ بھی دریافت کر لیتے ہین الف کو اس امر مین بہت ملکہ ہے اسکی تمثیلین دوسرے حصے مین لکھی جاوینگی ❊ یہ ملکہ فقط اوس صورت مین ہی ظاہر نہین ہوتا ہے کہ جب عامل اوس شخص کا نام بتاوے جسکا وہ نظر آنا چاہتا ہے بلکہ اوس صورت مین بھی یہ ملکہ نمایان ہوتا ہے کہ کوئی شے اوس آدمی کی مثل بال یا چھلا یا تحریر اوسکے ہات کی معمول کے ہات مین رکھدیجاوے یہ ملکہ الف مین بہت سے اور نیز بہت امتحان ہوا ہے اگر کسی آدمی کی بال یا اوسکی تحریر الف کے ہاتھ مین رکھدیجاوے تو الف بہت آسانی سے اوس آدمی کا حال بیان کرنے لگتا ہے دوسرے حصے مین تمثیلین لکھی جاوینگی

اسجگہ مین فقط اتنا ہی بیان کرونگا کہ الف کیا ترکیب کرتا ہے اور اوس ترکیب سے
کیا نتیجہ نکلتا ہے اکثر الف یہ کرتا ہے کہ بال کو یا تحریر کو اپنے ہاتھ مین دبا لیتا ہے اور
اگر وہ آدمی اوسکو فوراً نظر نہین آوے تو اوس چیز کو یعنی بال یا تحریر کو اپنے سر
کے اوپر رکھہ لیتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مین نے اس چیز کو اپنی آنکھون کے
سامنے رکھہ لیا حالانکہ اوسکی آنکھین بالکل بند ہوتی ہین جب ترکیب کر چکتا ہے
تو اوس آدمی کو دیکھنے لگتا ہے اور جو کچہ وہ کر رہا ہو اوسکا حال بیان کرنے لگتا ہے
اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچہ وہ آدمی اوسوقت کر رہا ہو وہ معلوم ہو جاتا ہے کبھی ایسا ہوتا
کہ وہ حال معلوم ہوتا ہے جو وہ آدمی اوسوقت کر رہا تھا جب اوسنے وہ کاغذ جو
الف کے ہاتھ مین ہوتا ہے لکہا تھا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کسی پہلے وقت کا
حال دریافت ہوتا ہے اس بات کو ملحوظ رکھنا چاہیے اسواسطے کہ اگر اس بات کا لحاظ
نہ رہے تو خیال ہو سکتا ہے کہ الف غلطی کر رہا ہے حالانکہ حقیقت مین وہ کچہ بھی
غلطی نہ کرتا ہو۔ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ الف اوس آدمی کا تمام گذشتہ حال و موجود حال
تک بیان کرتا ہے چنانچہ ایک شخص مع ایک اور آدمی کے انگلستان سے نئی دنیا
مین گیا تھا اور دونون ایک شہر مین تھے اونکا حال الف نے جو بیان کیا
اوسکو اون شخصون نے جلسۂ عام مین انگلستان مین واپس آنے کے بعد تصدیق
کیا اور شخصون کا حال بھی الف نے اکثر اسطرح بیان کیا ہے چنانچہ اونکا ذکر حصہ
دوم مین کیا جاویگا الف کا یہ حال ہے کہ جن شخصون کو وہ اسطرح دیکھتا ہے
اونکے خیالات دریافت کر لیتا ہے لیکن زیادہ تعجب کی بات یہ ہے کہ وہ اونکے
ساتھ گفتگو کرتا ہے اور یا کہ وہ اوسکو جواب دیتے ہین لیکن جواب کا دینا فرض
سے معلوم ہوتا ہے اسواسطے کہ الف کی گفتگو کی وضع سے معلوم ہو جاتا ہے کہ کوئی
شخص جواب دیتا ہے اوس جواب کے جواب مین وہ خود پھر کچہ کہتا ہے

الا اون لوگون کے جواب سوائے معمول کے اور آدمیون کے کانون تک نہین پہونچتے ہین اور الف اونکے ساتہ کلام بہی اسطرح کرتا ہے کہ گویا آپس مین بہت رسم اور ربط ہے مثلاً کبہی کبہی وہ اون لوگون کو تنبیہ کرتا ہے کہ تم نے اپنے عزیزون یا دوستون کو خط کیون نہین لکہے اور جو کچہ وہ عذرات کرتے ہین اونکو توجہ سے سنتا ہوا معلوم ہوتا ہے اور یا تو اونکے عذرات کو پذیرا کرتا ہے یا نامنظور کرتا ہے الف مُصر ہوکر کہتا ہے کہ مین اون لوگون سے گفتگو کر رہا ہون اور یہ بہی بیان کرتا ہے کہ مین اونکے ذہن مین اپنا خیال ڈال سکتا ہون بلکہ ایسا کرسکتا ہون کہ وہ خوب دیکہنے لگین ایک آدمی کی تحریر الف کے ہاتہ مین تہی اوسنے جب اوس آدمی کو دیکہا تو اوس سے کہا کہ فلانے وقت جب تم بیمار تہے تو تمہین اپنی بیوی نظر آئی تہی اسطور پر کہ گویا وہ تمہارے دیکہنے کے واسطے آئی تہی یہ بات الف نے اسطور پر بیان کی کہ گویا اوس شخص نے اوسکو ابہی بتائی تہی اور بعد ازان دریافت ہوا کہ حقیقت مین اوس شخص کو اوسکی بیوی اوسیطور پر نظر آئی تہی جس طور پر الف نے بیان کیا تہا الف نے اور بہی باتین بہت مفصل کہی تہین جنکا ذکر تشریح کے ساتہ حصۂ دوم مین کیا جاویگا جس شخص کو ایسی حالت مین الف دیکہتا ہے یا اوسکی طرف اوسکو رغبت ہو جاتی ہے یا اوس سے متنفر ہو جاتا ہے اور اگر کوئی چیز بد یا کمینہ پن کی دیکہے تو اوسکو نہایت نفرت ہوتی ہے ایک مرتبہ الف نے ایک مسروقہ گہڑی اور چور کا پتا لگایا اور یہ چور پکا چور نہین تہا یعنی عادی چوری کا نہین تہا اوسنے اوس چور کو صاف صاف کہدیا کہ تیرے دل مین فلانے فلانے خیالات اور فلانے فلانے اندیشے ہین اور اوس چور کو چوری کرنے اور مکاری کی واسطے بہت دہمکایا اور کہا کہ مین جانتا ہون کہ تجکو اپنے کیے کا خوف ہے اور تیرا ارادہ ہے کہ گہڑی کو واپس کردون اور یہ کہدون کہ مین نے ایک جگہ اوسکو پڑا پایا تہا پہر

پھر دفعتاً اوس چور سے الف اسطرح کہنے لگا لیکن تمنے گھڑی لیلی تم جانتے ہو کہ تمنے چورائی اور یہ بات الف نے بہت خفگی اور تمکنت سے کہی قبل اسکے کچھ الف پر اس عمل کے ہونیکی خبر گھڑی کے مالک کو پہونچے چور نے گھڑی واپس کردی اور کہا تھا کہ مین نے پڑی ہوئی پائی تھی حصہ دوم مین اسکا بیان مشرح کیا جاویگا الف نے اکثر مال مسروقہ پیدا کردیا ہے اسطرح پر کہ خواہ تو اوس مال کے ساتھ خواہ مالک کے ساتھ کسیطرح اوسکو ربط دلایا گیا اسیطرح سے الف نے بہت کھوئے ہوئے کاغذات قیمتی پیدا کردیے ہین ایک اور غائب بین نے روئی کے پندرہ گٹھون کا جو ایک جہاز مین سے چرائے گئے تھے پتا لگا دیا اور ایک دوسرے شہر مین ایک اور جہاز مین رکھا ہوا بتایا جب تلاش کی گئی تو وہ گٹھے دستیاب ہوئے اس بات کی تصدیق جہاز کے کپتان نے کی اور کپتان موصوف نقصان عظیم سے اس غائب بین کے ذریعے سے بچ گیا بین نے خود الف کا بہت سے کاغذات اور اور چیزین اوسکے ہات مین رکھکر امتحان کیا ہے اور عجیب عجیب آثار دیکھے ہین بعض بعض مثالین حصہ دوم مین مشرح لکھی جاوینگی ؀

ایک اور تعجب کی بات یہ ہے کہ جن مقامات مین معمول گویا دل ہی دل مین جاتا ہے وہانکا وقت بتا دیتے ہین الف بہت صحت کے ساتھ وقت بتاتا ہے بعض غائب بین تو عند الاستفسار یہ کہتے ہین کہ ہم آفتاب کو دیکھکر وقت بتا دیتے ہین اور جب اسطرح وقت بتایا جاتا ہے تو قیاسی ہی بتایا جاتا ہوگا جیسا کہ ہم سب آفتاب کو دیکھکر اندازہ وقت کا کر لیتے ہین لیکن الف یہ کہتا ہے کہ مین اوس آدمی کی جسکو مین دیکھتا ہون گھڑی کو دیکھکر وقت بتاتا ہون اور جب دن کے عرصہ مین نوبت بنوبت اوس وقت پوچھا جاتا ہے تو کمی بیشی مطابق بتاتا ہے پس اگر دونون جگہ کی گھڑیان صحیح ہون یعنی اوس جگہ کی جہان معمول موجود ہے اور اوس جگہ کی جہان کی وہ سیر

کر رہا ہے تو دونوں جگہ کے طول جغرافیہ مین جو فرق ہو وہ دریافت ہو سکتا ہے
بعض بعض اوقات الف کا امتحان بہت صحت اور اطمینان کے ساتھ کیا ہے
حصۂ دوم مین مفصل بیان کیا جاویگا +
غائب بین کے ہاتھ مین جب کسی شخص کے بال یا اوسکی تحریر دیکی جاوے تو
فقط وہ ایسے اشخاص کو ہی نہین دیکھتا ہے جنکا حال ہم پوچھتے ہین یا نہین پوچھتے
بلکہ اسی سبیل سے ایسے آدمیون کو بھی دیکھتا ہے جو زندہ نہین ہین ایک غائب بین
جسکا نام مین لام قرار دونگا اکثر شاید بذریعہ شرکت خیال کے میری درخواست پر
اور جب مین نے اونکا نام بتایا ایسے اشخاص کا حال بیان کیا ہے کہ وہ مدت
مر چکے ہین اور لام کو اونکی زندگی کی کبھی واقفیت بھی نہ تھی اکثر وہ آدمی اوسکو مثل
ہمارے یعنی زندہ نظر آتے تھے لیکن اوسنے اپنے بھائی کو جو پانچ برس سے
مر گیا تھا جب دیکھا تو اوسکو مثل ہمارے نہ بتایا بلکہ بالکل مختلف بتایا الف کو بھی
مرے ہوئے آدمیون کے دیکھنے کا ملکہ حاصل ہے لیکن جب وہ اونکا ذکر کرتا ہے
تو اونکی نسبت لفظ مردہ نہین بیان کرتا ہے بلکہ یہ کہتا ہے کہ ڈھکے ہوئے ہین۔
ایک دفعہ الف ایک دور و دراز شہر کی سیر کے واسطے حالت عمل مین گویا جا رہی تھی
جاتا تھا راہ مین خود بخود کچھ اوسکو ایسا خیال آگیا کہ بجاے اوس مکان کے جہان
اوسکو جانا تھا اور دوسرے مکان مین چلا گیا اور اوس مکان مین اوسنے ایک
عورت دیکھی کہ وہ بعد ازان ڈھکی ہوئی معلوم ہوئی جب اوسکو دریافت ہوگیا کہ وہ
عورت ڈھکی ہوئی ہے تو اوسے کچھ خوف نہین کیا لیکن پہلے دیکھنے کے ذرا
اوسکو خوف سا معلوم ہوا الف مردہ آدمیون کو دیکھکر کبھی نہین ڈرتا ہے اور عموماً
اور غائب بین بھی مردہ آدمیون کو دیکھکر نہین ڈرتے ہین بلکہ اونکو دیکھکر کچھ خوش
ہوتے ہین لام کو جب اوسکا مرا بھائی نظر آتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے لیکن

بھائی کے مردہ ہونے کے خیال سے کچھ اوسکو غم ہوتا ہے الف کو بھی مردہ آدمیون کے دیکھنے کا شوق ہے دونون کی طبیعت پر مردہ اشخاص کے دیکھنے سے کچھ تغیر ہو جاتا ہے لیکن ایسے آدمیون کی نسبت یہ دونون لفظ مردہ زبان پر نہین لاتے بلکہ بڑے اینچ پینچ کی تقریر کرتے ہین تاوقتیکہ کوئی خاص لفظ سوچ کر پیدا کر لیتے ہین ؀

غائب بین فقط مردہ آدمیون کو ہی نہین دیکھتے ہین بلکہ پہلے زمانے کے آدمیون کو دیکھتے ہین اور جو جو کچھ واقعات اونسے متعلق ہوتی ہین اونکا بیان کرتے ہین مین نے بہت سی تمثیلین ایسی دیکھی ہین کہ ایسے آدمیون کا ذکر کیا گیا ہے کہ جنکا تواریخ مین بیان ہے مین اونکا حال بتا سکتا ہون لیکن اونکا اسجگہ پر فقط اتنا کہتا ہون کہ جہانتک غائب بین کے بیان کی تحقیقات ہو سکی تو اوسکا بیان صحیح دریافت ہوا مثلاً ایک غائب بین نے ایک چہلے کا حال تین سو برس تک برابر بتایا اور ستر یا اسی برس تک جو اوسکا حال دریافت کیا گیا تو غائب بین کا بیان درست معلوم ہوا الف نے جو ڈھکی ہوئی عورت دیکھی تھی جسکا بیان مین نے اوپر کیا اوس عورت کی پوشاک اور جس مکان مین وہ تھی وہان کا اسباب اوس وقت کا تھا کہ تین سو برس پہلے اوسکا رواج تھا اس عورت کے ساتھ جو جو واقعات متعلق تھے اونمین سے بہت سے الف نے بیان کیے اور جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ وہ عورت مری کسطرح سے تھی تو اوسنے ذرا چونک کر کہا کہ کسی نے اوسکا سر کاٹ ڈالا تھا مفصل حال حصہ دوم مین لکھا جائیگا مجکو پورا یقین ہے کہ بہت روشن غائب بینون کے ذریعے سے بہت سے واقعات تواریخی جنکی نسبت اب شبہہ ہے تحقیق دریافت ہو جاوینگے اور بلکہ شہادت تحریری بھی ذہنی حاصل ہوگی ؀

یہ ملکہ گذشتہ حالات دریافت کرنے کا حقیقت مین نہایت عجیب اور غریب ہے گویا اس سے ایسی بات معلوم ہوتی ہے کہ جو چیز کبھی ہو گذری ہے یا دنیا مین موجود رہی ہے کسی نہ کسی طرح کا ایسا نشان چھوڑ جاتی ہے کہ حس باصرہ باطنی انسان پر اوسکا اثر ہوتا ہے خصوصاً اُس حالت مین کہ حواس ظاہری کے ذریعے سے جو اثر دماغ کو پہونچتے ہین اونسے وہ آثار نہ دب جاوین جو حس باطنی پر ہوتے ہین اکثر حکما کو اس قسم کا خیال ہوا ہے اور اسکا ذکر مشرح آیندہ کیا جاویگا +

غائب بین کو ایک اور ملکہ یہ ہوتا ہے کہ اپنے جسم کی ترکیب اور جسم کے اندر کی ترکیب دیکھ لیتا ہے اکثر لوگون نے انسان کے جسم مین جو جو نادرات چیزین ہین اونکو بہت فصاحت سے بیان کیا ہے لیکن غائب بین جو سلیس اور پُر معنی عبارت مین ان نادرات کا حال بیان کرتا ہے جتنا اوسکے کلام سے دل پر نقش ہو جاتا ہے اوس سے نصف بھی بیانات فصیح حکما کا اثر نہین ہوتا ہے حالانکہ غائب بین علم تشریح سے بالکل ناواقف ہو اور باوجود ناواقفیت کے پٹھون اور ہڈیون اور رگون اور دماغ اور پھیپڑہ اور دیگر اعضا کا اور رگون کے شعبون کا اور کل اعضا کے حسن ترتیب اور کمال ترکیب کا ذکر ایسی صحت اور فصاحت سے بیان کرتا ہے کہ نہایت ہوشیار تشریح دان اوسکے بیان مین عاجز ہوتا ہے جسم کے اندر جو رگ یا عضو ہے غائب بین اوسکے نہایت پیچدار شعبون کو اور اوسکی نادر ترکیب کو دیکھ لیتا ہے ہر چیز اوسکو شفاف نظر آتی ہے بعض غائب بین ابتدا مین ایسی نادرات کو دیکھکر ڈر جاتے ہین لیکن رفتہ رفتہ یہ خوف جاتا رہتا ہے اور وہ اون چیزون کو دیکھکر خوش ہوتے ہین لیکن سب غائب بینون کو یہ ملکہ حاصل نہین ہوتا ہے اور از انجا کہ فی زمانا اکثر تجربات اس قسم کے اون لوگون پر کیے جاتے ہین جو غیر تعلیم یافتہ ہوتے ہین یا جنکی تربیت

اچھی نہین ہوتی ہے اسواسطے قوت بیان اونکو اچھی نہین ہوتی ہے اسواسطے
مجھے شبہہ نہین ہے کہ جب اچھے ہوشیار اور فہیم اطبا پر ایسا عمل ہوا کریگا تو اس ملک
کے سبب سے بہت فائدہ ہوگا یہ بات آسانی سے سمجھ مین آتی ہے کہ جب
غائب بین اپنے جسم کی ہیئت اور حیثیت اندرونی اسطرح بخوبی دیکھ لیتا ہو تو
اگر کوئی ہرج کسی عضو مین ہو تو وہ بھی دریافت کرلیتا ہے اور فی الحقیقت یہ بات
اوسکو آسانی سے حاصل ہوتی ہے اور جو کیفیت وہ بیان کرتا ہے اوسکا طبیب
یعنی جو شخص حالت بیماری مین اوسکا معالج ہوتا ہے اوسکے بیان کو تصدیق کرتا ہے
غائب بین کو ایسی صورتون مین یہ بھی ملکہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے ساتھ اوسکو
ربط دلایا گیا ہو اوسکے جسم کا حال بھی بیان کرتا ہے تمام اعضا کی ترکیب اور جو کچھ
اون مین ہرج ہو بیان کردیتا ہے اور مجھے بوجوہ یقین ہے کہ بعض حالتون مین
جب بیماری طبیب کو اچھی طرح دریافت نہین ہوتی تو جو کچھ غائب بین تشخیص
کی ہے وہ تشخیص عند التحقیقات صحیح اور درست دریافت ہوتی ہے ؛

جس غائب بین کو یہ ملکہ حاصل ہوتا ہے وہ ایسی باتین اوس صورت مین بھی
دریافت کرسکتا ہے کہ جس آدمی کا حال اوس سے دریافت کیا جاوے وہ
فاصلے پر ہو یعنی اوس آدمی کے بال یا تحریر غائب بین کے ہات مین رکھدی جاوے
تو اوسکو سب حال دریافت ہو جاتا ہے مین نے یہ بات دونون طور پر بہت تفصیل
اور صحت کے ساتھ ہوتی دیکھی ہے جو طبیب مریض کا معالج ہوتا ہے اور اوسکی
راے مرض کے بابت ہوتی ہے غائب بین کی راے اوسکے مطابق ہوتی ہے
بلکہ بعض باتین طبیب کی نسبت بڑھکر بتاتا ہے اور بعد ازان طبیب کی راے بھی
اوس مین مطابق ہوتی ہے جس مقام مین مین نے شرکت خیال کی بحث کی ہے
اوسجگہ لکھا ہے کہ جو علاج غائب بین بتاتا ہے اکثر وہ علاج ہوتا ہے جسکا اوسکو

مشہور ہوتا ہے یا جو اوسنے کسی طبیب سے سیکھا ہے لیکن جو غائب بین علاج بتاتے ہیں اون میں سے ہر خاص غائب بین ہمیشہ ایک ہی قسم کا علاج بتاتے ہیں یعنی اگر کوئی خاص غائب بین مقناطیسی علاج بتاتا ہے تو ہمیشہ مقناطیسی علاج ہی بتاتا ہے اور قسم کا علاج کبھی نہین بتاتا ہے علی ہذا القیاس دیگر اقسام علاج کا بھی یہی حال ہے لیکن معلوم ہوتا ہے کہ بعض غائب بینوں کو کچھ طبیعی ملکہ ایسے علاج کے بتانے کا ہوتا ہے کہ جو کسیکو معلوم نہین ہوتا مگر مجکو ایسی علاج بتاتے ہوئے دیکھنے کا موقع نہین ملا ہے ❊

بہت افسوس کی بات ہے کہ بعض نادان آدمی فقط روپیہ کی طمع سے غائب بینوں سے امراض کی تشخیص اور علاج پوچھتے ہین اور لوگون کو بتاتے ہین یہ رسم موقوف ہونی چاہیے لیکن اگر اچھے طبیب کو قسمت سے اچھا غائب بین ملجاوے تو اوسکو مناسب ہے کہ تشخیص مرض مین غائب بین سے امداد لے مجکو بہت خوشی ہے کہ بعض نامی طبیبون کا ایسا عمل درآمد ہے ❊

اب مین یہ خط ختم کرتا ہون اور خط آیندہ مین اور صورتین غائب بینی کی بیان کرونگا

✲ فرنگستان مین علاج تین قسم کے ہوتے ہین ایک قسم کے طبیب ایسے ہوتے ہین کہ وہ فقط پانی ہی سے علاج ہر مرض کا کرتے ہین ایک رسمی طبیب جو ادویات دیتے ہین اور ایک قسم کے طبیب ایسے ہوتے ہین کہ وہ طبیعت پر مرض کا علاج چھوڑ دیتے ہین اور دوا اتنی تھوڑی دیتے ہین کہ قیاس مین نہین آتی حتی کہ رتی کا کروڑوان حصہ —

آٹھوان خط

اب مین عمل مقناطیسی کے ایک ایسے اثر کا ذکر کرتا ہون جو بعض آدمیون کے
ذہن مین نہایت دلچسپ ہے بلکہ جب عمل مقناطیسی کا ذکر ہوتا ہے تو اکثر لوگ
اوسی سے مراد سمجھ لیتے ہین یہ اثر وہ ہے کہ غائب بین کو قدرت پیشین گوئی
کی حاصل ہوتی ہے ٭

فرض کیجیے کہ پیشین گوئی کی قدرت نہین حاصل ہوتی ہے لیکن اس امر کی
شہادت تو بہت ہے کہ گذشتہ اور گذران حالات کا بیان غائب بین کر دیتا ہے
اور فرض کیجیے کہ جن تمثیلات پیشین گوئی کا حال لوگون نے لکہا ہے اوس مین
کچہ غلط فہمی رہی ہے تاہم دریافت حالات گذشتہ اور گذران کی قدرت کے
باب مین تو اس سبب سے شبہہ نہین ہوسکتا ہے اس قدرت ثانی کا ثبوت
فی نفسہ علیحدہ حاصل ہے یہ تقریر مین نے اسواسطے کی ہے کہ اکثر آدمی غیر امکان
وقوع پیشین گوئی کو اس بات کی دلیل گردان لیتے ہین کہ غائب بینی اور ایذرو بینی
اور گذشتہ بینی بہی واقع نہین ہوسکتی ہین میری راے اس بات مین اتفاق نہین
کرسکتی ہے کہ یہ پچہلے آثار کسی طور پر پیشین گوئی یا پیشین بینی کے وقوع پر موقوف ہین
برخلاف اسکے جب وقوع غائب بینی اور گذشتہ حالات کے دیکہنے کا ثبوت
بخوبی ہوگیا تو ایک دلیل اس بات کی ملتی ہے کہ پیشین بینی کے وقوع کا بہی
امکان ہے اگر کسیطور سے جسکو ہم سمجہ نہین سکتے ہین یہ بات پیدا ہوتی کہ

که حالات گذشته اور گذران دریافت هو جاتے هین تو کیا یه ممکن نهین هے
که حالات آینده بهی دریافت هو سکین اگر واقعات گذشته کی کچه علامات پیچهے
ره جاتی هین تو کیا یه ممکن نهین هے که واقعات آینده کا پرتوه پهلے پڑجاوے
اگر کوئی کهے که یه بات نسبت واقعات آینده کے قیاس مین نهین آسکتی تو اسکا
جواب یه هے که اگر واقعات گذشته کی نسبت همکو تجربه سے ثبوت حاصل نهین هوتا
تو لوگ اونکی نسبت بهی ایسی هی تقریر کرسکتے تهے اور خواه قیاس مین آسکے
خواه نه آسکے وجه وقوع دونون کی سمجهنی دشوار هے ؛

اوپر بیان هوچکا هے که بهت سے معمول پهلے بتادیتے هین که همکو اتنی دیرتک
سونا هے اور اگر کئی بار متواتر اونسے دریافت کیا جاوے تو هر بار صحیح وقت
بتاتے هین مین یه نهین کهتا هون که اس معامله مین معمول کبهی بهی غلطی نهین کرتے
بهت سے امور معروف جنکا اوپر ذکر هوچکا ایسے هین جنکے باعث سے غلطی
اوسکے بیان مین واقع هو جاتی هے اور بهت سے امور نامعلوم بهی هین جنسے
اسطرح کی غلطی واقع هوسکتی هے لیکن جن معمولون کو یه قدرت حاصل هوتی هے
اونسے خطا شاذ و نادر هوتی هے چنانچه ایک شخص پر جو عمل کیا گیا تو ۴۵ بار کے
عمل مین ۳۱ بار معمول نے صحیح وقت اپنے جاگنے کا بتایا کئی مرتبے کے خواب مین
ایک خواب مین تین چار مرتبه اور اور سب خوابون مین هر خواب مین ایک مرتبه
زیاده اوس سے دریافت کیا گیا تها باقی چار مرتبه مین دو مرتبه مین تو معمول سے
حال بیداری دریافت هی نهین کیا گیا اور دو مرتبه مین کچه هرج هوگیا ؛

پیشین گوئی کی صورت مختلف هوتی هے بعض معمول تو عامل کی گهڑی سے وقت
بتادیتے هین گو گهڑی اونکو دکهائی نهین جاتی هے اور بعض کسی خیالی ساعت سے
بتاتے هین مثلاً بعض کهتے هین که مین آٹهه گهنٹے تک سوونگا بعض کهتے هین که

نو بجے پر جب ۴۳ منٹ گذرینگے تو جاگونگا بعض تعداد گھنٹون اور منٹون کی
بتاتے ہین چنانچہ ایک معمول کو مین ایک گھنٹے تک سولایا کرتا تھا جب اوس سے
ایک بار دریافت کیا گیا کہ تم کب تک سوؤگے تو اوسنے کہا کہ ۵۳ منٹ اور
سوؤنگا اور جب مین نے ۱۴ منٹ بعد اپنی گھڑی کو دیکھکر پوچھا کہ اب کتنی دیر
سوؤگے تو اوسنے ۳۲ منٹ بتائے پھر جو ساڑھے چودہ منٹ بعد مین نے
اوس سے پوچھا کہ اب اور کتنی دیر سوؤگے تو اوسنے کہا کہ ۱۸ نہین ساڑھے ۱۷ منٹ
اور سونا باقی ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو طریق وقت بتانے کے اس بات پر
موقوف ہین کہ وقت معمول کو کس صورت مین نظر آتا ہے جو معمول طریق اول سے
وقت بیداری بتاتے ہین وہ گھنٹون کو یا تو کسی خیالی ساعت مین دیکھ لیتے ہین
یا اسکا ثانا اپنی حالت روشن کے سبب سے عامل کی گھڑی مین وقت دیکھ لیتے ہین
مین جانتا ہون کہ بعض معمول کہتے ہین کہ ہمکو کسی قسم کی گھڑی سے وقت دریافت
ہوتا ہے اور ہم اپنے جی مین جان جاتے ہین کہ جسوقت ہمکو جاگنا ہوگا اوس
گھڑی کی سوئیان فلانے موقع پر ہونگی ایک معمول نے ایک آلہ ساعت کا بہت
مفصل اور مشرح بیان کیا اوسکا بیان حسب تفصیل ذیل تھا قولہ مین ایک قسم کا
مقیاس وقت دیکھتا ہون اوسکی ترکیب یہ ہے کہ ایک چھڑی سی ہے اور میری
آنکھون کے سامنے دست راست کی طرف سے دست چپ کی طرف چلتی ہے
اور اوس چھڑی پر کچھ نشانات ہین جو نشانات پہلے دست چپ کی طرف سے
اور میری آنکھون سے غائب تھے چھڑی کے چلنے کے سبب سے دست راست
کی طرف آتے جاتے ہین جب دست راست کی طرف چھڑی چلتی جاتی ہے
تو نشانات غائب ہوتے جاتے ہین لیکن مجکو چھڑی کے دونون سرے نظر
نہین آتے ہین یہ معمول بہت فہیم آدمی تھا اور اوس آلہ وقت کو ایک لا انتہا

گردش کرنے والے فیتہ سے تشبیہ دیتا تھا اور کہتا تھا کہ فیتے کا ایک ٹکڑا ہمیشہ میرے سامنے رہتا ہے اور آگے چلتا جاتا ہے اس چھڑی مین درجے بنی ہوئی ہین یعنی نشانات ہین اور ہر نشان سے ایک منٹ تعبیر ہوتا ہے ہر دسوین منٹ کا نشان زیادہ طویل اور گہرا ہوتا ہے تا کہ آسانی سے تمیز ہو سکے لیکن یہ بات کچھ ضرور نہین ہے کہ یہ نشان ہمیشہ زیادہ نمایان ضرور ہو جب مین اور باتون مین مصروف ہوتا ہون تو ہر وقت اس آلہ کی طرف متوجہ نہین ہوتا ہون لیکن مجکو ہمیشہ یہ دہیان رہتا ہے کہ یہ آلہ میرے ساتھ ہے جب کوئی مجھسے دریافت کرتا ہے کہ کتنی دیر سونا باقی ہے تو مین اس آلہ کی طرف دیکھتا ہون اور وہ وقت فوراً معلوم ہو جاتا ہے جو نشانات اس آلہ مین ہین اونپر ہندسے نہین لکھے ہوئے ہین لیکن مین ۶۰ نشان تک اپنے دست چپ کی طرف دیکھ سکتا ہون جو نشان سیدہا میری آنکھون کی سامنے ہے اوسکو مین جانتا ہون کہ یہ حال کا وقت ہے اور جب ذرا اپنے دست چپ کی طرف دیکھتا ہون تو مجکو معلوم ہو جاتا ہے کہ جسوقت مین بیدار ہونگا اوسوقت فلانا نشان میرے آنکھون کے سامنے ہوگا مین یہ خوب جانتا ہون کہ جو نشانات میرے دہنی طرف کو گذرتے جاتے ہین وہ زمانہ گذشتہ ہوتا جاتا ہے اور جو بائین طرف ہین وہ زمانہ آیندہ کو تعبیر کرتے ہین جب ایکبار مجھسے دریافت کیا جاتا ہے اور مین کوئی خاص وقت مقرر کر دیتا ہون تو جو وقت دہنی طرف کو گذرتا جاتا ہے مجھے یاد رہتا ہے اور جب کوئی مکرر مجھسے دریافت کرتا ہے تو مین دیکھ لیتا ہون کہ اوسوقت سے دہنی طرف کتنے نشان گذرے ہین اور اونکو وقت معینہ اول سے منہا کر کے جتنا وقت سونے کا باقی رہتا ہے بتا دیتا ہون یہ سب بیان اس معمول نے اسطرح اور اسی ترتیب سے کیا جس ترتیب سے یہان لکھا ہوا ہے کیونکہ جسوقت

وہ بیان کرتا تہا مین لکہتا جاتا تہا اور تا وقتیکہ وہ بیان کر رہا ہین اوس سے کسیطرح کا سوال نہین کرتا تہا جتنے مرتبے مین نے اس شخص پر عمل کیا اونمین نصف مرتبے مین مین نے اوسے حکم دیا کہ ۳۰ یا ۴۰ ۴۵ ۵۰ ۵۵ یا ۶۰ منٹ تک سووے اور باقی مین مین نے اوسکو کہا کہ اپنے سونے کا وقت آپ مقرر کر دے چنانچہ اپنے مقیاس وقت کی طرف دیکہکر اوسنے وقت مقرر کیا اور جو وقت اوسنے مقرر کیے اونکی تفصیل یہ ہے ۷ ۸ ۱۲ ۱۴ ۱۵ ۲۰ ۲۲ ۳۴ ۳۵ ۴۰ ۴۱ ۴۳ ۴۷ ۵۰ اور ۵۲ منٹ پس معلوم ہوا کہ جو اوقات مین نے مقرر کیے تہے معمول نے اونکی تقلید نہین کی اور اس بات کا کہ اوسنے ۶۰ منٹ سے زیادہ کبہی وقت نہین معین کیا ایک باعث یہ معلوم ہوتا ہے کہ وہ جانتا تہا کہ مجہے بہی اور اوسے بہی فرصت کم ہے اور یہہ خیال اوسکو عالم خواب مین رہتا تہا اور از انجا کہ جو وقت مین نے مقرر کیے اونسے وہ اوقات مختلف تہی جو وہ خود مقرر کرتا تہا اور چونکہ وقت مقرر کرنیسے پہلے معمول ہمیشہ اپنے مقیاس وقت کی طرف دیکہہ لیا کرتا تہا اس سے ثابت ہے کہ وہ جو وقت معین کرتا تہا تو خود اپنی طبیعت سے مقرر کرتا تہا میری طرف سے کچہہ اشارہ اوسکو نہین ہوتا تہا لیکن اگر یہہ بہی فرض کیا جاوے کہ میری طرف سے اوسکو اشارہ ہوتا تہا تو بہی یہہ بات تو بہت نادرات سے ہے کہ جب اوس سے وقت بیداری دریافت کیا جاتا تہا تو وہ اپنے مقیاس وقت پر ایک زمانہ آیندہ دیکہتا تہا اور جانتا تہا کہ اب وہ وقت زمانہ حال مین شامل ہوتا جاویگا اور بعد ازان گذرتا جاویگا مجکو آگاہی نہین ہے کہ اس قسم کی ترکیب اور معمولون پر عمل کرنے کی حالت مین بہی ظاہر ہوئی ہے یا نہین میرے عمل مین ایک بڑے نفع کی بات یہ ہے کہ معمول بہت ہوشیار اور اچہا تعلیم یافتہ شخص تہا اور جو اونکا

اوسپر ہوتے تھے اور جو کچھ اوسکو معلوم ہوتا تھا اوسکے بیان کی قوت اوسکو
عمدہ حاصل تھی لیکن مجکو شبہہ نہین ہے کہ اگر اچھی طرح سے تحقیقات کیجاوے تو اس
معاملہ مین عجائب نتائج دریافت ہونگے۔ اس معمول نے جو دوبارہ وقت خواب معین
کیا تھا اون مین وعدہ پورا نہین ہوا تھا یعنی وقت معینہ سے ۱۵ منٹ تک معمول سوتا نہین
سوتا رہا تھا نوبت اول مین مین نے ایک طرح کا تغیر اوسکے چہرہ اور انداز مین پایا مجکو
لیکن جب تک وہ بیدار نہین ہوا اب تک مجکو یہ بات نہین معلوم ہوئی کہ جو وقت
مقرر کیا تھا اوس سے زیادہ دیر تک وہ سوتا رہا تھا۔ دوسرے روز مین اوسکو بغور
غور سے دیکھتا رہا اور مین نے ویسی ہی علامات غیر دیکھین معمول خاموش ہوگیا اور
تھوڑی دیر بعد مجھسے کہنے لگا کہ مین کسی جگہ مین نہین ہون بلکہ ہوا مین ہون اور دیکھتا ہون
کہ مین ایک اور دنیا مین ہون مجکو متعاقب تحقیق ہوا کہ اور دنیا سے اوسکی فقط مراد
کہ غیر ملک اور غیر آدمیون مین ہون نسبت سابق اوسکی نگاہ بہی تیز تر ہوگئی اوسکو معلوم
اوسکی حالت خواب مترقی تھی اور اوسکو وقت بیداری کے بتانے کی قوت اس سے
سے پہلے حاصل ہوگئی تھی کہ اوسکی نگاہ صاف ہوئے تغیر اوسکی حالت مین او
جو اوسنے بیداری کے واسطے مقرر کیا تھا سات یا آٹھ منٹ پہلے پیدا ہوا اس نئی حالت مین
وہ ۱۵ منٹ تک جو کچھ وہ دیکھتا تھا اوسکا بیان کرتا رہا مین اوسکے بیان کے لکھنے مین
مصروف تھا اسواسطے مجکو وہ وقت ۱۵ منٹ سے کم معلوم ہوا پھر دفعتاً وہ خاموش ہوگیا
اور بعد اوسکے اون امور کا ذکر کرنے لگا جسکا ذکر اس حالت غیر کے واقع ہونے سے
پہلے کر رہا تھا پھر مین نے اوس سے دریافت کیا کہ اب کتنی دیر سونا باقی ہے
اوسنے کہا سات منٹ اور حقیقت مین سات منٹ کے بعد بیدار ہوگیا یہ معمول حالت
مترقی مین تھا اور خود بخود ایک نئی حالت مین داخل ہوگیا تھا اور اس حالت مین
جو پندرہ منٹ گذرے وہ حالت سابق مین محسوب نہین ہوئے غالب ہے

کہ بہت حالتون مین جن مین وقت معین سے ایزادی ہو گئی ہے عند التحقیقات
یہی پایا ایسا ہی باعث ایزادی وقت کا معلوم ہو گا اور مین اس بات کا یقین کرتا ہون
کہ کسی تیسرے شخص کی مزاحمت کے سبب سے ایسا نتیجہ ایزادی وقت کا پیدا
ہو سکتا ہے خصوصاً اوس صورت مین کہ وہ شخص معمول کو چھو لیوے نتیجہ یہ ہوتا ہے
کہ یا تو معمول کی طبیعت پریشان ہو جاتی ہے یا ایک اور نئی حالت اوس مین
پیدا ہو جاتی ہے ❖

دوسری صورت پیشین بینی کی یہ ہے کہ معمول اپنی طبیعت مین جو اختلاف ہونیوالا ہے
وہ پہلے سے بتا دیتا ہے ہر آئینہ یہ بات اونمین اکثر پائی جاتی ہے جو مریض رہتے ہیں
معمول اکثر خود بخود ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہین کہ فلانے وقت فلانی بیماری ہوگی
یہ بھی بتا دیتے ہین کہ مرض کی شدت اس خاص درجے کی ہوگی اور کتنے عرصہ تک
مرض قائم رہیگا اور اکثر یہ پیشین گوئی بہت مدت قبل وقوع مرض سے ہوتی ہے
پس جو مراتب اختلاف کے ہین وہ ملحوظ رہ سکتے ہین ❖

معمول اکثر یہ بھی بتا دیتے ہین کہ جب بیماری نوبت اول یا دوم یا سوم یا علی ہذا القیاس
فلانے وقت اور فلانے گھنٹے واقع ہوگی تو وہ نوبت اخیر ہوگی یعنی اوسکے بعد پھر وہ
بیماری نہوگی لیکن یہ بات خصوصاً اوس صورت مین ہوتی ہے کہ جب مریض کا علاج
عمل مقناطیسی سے کیا جاتا ہے اور یہ سب پیشین گوئیان سچی ہوتی ہین گو نوبت
لحوق مرض مین کیسا ہی اختلاف ہو یہ بات بھی ملحوظ رکھنی چاہیے کہ معمول جو اس
قسم کی پیشین گوئی کرتے ہین اونکو یہ پیشین گوئی اپنی یاد نہین رہتی ہے کیونکہ
جو کچھ خواب مین واقع ہوتا ہے اونکو یاد نہین رہتا ہے پس یہ بات مشکل ہے
کہ اونکو بلا کبر اوسینے کے زیر نظر رکھین تا کہ جب وقت وقوع مرض پہنچے اوس وقت
فوراً اونکی امداد کیجاوے ایسی تمثیلات کے بہت اونکا تحریری ہین لیکن مجکو

بذاتِ خود تجربہ نہیں ہوا ہی اسواسطے کہ میں نے جب عمل کیا ہی تو تندرست آدمیوں پر کیا ہی ٭
معمول اکثر بتا دیتا ہے کہ مجھکو حالت روشن کب حاصل ہوگی اور وہ حالت روشن
درجۂ غایت کو کب پہونچیگی وہ بتا دیتا ہے کہ فلانے روز میں فلانے شخص یا فلانے مقام کو
دیکھہ سکونگا یا اسطرح پر کہتا ہے کہ فلانے وقت میں بتا سکونگا کہ مجکو یہ بات کس وقت
حاصل ہوگا اور یہ بتا دیتا ہے کہ یہ فلانے وقت فلانی حالت میرے اوپر واقع ہوگی
اکثر سونے والا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کونسی ترکیب عمل میرے اوپر زیادہ اثر کریگی آیا
یہ ترکیب کہ عامل اوسکی طرف نظر کرتا ہے یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر ہات رکھے
یا ہات اوسکے جسم کے نیچے کی طرف یا اوسکی پشت کے پیچھے یا سر کے گرد
گذارے یا یہ ترکیب کہ اوسکے سر پر یا پیشانی پر یا دل پر یا معدے پر دم کرے
یا یہ ترکیب کہ اوسکے ہاتوں کو پکڑ کر عمل کرے سونے والا یہ بھی بتا دیتا ہے کہ کتنے مرتبہ
اور کب کب کتنی کتنی دیر تک اوسپر عمل کی ترکیب کرنی چاہیے اور جب وہ ترکیب عمل
پہلے بتا دیتا ہے اور یہ بھی بتا دیتا ہے کہ اوس ترکیب کا کیا نتیجہ ہوگا تو اوسکا
بیان ہمیشہ صحیح ہوتا ہے ٭

اس معمول یعنی لام کی حالت جب کچھ کچھ روشن ہونی شروع ہوئی تو میں نے
اوس سے دریافت کیا کہ تمکو حالت کمال روشنی حاصل ہوگی کہ نہیں اوسنے جواب دیا
کہ ہوگی لیکن بہت مرتبہ عمل میرے اوپر کرنا ضرور ہوگا جب میں نے اوس سے پوچھا کہ
کتنے مرتبے تو وہ ذرا سوچنے لگا اور کہا کہ میں ٹھیک ٹھیک نہیں بتا سکتا ہوں اسواسطے
کہ میں دو عربی ہندسے دہوندلے دیکھتا ہوں اور یہ ہندسے ہمیشہ گردش کرتے رہتے ہیں
اسواسطے میں یہ بات معین نہیں کر سکتا ہوں کہ کتنے مرتبے عمل کرنا ضرور ہوگا
دوسری دفعہ جو میں نے پوچھا تو اوسنے کہا کہ میں دو ہندسے دیکھتا ہوں مگر ایسے
دہوندلے نظر نہیں آتے یا تم سمجھو کہ نظر آتے ہیں اور ایسے تیز پھر رہے ہیں کہ [illegible]

اون مین سے یا ۶ یا ۹ ہے اور دوسرا بھی ۶ یا ۹ ہے یا شاید صفر ہے۔ پس
مین اپنے جی مین سمجھہ گیا کہ یا تو ۶۰ یا ۶۶ یا ۶۹ یا ۹۰ یا ۹۶ یا ۹۹ ہونگے مگر
اسقدر مرتبے کی نوبت جو پہونچی تو نہایت روشن حالت معمول کو حاصل ہوتی لیکن
مین نے دیکھا کہ معمول کو حالت روشن حاصل ہونے مین نوبت بنوبت ترقی
ہوتی جاتی تھی اور جن حالات اعلی کا وہ ذکر کرتا تھا وہ ایسے حالات تھے جو
اونسے کم مرتبہ مین اوسکو حاصل نہین ہوتے جسکا مین ذکر کرتا ہون اوس معمول کا
نام مین پہلے لام بتا چکا ہون زیادہ مفصل بیان اوسکا حصۂ دوم مین کیا جاویگا
بہت سی مثالین اس قسم کی تحریری موجود ہین اور مین جواب لکھہ رہا ہون مجکو
الف سے ایک ایسے وعدہ کے ایفاء کی انتظار ہے کہ جس مین اوسنے بالکل
مسلوب الحواس ہونیکا اقرار کیا ہے ؛
یہ بات کہنی ضرور ہے کہ لام کو اپنی حالت اصلی مین یعنی حالت روزمرہ بیداری مین
کچھہ اس بات کا خیال ہی نہین ہے کہ اوسنے حالت روشن حاصل ہونیکی نسبت
پیشین گوئی کی ہے نہ اوسکو اپنے مقیاس وقت کا کچھہ بھی خیال ہے اور اوسکو
اس حال کی اطلاع پہلے ہی اس کتاب کے پڑھنے سے ہوگی مجکو یقین ہے
کہ الف نے جو حالت مسلوب الحواسی کی نسبت پیشین گوئی کی ہے اوسکو بھی اوسکا
خیال ذرا بھی نہین ہے اور یہ بات عموماً ہوتی ہے کہ معمول جو کچھہ کہتے ہین اونکو
اپنے بیان حالت مقناطیسی کا کچھہ بھی خیال نہین ہوتا ہے ؛
سونے والا اکثر اون آدمیون کی نسبت جنکے ساتھہ اوسکو ربط دلایا گیا ہے
وقوع مرض اور اوس بیماری کے اختتام کا وقت بیان کرتا ہے ایسے بیان کی
تحریرین بہت ہین لیکن مجکو بذات خود ایسے امر کے امتحان کا موقع نہین ملا ہے
لیکن ایک شخص کا بیان ضرور ہے کہ ایک عامل کی معمول نے اپنی موت کے

واقع ہو جانے کا وقت چھ برس پہلے بتا دیا تھا اور مجکو معتبر اطلاع پہونچی ہو کہ جو وقت
اوسنے بتایا تھا اوسیوقت وہ شخص قدرتی موت سے مرا - ایک اور پیشین گوئی تحریر
موجود ہے کہ شہر ونس مین ایک ساحرہ تھی تین شخص جو آپس مین دوست تھے اوس سے
کچھ اپنا حال دریافت کرنے گئے اوسنے تینون آدمیون کی موت کا وقت بتایا تھا
جو وقت اوسنے بتایا تھا اوسی وقت مین تینون شخص مرے ایک تو مرگ اتفاقیہ
سے مرا دوسرا کسی سخت بیماری سے مرا اور تیسرا تپ سے مرا اور اس تیسرے
شخص کا یہ حال تھا کہ اوسکو ساحرہ مذکورہ کی پیشین گوئی مین کچھ بھی اعتقاد نہین تھا
بلکہ مرتے وقت تک اوسکو اپنے اچھے ہو جانے کی امید تھی اور کچھ تماشا جو چند روز
مین ہونے والا تھا اوسکے سیر دیکھنے کے انتظام کی باتین کرتا رہا مین اس واقعہ کا
ذکر اسواسطے کرتا ہون کہ مجکو بہت معتبر خبر اوسکے واقع ہونے کی پہونچی ہے
ورنہ اگر مجکو کچھ بھی شبہہ ہوتا تو مین اسجگہ اوسکا ذکر نہ کرتا غالب بلکہ اغلب ہے
کہ اوسوقت ساحرہ مذکورہ پر یا تو بے ساختہ یا ساختہ حالت غائب بینی کی طاری تھی
ایک اور معمول نے ایسی پیشین گوئی کی جس سے ثابت ہوتا ہے کہ معمولون کو قوت
اس بات کی پیشین گوئی کی حاصل ہے کہ کس آدمی کی طبیعت مین کب ہیجان ہوجائیگا
اور ایسی پیشین گوئی اوس حال مین کرتے ہین کہ جس شخص کی نسبت وہ بیان
کرتے ہین اوسکو خود خبر نہین ہوتی ہے چنانچہ ایک شخص بہت ذی عزت اور عالم
و فاضل اتفاقیہ ایسے موقع پر آگئے کہ جہان ایک معمول پر حالت غائب بینی کی
اوسوقت طاری تھی یہ شخص سمجھتا تھا کہ مین بہت تندرست ہون لیکن غائب بین نے
اوسکو کہا کہ تمہارے ہات پانو ن کو سردی معلوم ہوتی ہے اور تمہاری پہلو مین
سخت درد ہے چونکہ اس شخص کو ان دونون آثار مین سے کوئی بھی اوسوقت
نہین معلوم ہوتا تھا تو اوسنے یہ خیال کیا کہ غائب بین نے غلطی کی ہے لیکن

تھوڑی ہی دیر بعد جس پہلو مین غائب بین نے درد بتایا تھا اوس پہلو مین سخت درد ہونے لگا اور اوسکے ہات پانوؤن کو سردی معلوم ہونے لگی تب اوس شخص کو یاد آیا کہ غائب بین کے پاس آنے سے پہلے مین نہایت خنک ہوا مین بہت پتلا پاجامہ پہنکر پھرا تھا اور اوسوقت مجکو سردی معلوم ہوئی تھی لیکن بعد اوسکے وہ بات مجکو فراموش ہو گئی اور اوسیوقت وہ بات یاد آئی کہ جب مرض جسم پر پہونچ گیا اس صورت مین مجھے یہ بات صاف ثابت ہوتی ہے کہ غائب بین نے اعضاء شخص مذکور مین اوسوقت کچھ ہرج دیکھہ لیا کہ جب خود اوس شخص کو کچھ بھی آگاہی اوس مرض کی نہین تھی اور دو باتون سے یہ امر خالی نہین یعنی یا تو یہ کہ یا تو غائب بین نے جو امر شدنی تھا وہ پہلے بتا دیا یعنی پیشین گوئی کی یا یہ کہ جو بات آیندہ ہونے والی تھی اوسکو موجود دیکھہ لیا تو اس صورت مین پیشین گوئی نہین بلکہ پیشبین بینی ہوئی *

اکثر ایسی تمثیلین لکھی ہوئی ہین کہ غائب بین نے جو کچھ صدمہ خواہ شخص خواہ گی کا اوسکو کبھی ہونے والا تھا وہ پیشتر بتا دیا ہے مین نے آپ ایسی پیشین گوئی کا امتحان نہین کیا لیکن معتبر اطلاع اس امر کی مجکو حاصل ہے اور اس امر کا ہونا بہت تعجب کی بات ہے اسواسطے کہ غائب بین کو وہ حال معلوم ہو جاتا ہے کہ جو اوسکی ذات سے علحدہ ہے اور جسکے ساتھ اوسکو کسیطرح کی شرکت نہین اور نہ کچھ سبیل اوسکو ظاہرا اوسکے معلوم کرنے کی ہوتی ہے غائب بین اکثر یہ تو نہین بتا سکتا ہے کہ وہ صدمہ ٹھیک ٹھیک کس قسم کا ہوگا لیکن یہ بات ٹھیک ٹھیک بتا سکتا ہے کہ کسوقت وہ صدمہ واقع ہوگا اور اوسکے نتایج کیا ہونگے *

اور تمثیلین ایسی ہین کہ غائب بین اکثر ایسے واقعات کی نسبت پیشین گوئی کرتا ہے جو اوس سے بالکل متعلق نہین ہوتی چنانچہ حامل ہے غائب بین کہہ دیتا ہے کہ

تمہارے پاس کل یا کئی دن یا کئی ہفتے کے بعد ایک خط آویگا اور فرستندہ کا نام
اور خط کا مضمون بھی بتا دیتا ہے مین نے ایک غائب بین کا حال سنا ہی کہ اوسنے
اپنے عامل کو بتایا کہ فلانے دن تمہارے پاس اتنی دور سے خط آویگا اور اوسکے
خط کا مضمون جو کچھہ خانگی معاملات سے متعلق تھا بتا دیا اور جو کچھہ اوسنے بتایا تھا
حقیقت مین وہ سب باتین صحیح نکلین مین نے اس غائب بین کو خود بھی دیکھا ہے
لیکن جسوقت مین نے اوسے دیکھا تھا اوس سے پہلے حال وہ بتا چکا تھا ؛
غائب بین کو اس قسم کی پیشین گوئی فقط خطوط کی نسبت ہی حاصل نہین ہوتی ہے
بلکہ دیگر امور کی نسبت بھی حاصل ہوتی ہے اب ہم دیکھہ چکے ہین کہ غائب بین
اپنے سونے کے وقت کی نسبت اور اپنی بیماری کی نسبت اور اس امر کی
نسبت کہ اوسکو کب حالت روشن اور غائب بینی کی حالت بخوبی حاصل ہوگی
اور کس کس درجہ مین کب کب حاصل ہوگی پیشین گوئی کرسکتا ہے اور اس
قسم کی پیشین گوئی یا پیشین بینی کے ہونے مین شک نہین ہے بس لازم ہے
کہ ہم بلا تامل یہ بات نہ کہہ بیٹھین کہ غائب بین کو اشخاص اور دیگر امورات کی نسبت
قوت پیشین گوئی یا پیشین بینی کی حاصل نہین ہوتی ایسی پیشین گوئی اور پیشین بینی کو واسطے
معتبر شہادت حاصل ہے اور ہمکو شہادت کو ناحق اور بلا تامل نامعتبر نہین سمجھنا چاہیے
مجکو اس خاص امر کے تحقیق کرنیکا اسوقت موقع حاصل نہین ہے جسکو موقع حاصل ہو
اوسکو چاہیے کہ اس امر کو تحقیق کرے اور چونکہ اس قسم کے معاملات اکثر واقع
ہوتے ہین تو اس بات کی امید قوی ہے کہ اس امر کی تنقیح بخوبی ہو جاویگی ؛
اب ایک سوال جواب طلب ہے کہ آیا غائب بینی خود بخود بھی واقع ہوتی ہے
یا نہین جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ خواب بیداری جو خود بخود واقع ہوتا ہے
بیشک اوس خواب بیداری سے مشابہ ہے جو ساختہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے

پیدا ہوتا ہے اور جب ہم جانتے ہین کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے شرکت خیال اور غائب بینی واقع ہوتی ہے تو ہمکو ضرور اس بات کی توقع ہونی چاہیے کہ جو چیز خود بخود واقع ہوتا ہے اوسمین بہی غائب بینی اور شرکت خیال خود بخود واقع ہو جاوے اور علاوہ اسکے جب ہم یہ خیال کرتے ہین کہ حالت ساختہ عمل مقناطیسی مین شرکت خیال اور غائب بینی اوسحالت مین پیدا ہو جاتی ہین کہ جب معمول کو حالت خواب حاصل ہو بلکہ حالت ہوش ہو تو ہمکو یہ بہی امید ہونی چاہیے کہ حالت غائب بینی اور شرکت خیال ایسی حالت مین بعض لوگون پر واقع ہو جاویگی کہ جب وہ اپنی رسمی اور اصلی حالت مین ہون فی الحقیقت شرکت خیال کا ایسی حالت مین واقع ہو جانا ایک امر معروف ہے لیکن اسمین شک نہین ہے کہ جب کوئی آدمی فکر مین ہو تو وہ حالت ایسی ہے کہ یہ نوبت شرکت خیال آسانی سے اوسپر واقع ہو جاوے ٭

جب ہم تحقیقات کرتے ہین تو معلوم ہوتا ہے کہ بہت تمثیلین ایسی لکہی ہوئی ہین کہ جن مین غائب بینی بہ نسبت واقعات گذران اور گذشتہ کے خود بخود واقع ہوئی ہے ہر ایک آدمی نے ایسے اذکار سنے ہونگے لیکن اکثر لوگ کہہ دیتے ہین کہ یہ باتین جو واقع ہوتین تو اتفاق عجیب یا وہم کے سبب سے ہو گئی ہین ٭

مجکو حال مفصلۂ ذیل کی معتبر شہادت سے اطلاع پہونچی ہے ایک عورت پر بعض اوقات ایک ایسی حالت واقع ہو جاتی تہی کہ اوسکو معلوم ہو جاتا تہا کہ فلانے اشخاص جو اوس سے بہت فاصلہ پر ہوتے تہے اوسوقت کیا کر رہے ہین اس عورت کو اس بات کی وجہ نہین معلوم تہی کہ مین یہ بات کسطرح جان لیتی ہون ایک مرتبہ شام کے وقت وہ بیٹہی ہوئی تہی اور اچہے ہوش مین تہی اوسوقت وہ عورت شہر سے باہر فاصلے پر بیرونجات مین تہی اوسوقت اوسنے اپنے فرزند کا مکان شہر مین دیکہا اوسنے دیکہا کہ ایک نوکر اوسکے فرزند کا ایک ہاتہ مین روشنی اور ایک ہاتہ مین

چابی کو لیکر اوسکے فرزند کی خوابگاہ مین چلا گیا اوس نوکر نے آہستہ آہستہ جا کر دیکھا
کہ اوسکا آقا سویا ہوا تہا اوسوقت اوس نوکر نے اپنے آقا کے کپڑون مین سے
کنجیان نکال لین اور کمرے مین ایک طرف جا کر ایک الماری کہولی اور ایک کتاب
مین سے ایک نوٹ پانسو روپیہ کا نکال لیا پھر وہ چور اپنے آقا کے پلنگ کے
پاس آیا اور جہان سے کنجیان لین تہین وہین پہر رکہدین اور پہر اپنا اطمینان کیکے
کہ اوسکا آقا سویا ہوا ہے اپنے کمرے مین چلا گیا یہ حال دیکہکر یہ عورت بہت
اندیشہ مند ہوئی اور دوسرے دن شہر مین گئی اور اپنے فرزند سے ملی اوسنے
اپنے فرزند سے جو حال اوپر لکہا گیا بیان نہین کیا لیکن لطائف الحیل سے
دریافت کر لیا کہ اوسکے صندوق مین ایک نوٹ پانسو روپیہ کا تہا اور پہر اوسنے کہا
کہ دیکہو تو وہ نوٹ صندوق مین ہے یا نہین جب دیکہا گیا تو قفل مین کچہ ہرج نہین
تہا لیکن نوٹ مفقود تہا اوسوقت اوس عورت نے سب حال بیان کیا لیکن وہ بہی
اور اوسکا بیٹا بہی اس بات مین متفق ہوے کہ اس شہادت پر کسیکو چوری کا الزام
دینا لا حاصل ہوگا اوس نوٹ کا نمبر وہ جانتے تہے اونہون نے بنک گہر مین بیان کیا
کہ فلانا نوٹ چورایا گیا ہے اور درخواست کی کہ اوسکا روپیہ کسیکو نہ دیا جاوے اور
اوس نوٹ کے چورائے جانے کا اشتہار دیدیا اوس چور نے کبہی اوس نوٹ کو
بنک گہر مین روپیہ لینے کے واسطے پیش نہین کیا تہوڑے عرصہ کے بعد وہ نوکر
اوس شخص کی نوکری چہوڑ کر چلا گیا اور اس چوری کا حال کچہ بہی معلوم نہین ہوتا
لیکن تہوڑے دنون کے بعد بہی نوکر کسی اور چوری کی علت مین ماخوذ ہوا اور جب
اوسکی خانہ تلاشی ہوئی تو وہی نوٹ اوسکی روپیہ کی کیسی مین تہیلی کی تہ مین موڑا
توڑا ہوا دستیاب ہوا یہ حال مجکو ایک بہت شریف اور ذی عزت اور ذی رتبہ
شخص نے بتایا تہا اور اس شخص نے خود اوس عورت کی زبانی سنا تہا اس بیان کے

مطالعہ سے ظاہر ہے کہ اس عورت کو یہ حال چوری کا خواب مین نہین معلوم ہوا تھا بلکہ اوسنے بیداری اور ہوش کی حالت مین براۓ العین دیکھا تھا اگر فرض کیا جاوے کہ یہ عورت یہ چوری خواب مین دیکھتی تو فقط یہی بات ثابت ہوسکتی تھی کہ جو حالت غائب بینی کی اکثر اوسکو حالت بیداری اور ہوش مین واقع ہوتی تھی وہ اس خاص مرتبہ حالت خواب مین ہوئی لیکن ایسی غائب بینی کے واقع ہونے مین شبہہ نہین ہوسکتا تھا*

مجکو ہرگز شبہہ نہین ہے کہ بہت سے ایسے خواب جو واقع ہوتے ہین کہ جو بعد ازان راست نکلتے ہین اونکا واقع ہونا بھی کسی ایسے ہی سبب پر موقوف ہے بلکہ یہ بات غالب معلوم ہوتی ہے کہ غائب بینی اکثر حالت خواب مین واقع ہوتی اور حالت ہوش مین کمتر واقع ہوتی ہے ہم سب جانتے ہین کہ اکثر خواب بہت بے ربط اور بے میل ہوتے ہین لیکن غالب ہے کہ سب خواب غائب بینی کے سبب سے واقع ہوتے ہین ریشن بیک صاحب کو تحقیق معلوم ہوا ہے کہ جو لوگ خواب مین چلتے ہین اور خواب مین باتین کرتے ہین اونپر عمل مقناطیسی بہت آسانی سے ہوتا ہے سوٹزرلنڈ مین ایک بہت نامی آدمی زُدک نامی تھے اونھون نے اپنی تصنیفات مین اکثر لکھا ہے کہ اونکو یہ ملکہ اوقات مختلف مین ہوجاتا تھا کہ جو شخص اونکے پاس بیٹھتا تھا اوسکا سب گذشتہ حال اونکو معلوم ہوجاتا تھا اور ایک بار ایک بہت شکی آدمی کو اونھون نے اسطرح حیران کردیا کہ جو اوسکی سرگذشت پہلی تھی سب بیان کردی اور ایسے ایسے حال بیان کردیے کہ فقط اوسیکو معلوم تھے اور اوسکی تمنا تھی کہ کوئی غیر شخص اونکو سنجانے اور یہ حال اونھون نے ایک بڑے مجمع مین بیان کیا تھا اس سے ثابت ہے کہ حالت غائب بینی اور خودبخود بھی واقع ہوجاتی ہے*

مین نے شہر ونس کی ساحرہ کی نسبت بیان کیا تھا کہ غالباً اوسکو پیشین گوئی کی قوت بسبب ساختہ حالت عمل مقناطیسی کے حاصل تھی اس بات کا میری پاس کچھ ثبوت نہین ہے امکان ہے کہ اوسکو خود بخود یہ حالت پیدا ہو گئی ہو مگر بہت تمثیلین ایسی پیشین بینی کی تحریری موجود ہین جو خود بخود واقع ہو جاتی ہین چنانچہ حصۂ دوم مین کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی اور پیشین بینی کا ذکر کیا جاویگا کزوٹ صاحب کو اور اوس عورت کو جسکا مین نے نوٹ کی چوری مین تذکرہ مین ذکر کیا تھا ایسی حالت اکثر پیدا ہوجاتی کہتے ہین کہ جسوقت کزوٹ صاحب کو یہ حالت پیدا ہوتی تھی تو وہ ایک خاص خواب کی حالت مین کہ وہ رسمی نیند سے جُدا ہوتا تھا ہوا کرتے تھے غالب ہے کہ کزوٹ صاحب کو وہ قوت جُداگانہ حاصل تھا بہت لوگ تھوڑا عرصہ ہوا زندہ تھے اور بعض ابھی زندہ ہین جنکو کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا حال معلوم تھا بلکہ وہ یہ بھی جانتے تھے کہ کچھ عرصہ پہلے وقوع امور پیش گفتہ سے لوگ اوسکی پیشین گوئی پر ہنسا کرتے تھے اور طعن کیا کرتے تھے ٭

اکثر ملکون مین ایسی معتبر تحریرین اس امر کی ہین کہ بعض بعض لوگون کو بصر باطنی حاصل تھا اور گو اس سے یہ بات ثابت نہو کہ پیشین بینی حقیقت مین کوئی اصل شئے ہے تو یہ بات تو ہر آئینہ ثابت ہے کہ لوگون کے جی مین ایسی پیشین بینی کا اعتقاد بہت تھا میری راے یہ ہے کہ جبتک کچھ بنیاد ایسی اعتقاد کی نہین تھی تبتک ناحق لوگون کو ایسا اعتقاد نہین ہوسکتا تھا مین یہان اس امر سے قطع نظر کرتا ہون کہ وجہ ایسی پیشین گوئی کی عند التحقیقات حل ہو سکتی ہے اگر ذکر ایسی پیشین گوئیون کا کیا جاویگا کہ جو عوام مین مشہور ہین ٭

اب مین بعض ایسے آثار عمل مقناطیسی کا ذکر کرونگا جنکا یا تو مین نے منظور بالکل ذکر نہین کیا ہی یا ذکر کیا ہے تو فقط مختصر طور پہ بیان کیا ہے اسواسطے کہ وہ آثار اکثر وقوع مین

ہیــ سکتے ہین غالب ہے کہ جب تحقیقات اچھی طرح کیجاویگی تو معلوم ہوگا کہ یہ آثار معمول مین اکثر موجود ہوتے ہین مگر خاص مدارج مین ہوتے ہین اور اکثر نظر انداز ہوجاتے ہین تجربہ کرنے والون کو چاہیے کہ اس امر کے تحقیق کرنے مین توجہ کرین اول اثر اس قسم کا یہ ہے کہ معمول ہرگز کسی آدمی یا مقام یا چیز کا نام نہین بتانا چاہتا سونے والے کا یہ حال ہوتا ہے کہ ایک دو منٹ اس مین صرف کرتا ہے کہ پتا اوس شے کا بتا وے مگر نام نہین بتانا چاہتا ہے اکثر تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو نام کی تلاش کرنے مین دقت ہوتی ہے لیکن اوسکے انداز سے زیادہ یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ وہ نام کا زبان پر لینا نہین چاہتا ہے چنانچہ اگر معمول پر بہت تاکید کیجاوے تو وہ اپنا نام غلط بتاتا ہے اور اکثر عامل کے نام سے اپنا نام بتاتا ہے لیکن جب وہ خود بخود عامل سے گفتگو کرنا چاہتا ہے تو اوسکا نام لیکر بات نہین کرتا ہے بلکہ کوئی پیچدار تقریر کرتا ہے اکثر معمول اپنی نسبت یہ بات نہین کہتا ہے کہ مین غائب بینی کی یا روشن حالت مین ہون لیکن یہ کہتا ہے کہ مین روشن ہون یا گرم ہون بلکہ یہ کہیگا کہ مجکو فلانی جگہ بھیجدیا ہے یا لیگئے ہین اور علی ہذا القیاس اسی قسم کی تقریر کرتا ہے اور بہت غائب بین ایسے ہین کہ وہ موت کا نام نہین لیتے ہین بلکہ بہت پیچدار تقریرین کرتے ہین اس نیت سے کہ موت کا نام نہین لینا پڑے - اس بات کی یا تو یہ وجہ ہے کہ اونکو مردہ شخص مردہ نہین نظر آتی ہین یا یہ کہ اونکو موت کی خیال سے تنفر ہوتا ہے مجکو ابتک ایسا موقع نہین ملا ہے کہ مین اس امر مین تجربات کرتا ؛

جب غائب بین کسی شخص کے باب مین کوئی خاص لفظ استعمال مین لاتی ہین تو اوس شخص کی نسبت وہی لفظ ہمیشہ کہتے ہین اور کوئی شاذ معمول جسکو حالت روشن حاصل ہوتی ہے ایسا ہوتا ہوگا کہ جو خاص الفاظ کا نام نہین لاتا چنانچہ الف جسکا مین نے ذکر کیا ہے اشخاص مردہ کی نسبت [illegible]

لفظ گرمی کام مین لاتا ہے اور بہی مین نے بہت سے ایسے الفاظ سنے ہین اور معاملات مین غائب بینون کی تقریر بہت شستہ اور صاف اور زبردست ہوتی ہے یہ امر لائق تحقیقات کے ہے بہت سی ایسی بہی صورتین ہوتی ہین کہ یا تو غائب بینون کی تقریر مین کوئی خصوصیت خاص حالات مین نہین ہوتی ہے یا اگر ہوتی ہے تو معلوم نہین ہوتی اور نظر انداز ہو جاتی ہے ◊

مین نے اوپر ذکر کیا ہے کہ یہ بات مشکل سے معلوم ہوتی ہے کہ آیا غائب بین کسی امر گذشتہ کا ذکر کر رہا ہے یا امر گذران کا حال بیان کرتا ہے معلوم ہوتا ہے کہ دونون زمانون کا غائب بین کے دل پر ایسا نمایان نقش ہو جاتا ہے کہ سننے والے کو تمیز نہین ہو سکتی ہے مین مکرر بیان لکہتا ہون کہ اس سبب سے اکثر غائب بین کے بیان پر شبہہ پیدا ہو جاتا ہے بلکہ لوگ سمجہتے ہین کہ غائب بین بیان مین غلطی کرتا ہے مگر اگر تحقیقات سے اصل امر کی تنقیح ہو سکے تو ثابت ہوگا کہ حقیقت مین اوسکے بیان مین غلطی کچہ بہی نہین ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر معمول کو اس طرف متوجہ کیا جاوے تو وہ کسی ذریعے سے زمانۂ گذشتہ اور حال مین تمیز کر سکتا ہے لیکن یہ بات ہمیشہ حاصل نہین ہوتی ہے ◊

اگرچہ عمل مقناطیسی کا اصلی خاصہ یہ ہے کہ جو کچہ خواب مقناطیسی مین گذرے اوسکو معمول یاد نہین رکہ سکتا ہے لیکن یہ بات ہو سکتی ہے کہ اگر عامل چاہے اور معمول کو حکم دے تو خواہ سب حال خواہ کچہ اوسمین سے معمول کو حالت بیداری معمولی مین یاد رہیگا جن صورتون مین اسکا تجربہ نہین ہوا اون مین مجہے یقین ہے کہ آزمایش اس امر کی نہین کی گئی تہی لیکن مین نے خود معمولون کو کہا ہے کہ تم حالت بیداری مین یاد رکہنا کہ در حالت خواب مقناطیسی مین کیا کیا گذرا تہا اور جب وہ جاگا ہے تو یا تو اوسکو کل یاد رہا ہے یا تہوڑا سا یاد رہا ہے اس بات کا کچہ عجب نہین ہے اسواسطے کہ ہم سب کو

کبھی کل حال کسی خواب کا یاد رہتا ہے کبھی تھوڑا سا یاد رہتا ہے اور کبھی فقط اتنی ہی بات یاد رہتی ہے کہ ہمنے خواب دیکھا تھا اور کچھ حال یاد نہین رہتا ہے حالانکہ جسوقت خواب آیا تھا اوسوقت وہ خواب بخوبی معلوم ہوتا تھا *

عامل کے حکم کا معمول پر اتنا بڑا اثر ہوتا ہی کہ اگر عامل معمول کو خواب کی حالت مین کچھ حکم دے تو اوسکی طبیعت پر بیداری کے وقت عجیب آثار نمایان ہوتے ہین چنانچہ اگرچہ حالت خواب مین معمول سست اور افسردہ معلوم ہوتا ہو عامل اگر حکم دیدے تو وہ خوش اور چاق بیدار ہوتا ہے علی ہذا القیاس اگر حکم دیا جاوے تو جب معمول بیدار ہوگا فسردہ اور غمگین اوٹھیگا البتہ مجکو ایسا تجربہ کرنا منظور نہین ہے مین پہلے ذکر کر چکا ہون کہ عامل کو معمول کے دل پر ایسا یقین کر دینے کا اختیار ہے کہ معمول کو لاچار کوئی بات جسکا عامل حکم دیا ہو کہنی پڑتی ہے گو اوسکا نتیجہ ایسا ہی ہو کہ لوگ اوسکو ہنسین اور اوسکا ٹھٹھہ کرین لیکن یہ بات مین مکرر بیان کرتا ہون کہ اگر معمول جانے کہ یہ بات نامناسب ہے تو اوس سے حکم کی اطاعت کرانی آسان نہین ہے *

اب مین ایک اور بات کا ذکر کرتا ہون جو اکثر مین نے دیکھی ہے اور میرے نزدیک بہت مرتبہ واقع ہوئی ہے گو عموماً لوگ جانتے ہین کہ شاذ ہوتی ہے وہ بات یہ ہے کہ سوا ے وقوف اصلی انسان کے اور اوس وقوف کے جو عمل مقناطیسی مین عموماً حاصل ہوتا ہی ایک دوسری قسم کا وقوف معمول کو حاصل ہوتا ہے کہ وہ دونو وقوفون سے جدا ہوتا ہے اگر یہ تیسرا وقوف متواتر پیدا ہو تو مین نے دیکھا ہے کہ معمول اپنے پہلے دو وقوفون کو بلا نہین دیتا ہی لیکن جیسا وقوف مقناطیسی کی حالت مین اوسکو اپنے اصلی وقوف کا کچھ ہوش نہین ہوتا ہی ویسی ہی اس تیسرے وقوف کی حالت مین اوسکو دونو درجہ کے وقوف یعنی وقوف دوسری حالت مقناطیسی کا کچھ ہوش نہین ہوتا ہے اور جیسا وقوف اصلی اور وقوف معمولی مقناطیسی مین کچھ ربط نہین ہے ویسا ہی وقوف اصلی اور اوس

تیسرے وقوف مین کچھ ربط نہین ہوتا ہے جس قسم کا وقوف اوسکو کسیوقت حاصل ہو
اوسوقت اوسکو اوسی قسم کے وقوف کی حالت یاد آجاتی ہے ایک معمول کا مین نے
حال دیکھا کہ سونے والے کا ڈھنگ ور انداز بالکل بدل گیا اور کہنے لگا کہ مجکو نئی چیزین نظر
آتی ہین اور اوسکی حالت نسبت سابق زیادہ روشن ہوگئی اور اس نئی نظر سے پہلے
جو اوسکو سفر کرنا پڑا وہ نسبت سابق زیادہ دراز تھا جو کچھ وہ دیکھتا تھا اوسکی صاف صاف
دیکھنے سے وہ بہت خوش ہوتا تھا اور اگرچہ وہ اپنی اصلی حالت مین کبھی اوس جگہ
ہزارون میل کے اندر بھی نہین گیا تھا لیکن ہر ایک چیز کا مفصل اور ذرا ذرا حال
بیان کرتا تھا اسطرح سے کہ گویا وہ اوسجگہ موجود تھا اور جو جو خوبصورت اشیاء وہان تہین
اونکو دیکھکر نہایت خوش ہوتا تھا یہ معمول یہان تک اوسجگہ سے مانوس ہوگیا کہ وہ
ہر ایک درخت اور مکان اور آدمی اور اور حیوانات کا اسطرح ذکر کرتا تھا کہ گویا اونسے
اوسکو مدت سے محبت تھی اور کہنے لگا کہ جب مین لڑکا تھا تو مین یہان مدت تک رہا ہون
مجکو اس معمول کو دیکھکر یہ خیال ہوا کہ یہ نئی حالت اوس مین مستقل رہیگی اور ہمیشہ
اسی حالت مین مین اوسکو دیکھ سکونگا لیکن یہ سمجھ غلط تھی کیونکہ جب مین نے اوس سے
دریافت کیا کہ اب تم کتنی دیر تک اور سوؤگے حالانکہ اوسکا وقت معینہ گذر گیا تھا تو اوسنے
مصر ہوکر کہا کہ مین ہرگز سوتا نہین ہون مین نے کہا کہ تمہاری آنکھین بند ہین اوسنے جواب دیا
کہ نہین بالکل کھلی ہین اور اگرچہ میرے کہنے پر اوسنے اپنی آنکھون کو ٹٹولا اور حقیقت مین وہ
بند تھین تب بھی وہ یہی کہتا رہا کہ نہین میری آنکھین بالکل کھلی ہین چونکہ یہ حالت اوسکی
کبھی نہین تھی مین نے سمجھا کہ یہ معمول نئی حالت مین ہے اور مین اسی خیال مین تھا کہ یہ
حالت مستقل تھی کہ اتنے مین اوسکی حالت متغیر ہونے لگی اور جب مین نے اوس سے پھر
کلام کیا تو معلوم ہوا کہ اس حالت سے پہلے جو اوسکی حالت تھی اب پھر اوسمین داخل
ہوگیا ہے اب اوسنے فقط یہی نہین اقرار کیا کہ مین سوتا ہون بلکہ اپنے جاگنے کا وقت

معین کر دیا دوسری حالت اوسپر پندرہ منٹ تک طاری رہی تھی یہ حالت گویا ایسی
تھی کہ خود بخود حائل ہو گئی تھی اور جتنا وقت اوسمین گذرا تھا وہ اول حالت کی وقت مین
محسوب نہین ہوتا تھا اب اوسکو اس نئی حالت کا ذرا بھی خیال نہین تھا نہ اوسکو یہ
خیال تھا کہ اس ملک مین جسکا اوسنے اوس نئی حالت مین ذکر کیا تھا پیدا ہوا ہون
اور جب وہ جاگا تو دونو حالات مقناطیسی کا بالکل اوسکو خیال نہین تھا ⁂
شاید بہت آدمیون کو یہ خیال ہو گا کہ یہ نئی حالت جو اس معمول پر گذری فقط ایک
روشن خواب تھا مین نام کی بابت تکرار نہین کرتا ہون لیکن فرمایئے کہ خواب کسکو
کہتے ہین حقیقت یہ ہے کہ ہمکو ماہیئت ان امور کی ایسی کم معلوم ہے کہ ممکن ہے
کہ جتنے خواب ہوتے ہین سب درحصل غائب بینی کی حالت کو تغیر کرتے ہین فقط اتنا
فرق ہے کہ جو لطیف اور نازک جوہر ایسا ہے جسکے سبب سے غائب بینی کی حالت پیدا
ہوتی ہے اوسکا اثر حالت نوم مین ہم پر زیادہ ہوتا ہے اسواسطے کہ جو کچھ ہم حواس
ظاہری کے سبب سے ہوتا ہے وہ بسبب بیکار ہونے اون حواس ظاہری کے حالت نوم
مین عمل نہین کرتا اور اس جوہر کا اثر حالت خواب بھی اور خواب مقناطیسی مین
دونون مین زیادہ ہوتا ہے اور جب ہم دیکھتے ہین کہ خواب دیکھنے والا فقط مقامات
کا ذکر ہی نہین بلکہ لوگون کا حال اور ایسا حال کہ وہ اوسوقت کیا کیا کر رہے ہین
صحت سے بیان کرتا ہے تو ہمکو اس بات کی سمجھنے مین بہت آسانی ہوتی ہے کہ خواب
اکثر سچے کیون نکلتے ہین اور یہ بھی سمجھ مین آجاتا ہے کہ بعض اوقات ہمکو خواب یاد
کسواسطے رہتا ہے اور بعض اوقات فراموش کیون ہو جاتا ہے جب ہمارے تجربہ
ایسے ہوتے ہین کہ اپنی نسبت کچھ کچھ باتین دیکھی جاتی ہین اور پس ایسا خواب
خیالی ہوتا ہے تو اوسکی تنقیح یہ ہے کہ بہت سے خیالات مجتمع ہو جاتے ہین یا اور
لوگون کے افعال یا خیالات کے ساتھ شرکت ہو جاتی ہے اور عمل مقناطیسی کی

حالت مین دفعتاً خواب کا چلا جانا ایک ایسی بات ہی جو روزانہ دیکھی جاتی ہے *
گاہ گاہ ایسا ہوتا ہے اور یہ بات نہایت عجیب ہے کہ ایک معمول پر ایک ہی وقت
دو جداگانہ حالات ہوتی ہین اور ایک ہی وقت مین اوسکو دوگانہ وقوف حاصل
ہوتا ہے مثلاً جب کہ معمول تمسے معقولیت کے ساتھ گفتگو کر رہا ہے اور جو کچھ اوسکے
سامنے گذر رہا ہے اوسکو دیکھہ رہا ہے تو بلا اس بات کے کہ سلسلۂ تقریر مین کچھ
ہرج ہو معمول دفعتاً ایسے اشیا اور اشخاص دیکھنے لگتا ہے جسکا اوسکو خیال بھی
نہین تھا لیکن عامل اوسکی بیان سے اونکو فوراً پہچان لیتا ہے۔ چنانچہ الف پر جسکا
اوپر کئی بار ذکر ہو چکا ہے ایسی نوبت گذر جاتی ہے کہ اگرچہ وہ جاگتا ہوتا ہے اور
ہر طرح سی اوسکی طبیعت مطمئن ہوتی ہے دفعتاً ایسی اشخاص دیکھنے لگتا ہے جنکو
اوسنے پہلے خواب مین دیکھا تھا اور حالت خواب مین جنکا ذکر کیا تھا لیکن اوسکو
اپنی مقناطیسی حالت کا اوسوقت ہوش نہین ہوتا ہے اسواسطے کہ جو وقوف ذاتی
اوسکا ہوتا ہی وہ غالب ہوتا ہے اگر الف ایسی وقت مین بالکل سو جاوی تو اوسکو خواب
مقناطیسی کی حالت کی سب باتین یاد آجاوین جب اوس سے کہتے ہین کہ جن لوگونکو
تم دیکھتے ہو حقیقت مین موجود نہین ہین بلکہ فقط تمہارے خیال مین نظر آتے ہین تو
الف حیران ہو جاتا ہے اور گھبرا جاتا ہے *
میری یہ عادت نہین ہے کہ خواہ نخواہ ہر امر کی وقوع کی وجہ بیان کرنی لگون خصوصاً
ایسی حالت مین کہ جب مجکو بخوبی اوسکا حال معلوم نہو لیکن مین اس بات کی کہنی سے
یہان نہین رہ سکتا ہون کہ اگر تحقیق کیا جاوی تو بیشک اس وقوف جداگانہ اور
ہم وقت کا واقع ہونا غالباً کچھ بہت متعجب امر معلوم نہوگا وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے
کہ ہمارے دماغ کے جو دو حصے ہین جیسے دو ہات اور دو آنکھین ہین وہ دونون حصے
ایک وقت اپنا فعل نہین کرتے ہین اور جبکہ ایک حصہ اپنی حالت ذاتی مین ہے اور دوسرا

فعل کرتا ہے دوسرا حصہ کسی سبب سے حالت مقناطیسی مین خود بخود پڑ جاتا ہے ظاہر ہے جیسے کہ ایک آنکھ دونون آنکھون کا کام دیتی ہے اسیطرح دماغ کے ایک حصہ کا فعل بھی عموماً سب باتون کے واسطے کافی ہے جس حصہ پر حالت مقناطیسی طاری ہوگئی ہے اوسکو پہلے مقناطیسی حالتون کی کیفیات نظر آتی ہین یا یہ ہوتا ہے کہ جو فعل غائب بینی کا اون اشیار کی نسبت ہوتا تھا جو سابق نظر آتی تھین اس حالت مین اوس فعل کی تکرار ہو جاتی ہے ؛

ہر آدمی کو معلوم ہے کہ کبھی کبھی اوسپر ایسی حالت ہو جاتی ہے کہ اگر دو آدمی یکجا بیٹھے ہون تو معلوم ہو جاتا ہے کہ فلانا شخص فلانی بات کہیگا چنانچہ اکثر میرے اوپر بھی ایسی حالت گذری ہے یعنی میرے دل مین ایسی بات آگئی ہے کہ مین کہہ بیٹھا ہون کہ فلانے تم یہ بات کہنے لگے تھے اور اوس شخص نے پھر کچھ جواب دیا ہے اور میرے پھر اوسکا کچھ جواب دیا ہے لیکن اتنا حال ضرور مجکو معلوم ہوتا رہا ہے کہ مین نے یہ بات ہمیشہ دیر مین کہی ہے اور میرے نزدیک ہر آدمی کے کہنے مین اسطرح دیر ہو جاتی ہے میری راے یہ ہے کہ اسطرح کے خیال کی بھی غالباً یہی وجہ ہے کہ دونو حصص دماغ کا فعل برابر نہین ہوتا ہے یعنی ہمارا یہ حال ہوتا ہے کہ دماغ کے ایک حصے سے کسی فکر مین ہین کہ یہ حالت حالت مقناطیسی سے کچھ مشابہ ہوتی ہو اور دوسرے حصے کے فعل سے جو کچھ گذر رہا ہے اوسکو سنتے تو جاتے ہین لیکن کچھ خیال اوسپر اوسوقت نہین ہوتا اور جب وہ حالت فکر کی گذر جاتی ہے تو جو کچھ گذرا ہے اوسکا دفعتاً خیال آجاتا ہے اور بسبب مجتمع ہو جانے دو قسم کے وقوعوں کے گذشتہ امر کو امر آیندہ سمجھ لیتے ہین یہ بھی ممکن ہے کہ دماغ کے ایک حصہ کے ذریعے سے ہم پر حالت غائب بینی اور پیشین بینی کی گذر رہی ہو لیکن یہ حالت وقوع دوگانہ کے تمیز ہونے کی تھوڑے عرصہ تک رہتی ہے مجکو پیشین بینی نہین ہے

کہ اس امر کے واقع ہونے کی وجہ مین نے بالکل بیان کر دی ہے مین فقط ایک قیاس بتاتا ہون کہ ممکن ہے کہ یہ امر بسبب نابرابر فعل دو حصص دماغ کے واقع ہوتا ہو اور غالب ہے کہ اگر مشابہ آثار عمل مقناطیسی کی تحقیقات اچھی طرح کیجاوے تو اس امر کی بخوبی تنقیح ہو جاوے ✣

مین نے ہنوز ایک اثر کا حال بخوبی بیان نہین کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ حس ایک عضو جسم کا کسی اور عضو کو منتقل ہو جاتا ہے یہ بات تو مین کہہ چکا ہون کہ غائب بین کی آنکھین اگرچہ بند ہوتی ہین الّا کسی اور راہ سے اوسکے دماغ تک خاص شعاعین پہونچتی ہین مین نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ اکثر غائب بین کسی شئے کو بخوبی دیکھنے کے واسطے اپنے سر پہ رکھہ لیتا ہے لیکن اکثر یہ بھی ہوتا ہے کہ قوت باصرہ یعنی ذاتی اور ظاہری قوت نظر کے علاوہ کسی خاص عضو مین پیدا ہو جاتی ہے اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ قوت باصرہ معدہ مین یا انگلیون کے سرون مین یا سر کی پشت مین یا پیشانی مین یا سر کی چاند مین پیدا ہو جاتی ہے اور مین نے ایک بڑے عالم سے سُنا ہے کہ ایک معمول کی قوت باصرہ اوسکے کف پا مین نمودار ہوئی جو کتابین علم مقناطیسی کے باب مین ہین اون مین لیسے اذکار بھرے ہوئے ہین اور سر اور ہات اور معدے مین اکثر یہ قوت پائی جاتی ہے وجہ اسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ سر دماغ کے بہت قریب ہے اور ہات مین اس سبب سے یہ قوت نمودار ہوتی ہے کہ جن رگون سے حس لمس ہوتا ہے اونکا فعل بہت تیز ہو جاتا ہے اور معدے مین اسوجہ سے کہ وہان ایک جُنگ ایسی رگون کا موجود ہے جنکے سبب سے شرکت حس حاصل ہوتی ہے اس مین کسیطرح کا شک نہین ہے کہ یہ آثار نمودار ضرور ہوتے ہین اور بہت تمثیلین جو بہی کچہ ضرور نہین ہین ہر معمول مین یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ کسی نہ کسی طرح اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن چیزونکا رنگ اوسکو

نظر آتا ہے حس سامعہ کے انتقال کا ذکر مین پہلے کر چکا ہون چنانچہ مین نے ذکر کیا ہے کہ جب الف اپنی سیاحی کی حالت مین ہوتا ہے تو وہ کوئی آواز نہین سنتا ہے تاوقتیکہ اوسکی اونگلیون کے سرون سے مونہ نہ لگایا جاوے یہ بات مین نے خود دیکھی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر اوس حالت مین اوسکے کان کے اندر پستول چھوڑا جاوے تو وہ اوسکی آواز کبھی نہین سُنیگا*

ایسے حال کی تحریر موجود ہے کہ حس ذائقہ بلکہ حس شامہ معدے مین منتقل ہو گیا ہے باقی حس لامسہ کا یہ حال ہے کہ چونکہ جسم کے ہر عضو مین یہ حس موجود ہوتا ہے اسواسطے کبھی منتقل نہین ہوسکتا ہے*

اس انتقال حس کی یہ وجہ نہین ہے کہ حس ظاہری مذکور اپنے ذاتی عضو سے دوسرے عضو مین منتقل ہو جاتا ہے لیکن یہ وجہ ہے کہ جس عضو مین یہ حس پیدا ہوتا ہے اوس عضو کی رگین گویا اس بات کا ذریعہ ہو جاتی ہین کہ وہ جوہر جس کے ذریعے سے یہ اثر ہوتا ہے دماغ تک پہونچے پس انگلیان یہ فعل نہین کرسکتی ہین کہ شعاعون کو جمع کر کے اونکو شیشہ پر مرتسم کرین اور مطابق علم مناظر ومرایا کے دماغ تک اوس ارتسام کو پہونچاوین بلکہ انگلیون کی رگین اوس جوہر کو سیدھا دماغ تک پہونچا دیتی ہین اور دماغ مین نقش بن جاتا ہے بہرحال جہان تک میری رائے پہونچتی ہے مجکو یہی طریق معلوم ہوتا ہے*

ایک عجیب اثر یہ ہے کہ ظاہر مین جو تکلیف معمول کو ہو وہ عامل کو معلوم ہوتی ہے مثلاً اگر معمول کے سر مین یا دانت مین درد ہو یا وجع مفاصل کا آزار ہو تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ عامل کو اپنے جسم پر یہ تکلیفین معلوم ہوتی ہین گو اوسکو پہلے سے یہ بات معلوم نہو کہ معمول کو اسطرح کی تکلیف ہے اور کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عامل کو یہ تکلیف معلوم ہوتی ہے تو اوسیوقت معمول کو آرام ہو جاتا ہے مجکو یقین

بخوبی نہین ہے کہ یہ دو اثر اسطرح آپس مین ربط رکھتے ہین کہ جیسا علت و معلول مین ربط ہوتا ہے اسواسطے کہ عمل مقناطیسی کے سبب سے اسطرح بھی معمول کی تکلیف جاتی رہتی ہے کہ عامل کو وہ تکلیف نہ معلوم ہوا اور ایسا بھی ہوتا ہے کہ عامل کو تکلیف معلوم ہوا اور معمول کو آرام کچھ بھی نہ معلوم ہو لیکن یہ بات اکثر ہوتی ہے کہ جب عامل ارادةً اسواسطے عمل نہ کرے کہ معمول کی تکلیف رفع ہووے تو گویا وہ درد عامل کو اوڑکر لاحق ہو جاتا ہے اور اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ معمول کی تکلیف رفع بھی ہو جاتی ہے مگر اسوجہ سے نہین کہ عامل کے جسم پر منتقل ہو جاتی ہے بلکہ فقط اسسبب سے کہ معمول پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے ✦

مجکو خود ایک مرتبہ اس امر کا تجربہ ہوا ہے کہ عامل کو تکلیف ہو سکتی ہے اوس تجربہ مین مین خود معمول تھا مجکو کئی سال سے یہ مرض تھا کہ نقاہت بہت تھی اور اعضا ورم کرکے درد کرتے تھے چند عرصہ سے یہ مرض بہت رفع ہو گیا ہے فقط اوس حالت مین ہی نمودار ہوتا ہے کہ جب مین بہت چلون یا بہت دیر تک کھڑا رہون ایک دفعہ لیوس صاحب نے میرے اوپر اس غرض سے عمل کیا کہ لوگون کو دکھاوین کہ وہ اپنے اختیار سے معمول کے جسم کے پٹھون کو بیکار کر سکتے تھے اوسوقت تک میرے اوپر کبھی ایسا تجربہ نہین ہوا تہا اور میرا جسم عمل مقناطیسی کا کچھ تھوڑا ہی اثر پذیر تھا اور لیوس صاحب کو اپنی طبیعت کا سب زور صرف کرنا اور تب یہ بات حاصل ہوئی کہ مین اپنی ٹانگ فرش پر سے نہین اوٹھا سکا اور اوس وقت اونھون نے میری ٹانگ پر اپنے ہاتھون کی حرکت سے بھی عمل کیا لیکن اس نیت سے نہین کہ میرا درد رفع ہو اسواسطے کہ اوسوقت مین نے درد کی کچھ شکایت نہین کی تھی دوسرے روز لیوس صاحب کو نقاہت ایسی ہوئی اور ورم اور کمزوری ٹانگ اور ٹخنے مین ایسی ہوئی کہ اونکو لاچار ہی

باندہنی پڑی اونھون نے مجھسے بیان کیا کہ اکثر اونکو ایسی حالت ہوجاتی ہے
اسواسطے کہ اونکا مزاج بہت نازک ہے اور عمل مقناطیسی کا اثر جلد قبول کرلیتا ہے
لیکن اگر اونکو معلوم ہوتا کہ میرے اعضا مین ایسا مرض ہے تو وہ ایسی تدبیر کرلیتی کہ اون پر
اثر کچھ نہوتا جو کچھ مین نے دیکھا ہے اوس سے مجھے یقین ہے کہ یہ سب باتین سچ ہین *
ایک اثر یہہ بھی ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص کو کسی عضو مین تکلیف ہو تو اگر ایک رومال
یا دستانہ اوس عضو پر رکھدیا جاوے اور عامل کی پاس بھیجدیا جاوے تو عامل کو
وہ تکلیف ہونے لگتی ہے مجکو اسکا تجربہ خود نہین ہوا ہے لیکن ایسے شخص سے یہ حال
سُنا ہے جسکے بیان پر مجھے کامل اعتبار ہے اسکا حال اور زیادہ اوس فصل مین
بیان کیا جاویگا جہان غیر ذی روح اشیاء پر عمل مقناطیسی کیے جانے کا ذکر ہوگا *
کبھی کبھی یہہ بھی ہوتا ہے کہ اگر عامل کو کچھ مرض یا تکلیف ہو اور تندرست شخص پر عمل
کرے تو اوسکا درد معمول پر منتقل ہوجاتا ہے البتہ یہ بات اکثر نہین ہوتی ہے اسواسطے
کہ عموماً یہ قاعدہ بندھا ہوا ہے کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک وہ عمل مقناطیسی
نہین کیا کرتا ہے لیکن مین نے ایکبار دیکھا ہے کہ عامل کے سر کا درد معمول پر منتقل
ہوگیا اور تمام دن معمول کے سر مین درد رہا حالانکہ عامل کا درد بالکل رفع ہوگیا
بہت سی تمثیلین ایسی تحریری موجود ہین اور اسی سبب سے یہ قاعدہ باندھا گیا ہے
کہ جب تک عامل تندرست نہو تب تک وہ عمل نہین کرتا *

خط آئندہ مین مین اون آثار کا ذکر کرونگا جو ایسی حالت مین پیدا ہوسکتے ہین
کہ خواب کی نوبت معمول پر نہ پہونچے بلکہ وہ جاگتا رہے بعض لوگ سمجھتے ہین کہ یہ حالت
حالت مقناطیسی سے جدا ہوتی ہے ان اعمال کے نام بھی جدا جدا رکھے ہوئے ہین
اوس خط مین مین وہ ترکیب بھی بیان کرونگا جس سے بریڈ صاحب ایک خاص
حالت خواب مقناطیسی کی پیدا کرتے ہین *

نوان خط

مین اوپر کہہ چکا ہون کہ بہت سے عجیب آثار اشخاص پر اونکی حالت اصلی اور بیداری مین روزانہ اسطرح پیدا ہو سکتے ہین اور روزانہ پیدا کیے جاتے ہین کہ اون پر عمل معروف مقناطیسی اسطور پر کیا جاوے کہ اونکی طرف نظر جماکر دیکھا جاوے یا ہاتون سے اسطور پر عمل کیا جاوے کہ نوبت خواب کی نہ پہونچے یا عامل خواب کا پیدا کرنا نہ چاہے بلکہ معمول کو حالت بیداری مین رہنے دے یہ آثار اکثر اسطرح کے ہوتے ہین کہ عامل کو معمول کی حرکات وسکنات اور حواس اور احساس وہ مرضی پر اختیار ہوتا ہے یہان اونکی تکرار کی ضرورت نہین ہے اسواسطے کہ اول تو ہر ایک کا مقام مناسب پر جداگانہ ذکر ہو چکا ہے اور دوسرے اسواسطے کہ اب مین ایک اور ترکیب کا ذکر کرتا ہون جس سے وہ پیدا ہو سکتے ہین فقط آپ کو اتنی بات یاد دلانی ضرور ہے کہ یہ آثار دونو حالتون مین ترکیب معروف سے پیدا ہو سکتے ہین یعنے حالت خواب مین بہی اور حالت بیداری مین بہی اور مین نے دونو حالتون مین اس ترکیب معروف سے یہ آثار پیدا کیے ہین لیکن یہ آثار اسطرح سے بہی پیدا ہو سکتے ہین کہ عامل کی ذات کا اثر معمول پر نہو بلکہ معمول کا اپنی ذات کا عمل اوسپر اول بات یہ بیان کرونگا کہ جو آثار ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب حالت بیداری مین پیدا

کرتے ہین اون آثار ہین اور اون آثار ہین جو لیوس صاحب اوسی حالت ہین پیدا کرتے ہین کچھ بھی فرق نہین ہے یہ بات البتہ ہوتی ہے کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب بعض اوقات بعض ایسے آثار پیدا کرتے ہین کہ بعض اوقات لیوس صاحب اونکو پیدا نہین کرسکتے ہین لیکن وہ آزماوین تو ضرور پیدا کرسکتے ہین اور علی ہذا القیاس بعض آثار لیوس صاحب بعض اوقات ایسے پیدا کرسکتے ہین کہ اونکی آزمایش اکثر ڈارلنگ صاحب نہین کرتے ہین اگر وہ آزماتے تو پیدا کرسکتے اوہ فی الحقیقت بعض حالات ہین اونہون نے پیدا کیے ہین پس اتنا ہی فرق مجکو اتبک معلوم ہوا ہے اور وجہ اس فرق کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ وقت محدود ہوتا ہے اور بعض دفعہ ایک خاص اثر ایسی خوبی کے ساتھ نمایان ہوتا ہے کہ اوسکی نمایش بہت دیر تک کیجاتی ہے اور دیگر تجربات کے واسطے وقت نہین رہتا لیکن مین نے کبھی کوئی اثر ایسا ہوتے نہین دیکھا ہے جو کسی نہ کسی وقت حالت بیداری معمول مین دونون نہین پیدا کرسکتے ہین ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی یہ ترکیب ہے کہ ایک شخص کے دست چپ کی ہتیلی پہ ایک چھوٹا سکہ یا ایک جسد کی چیز جو دونو طرف سے محدب ہو اور اوسکے بیچ مین ایک مسی چکر چھوٹا سا جڑا ہوا ہو رکھ دیتے ہین اور جو شخص آزمایش پیدا ضمی ہوا کرسکتے ہین کہ دس یا پندرہ منٹ تک اوسکی طرف دیکھتا رہے شرط یہ ہے کہ وہ شخص طبیعت کو جما کر دیکھتا رہے اور بالکل خاموش رہے اور عمل کے ہونے کو اپنی طبیعت سے نہ روکے۔ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کہتے ہین کہ یہ ترکیب ہمنے پوشیدہ نہین رکھی ہے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب یہ بات نہین کہتے ہین کہ جو شخص ارادۂ عمل کے ہونے کو روکتے ہین اونپر ہم اثر کرسکتے ہین یا اونپر جو سکے کی طرف نہین دیکھتے ہین بلکہ جو اوسکے گرد آدمی بیٹھے ہین اونکو دیکھتے ہین نہ اونپر جو بجاے سکے کے طرف دیکھنے کے اپنی آنکھین بند کرلیتے ہین فی الحقیقت ایسے اشخاص

عمل نہین ہوتا ہے ؛

جو شخص سکہ کی طرف دل لگا کر اور نظر جما کر دیکھتے ہین اور باقی سب شرطون کو ملحوظ رکھتے ہین اون مین سے اکثر ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی مرضی کے مطیع ہو جاتے ہین پہلے ڈاکٹر صاحب موصوف اس بات کو دریافت کرتے ہین کہ اون اشخاص مین سے کس پر اثر ہوا ہے اور ترکیب اس بات کے دریافت کرنے کی یہ ہے کہ ایک ایک آدمی سے وہ کہتے ہین کہ اپنی آنکھین بند کر لو اور پھر وہ اوسکی پیشانی کو اپنی اونگلی سے چھوتے ہین اور آنکھون کے اوپر ہات گذارتے ہین پلکون کو ذرا ایک جانب کو ہات کو تیز حرکت دیکر دبا دیتے ہین اور پھر اوس شخص سے کہتے ہین کہ تم اپنی آنکھون کو کھول نہین سکتے ہو اگر باوجود اونکے حکم کے وہ شخص آنکھ کھول سکے تو وہ اوسکا ایک ہات پکڑ کر کہتے ہین کہ ہماری طرف دیکھو اور خود بھی اوسکی طرف نظر جما کر دیکھتے ہین اور پھر وہی عمل کرتے ہین جو پہلے کیا تھا اگر تو بھی دوم بھی معمول آنکھ کھول سکے تو اوسوقت اوسپر پھر عمل نہین کرتے اور دوسرے شخص کو آزماتے ہین میرے اوپر اونکا اختیار دوسرے مرتبے مین ہو گیا تھا یعنی مجکو آنکھون کے کھولنے کی قدرت نہین رہی تھی یہ بات دیکھکر اونھون نے مجھسے کہا کہ اب تم آنکھ کھول سکوگے اور فوراً مجکو آنکھ کھولنے کی قدرت ہو گئی مین نے خصوصاً خلوت مین دیکھا ہے کہ اکثر آدمیون پر ایسا اثر ہو جاتا ہے اور اگر تھوڑے آدمی بھی جمع ہون تو اون مین سے ضرور ایک نہ ایک پر عمل ہو جاتا ہے جسکے اوپر اثر کا ہونا دریافت ہوتا ہے اوسسے ڈاکٹر صاحب کہتے ہین کہ ٹھہرے رہو اور اپنی آنکھین بند کیے رہو باقیون کو رخصت کر دیتے ہین ؛

آپ ایک آدمی کو لیکر وہ آزما لیتے ہین کہ آیا اثر اوس پر قائم ہے یا نہین اور یہ آزمایش اسطرح ہو جاتی ہے کہ اوسکو آنکھون کے کھولنے کا اختیار نہین ہوتا جب

انھون نے دیکھا کہ آنکھین نہین کھول سکتا ہے تو اپنے ہاتھون سے اوسکے دونون ہونٹ وبا دیتے ہین اور گلے کے نیچے وزا ہات کو حرکت دیکر کہتے ہین کہ اب تم مونھہ نہین کھول سکوگے اکثر ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہ آدمی مونہہ نہین کھول سکتا ہے بعد اوسکے وہ کہتے ہین کہ اپنے ہات پھیلا دو اور اوسکے دونو ہاتون کی ہتیلیان ملا دیتے ہین اور ذرا دباکر کہتے ہین کہ اب تم ہتیلیان الگ نہین کرسکتے ہو چنانچہ اونکے علیحدہ کرنے کا اختیار اوس شخص کو نہین رہتا ہے یا وہ یہ کرتے ہین کہ معمول سے کہتے ہین کہ اپنے سر پر اپنے ہات رکھدو اور پھر کہدیتے ہین کہ اب تم اپنے ہات سر پر سے نہین اوٹھا سکتے ہو چنانچہ اونکا اوٹھانا اوس شخص کو ناممکن ہوتا ہے ان سب صورتون مین جب ڈاکٹر صاحب معمول سے کہتے ہین کہ اب تم یہ بات کرسکوگے یا فقط خیر کہتے ہین تو پھر اوسکو اختیار علیحدہ کرنے کا ہوجاتا ہے ٭

اسیطرح سے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب یہ اثر دکہاتے ہین کہ معمول کی حس مین فرق آجاتا ہے مثلاً اگر وہ کہین کہ تم ہات یا پانو نہین ہلا سکتے ہو تو معمول نہین ہلا سکتا ہے اور اوسکے حس مین یہان تک فرق آجاتا ہے کہ اگر سخت تکلیف اوسکو دیجاوے تو اوسکو معلوم نہین ہوتی یا اگر کوئی سرد شے ہو تو ڈاکٹر صاحب کے کہنے سے معمول کو بہت گرم معلوم ہوتی ہے یا اونکے کہنے سے معمول کو سردی بہت معلوم ہوتی ہے یا اوسکو پانی کا مزا دودہ کا یا برانڈی شراب کا سا معلوم ہوتا ہے حصۂ دوم مین کچھ تمثیلین لکھی جاوینگی ٭

ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو معمول کے ارادے پر بھی اختیار ہوتا ہے یعنی اگر وہ کہین کہ ایک منٹ مین سو جاؤ یا گاؤ تو سو جاتا ہے یا گانے لگتا ہے اور ایک رومال فرش پر رکھدین اور اوسکو کہین کہ اسپر سے تم کود نہین سکتے ہو تو کبھی نہین کود سکتا ہے ٭

ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کے حافظہ پر بھی اختیار ہوتا ہے چنانچہ معمول اونکے حکم سے اپنا نام یا اور کسی شخص کا نام بھول جاتا ہے بلکہ حروف تہجی کا ایک ایک حرف بھول جاتا ہے ٭

علاوہ اسکے ڈاکٹر صاحب موصوف کو یہ اختیار ہوتا ہے کہ جس چیز کو چاہین ویسا ہی معمول سمجھے مثلاً گھڑی کو ناسدان یا ایک کرسی کو کتا سمجھے یا جہان کچھ بھی چیز موجود نہین ہے وہان جو وہ چاہین وہ چیز معمول دیکھے مثلاً خالی مکان جہان چڑیا نہین ہے وہان چڑیا دیکھنے لگے یہ دہوکا کامل ہو جاتا ہے اس سے علاوہ ڈاکٹر صاحب کو یہ اختیار ہے کہ معمول آپ کو حسب مرضی اونکی کوئی اور شخص سمجھے مثلاً کوئی نواب یا وزیر یا بادشاہ سمجھے اور بعینہ اون لوگون کی نقل کرتا ہے اور ڈاکٹر صاحب چاہین تو کسی مضمون علمی پر درس دینے لگتا ہے یا کسی فوج کا افسر بن جاتا ہے اور خیالی سپاہ سے قواعد لینے لگتا ہے ٭

علاوہ ان سب باتون کے ڈاکٹر صاحب موصوف کو معمول کے جذبات پر اختیار ہوتا ہے مثلاً اگر معمول ہنستا ہو تو اوسکی ہنسی فوراً بند کر دیتے ہین اور اوسکو سنجیدہ یا غمگین بنا دیتے ہین یا اوسکو نہایت خوش کر دیتے ہین اور بلا تحاشا ہنستا جاتا ہے اور اگر اوس سے دریافت کیا جاوے تو بالکل وجہ ہنسنے کی نہین بتا سکتا ہے ٭

مین نے ان سب اختیارات کا عمل سیکڑون طور پر ہوتے دیکھا ہے اکثر یہ اثر فوراً ہو جاتا ہے اور فقط عامل کے کہنے سے فوراً جاتا رہتا ہے اور اس عمل مین کوئی امر پوشیدہ نہین یہ آثار اسطرح ہوتی ہین کہ گویا قدرتی ہین اور جو شخص چاہے آزما سکتا ہے اور کر سکتا ہے البتہ شاید ہر شخص ابتدا مین ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے برابر عمل کر سکے لیکن صبر اور استقلال کے ساتھ ہر عامل کو بخوبی یہ اختیار حاصل ہو سکتا ہے اور مجکو خود ایسے آثار کے پیدا کرنے مین کچھ دشواری نہین ہوئی ہے اگر تلاش کرین تو اچھے معمول

بہت ملتی ہین یعنی ایسے معمول جن پر عمل کا اثر بخوبی ہو میرے مکان پر ڈاکٹر ڈارلنگ
صاحب نے اپنے عمل کے آثار تین مرتبہ بہت اچھی طرح سے دکھائے ایک تو ایسا شخص تھا
کہ جسکو انھون نے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا اور اوسپر اونکا عمل بہت اچھی طرح ہوا
دوسرے شخص پر بھی اونکا عمل اچھا ہوا اور تیسرے شخص پر بھی اچھا عمل ہوا اس
تیسرے شخص پر کبھی پہلے کسی نے عمل نہین کیا تھا ان شخصون کا مفصل ذکر حصہ دوم مین
کیا جاویگا مین ہرایک جزو عمل کو بخوبی تصدیق کرسکتا ہون اور مین بیشمار مثالین
بیان کرسکتا ہون لیکن زیادہ تمثیلون کا ذکر کرنا فضول ہے جس جس نے عمل کو
ہوتے دیکھا ہے اونکو اوسکی راستی اور صحت مین ذرا بھی شک نہین رہا ؛

اگر وجہ ان آثار کے واقع ہونیکی دریافت کیجاوے تو پہلے یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیے
کہ عمل کے چل جانے کے واسطے یہ بات اول ضرور ہے کہ معمول کی طبیعت عمل کی
اثر پذیر ہو دوسرے یہ کہ ایک خاص حالت معمول پر واقع ہونی چاہیے تا کہ عمل کا
اثر ہو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی عمل مین یہ حالت معمول پر معمول کے ہی فعل سے
حاصل ہوتی ہے لیکن خیال رکھنا چاہیے کہ معمول کا اپنا اثر اوسکی ذات پر فقط
اتنا ہی ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت جمع ہو جاتی ہے اور طبیعت کے جمنے کے سبب سے
ایک ایسی حالت واقع ہو جاتی ہے کہ پھر جو عمل کیا جاتا ہے تو اوسکے چل جانے مین
امداد ہو جاتی ہے ؛

بیوس صاحب کا عمل اسطرح ہوتا ہے کہ صاحب موصوف فقط پانچ منٹ تک طبیعت کو
جما کر معمول کی طرف دیکھتے ہین اور معمول یا تو اونکی طرف دیکھتا ہے یا کسی اور
شے کو دیکھتا ہے جو اونکی طرف واقع ہے باقی شرطین وہی ہین جو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب
کے عمل مین ہوتی ہین بعد دیکھنے کے بیوس صاحب بعض حرکتین اوسکو کرتے ہین
جنسے معمول پر بخوبی عمل کا اثر ہو جاتا ہے ؛

مین نے اوپر ذکر کیا ہے کہ دونون ترکیبون سے ایک سی ہی حالت واقع ہوتی ہے
اس بیان سے یہ سمجھنا چاہیے کہ ایک سی حالت فقط اس معنی مین واقع ہوتی ہے
کہ عامل کو معمول پر اختیار ہوتا ہے لیکن میرے خیال مین یہ بات ہے کہ دونون
حالتون مین درحقیقت کچھ فرق ضرور ہوگا اسواسطے کہ ایک حالت مین معمول کی
اپنی ذات کا عمل زیادہ ہوتا ہے اور دوسری حالت مین ایک غیر شخص کا یعنی عامل کا
زور اوسپر پہونچتا ہے مجکو اس بات کا تجربہ نہین ہوا ہے کہ معمول پر ان دونون
مین سے کسی ایک ترکیب سے دوسری ترکیب سے زیادہ اثر ہوتا ہے یا نہین بعض
اوقات ایک ترکیب کا زیادہ اثر معلوم ہوتا ہے بعض اوقات دوسری ترکیب کا
لیکن جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہے وجہ زیادہ اثر ہوجانے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب
شرائط بخوبی پوری ہوتی ہین تو اثر قوی ہوتا ہے مجکو خوب یقین ہے کہ اگر آٹھہ دس
آدمی عامل کے سامنے روبرو بیٹھین اور سچے دل سے شرائط کو پورا کرین تو دونون
ترکیبون سے سات یا آٹھہ آدمیون پر اون مین سے اثر ہوجاویگا اور اگر زیادہ وقت
صرف کیا جاوے تو کل آدمیون پر کچھ نہ کچھ اثر ہوجاویگا ◆

جن آدمیون کو طب مین دخل ہے اونکو واضح ہوگا کہ یہ جو آثار جنکا ذکر ہورہا ہے
اور جو حالت بیداری مین پیدا ہوتے ہین تلقین پر موقوف ہین تلقین کے اثر کو
اکثر لوگون نے دیکھا ہے لیکن اس بات کا ثابت کرنا کہ تلقین کا اثر آسانی سے
اور بہت آدمیون پر ہوسکتا ہے یہان تک کہ لوگون کو اوسپر اعتقاد ہوجاوے
زمانۂ حال اور مشاقان علم و عمل مقناطیس حیوانی کے واسطے باقی تھا ◆

اگر ہم تلقین کے زور سے اثر مقناطیسی پیدا کرنا چاہین تو غالب ہے کہ تا عالیکہ ایسے آدمی
عمل نہ کیا جاوے کہ جسکی طبیعت نہایت اثر پذیر ہو اثر کامل نہوگا بعض آدمی ایسے
ہوتے ہین کہ اگر اون پر ایک مرتبہ عمل کیا جاوے تو پھر پیچھے بھی اوس عمل کا اثر

اونپر بلا کسی سامان کے ہوسکتا ہے مجکو اس بات کا تجربہ نہین ہے کہ کسی آدمی پر
اول ہی مرتبہ بلا ترکیب معروف ابتدائی کے فقط تلقین کا عمل ہوسکتا ہے یا نہین
لیکن میری راے یہ ہے کہ غالب ہے کہ بعض اشخاص پر اسطرح عمل کا ہو جاوے
مگر عموماً ترکیب معروف ابتدائی کی مرتبہ اول ضرورت ہوتی ہے گو بعد ازان اوسکی
ضرورت نہین رہتی ہے ✤

جس سبب سے وہ حالت پیدا ہو جاتی ہے جسمین تلقین کا اثر ہوتا ہے اوسکی حقیقت
اور جوہر مقناطیسی کی جسکا اثر ترکیب معروف سے ہوتا ہے ایک حقیقت ہے اسواسطے کہ
اگر تلقین کا زور زیادہ دیر تک کیا جاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہے اور جملہ
آثار اوس خواب کی نمودار ہوتے ہین اس معاملہ مین زیادہ مفصل بحث آگے کیجاویگی
ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب مین یہ بات ہے کہ معمول کا اپنی ذات پر بسبب اسکے
کہ ایک شئے کی طرف نظر جما کر دیکھتا ہے زیادہ زور ہوتا ہے ہم جانتے ہین کہ
بریڈ صاحب کی ترکیب مین اگر معمول ایک شئے کی طرف اسطرح دیکھے کہ اوسکی
آنکھون سے اوپر اور ذرا سامنے رکھی ہوئی ہو تو خواب بھی پیدا ہو جاتا ہے پس
چونکہ اسطرح دیکھنے سے زیادہ اثر ہوتا ہے تو ظاہر ہے کہ کم اثر بھی ہوتا ہے اور
پس معلوم ہوا کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب دراصل ترکیب معروف سے جدا
نہین ہے مگر فرق اتنا ہے کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اور بریڈ صاحب کی ترکیب مین
عامل کا اپنا حیوانی زور معمول پر نہین پہونچتا ہے اور سبھی ترکیب دیگر مین عامل کا زور
معمول پر پڑتا ہی لیکن فرق ترکیب مین وہین تک ہی کہ جب تک معمول کی طبیعت کو
عمل کے اثر پذیر ہونے کے قابل بنایا جاوے اسواسطے کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب بھی
اپنی ترکیب کے اثر کو زیادہ کرنیکے واسطے معمول کو چھوتے بھی ہین اور اوسکی طرف نظر جما کر
دیکھتے بھی ہین بلکہ ہاتھون سے بھی مثل ترکیب معروف عمل کرتے ہین ✤

قیاسی وجہ اثر مقناطیسی ہونیکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ جو حالت نظام عروقی یا مقناطیسی یا حیوانی انسان کی ہوتی ہو اوس حالت مین بسبب عمل کرنیکے فرق آجاتا ہی پس جب یہ بات ٹھہرے تو یہ بات لائق لحاظ کے ہے کہ یہ فرق کسطور پر پیدا ہوتا ہے اگر قوت ذاتی انسان مین اسطور پر فرق آجاوے کہ اوسکے اپنی ذاتی فعل سے وہ قوت متفرق ہو کر خواہ سر کی طرف خواہ جلد پر خواہ دماغ مین خواہ کسی اور عضو مین زیادہ ہو جاوے اور اوسی کے مطابق کہین کم ہو جاوے تو وزن کی برابری مین تو ضرور فرق آجاتا ہے لیکن کچھ قوت مجموعی زیادہ نہین ہوتی ہے لیکن اگر غیر شخص کا زور کسی آدمی کے دماغ پر ڈالا جاوے یا کسی اور عضو پر ڈالا جاوے تو وزن کی برابری مین تو فرق ضرور آتا ہے لیکن اگرچہ بہ نسبت اور اعضار کے اوس خاص عضو مین زیادہ زور ہوتا ہے الا بذاتہ دیگر اعضار مین جتنی قوت پہلی تھی وہ قائم رہتی ہے پس معلوم ہوا کہ ان دونون ترکیبون سے ایک سی حالت پیدا نہین ہوتی ہی سوا اسکے کہ دونون حالتون مین تلقین کا اثر بمنزلہ حقیقت ہوتا ہی اور آگے دیکھا جاویگا کہ جو خواب معمول پر اپنے فعل سے بریڈ صاحب کی ترکیب سے ہوتا ہے اوسکے آثار اور آثار خواب مقناطیسی مین بہت فرق ہوتا ہے *

جو آثار تلقین کے زور سی اور عمل مقناطیسی معروف سی نمودار ہوتے ہین وہ دراصل ایک ہوتے ہین لیکن غالب ہی کہ جو حالت معمول کی ایک ترکیب کی سبب سی ہوتی ہے وہ حالت اوس سے مختلف ہوتی ہے جو دوسری ترکیب سے پیدا ہوتی ہے اور یہ اختلاف حالت خواب اور مدارج اعلیٰ مین زیادہ نمایان ہوتا ہے جب معمول پر وہ حالت گذرے جسکا اوپر بیان کیا گیا تو اوسپر عامل کا اختیار ہوتا ہے عامل کے ایما کا اوسپر ایسا زور ہوتا ہے کہ اوس ایما کے اثر کا روکنا اوسکے واسطے ناممکن ہوتا ہے پس اگر اوس سے عامل کہے کہ اب تم فلانا کام نہین کر سکتے ہو تو فوراً

وہ اپنی ذات مین اوس کام کے کرنیکی قوت نہین پاتا ہے اوسکے جسم کے پٹھے اوس درجے تک بیکار ہو جاتے ہین کہ جہان تک اوس خاص کام کے کرنیکی طاقت کہ رہے اوس سے زیادہ مسترخی نہین ہوتے اگر معمول کی مٹھی بند ہو اور کوئی چیز ہات مین ہو اور اوس سی کہا جاوی کہ تم مٹھی کھول نہین سکتے ہو اور اس چیز کو ہات سے گرا نہین سکتے ہو تو وہ اپنی بازو کو تو اوٹھا کر اسکیگا اور جسطرف چاہے حرکت دے سکے گا لیکن فقط اتنی طاقت اوسکی اونگلیون کی رگون مین نہوگی کہ وہ مٹھی کھول سکے یا اگر اوس سے کہا جاوے کہ تم اپنا نام نہین بتا سکوگے تو فقط اسی امر مین اوسکا حافظہ زائل ہو جاتا کچھ یہ بات نہین ہوتی ہے کہ وہ بالکل بول نہ سکے یا کسی اور آدمی کا نام نہ بتا سکے جب وہ پانی پیتا ہے اور اوسکو مزا نہایت تیز برانڈی شراب کا معلوم ہوتا ہے تو وجہ یہ ہے کہ اوسکا اصلی ذائقہ تلقینی ذائقہ سے مغلوب ہو جاتا ہے جسطرح کہ اوس حالت مین کہ منھہ مین کچھ نہو اور آدمی کو برانڈی شراب خواہ اور کسی چیز کا ذائقہ یاد آجاتا ہے اسی طرح سے جب معمول کو برانڈی شراب کے ذائقہ کی تلقین کیجاوے تو وہ اپنے اصلی ذائقہ کو فراموش کر کے برانڈی کا مزا لینے لگتا ہے جیسا کہ مین اوپر بیان کر چکا ہون تلقین کے اثر کا حال مدت سے لوگون کو معلوم ہے لیکن اب تک لوگ یہ جانتے تھے کہ کبھی کبھی ایسا اثر ہوتا ہے اور بیشک ایسا اثر اوسوقت مین نمایان ہوتا تھا کہ جب کوئی آدمی خود بخود اثر پذیر حالت مین پڑ جاتا تھا ٭

لیکن یہ بات چند روز سے ہی معلوم ہوئی ہے کہ تلقین کا اثر بہت آدمیون پر جب عامل چاہے ہو جاتا ہے اور اغلب ہے کہ صبر اور استقلال کے ذریعے سے سب آدمیون پر یہ حالت پیدا ہو سکتی ہے اسکے ہونے سے ایک اور ثبوت اس بات کا جو مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ جو بڑے بڑے آثار عمل مقناطیسی کے ہین وہ خود بخود پیدا ہو جاتے ہین اسواسطے کہ جملہ آثار بواعث قدرتی پر موقوف ہین ایسا معلوم ہوتا ہے

کہ بہت ایسے آدمیون پر حالت اثر پذیر عمل مقناطیسی کی بیداری کی صورت مین
پیدا ہو جاتی ہے جن پر حالت خواب مقناطیسی بلا دقت پیدا نہین ہوسکتی ہے
اگر یہ بات صحیح ہو تو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی اور اور عاملون کی ترکیب جو اونکی
ترکیب سے مشابہ ہے بہت قدر کے لائق ہے اسواسطے کہ یہ بات بہت غالب ہی کہ
عمل مقناطیسی کا اثر شفائے مرض کے واسطے اِس بات پر موقوف ہی کہ معمول کی
طبیعت اثر پذیر عمل کی ہو جاتی ہے اور یہ حالت اوسکی طبیعت کی خواب کی صورت مین
ہوسکتی ہے اور اوس صورت مین بھی کہ وہ شخص ہوش مین ہو اور بیدار ہو اِس
قیاس سے یہ بات حل ہوسکتی ہے کہ بہت سے علاج مقناطیسی اوس صورت مین
ہوسکتے ہین کہ معمول پر خواب کی نوبت نہ گذرے نہ کچھ اور آثار عمل کی نمایان ہو
مریض پر فقط اتنا ہی اثر ہوتا ہے کہ اوسکی طبیعت اثر پذیر ہو جاتی ہے اور کچھ اثر
نہین ہوتا ہے جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک منٹ کے عرصہ مین ایسے آدمی بخوبی
سو جاتے ہین جو ایک منٹ پہلے نہایت زور سے ہنس رہے تھے اور جو ہر طرح
نیند کے آنے کو روکتے تھے جب ہم دیکھتے ہین کہ ایک آدمی اتنے ہوش مین ہے
کہ ہر ترکیب سے تجربات کا کرنا خود دیکھتا ہے اور تھوڑی دیر مین ایک بازو اوسکا
ایسا مستغرقی ہو جاتا ہے کہ اگر نہایت سخت تکلیف بھی اوسکو دیجاوے تو اوسکو
معلوم نہین ہوتی جب ہم خود ایسے آثار پیدا کرسکتے ہین چنانچہ مین نے خود کیے ہین
تو اس مین شبہہ نہین ہوسکتا ہے کہ عمل مقناطیسی بہت کارآمد ہے*

اب مین بریڈ صاحب کی ترکیب کا ذکر کرتا ہون مین نے ان صاحب کو عمل کرتے
خود دیکھا ہے اور جو جو کچھ وہ بیان کرتے ہین اوسکو مین خود تصدیق کرسکتا ہون
بریڈ صاحب کی ترکیب یہ ہے کہ وہ ایک شخص کی آنکھون کی ذرا اوپر کی طرف اور
پیشانی کے ذرا اوپر نیچے ترچھ ایک شے رکھدیتے ہین مثلاً ایک سلائی رکھدے تو فوراً

اور اوسکو کہتے ہین کہ اوسکی طرف دیکہتا رہے معلوم ہوتا ہے کہ اسطرح کی ٹہٹی ہوئی
نظر سے دیکہنے کے سبب سے جو قوت مقناطیسی اوس آدمی مین ہوتی ہے اوسکی
سمّیت وزن مین فرق ضرور ہو جاتا ہے تہوڑے سے عرصہ مین اکثر ادن آدمیونپر
جن پر یہ عمل کیا جاتا ہے سو جاتے ہین مجکو اپنی ذات پر تجربہ ہوا ہے کہ اس ترکیب سے
بہتر اور کوئی ترکیب اس بات کی نہین ہے کہ جب ہمین نیند نہین آتی ہے تو نیند
آجاوے بعض آدمیون کے حق مین بعض کتاب کا پڑہنا خصوصًا ایسی کتابکا مطالعہ
جسکا مضمون دلچسپ نہین ہے ایک اثر منوّم رکہتا ہے اور علاوہ خواب اور منتشر
عبارت اور مضمون کے غالب ہے کہ ایسی منوّم کتابون کی کثرت الفاظ مین سے
معنی نکالنے کی واسطے جو فکر کرنی ضرور ہوتی ہے اور طبیعت کو جانا پڑتا ہے اوسکا
یہ ہوتا ہے کہ ایک طرح کی نیند مثل خواب مقناطیسی کے پیدا ہو جاتی ہے لیکن
جن شخصون کا ایسی کتابون کے پڑہنے سے یہ حال ہوتا ہے اونکو چاہیے کہ ایک
کمرے مین روشنی ذرا فاصلے پر رکہکر ایک روشن چیز اپنی آنکہون کے اوپر کی طرف
اسطرح رکہین کہ اوسکے دیکہنے کے واسطے آنکہون کو ایسا ماننا ضرور ہو جیسے کوئی
احول دیکہتا ہو تو غالب ہے کہ اوسکو نیند لانے کے واسطے ایسے مضمون کی
تصنیفات کے مطالعہ کی حاجت نہوگی اس ترکیب سے ایک خوش آیند اور شیرین
خواب آنے لگتا ہے فی الحقیقت خواب کا اثر ایسی حالت مین نہایت لطیف ہوتا
اور خواب بہی کامل اور آرام دہ اور بلا ہرج ہوتا ہے اس خواب کی تشبیہ ہے
کہ جیسے کوئی آدمی بہت محنت کرکے اور تہکا کر کہین بیٹہہ جاوے یا لیٹ رہے
اور اوسکے اوپر نیند غالب آجاوے اور وہ سو رہے ؛

ہر صاحب کا معمول البتہ سو جاتے ہین لیکن اگر آزمایش کیجاوے تو معلوم ہو کہ تہا
پیدا ہو مقناطیسی ہین ہین غالب ہو کہ جسوقت ہم خود اس ترکیب سے سو رہیں

جو اوپر بیان ہوئے یعنی کسی چیز روشن کو اپنی آنکھون کے اوپر کی طرف رکھکر دیکھا
سو جاوین تو اگر کوئی شخص آزماوے تو ہمیں خواب مقناطیسی کی حالت معلوم ہو خواب مقناطیسی
اور نوم معمولی انسان مین کچھ اس معنی مین فرق نہین ہوتا ہے کہ بدن کو مقناطیسی خواب سے
کچھ اور آرام ہوتا ہے اور خواب معمولی سے کچھ اور آسایش ہوتی ہے حقیقت مین فرق
یہ ہے کہ خواب مقناطیسی مین حواس باطنی بیدار ہوتی ہین اور جسم اور حواس ظاہری
سو جاتے ہین اور فراموشی کی حالت مین مستغرق ہوتے ہین - بریڈ صاحب کی
ترکیب سے جو خواب پیدا ہوتا ہے اور اوس خواب مین آثار نمایان ہوتے ہین اون
آثار کا بیان مکرر بیان کرنا کچھ ضرور نہین ہے ایک خاص درجے تک یہ آثار ایسے ہی
ہوتے ہین جو خواب مقناطیسی معروف مین نمایان ہوتے ہین یعنی جداگانہ وقوف کی
حالت ہوتی ہے بعض حواس بند ہو جاتے ہین اور سب سے زیادہ یہ کہ عامل کا اختیار
معمول پر ہوتا ہے اور وہ حالت ہوتی ہے جس مین عامل کے تلقین کا مطلق اختیار
اور زور ہوتا ہے سوالات کا جواب بلا اسکے کہ سونے والا جاگے فوراً دیا جاتا ہے اور
آخری بات یہ ہے کہ آثار شفاے مرض بہت نمایان ہوتے ہین - بریڈ صاحب کا بیان یہان تک
زور پکڑتا ہے کہ نحیف عورتون کو جنکے کسی عضو مین بھی ہیچ ہوتا ہے حالت خواب مین
اچھی طرح چلا دیتے ہین اور کئی بار متواتر عمل کرنے کے سبب سے عضو از کار رفتہ مین
پھر قوت حاصل ہو جاتی ہے بعض حالتون مین جو عمل پہلے ہی کیا جاتا ہے اوسکا اثر
بریڈ صاحب کے زور اور طبیعت کے سبب سے بعد گذرنے حالت خواب کے اور زمانہ
بیداری مین بھی قائم رہتا ہے بعض اوقات ایسا ہوتا ہے کہ دبلے پتلے اور ناتوان آدمی
بریڈ صاحب کے حکم سے ایسے طاقت کے کام کرتے ہین جو توانا آدمیون سے نہین
ہو سکتے ہین اور ایک اونگلی سے اتنا بھاری بوجھ اوٹھا لیتے ہین کہ حالت بیداری مین
دونون ہاتھون سے کبھی نہ اوٹھا سکین ❊

مگر بڑے تعجب کی ایک بات یہ ہی کہ بریڈ صاحب اپنے معمولون مین آثار اعلی خصوصاً
مثل غائب بینی کے پیدا نہین کرسکتے ہین حالانکہ جو عامل ترکیب معروف سے عمل کرتے ہین
اور یہ اثر اکثر پیدا کرسکتے ہین اس بات مین دو قیاس ہوسکتے ہین ایک یہ کہ شاید
بریڈ صاحب اون شخصون مین سے ہون جو ایسے آثار پیدا کرنے کی قوت نہین
رکھتے ہین بہت سے عامل ایسے ہین جو اپنے عمل سے بیماری کا علاج کرسکتے ہین
اور خواب کی حالت پیدا کرسکتے ہین لیکن اپنے معمولون مین حالت غائب بینی نہین
پیدا کرسکتے مین نے کئی عاملون کا حال سنا ہے جو دیگر آثار اعلی پیدا کرسکتے ہین
لیکن اثر غائب بینی نہین پیدا کرسکتے ہین مختلف عاملون کا جو اثر معمول پر ہوتا ہے
وہ اثر مختلف ہوتا ہے چنانچہ مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ بعض عامل ایسے ہوتے ہین
کہ اونکے عمل کی معمول کو برداشت نہین ہوتی اور معمول کو تکلیف ہوتی ہے اور
بعض ایسے ہوتے ہین کہ اونکے عمل سے معمول کو آرام اور تسکین ہوتی ہے علاوہ اسکے
ایسا بھی ہوتا ہے کہ بعض عامل بعض آثار پیدا کرسکتے ہین اور بعض نہین پیدا
کرسکتے ہین دوسرا قیاس یہ ہے کہ چونکہ بریڈ صاحب کی ترکیب مین معمول کی اپنی
ذات کا فعل اوسپر موثر ہوتا ہے اسواسطے بعض خاص آثار نمایان نہین ہوتے
حالانکہ اگر بریڈ صاحب خود اور ترکیب سے اون پر عمل کرین تو شاید وہ آثار بھی
نمایان ہوجاوین اس بات کی تنقیح فقط تجربات متواتر سے ہوسکتی ہے ✤
چونکہ بریڈ صاحب نے حالت غائب بینی کی کسی معمول پر نہین دیکھی ہے اور نہ اونہون نے
خود پیدا کی ہی اسواسطے اونکو غائب بینی کے واقع ہونے مین یہانتک اشتباہ ہے
کہ وہ غائب بینی کے واقع ہونے سے منکر ہین مجکو بریڈ صاحب کا بہت لحاظ ہے لیکن
اس معاملہ مین مجھے لاچار کہنا پڑتا ہے کہ اونہون نے نتیجہ بہت جلدی اور بلا غور
مناسب نکال لیا ہے مین نے بھی خود اعلی آثار مدت تک پہلے پہل ہوتے نہین دیکھے

چنانچہ ان خطوط مین مین نے اکثر یہ ذکر کیا ہی لیکن فقط نہ دیکھنے کی وجہ سے جو نہایت معتبر شہادت غائب بینی کے واقع ہونیکی مجکو ملی تہی مین اوسکو رد نہین کر دیتا تہا حال یہ ہے کہ جس شہر مین مین اکثر رہتا ہون وہان مجکو بہت موقع ایسے عملیات کو ہوتے دیکھنے کا نہین ملا سوا اسکے میرے ذہن مین یہ بات تہی کہ میری اپنی ذات مین کافی قوت مقناطیسی موجود نہین ہے گو ایسا مین کر سکتا تہا کہ جن لوگون پر اور عاملون نے عمل پہلے کیے تہے بلکہ جن پر عمل نہین ہوا تہا اون مین آثار شرکت خیال اور خواب مقناطیسی اور یہ حالت کہ اونکو تکلیف کا حس نہ ہو مین پیدا کر سکتا تہا اوس زمانہ مین مین یہ بات نہین جانتا تہا کہ اس علم کے عمل مین طبیعت کا استقلال اور بہت صبر ضرور ہے اور چونکہ مجھے یکبارگی ہی آثار اعلی کے پیدا کرنے کا اتفاق نہین ہو سکا اسواسطے مین یہ بات اپنے ذہن مین سمجھ گیا تہا کہ مجھ مین اونکے پیدا کرنے کی قوت نہین ہے لیکن مجھے خوب یقین ہے کہ اگر استقلال کے ساتھ عمل کیا جاتا تو ضرور آثار اعلی پیدا کر سکتا اور مجکو افسوس ہے کہ فقط ناواقفیت کے سبب سے ایسا اچھا موقع میرے ہاتھ سے جاتا رہا فی الحال مین نے فقط آثار اعلی کو ہوتا ہی نہین دیکھا ہی بلکہ مین نے خود پیدا کیے ہین اور مجکو ضرور تحقیقین علم ہذا کو فہمائش کرنی پڑتی ہے کہ اس علم مین کامیاب ہونیکے واسطے صرف وقت اور صبر اور استقلال ضرور ہے اگر یہ باتین نہون تو چند آدمی ہی کامیاب ہوسکینگے اگر یہ جوہر طبیعت مین ہون تو کوئی ایسا آدمی متوسط قوی کا نہین ہی جو نہایت عجیب آثار پیدا نہین کر سکتا ہے سوا ے بعض شاذ آدمیون کے جنکی طبیعت اصلی ایسی بنی ہوئی ہے کہ وہ بعض آثار نہین پیدا کر سکتے ہین ؁

افسوس ہے کہ ریڈ صاحب حالت غائب بینی نہین پیدا کر سکتے ہین لیکن مجکو امید قوی ہے کہ اگر وہ خود پیدا نہ کر سکین تو اونکو ایسا موقع مل جاویگا کہ جب اور عاملون نے یہ حالت پیدا کی ہو اوسکو اپنی آنکھون سے دیکھ لین مجھے خیال ہے کہ ریڈ صاحب نے

حالت غشی اور سلب حواس پیدا کی ہے یہ حالت حالت غائب بینی سے بھی اعلیٰ درجہ کی ہے
اور ایسی شاذ واقع ہوتی ہے کہ اکثر عاملون کو اس حالت کا تجربہ نہین ہوا ہی لیکن
ممکن ہے کہ بریڈ صاحب کی ترکیب سے حالت غائب بینی پیدا ہوسکے لیکن اس
معاملہ مین بخوبی آزمایش کرنی چاہیے اور تب پختہ نتیجہ نکالنا چاہیے میری خیال مین
یہ بات مشکل سے آتی ہے کہ ورحالیکہ ایک آدمی پر ترکیب معروف عمل مقناطیسی سے
حالت غائب بینی پیدا ہوسکتی ہے دوسری ترکیب سے یعنی بریڈ صاحب کی ترکیب سے
یہ حالت اوسپر واقع نہو لیکن اس امر کا تجربہ کسی ایسے شخص پر جسپر پہلے ترکیب معروف
عمل ہوا ہو شافی نہین ہے اسواسطے کہ بہت معمول ایسے ہوتے ہین کہ جب عامل اونکو
فقط اتنی بات کہدی کہ سو جاؤ تو بلا کسی اور عمل کے سو جاتے ہین فقط عامل کو اتنی
کہنی کافی ہے کہ فلانے طور پر اور فلانے وقت تک سوتا رہو اور معمول فوراً سو جاتا ہے
پس عجب نہین کہ جب ہم بریڈ صاحب کی ترکیب سے عمل کا ہونا چاہتے ہون حقیقت مین
وہ حالت پیدا ہو جاوے جو ترکیب معروف سے ہوتی ہے عمل مقناطیسی کے آثار مین
یہ عجیب اثر ہے کہ جب معمول پر عامل کا عمل بخوبی چل جاتا ہے تو عامل نہایت کامل
اور گہری نیند بہت آسانی سے پیدا کر سکتا ہے ✤

غرضکہ جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ عمل معروف مقناطیسی
اور بریڈ صاحب کی اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیبین در اصل ایک ہین یہ دونو
ترکیبین حقیقت مین عمل مقناطیسی معروف کی شعبے ہین لیکن غالب ہی کہ ہر ایک ترکیب سے
بعض خاص فوائد اور بعض خاص مضرتین ہون اب سب کی تحقیقات احتیاط سے
اور محنت سی کرنی چاہیے اور اس بات پر اعتقاد ہونا چاہیے کہ جیسے اور قدرتی خواص کی
دریافت کرنے سی بہت فائدے نکلے ہین ویسے ہی اس سے فوائد پیدا ہونگے اور جتنا
اونکا علم زیادہ ہوگا اوتنا ہی زیادہ فائدہ ہوگا حقیقت یہ ہے کہ اگر اندیشہ کچھ بھی

تو جہل ہین سے علم ہین نہین مشہور ہے کہ تھوڑا علم اندیشے کی چیز ہے لیکن اندیشہ فقط اوسکے تھوڑا ہونے ہین ہے اور علاج یہ ہے کہ اوسکو زیادہ کرین اگر علم کامل ہونا ممکن ہو تو اندیشہ کا ہونا ممکن نہین ۞

اگر آپ یہ سمجھین کہ جو باتین ہین نے بیان کی ہین ایسی ہین کہ اونکی نسبت بخوبی تحقیقات ہوچکی ہے اور بخوبی سمجھہ ہین آتی ہین تو آپ میرے حق ہین ناانصافی کرینگے حقیقت یہ ہے کہ ہین ان باتون کو اسطور پر بیان کرتا ہون کہ اونکی نسبت تصدیق اور شہادت کامل خوب حاصل ہے اور ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ انکے واقع ہونے کا اعتبار نہین ہے اور چونکہ حل نہین ہوسکتے ہین اسواسطے اون پر توجہ نہ کرنی چاہیے حقیقت یہ ہے کہ جبتک مثل دیگر علوم کے اس علم کی نسبت بھی تحقیقات کما حقہ نہو اور تحقیقات بھی بترتیب علمی بسکے طور پر نہو تب تک یہ باتین اچھی طرح سمجھہ ہین نہ آوینگی جب تحقیقات بخوبی ہوگی تو ہمکو معلوم ہوگا کہ جتنا ہمارا علم انکی نسبت زیادہ ہوتا جاویگا اوتنا ہی اونکا بیان جاتا رہیگا اور جسطرح جہلا کو اب یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ ان آثار بیرہ کچھہ بات ایسی ہے جو قدرت سے بڑہکر ہے یہ خیال زائل ہوجاویگا جب تحقیقات بخوبی ہوگی تو قواعد قدرتی جنکے روسے یہ آثار واقع ہوتے ہین دریافت ہوجاوینگے خواہ تو یہ کہ جو قواعد اب معروف ہین اونکے ذیل ہین یہ آثار آجاوینگے یا کوئی نیا قاعدہ جو ابتک معلوم نہین ہے دریافت ہوجاویگا ظاہر ہے کہ جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے تب سے قاعدہ کشش اجرام مادی موجود تھا لیکن کوئی نہین جانتا تھا تاوقتیکہ نیوٹن صاحب نے دوسو برس ہوئے اوسکو دریافت کیا اور جب اچھی طرح تحقیقات ہوگی تو معلوم ہوگا کہ اس علم مقناطیس حیوانی کی بھی مثل دیگر علوم کے بہت فوائد ہین جیسا اور علوم سے انسان کو فائدہ نکلا ہے اسیطرح اس علم سے بھی اوسکو نفع ہوگا لیکن ہنوز اس علم ہین اچھی طرح دخل نہین ہے ہنوز اتنی واقفیت ہے

کہ جیسے تاریکی مین کوئی شے کو ٹٹولتا ہے اور ہنوز اتنی دستگاہ نہین ہے کہ جو
خالق مطلق نے اس قوت روحانی کو انسان کو عطا کرنے سے غرض رکھی ہے
یعنی اس قوت سے مطلب رکھا ہے کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر ہو
اوس نیت کو نہ تو ہم جانتے ہین اور نہ اوسکی قدر کر سکتے ہین ٭

میری غرض فقط یہ ہے کہ جو لوگ ہنوز علم مقناطیس روحانی کے عمل پر شبہہ کرتے ہین
اونکو یقین ہو جاوے کہ یہ علم لائق تحقیقات اور نہایت توجہ کے ہے میری کوشش
اس علم مین فقط اتنی ہوئی ہے کہ بعض بعض حقائق جو ہین وہ تحقیق کیے ہین لیکن
ان حقائق کی وجہ وقوع مجکو نہین دریافت ہوئی اور نہین وہ قواعد حل نہین کر سکتا ہون
جنکے رو سے یہ باتین واقع ہوتی ہین میری غرض یہ ہے کہ اس علم کی تحقیقات کیجاوے
اور اگر کوئی عاقل اور لائق شخص میری کتاب کو دیکھکر اس بات پر متوجہ ہو جاوے
کہ علم مقناطیس روحانی کی نسبت تحقیقات از روی قواعد علمی کرے تو جو کچھ محنت مین نے
ان خطوط کے لکھنے مین کی ہے اوس محنت کا اجر مجکو بخوبی مل جاویگا ٭

ہنوز مین نے اوس اثر عمل مقناطیسی روحانی کا ذکر نہین کیا ہے جس سے معمول کو حالت
سلب حواس اور سلب حواس مع انتقال حواس حاصل ہوتی ہے یہ آثار شاذ و نادر
ہوتی ہین وجہ اسکی اب تک ذکر نہ کرنیکی یہ ہے کہ مجکو بذات خود ایسی حالت کی وقوع ہونیکا
تجربہ نہین ہوا ہے اور مجکو منظور تھا کہ اول اون آثار کا ذکر کرون جو مین نے خود دیکھی ہین
یا خود پیدا کیے ہین لیکن بہت آثار ایسے ہین جو مین نے اب تک نہین دیکھے ہین اور علم ایسی
لا انتہا شے ہے کہ غالب ہے کہ بیشمار آثار عند التحقیقات ایسے دریافت ہونگے جو اب تک
کسیکو معلوم نہین ہوئے ہین اور نہایت خوشی کی بات یہ ہے کہ اکثر ایسے شخص جو علم مین
کمال رکھتے ہین اور عالم اجل ہین اب اس علم مقناطیس روحانی کی تحقیقات کرنے پر
متوجہ ہین اور یقین ہے کہ اونکی تحقیقات سے بہت اچھے نتائج حاصل ہونگے ٭

دسوان خط

اب مین عمل مقناطیسی کی اوس اثر کا ذکر کرتا ہون کہ جس سے حالت سلب حواس
یعنی حالت مسکوت — اور حالت سلب حواس مع انتقال حواس واقع ہوتی ہے
اس حالت کے مشرح ذکر کرنے کا مین قصد نہین کرونگا اسواسطے کہ جیسا اور آثار کے
دریافت ہونے کا مجکو موقع ملا ہے ویسا موقع مجکو ایسی حالت کے تجربہ کا نہین
ملا ہے نہ مین نے کبھی یہ حالت خود پیدا کی ہے اور اسی سبب سے جو بیان اس حالت کی
نسبت لوگون نے کیے ہین اونکا امتحان اپنی واقفیت سے نہین کرسکتا ہون
لیکن چونکہ جن آثار کے امتحان کا مجکو موقع ملا ہے اونکی نسبت عالمون کی بیانات کو
مین نے درست پایا ہے اسواسطے تا وقتیکہ اس خاص حالت کی نسبت جو بیانات
عالمان کے ہین اونکا غلط ہونا ثابت نہو مین اونکے بیانات کو صحیح اور درست

سمجھتا ہون *

پہلی بات یہ خیال مین رکھنی چاہیے کہ ان دونون حالتون مین فرق ہے ایک تو حالت سکوت ایسی ہے کہ سب آثار ظاہری موت کی نمایان ہوتے ہین۔ دوسری حالت ایسی ہے کہ ظاہرا معمول ایک اعلیٰ تر حالت زندگی مین داخل ہوتا ہے اور ایسے ایسے خیالات اور مشاہدہ فضاہاے خوش آیند مین مستغرق ہوتا ہے کہ اس دنیا کی تمام عیش اوسکے مقابلہ مین بے حقیقت اور ناچیز معلوم ہوتے ہین بعض عاملون کو ان دونو حالتون مین تمیز نہین ہوئی ہے اور دونو حالتون کا نام اونھون نے حالت سکوت رکھا ہے یہ بات تو ضرور ہے کہ ان دونو حالتون مین مشابہت ہے اور ایک معنی مین دونو کو حالت سکوت کہہ سکتے ہین اسواسطے کہ دونو حالتون مین کل یہ حال ہوتا ہے کہ گویا ایک وقت کے واسطے اس دنیا کو بلکہ اس زندگی کو چھوڑ دیا ہے لیکن مین ایک حالت کو حالتِ سکوت کہونگا۔ اور دوسری کو حالت سکوت مع انتقال حواس کہونگا *

حالت سکوت خودبخود بھی واقع ہو جاتی ہے ایک کتاب مین ایک مزدور کا ذکر لکھا ہے کہ وہ کئی ہفتہ تک اس حالت مین رہا اس عرصہ مین اوسنے فقط ایک یا دوبار کھانا کھایا اور کھانا بھی اسطرح کھایا کہ گویا عادت کے سبب سے الّا وہ اپنی حالت غیر سے جاگا نہین اسیطرح ایک دوبار اوسکو رفع حاجات بھی ہوئی غرضکہ اس شخص کی حالت ایسی تھی جیسے بعض جانور موسم سرما مین حالت سکوت مین پڑے رہتے ہین اس زمانے مین ان جانورون کو کھانے پینے کی کچھ ضرورت نہین رہتی ہے اور حرارت غریزی کچھ کچھ اسطور پر اون مین قائم رہتی ہے کہ جو چربی حالت بیداری اور ہوش مین وہ جانور اپنے جسم مین جمع کرتا ہے وہ چربی حالت سکوت مین اوسکی حیات کو قائم رہنے کے واسطے اوسکے بدن مین صرف ہوتی جاتی ہے۔ یہ آدمی اس تمام

عرصہ مین کوئی آواز نہین سنتا تہا اور کبہی اوسنے کلام نہین کیا اور جب وہ جاگا تو اوسکو بالکل اس بات کا ہوش نہین تہا کہ مین کتنے عرصہ تک سویا ہون بلکہ وہ سمجہتا تہا کہ جتنے عرصہ تک روزمرہ سوتا تہا اوتنے ہی عرصہ تک اب بہی سویا تہا اور اوسکو مدت تک سونے کا فقط تب یقین ہوا کہ جب اوسنے دیکہا کہ سونیکے وقت جو زراعت سبز تہی اوسکے جاگنے کے وقت پختہ ہوکر قابل کاٹنے کے ہوگئی تہی ملک فرانس مین بہی تہوڑا عرصہ ہوا ایک آدمی پر ایسی حالت واقع ہوئی تہی؛ بہت سی ایسی مثالین تحریری موجود ہین لیکن چند سال ہی ہوئے جب اس مزدور کا جسکا فقرۂ بالا مین ذکر ہوا حال بیان کیا گیا اور اوسکے بیان کرنے مین یہ توضیح کی گئی کہ اس حالت کا واقع ہونا اس امر کا ثبوت ہے کہ حالت سکوت کا اسطرح واقع ہونا کہ تکلیف کا حس نہو ممکن ہی تو بعض آدمیون نے جنہون نے اپنے جی مین تہیہ کرلیا تہا کہ اس بات کو نہ ماننا چاہیئے کہ حالت خواب مقناطیسی مین عمل جراحی بلا تکلیف کی ہوسکتا ہے صاف کہا کہ وہ مزدور مکار ہوگا لیکن اوسکو مکار کہنے کی وجہ بہی کوئی نہین تہی بہت عالم اور عقیل آدمی نے اوس مزدور کی حالت کو دیکہا تہا اور کسیطرح کا فریب اونکو معلوم نہین ہوا تہا اور یہ حال اس مزدور کا بہت مشہور ہوگیا تہا اور جابجا اوسکا چرچا تہا؛

یہ حالت سکوت صدمۂ اتفاقیہ سے بہی ہوجاتی ہے چنانچہ ایک شخص جہاز کے مستول پر سے گرپڑا اور اوسکا سر پہٹ گیا اور کئی ماہ تک حالت بیہوشی مین پڑا رہا کبہی کبہی بیخودی مین کہانا کچہ کہا لیتا تہا کئی مہینے کے بعد وہ لندن کو گیا اور وہان اوسکا علاج ہوا اور اوسکو ہوش آیا تو اوسکو فوراً اوسیوقت کا خیال آیا جسوقت وہ گرپڑا تہا اور اوسکو اس بات کا کچہ بہی ہوش نہین تہا کہ اوس صدمہ کو واقع ہوئے کتنا عرصہ ہوا؛

یہ مثالین جو حالت سکوت کی خواہ کسی قدرتی سبب سے خواہ کسی صدمۂ اتفاقیہ کے سبب سے واقع ہونیکی بیان کی گئین ان سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر کوئی شخص اپنی ذات مین یہ قدرت ظاہر کرے کہ عرصہ تک کہانے پینے کے بغیر رہ سکے تو اوسکو منکار نہین سمجھنا چاہیے غالب یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ کبھی جو حقیقت مین ایسی حالت واقع ہوئی اور لوگون کو اوسکے دیکھنے سے حیرانی اور استعجاب ہوا اور جب جلسے مین یہ حال دیکھا گیا تو کچھ روپیہ کا بھی فائدہ ہوا تو اس سبب سے بعض اوقات بعض آدمیون نے فریب سے اپنے اوپر اس حالت کا واقع ہونا ظاہر کیا ہو ❊

ایسی ہی بنیاد پر ممالک مشرقی مین وہ قصے سنے ہین کہ بعض آدمی کسی پہاڑ کے کھوہ مین سو رہے اور جب وہ جاگے تو اونھون نے اپنے گرد ایک نئی دنیا دیکھی یعنی صورت دنیا کی اوسوقت کے مقابلہ مین کہ جب وہ سوئے تھے بالکل بدلی ہوئی اونکو نظر آئی ظاہر ہے کہ اگر ایک آدمی ایک ہفتے یا ایک مہینے تک سویا ہو تو ممالک مشرقی کے لوگون کے خیالات مین جو بلند پروازیان بہت ہین اس سبب سے اونھون نے ہفتے اور مہینے کی جگہ سال اور صدہا سال بنا لیے اتنی بات اس سے ثابت ہے کہ یہان نہایت عجیب اور حیرت انگیز باتین بہت مشہور ہو جاتی ہین گو کچھ نہ کچھ اصل اونکی ضرور ہوتی ہے ❊

ایسی ہی حالت عمل مقناطیسی سے بھی یعنی ساختہ بھی پیدا ہو جاتی ہے اور جبکہ خود بخود واقع ہوتی ہے تو ساختہ پیدا ہونا آسانی سے قیاس مین آتا ہے ساختہ حالت کی جزئیات کی تفصیل کچھ ضرور نہین اسواسطے کہ جو آثار حالت سکوت قدرتی کی ہوتی ہین وہی ساختہ حالت مین ہوتے ہین جن لوگون نے یہ حالت ساختہ دیکھی ہے اونکا بیان یہ ہے کہ جب خواب مقناطیسی کی اعلی حالت ہوتی ہے اور نیند نہایت گہری ہوتی ہے تب یہ حالت پیدا ہوتی ہے حالت سکوت مقناطیسی اور حالت

خواب مقناطیسی مین تمیز کرنی ضرور ہے خواب مقناطیسی کی مدت تھوڑی ہوتی ہے
اور معمول کو ایک طرح کا ہوش ہوتا ہے اگرچہ یہ ہوش اوس ہوش سے جدا ہوتا
جو معمولاً آدمیون کو رہتی حالت مین ہوتا ہے اور معمول بولتا ہے اور سوچتا ہے
اور کچھ کام بھی کرتا ہے جیسا اوسکو کہا جاوے لیکن حالت سکوت مین ظاہرا
معمول بیہوش ہوتا ہے اور حالت سکوت حالت خواب کی نسبت بہت زیادہ
مدت تک قائم رہتی ہے بعض معمولون کی طبیعت ایسی ہوتی ہے کہ اونکی طبیعت
حالت سکوت مین داخل ہونے کی طرف زیادہ راجع ہوتی ہے اور بعض کو بہت کم
کسیطرح کا شک نہین ہوسکتا کہ ایسی حالت سکوت فی الحقیقت واقع ہوتی ہے لیکن
بخیال وجوہات مندرجہ صدر کے مین بہت مفصل ذکر جزئیات کا نہین کرتا ہون
لوگون کو مدت سے یہ بات معلوم ہے گو اس بات پر اچھی طرح توجہ نہین ہوئی
کہ بعض آدمیون کو جسوقت چاہین اپنے اوپر حالت سکوت پیدا کرنے کی قدرت
حاصل ہوتی ہے اور یہ بھی اختیار ہوتا ہے کہ تھوڑے عرصے کے واسطے فعل حیات کو
روک دیتے ہین مسٹر بریڈ صاحب نے ایک کتاب مین اس امر کی بہت شہادت
جمع کی ہے چنانچہ ایک مثال اونمین سے کرنیل ٹونزنڈ صاحب کی لکھی ہے کہ
کرنیل صاحب موصوف اکثر اپنے اوپر حالت ظاہری موت کی پیدا کر لیتے تھے بلکہ
اطبا کے روبرو ایسی حالت پیدا کر لیتے تھے اور اطبا مذکور جب اونکی نبض دیکھتے
تو اندیشہ ہوتا تھا کہ مبادا امر حقیقی واقع ہو جاوے لیکن کرنیل صاحب موصوف
تھوڑی دیر بعد اس حالت سے بیدار ہو جاتے تھے دل دھڑکنے لگتا تھا جیسے پہلے
تنفس پھر پیدا ہوتا تھا اور تمام افعال حیات کے پھر نمایان ہو جاتے تھے - بریڈ صاحب نے
کرنیل ٹونزنڈ صاحب کی شہادت پر اور نیز دیگر صاحبان انگریزی کی شہادت پر کہ
جنھون نے ہندوستان مین اس بات کو دیکھا تھا لکھا ہے کہ کئی فقیر اپنے اوپر

حالت سکوت پیدا کر لیتے تھے اور ایسا بھی ہوا کہ ان فقیرون کو ایک صندوق
کو اندر بند کر کے زمین کے اندر کئی روز تک بلکہ کئی ہفتون تک دفن کر دیا اس
حال کے راست ہونے مین کسیطرح کا شک نہین ہے جب اون فقیرون کو
زمین سے نکالا تو اونکے بدن کو ملنے اور نہلانے سے پھر آثار حیات نمایان ہوئے
یہ بات تو معلوم ہو چکی ہے کہ انسان اپنے اوپر آپ ایسی حالت پیدا کر لیتا ہے
کہ جس سے تلقین کا اثر اوسپر ہو جاوے بلکہ حالت خواب مقناطیسی بھی اسطرح
پیدا ہو جاتی ہے چنانچہ بریڈ صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ کی ترکیب سے یہ بات
معمول کو حاصل ہو جاتی ہے اور وجہ اسکی یہ بیان کی گئی ہے کہ معمول اپنی طبیعت کو
خوب جما کر جب کسی شئے کی طرف دیکھتا ہے تو طبیعت کے جمع ہونے کے سبب سے
یہ بات حاصل ہوتی ہے پس اگر ذرا اور فکر کیجاوے تو ظاہر ہوگا کہ اگر طبیعت کا جماؤ
اور معمول کی توجہ بدرجہ غائت ایک طرف ہو تو حالت سکوت کا پیدا ہونا کچھ عجیب
نہین جیسا کہ کرنیل ٹونزنڈ صاحب اور ہندوستان کے فقیر ایسی حالت پیدا کر لیتے ہیں
ممکن ہے کہ بعض صورتون مین بعض آدمی مثل کرنیل ٹونزنڈ صاحب کے دل کے
فعل کو تھما دینے کا ایک خاص ملکہ رکھتے ہین حالانکہ ایسی قدرت ہونی نادر ہے
لیکن اگرچہ فقیران ہند کی وجود مین افعال حیات پھر نمایان ہو جاتے ہین ایسی تحریک
اندیشے سے خالی نہین اسواسطے کہ اگرچہ مین اس بات کو پسند کرتا ہون کہ اگر عمل مقناطیسی
مین کبھی ایسی حالت خودبخود واقع ہو جاوے تو اوسکے تمام آثار کو بخوبی ملاحظہ کرین
مین اس بات کو جائز نہین سمجھتا ہون کہ ایسی حالت کے پیدا کرنے مین جہد کیا جاوے
مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ بعض اشخاص شکی ایک جگہ تھے اور اونکو عمل
کی تاثیر مین اعتبار نہین ہوتا تھا تو معمول کے اصرار کرنے سے عامل نے معمول کی
ایسی حالت پیدا کی کہ اوسکی نبض ایک منٹ مین دو سو مرتبہ پھڑکنے لگی بلکہ بیان

سرعت اوسمین ہوگئی کہ پھڑک گنی نہین جاسکتی تہی حالانکہ ضعف نبض مین اتنا
ہوگیا کہ حرکت مشکل سے محسوس ہوتی تہی مین نے دیکہا ہے کہ اسطرح غش کی
حالت پیدا ہوگئی کہ ممکن ہے کہ یہ حالت غشی حالت سکوت ہو لیکن جب مین نے
ایکبار ایسا اثر دیکہا تو میرا جی پھر کبھی نہ چاہا کہ خواہ آپ ایسی حالت پیدا کرنیکی
کوشش کرون خواہ کسی کو ایسی حالت پیدا کرتے دیکہون ؛

حالت سکوت مع انتقال حواس کا یہ حال ہے کہ یہ حالت شاذ و نادر پیدا ہوتی ہے
وجہ اسکی یہی ہے کہ یا تو شاید عاملان عمل مقناطیسی کو ایسی حالت کے واقع ہونیکی امید
نہین ہوتی ہے یا یہ کہ وہ ایسی حالت کے پیدا کرنے کی خواہش نہین رکہتے یہ حالت
حالت سکوت اول سے اس بات مین مشابہ ہے کہ معمول اصلی زندگانی سے بالکل
علیحدہ ہو جاتا ہے اور اگر اس حالت مین زیادتی ہو تو اندیشہ زیان جان کا ہے
کہینیٹ صاحب نے لکہا ہے کہ اونہون نے بعض بعض صورتین ایسی دیکہی ہین
کہ اگر ایسی حالت زیادہ دیر تک قائم رہتی تو موت واقع ہو جاتی مین نے کبھی یہ حالت
حالت نہین دیکہی ہے نہ کبھی اوسکے پیدا کرنے مین کوشش کی ہے لیکن جیسا کہ
اوپر بیان ہو چکا ہے مین نے حالت رسمی خواب مقناطیسی مین ایک خاص قسم
خواب کا خود بخود ایسا پیدا ہو جاتے ہوئے دیکہا ہے کہ معمول نہایت خوشی مین تہا
اور جب وہ حالت رفع ہو گئی تو اس بات کا بہت شاکی تہا کہ اس کمبخت ناکارہ
دنیا مین جہان روزانہ ایک سی ہی حالت گذرتی ہے کسواسطے واپس آگیا یہ حالت
حالت اعلی سکوت کی ایک صورت ہے اور اسواسطے اغلب ہے کہ جس معمول پر
یہ حالت گذرتی ہے اگر کوشش کیجاوے تو حالت سکوت اعلی بہی اوسپر طاری
ہو جاویگی تاہم مجکو ایسے تجربے کے کرنے مین تامل ہے اسواسطے کہ میرے ذہن مین
یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایسا تجربہ اندیشے سے خالی نہین ؛

لکہا ہے کہ یہ دونون حالتین یعنی حالت سکوت ادنی و اعلی مستورات پر گاہ بگاہ خود بخود واقع ہو جاتی ہین درحالیکہ مستورات مذکور نازک طبع ہون یا کچہہ مرض متعلق بہ عروق اونکو لاحق ہو لوگ اکثر ایسے حال سنکو کہہ دیتے ہین کہ فریب کی باتین ہین لیکن ہرچند کہ ایسی عورتین ایسے آدمیون کی ہاتون مین بہی پڑ جاوین جو اونکی حالت دکہلا کر کچہہ روپیہ کو پیدا کرنے کی طمع رکہین یا بعض بعض مسائل مذہبی کو فروغ دینا چاہین تب بہی اس بات کی سمجہہ لیتے ہین کہ یہ سب باتین فریب کی ہین تامل اور احتیاط چاہیے جن پر یہ حالت گذرتی ہے اونکو پیر اور فرشتے بلکہ بہشت نظر آتا ہے اور جو کچہہ وہ دیکہتے ہین اوسکا حال نہایت رنگینی سے بیان کرتے ہین اگر بالفرض مشاہدات فقط خیالی ہون یعنی بطور خواب کے ہون اور وجہ ایسے خواب کی یہ ہو سکتی ہے کہ یا تو اہل مذہب کی تلقین ہو یا کچہہ اونکے دل مین خیال پڑا ہوا ہو وہ خواب مین نظر آتا ہے تب بہی ایسے مشاہدات کی نسبت فریب کا کہنا جائز نہین ہو سکتا ہے جس معمول کی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو اوسکے واسطے یہ بات ہو سکتی ہے کہ خواہ وہ خواب مقناطیسی مین ہو خواہ نہو جو کچہہ عامل چاہے اور حکم کرے وہی معمول کو نظر آتا ہے عامل بہی یقین ہے کہ اپنی اس قوت کو خوب جانتا ہے چنانچہ بہت فقرا کو علم عمل مقناطیس روحانی سے روایت سے یا بعض کتابون کے سبب سے جو عموماً معلوم نہین ہین واقفیت ہو اور اس عمل کو پوشیدہ کیا کرتے ہین یہ بات ہو سکتی ہے کہ ان فقیرون کے جو اعتقادات اکثر معاملات مذہب مین مضبوط ہو گئے ہین تو فقیر مذکور معمول کو ایسی چیزون کے دیکہنے کی تلقین کرتا ہے جس مین عامل کو خود اعتقاد ہے اگر عامل ایسا کرے تو حقیقت مین کچہہ عیب یا گناہ نہین اور عامل کی خواہش سے معمول کو فرشتے یا پیر اسی طرح نظر آتے ہین جیسا ہیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے معمول بہت سی ایسی اشیا دیکہتے ہین جو حقیقت مین

وجود نہین ہوتین لیکن عاملان کے یقین کے سبب سے اونکو نظر آتی ہین اگر فقیر عامل اس بات کی خواہش کرے کہ معمول بہشت یا دوزخ دیکھے تو معمول بہشت یا دوزخ دیکھتا ہے جو عامل کے ذہن مین ہے اور بہشت مین پارسا اور دوزخ مین گنہگار آدمی اوسی قسم کے دیکھتا ہے جسکو فقیر عامل پارسا او بد سمجھتا ہو * یہ سب باتین اور بلکہ اونسے زیادہ بلا فریب کے واقع ہوسکتی ہین گو ممکن ہے کہ بعض فقیر جو جاہل اور وہمی ہین درحالیکہ اسرار مذہب کی نسبت کچھ بحث ہو رہی ہو ایسا کرین کہ اپنے معمول پہ جو قدرت اونکو حاصل ہے اوس سے فائدہ اوٹھاوین اور ایسی باتین اوس سے کہلاوین جن سے فقیر عامل کا شوق اور جوش پایا جاوے اور راستی نہ پائی جاوے *

الا معمول اکثر سچا اور صادق ہوتا ہے اور اس بات کا ثبوت کہ یہ حالت جب خود بخود واقع ہو جاتی ہے تو اوسکا باعث وہی ہے جس سے رسمی حالت عمل مقناطیسی کی پیدا ہوتی ہے یہ ہے کہ ان معمولون کو خواب بیداری حاصل ہوتا ہے اور خود بخود بہت آثار حالت اولی عمل مقناطیسی کے اون مین نمایان ہوتے ہین اغلب ہے کہ جو قدرتی اشیا یا اشخاص یہ معمول دیکھتے ہین اس سبب سے دیکھتے ہین کہ اونکو حالت غائب بینی حاصل ہوتی ہے *

ایسے اشخاص کی حالت کی نسبت اکثر یہ بیان کیا گیا ہے کہ جو اشیا یا اشخاص موقع پر موجود ہوتے ہین اون مین سے معمولون کو کچھ روشنی نکلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے بلکہ بعض اوقات خود ان معمولون کے سر کے گرد ایک ہالہ روشنی کا معلوم ہوتا ہے مین اس بات کو فقط خیالی ہی نہین سمجھتا ہون ریشن بیک صاحب نے ثابت کیا ہے کہ سب چیزون مین سے اور خصوصاً آدمیون کے سر اور ہاتون میں سے لمعات نور نکلتے ہین اور جو لوگ نازک طبع ہوتے ہین اونکو اندھیرے مین یہ

لمعاتِ نور نظر آتے ہین بعض آدمی ایسے نازک طبع ہوتے ہین کہ اونکو حالت
بیداری مین بہی روز روشن مین یہ لمعات نظر آتے ہین اور جن لوگون پر حالت
خواب بیداری واقع ہوتی ہے وہ تو اکثر بلکہ ہمیشہ ایسے لمعات دیکھتے ہین فرض کرو
کہ معمول کی عروق کی حالت ایسی ہے کہ یہ لمعات نور مجتمع ہوکر تیز ہوجاوین تو اگر
نازک طبع آدمی اون معمولون کے قریب جاوین تو یقین ہے کہ بعض بعض کو
روز روشن مین معمول کے جسم مین سے نکلتی ہوئی یہ لمعات نظر آوینگے اور تاریکی مین زیادہ
آدمیون کو نظر آوینگے اگر یہ لمعات نور ایک مرتبہ دیکھے جاوین تو غالب ہے
کہ دیکھنے والونکو ایسی حیرانی اور استعجاب ہوگا کہ وہ اس امر کو ایک معجزہ سمجھینگے
اور سنجیدگی سے گذر کر اوسکے بیان مین مبالغہ کرینگے ؛

سر ہنری ہارلیس صاحب اور اور لوگون نے لکہا ہے کہ اکثر ایسے ہالے اون
آدمیون کے سر کے گرد نظر آتے ہین جو حالت مرگ مین ہوتے ہین اور اس بات پر
تمام دنیا کو اعتقاد ہے کہ حالت مرگ مین آدمی اکثر صورتین دیکھتے ہین غالب ہے
کہ یہ صورتین اونکو بسبب واقع ہونے حالت غائب بینی کے نظر آتے ہین ؛
ہمکو چاہیے کہ حالت اعلیٰ سکوت کے آثار کو بیوقوفی سے نتیجہ فریب کا نہ سمجھین بلکہ
اس امر مین اچھی طرح تحقیقات کرین مذکور ہے کہ بعض صورتون مین قوت جاذبہ کا
فعل بیکار ہوجاتا ہے اور معمول تھوڑے عرصہ تک ہوا مین بلا کسیطرح کے سہارے کے
معلق رہتا ہے چنانچہ ایک عورت کا اسطرح معلق رہنا مشہور ہے یہ بات مشتبہ معلوم
ہوتی ہے لیکن اسکی نسبت بھی مین یہ بات نہین کہہ سکتا ہون کہ یہ بیان دروغ ہے
عمل مقناطیسی کی ساختہ حالت مین بہت آثار اس قسم کے ہین جن سے ہوا مین
معمول کا معلق رہنا امر ممکن الوقوع معلوم ہوتا ہے چنانچہ عامل کو معمول کی نسبت
ایسی قوت کشش حاصل ہوتی ہے کہ بعض بہت طاقت ور عامل اپنی قوت کشش کے

سبب سے یہ نوبت پیدا کر دیتے ہین کہ معمول فرش پر سے بلند ہو جاتا ہے اور بمقابلہ قوت جاذبہ زمین کے ایسے موقع ہوا مین معلق رہتا ہے کہ جس موقع مین ایک لمحہ تک بجز تاثیر قوت عامل کے نہین ٹھہر سکتا تھا اور فرش پر گر نہین پڑتا ہے *

حالت سکوت اعلیٰ جو عمل مقناطیسی کی حالت مین واقع ہوتی ہے اس معنی مین حالت ساختہ کہی جا سکتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا ایک نتیجہ ہوتی ہے اور غالب ہے کہ اکثر بلا عمل مقناطیسی پیدا نہو تاہم یہ حالت اون لوگون پر جو باوجود تندرستی بہت زیادہ اثر پذیر جوہر مقناطیسی کے ہوتے ہین خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور حالتِ عمل مقناطیسی مین یہ حالت سکوت اعلیٰ اکثر اسطرح واقع ہو جاتی ہے کہ اوسکے پیدا کرنے کی تلاش نہین ہوتی اور شاید ہمیشہ مرتبہ اول ہی واقع ہو جاتی ہے الا بعض اوقات معمول ارادۃً خود پیدا کر سکتا ہے *

جب یہ حالت کسی معمول پر اسطرح واقع ہوتی ہے کہ عامل عقیل ہو اور اپنے خیالات کی تلقین نہ کرے بلکہ معمول کو بالکل اسطور پر چھوڑ دے کہ جو وہ خود دیکھے اپنی مرضی سے اوسکا بیان کرے تو نہایت عجیب باتین دریافت ہوتی ہین آیندہ لوگون کو اختیار ہے کہ جسطرح چاہین اوس حال کو تعبیر کر لین *

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول خواہ وہ مریض ہو خواہ تندرست ہو وقوع حالت سکوت اعلیٰ سے پہلے ٹھیک دن اور گھنٹہ اور منٹ وقوع حالت مذکور کا بتا دیتا ہے ۔ چنانچہ الف نے جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے دو برس ہوئے ایسی حالت کا واقع ہونا بتا دیا تھا اور اوسکے بعد کئی چھوٹی چھوٹی ایسی حالتون کا وقت وقوع بتایا ہے چنانچہ اب جو مین یہ خط لکھہ رہا ہون مجھکو ایک بڑی حالت سکوت کی الف پر واقع ہونے کا انتظار ہے کیونکہ اوسنے مدت ہوئی اوسکا آٹھوین جنوری کو واقع ہونا بتایا تھا مجھے یقین ہے کہ اوسکا بیان حصہ دوم مین مفصل کیا جاویگا *

جب الف حالت بیداری مین ہوتا ہے تو اوسکو اپنی پیشین گوئی کی کچھ خبر نہین ہوتی نہ اوس سے کوئی اوسکا حال کہتا ہے بلکہ سوا سے میرے اور دو تین آدمیون کے کسیکو اس حال سے واقفیت بھی نہین ہے *

کیھنیٹ صاحب کی کتاب مین جسکا ذکر پہلے ہو چکا ہے ایک غائب بین کا حال مذکور ہے کہ غائب بین مذکور اپنے عامل کی اجازت اور اعانت سے نہایت اعلیٰ درجہ حالت مسکوت مین داخل ہو جاتی تھی ایسی حالت مین وہ بیان کیا کرتی تھی کہ مین ایسی خوش ہون کہ بیان نہین ہو سکتا اور کہتی تھی کہ مین فرشتون سے باتین کرتی ہون اور اس دنیا سے یعنی زمین سے بالکل جدا ہون اور بالکل مجکو اس دنیا مین واپس آنے کی خواہش نہین بلکہ جب وہ بیدار ہوتی تھی تو کیھنیٹ صاحب کو بہت تنگ کیا کہتی تھی کہ پھر اس دنیا مین کسواسطے مجکو لے آئے ایک دفعہ جو اس عورت کی یہ حالت تھی تو کیھنیٹ صاحب نے اوسکے اصرار کے سبب سے اوسکو ذرا دیر تک اوسحالت مین رہنے دیا لیکن اتنی احتیاط صاحب موصوف نے کی کہ ایک لڑکے کو جو بہت روشن غائب بین تھا اوس عورت کے ساتھ ہم ربط کر کے اوسکو حکم دیا کہ بہت احتیاط سے اوسکا نگران رہے تھوڑی دیر تک تو ابتدا مین عورت مذکور بے ہوش رہی لیکن ایک تھوڑے عرصے کے بعد اوسکے جسم کا حال ایسا متغیر ہو گیا کہ اندیشہ ہوا یعنی بظاہر بالکل مردہ معلوم ہوئی نبض تھم گئی اور بدن سرد ہو گیا اور تنفس موقوف ہو گیا وہ لڑکا جو غائب بین اوس سے ہم ربط تھا کہنے لگا کہ عورت چلی گئی اب مجکو نظر نہین آتی کیھنیٹ صاحب کو بہت اندیشہ ہوا اور بڑی دشواری اور محنت سے بلکہ خدا کی جناب مین دعائین مانگ کر اونکو یہ بات حاصل ہوئی کہ عورت مذکور کے جسم پر حرارت نمایان ہوئی اور تنفس پھر جاری ہوا جب عورت مذکور بیدار ہوئی تو اوسنے کیھنیٹ صاحب کو بہت لعنت ملامت کی

کہ کسواسطے مجھے پھر دنیا مین لائے اور جو بچہ اوسکا پھر دنیا مین واپس آئیگا ہوا فقط اسطرح سے رفع ہوا کہ وہ نیکبخت اور پارسا عورت تھی اور کیپنیٹ صاحب نے یہ بات اوسکے ذہن نشین کردی کہ جو اوسکی خواہش پوری ہوتی تو نفس کشی ہوتی اور نفس کشی گناہ ہے اور خدا تعالی کے روبرو اوسکو جوابدہی کرنی پڑتی بہت سی مثالین ایسی کیپنیٹ صاحب کی کتاب مین درج ہین کیپنیٹ صاحب اب حیات نہین ہین ورنہ ہم اس بات مین کوشش کرتا کہ اونکے تجربات کو دیکھتا یہ صاحب ایسے عامل تھے کہ اونکو بہت اچھی لیاقت تھی اور تجربات بہت احتیاط سے کیا کرتے تھے ان صاحب کے معمولون کو حالت غائب بینی بہت اچھی حاصل تھی اور اکثر اونکے معمولون پر حالت سکوت اعلی واقع ہو جاتی تھی اور اوسحالت مین عالم ارواح کا ذکر کیا کرتے تھے حقیقت یہ ہے کہ عالم ارواح کا دیکھنا ایک خاص اثر حالت سکوت اعلی کا ہے اور نہایت اعلی درجہ اس حالت کا کہ جس مین معمول پر حالت مشابہ مرگ طاری ہوتی ہے اور جسکا ذکر اوپر ہوا بہت شاذ پیدا ہوتی ہے مگر یہ بات ہے کہ جن لوگون پر یہ حالت واقع ہوتی ہے وہ جو کچھ دیکھتے ہین اوسکا حال مفصل بیان کرتے ہین ٭

اس مین تو شک نہین کہ کیپنیٹ صاحب کو اس عمل مین بہت اعلی شوق تھا لیکن اونکی کتاب کے مطالعہ سے ہرگز یہ بات نہین پائی جاتی کہ شوق کے سبب سے کچھ اونکی عقل مین فتور آیا ہوا ہو بہت آدمی بلا تحقیقات یہ بات سمجھتے ہین کیپنیٹ صاحب کے معمولون کو جو حالات نظر آتے تھے فقط بصورت خواب نظر آتے تھے اور جیسے خیالات صاحب موصوف کے عالم ارواح کی نسبت تھے ویساہی بیان اونکے معمولون کا ہوتا تھا چنانچہ مجکو بھی ایسا ہی خیال پہلے پہلے ہوا تھا لیکن بلا تحقیقات مناسب نہین کسی راے پر قائم نہین ہوتا ہون اور جب زیادہ

تحقیقات اور توجہ کی گئی تو مجکو دریافت ہوا کہ ایسا خیال کرنا تمام باتون پر جنکا
ذکر درج ہے صادق نہین آتا حقیقت مین یہ بات ہے کہ ہرچند بعض باتون مین
کیمنیٹ صاحب کے معمولون کے خیال مطابق خیالات صاحب موصوف کے
ہوتے تھے لیکن اکثر معاملات مین اونکی راے صاحب موصوف کی راے کے
برخلاف ہوتی تھی اور وہ اپنی راے پر قائم رہتے تھے اور انجام یہ ہوا کہ صاحب
موصوف نے اقرار کیا کہ مین نے اپنے خیالات کو جو نسبت عالم ارواح میرے
ذہن مین جمے ہوئے تھے مجبور ہو کر بدل دیا بلکہ ناچار اون خیالون کو بدلنا پڑا؟
میرا ارادہ ایسی باتون کے مفصل بیان کرنے کا نہین ہے جنکا مجھے خود تجربہ
نہین ہوا ہے لیکن مجھے مناسب معلوم ہوا کہ کیمنیٹ صاحب کے تجربات کا
ذکر کرون اسواسطے اونکا حال بیان کر دیا ہے اگر حقیقت مین عالم ارواح کا
کچھ وجود ہے اور جمیع نوع انسان کو عالم ارواح کی وجود مین اعتقاد ضرور ہے
تو ممکن ہے کہ ایسے معمولون کا بیان جن پر حالت اعلیٰ سکوت واقع ہوتی ہے
نسبت عالم ارواح کم و بیش راست ہوگا اسوجہ سے کہ مختلف معمولون کے بیانات
آپس مین اتفاق رکھتے ہین میری راے یہ نہین ہے کہ عالم ارواح کا نظر آنا فقط
ایک خواب ہے چنانچہ کیمنیٹ صاحب کے معمولون کا بیان اور الف کا بیان
اکثر مطابق ہے اور الف کو مین نے دیکھا ہے اور مین اوسکے بیان کو ہر طرح
معتبر اور راست سمجھتا ہون اگر ایسے معمولون کے بیانات فقط خواب سمجھے جاوین
تو یہ خواب بھی نادرات سے ہون گے اور زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ جو باتین
اصل مین اونکی نسبت جو مختلف معمولون کے بیانات ہوتے ہین وہ آپس مین
بہت مطابق اور موافق ہوتے ہین جملہ معمول ساکنان عالم ارواح سے باتین کرنیکا بیان کرتے ہین
اکثر اونکے نام بتاتے ہین اور اکثر اونکی نسبت اسطرح بیان کرتے ہین کہ فلانی

یا رشتہ دار کی روحین ہین تعجب کی بات یہ ہے کہ اسطرح کا ربط سکان عالم ارواح
سے ایسی حالت مین حاصل ہوتا ہے کہ خواہ معمول خواندہ خواہ ناخواندہ ہو اور
بلکہ عامل کو اعتبار اور اعتقاد اس عالم ارواح مین نہین ہوتا اور معمول کو اوس
عالم کے لوگون سے ربط پیدا ہو جاتا ہے جو کچھ جواب یا باتین ان ارواح مین سے
کوئی روح کرتی ہے اوسکا حال معمول مفصل بتاتے ہین بعض اون مین سے
کہتے ہین کہ ہر ایک آدمی کے ہمراہ ایک اچھا اور ایک برا فرشتہ ہوتا ہے
بعض معمول خواہ اپنی قدرت سے خواہ اپنے ہمراہی فرشتے کی مدد سے جب
چاہتے ہین کسی اپنے مردہ دوست یا رشتہ دار کی روح کو بلا لیتے ہین اور کبھی کبھی
معمول نے یا عامل نے کبھی نے موجودگان مین سے اوس شخص کو نہ دیکھا ہو تو بھی
اوسکی روح کو طلب کر لیتے ہین اور جو مفصل حال اوسکا معمول بیان کرتے ہین
عند التحقیقات اکثر صحیح پایا جاتا ہے اور بھی زیادہ عجیب باتین اس قسم کی لکھی گئی ہین
ظاہر ہے کہ ایسی صورتون کا نظر آنا فقط خواب نہین ہو سکتا اگر فقط وہم کہا جاوے
تو بیجا ہے اور بلا تحقیقات اونکو وہم بتانا خلاف عقل ہے اور اسمین شک نہین کہ
جن لوگون کو عالم ارواح کے وجود مین اعتقاد ہے اونکے ذہن مین یہ بات ضرور
جمے گی کہ ان معمولون کے بیان سے کچھ حال اوس عالم ارواح کا واضح ہوتا ہے ❊
جب سے انسان کی بنیاد ہے تب سے عالم ارواح مین اعتقاد دنیا کے لوگون کو ہے
اور اس بات کا اعتقاد تب ہی سے ہے کہ بعض بعض حالات مین انسان مین
اور سکان عالم مذکور مین ربط ہو سکتا ہے ہر زمانہ مین حکما اور شعرا اور اہل مذاہب نے
اس معاملہ مین بہت کچھ لکھا ہے مین راے تو کچھ نہین دیتا لیکن اتنا ضرور کہتا ہون
کہ تا وقتیکہ بخوبی تحقیقات اور تامل نہ کیا جاوے تب تک کسی بات کو دروغ نہین
کہنا چاہیے ❊

گیارھوان خط

جب بعض معمولون پر حالت خواب مقناطیسی ہوتی ہے تو اگر بعض مقامات اونکے
سر کے چھوئے جاوین تو خاص خاص مقامات کے چھونے سے خاص خاص حواس
باطنی کے افعال نمایان ہوتے ہین اور یہ بات بھی پائی جاتی ہے کہ ان حواس کے
افعال کا نمایان ہونا علم قیافہ کے مطابق ہوتا ہے بعض نے تو ان تجربات کے
سبب سے اس قول کو شہرت دی ہے کہ علم قیافہ کے اصول صحیح ہین اور بعض نے
ان آثار عمل مقناطیسی کے وقوع کو بالکل نہین مانا ہے اسواسطے کہ اونکے ماننے سے
علم قیافہ کی صحت ماننی پڑتی ہے میری رائے یہ ہے کہ دونو فریق نے بلا خوض کامل
اپنی اپنی رائے دی ہے اسواسطے کہ بعض اوقات تو یہ آثار اسطرح نمایان ہوتے ہین
کہ اونسے لابدی صحت علم قیافہ کی نہین ماننی پڑتی اور بعض اوقات اسطرح کہ تا وقتیکہ
گال* صاحب کی اصول علم قیافہ کو نہ مانین تب تک وجہ وقوع ان آثار کی حاصل نہین ہو سکتی
اور گال صاحب کا قول یہ ہے کہ ہر ایک حس باطنی کے فعل کا نمایان ہونا جو متعلق
بہ دماغ ہے اس زندگی مین خاص خاص مقامات دماغ سے متعلق ہین اس مقام پر

* گال صاحب اور سپرزم صاحب فرنگستان مین دو حکیم تھے جنہون نے ابتدا مین علم قیافہ کے حقائق کو
ظاہر کیا اور پہلے ہی اس علم مین تصنیفات کین ؛

صحت یا غیر صحت علم قیافہ کے باب مین بحث کرنی کچھ ضرورت نہین ہے ابتدا مین
گال صاحب اور سپرزم صاحب پر بہت طعن اور ملامتین لوگون کی طرف سے
ہوئی تھین اور اونکو مکّار اور جاہل کہتے تھے فی زماننا اونکی تشریح دماغ کو صحیح مانتے ہین
اور جسطرح سے وہ دماغ کے جسم کو تقسیم کرتے تھے فقط وہی تقسیم صحیح سمجھی جاتی ہے
اور اونکی ترکیب اور تفریق حواس باطنی صحیح مانے جاتے ہین اب لوگون کو یقین
ہوتا ہے کہ جن لوگون کو علم نفس ناطقہ مین اچھا دخل تھا اور جو حکمت مین دستگاہ
اچھی رکھتے تھے وہ جاہل یا مکّار نہین ہو سکتے تھے ❖
اب علم قیافہ دو زمانون مین سے گذر چکا ہے یعنی ایک تو وہ زمانہ جس مین لوگ
کہتے تھے کہ یہ ایک نیا ایجاد ہے اور ایجاد بھی ایسا ہے کہ اوس سے قباحتین
نکلتی ہین دوسرا وہ زمانہ جس مین لوگ کہتے تھے کہ سب اس علم کو جانتے ہین
اور یہ علم پرانا ہے کچھ نیا نہین اور لوگ اس علم پر طعنہ زنی کرتے تھے غالب ہے
کہ تھوڑے عرصہ مین اس علم کو اچھا فروغ ہو جاوے گا اور لوگ اس علم سے
مثل اور علوم کے اچھی واقفیت حاصل کرینگے ایک بڑے عالم نے ایک کتاب مین
یہ قول درج کیا تھا کہ دماغ کو حواس باطنی سے کچھ علاقہ نہین لیکن یہ قول غلط ہے
روزانہ یہ بات دیکھی جاتی ہے کہ اگر سر پر سخت صدمہ پہونچے یا شریان خون سر کی طرف
ہو جاوے تو حواس خمسہ باطنی مین خلل آجاتا ہے اور یہ بات تو ثابت ہے کہ جن لوگون
کی سر کا دور چھ انچ سے کم ہوتا ہے اونکو عقل انسانی نہین ہوتی اب شاید کوئی
آدمی ایسا ہے جسکو اس بات مین شک ہے کہ سر کے اچھے انداز اور شکل پر عقل کا
ہونا موقوف ہے اور اگر بلند اور فراخ پیشانی ہو تو عقل بھی زیادہ ہوتی ہے اگر
سر کی پشت بڑی اور فراخ ہو تو خواہش حیوانی زیادہ ہوتی ہے اور اگر سر کی چاند
اچھی فراخ اور بلند ہو تو خیالات آراستہ اور نیک اور مذہبی حاصل ہوتے ہین

اکثر آدمیون کو دماغ کی ان تینون قسمتون مین اعتقاد ہے لیکن جزئیات مین اونکو
تامل ہوتا ہے اونکی خیال مین یہ بات ہی کہ گال صاحب نی ان تینون قسمتون مین
قیاسی اور تفریقین چھوٹی چھوٹی کردی نہین آج کل علم قیافہ کی نسبت عموماً لوگون کی
ایسی رای ہے جیسی اوپر بیان کی گئی لیکن یہ راے فقط بے بنیاد ہے بلکہ خلاف راستی ہے
گال صاحب کی وقت سے پہلے فرنگستان مین دماغ کی قسمتون مین کسیکو اعتقاد
نہین تھا ان صاحب سی پہلے لوگون نے ایک فقط قیاسی نقشہ سر کا بنایا ہوا تھا
اور گال صاحب کو بھی پہلے پہلے ان تینون قسمتون مین اعتقاد نہین تھا بعد از
بہت محنت اور تلاش اور تحقیقات سے اونھون نے سب تفریقین اور تقسیمین
سر کی دریافت کین اور اونھون نے ایک نقشہ سر کا مفصل بہت تحقیقات اور دلائل سے
بنایا اور ان جزئیات کے ثبوت سے دماغ مین تین قسمتون کا ہونا ثابت کیا آج
یہ بات ہے کہ لوگ جزئیات کو نہین مانتے اور تینون بڑی قسمتون کو مانتے ہین
اب امید ہے کہ ایک پشت کے بعد لوگون کو علم قیافہ مین اعتقاد ہو جاویگا ✤
چونکہ مین اصول علم قیافہ کو مانتا ہون گو بسبب اسکے کہ یہ علم فرنگستان مین نیا ہے
مین یہ نہین سمجھتا کہ اس علم کی سب فروع مکمل ہین اسواسطے مجکو اس بات کی امید
ہمیشہ تھی کہ جو باتین علم قیافہ کی حالت بیداری مین انسان مین ثابت ہوتی ہین
وہی باتین عمل مقناطیسی کی حالت مین بھی ثبوت کو پہونچینگی اب مین اون
باتون کا ذکر کرتا ہون جو فی الحقیقت عمل مقناطیسی کی حالت مین دیکھی جاتی ہین ✤
بعض معمولون کے سر کے اگر کسی خاص مقام کو چھوا جاوے تو اوس مقام کے مطابق
آثار نمایان ہوتے ہین اس عمل کے آثار اسیطرح نمایان ہوتے ہین کہ جیسے ستار کے
کسی خاص پردے کے دبانے سے اور تار پر مضراب لگانے سے خاص آواز پیدا ہوتی ہے
اگر معمول کے سر کی راگ کے مقام کو اونگلی سے چھوا جاوے تو معمول فوراً گانا شروع کرتا ہے

اگر خود بینی کے مقام کو چھوا جاوے تو معمول فوراً اکڑنا شروع کرتا ہے اور تمام اسکے
انداز سے خود بینی نمایان ہوتی ہے اور وہ کہتا ہے کہ میرے برابر دنیا مین کوئی آدمی
نہین - اگر مقام محبت اطفال چھوا جاوے تو معمول فوراً ایک خیالی بچہ کو نہایت
محبت پدرانہ سے پیار کرنے لگتا ہے اگر فیاضی کا مقام چھوا جاوے تو اوسکے
چہرے سے رحم نمایان ہوتا ہے اور معمول فوراً اپنی جیب مین ہاتھ ڈال کر جو کچھ
اوسمین ہے نکال کر دینے کے واسطے ہاتھ بڑہاتا ہے اگر طمع کا مقام چھوا جاوے
تو معمول کے انداز مین فوراً تجمل کے آثار نمایان ہوتے ہین جو ہاتھ جیب مین سے نکالا تھا
پھر جیب کے اندر ڈال لیتا ہے اور روپیہ جیب مین رکھہ دیتا ہے بلکہ یہان تک کہ اگر
کوئی چیز اوسکے دسترس مین ہو تو اوسکو اوٹھا کر جیب مین ڈال لیتا ہے اگر احتیاط
کا مقام چھوا جاوے تو معمول کے چہرے سے خوف نمایان ہوتا ہے اگر امید کا مقام
چھوا جاوے تو چہرے سے غبار رفع ہو جاتا ہے اور ہر ایک نقش و نگار سے خوشی کے
آثار نمایان ہوتے ہین ایسے ایسے آثار پیدا ہوتے ہین لیکن جتنے آثار مین نے دیکھے ہین
یا خود پیدا کیے ہین اوتنے آثار کا مین نے بیان کیا ہے یہ بات کہنی فضول ہے
کہ مین نے اون حالتون مین ایسے آثار پیدا کیے ہین کہ جن مین دہوکہ یا فریب کا
خیال بھی نہین ہو سکتا تھا اب استفسار طلب یہ بات ہے کہ یہ آثار کسواسطے
پیدا ہوتے ہین یہ بات کہنی ضرور ہے کہ یہ سب باتین اوسحالت مین پیدا ہوتی ہین
کہ عامل کے طرف سے کچھ اشارہ یا تلقین معمول کو نہین ہوتی *

اس بات مین دو قیاس کیے جاتے ہین ایک یہ کہ یہ آثار فقط مرضی عامل کے سبب سے
اور اس باعث سے پیدا ہوتے ہین کہ معمول کو عامل کے ساتھ بہمہ وجوہ شرکت
حاصل ہوتی ہے اور دوسرا یہ کہ فی الحقیقت یہ سب آثار فقط خاص مقامات سر کے
چھوئے جانے سے حاصل ہوتے ہین میری راے یہ ہے کہ دونون قیاس صحیح ہین یعنی

بعض آثار کا واقع ہونا تو پہلے قیاس پر سمجھ مین آسکتا ہے لیکن بعض ایسے ہین
کہ اونکی وجہ وقوع پہلے قیاس سے حل نہین ہوسکتی اور فقط دوسرے قیاس پر
حل ہوسکتی ہے اس مین تو شک نہین ہے کہ بعض صورتون مین عامل کی مرضی مطلقاً
قادر ہوتی ہے کیا معنی کہ جب لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کا عمل اسطرح
کیا جاتا ہے کہ معمول کو ہوش رہے تو فقط تلقین کے سبب سے یہ آثار پیدا ہوجاتے ہین
اگر معمول کو کہین کہ تم پادری ہو تو فوراً نہایت فصیح وعظ کہنے لگتا ہے اگر اوس سے
گانے یا مونہہ چڑہانے کے واسطے کہا جاوے تو یہ حرکتین کرنے لگتا ہے اور اگر
اوسکو کہین کہ تم بالکل برباد ہوگئے تو اوسکے چہرے اور انداز سے سخت مایوسی
نمایان ہوتی ہے یہ باتین مین نے اکثر بچشم خود واقع ہوتے ہوئے دیکھی ہین اور
چونکہ مین نے یہ سب آثار اسطرح پر بھی واقع ہوتے ہوئے دیکھے ہین کہ عامل کی
مرضی ناگفتہ ہو تو مجکو کچھ شک نہین ہی کہ مرضی ناگفتہ یعنی عامل کا جی ہی جی مین خوا
بجاے تلقین کے عمل کرتا ہے علاوہ اسکے یہ بات بھی سمجھ مین آسکتی ہے کہ جو
معمول علم قیافہ سے واقف ہو اوسکو فقط مقامات سر کے چھوئے جانے سے ہی
تلقین کا اثر ہو جاوے الا اتنی بات ظاہر ہے کہ اگر اس پچھلے طور پر اثر ہوتا ہو تو
ایسے آدمی بہت کم ہین جن پر ایسا اثر ہوتا ہوگا اسواسطے کہ اگر امتحان کیا جاوے
تو اون لوگون مین بھی جو علم قیافہ مین اعتقاد رکھتے ہین اور اس علم سے واقف ہین
ایسے آدمی بہت کم ہین جو صحیح صحیح خاص خاص مقامات خاص خاص حواس
باطنی کے بتا سکتے ہین ؛
قطع نظر اس سے ایسے ہی آثار اسطرح پر بھی پیدا ہوتے ہین کہ سر کے مقامات کو
نہ چھوا جاوے بلکہ اور اعضا کے مقامات کو چھوا جاوے حتی کہ بعض صورتون مین
اگر سر کے مقامات کو چھوا جاوے تو ایسے آثار نمودار نہین ہوتے بعض آدمیون نے

اس بات کا ثابت کرنا چاہا ہے کہ جب کسی خاص عضو کے خاص مقام کو چھوا جاوے
تو ہمیشہ ایک ہی سے آثار نمایان ہوتے ہین لیکن جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہے
اس بات کا ثبوت میرے نزدیک اچھا بہم نہین پہونچا ہے لیوس صاحب نے
مجھسے بیان کیا کہ جب وہ فقط اپنی مرضی کے زور سے آثار قیافہ معمول پر نمایان
کرتے ہین تو اونکو اختیار ہوتا ہے کہ جس عضو کو چاہین چھوین وہ آثار پیدا ہو جاتے
بلکہ ایک ہی خاص اثر مختلف اعضا کے چھونے سے پیدا ہو سکتا ہے ۞

شرکت خیال کا یہ حال ہے کہ اس امر کا ہونا اتنا ضرور ہے کہ عامل کی مرضی کی
اطاعت کے واسطے شرکت خیال ہونی شرط لابدی ہے لیکن جن لوگون کو آثار
عل مقناطیسی کا اچھا تجربہ حاصل ہے وہ خوب جانتے ہین کہ معمول کی حالت بالکل عامل کی طبیعت کے
عکس نہین ہوتی ہے یعنی ایسا نہین ہوتا کہ جو کچھ عامل کی طبیعت مین خیال ہو
یا جو کچھ عامل کا قول ہو ہمیشہ وہی خیال اور فعل معمول کا بھی ہو ۞

ایسا اکثر ہوتا ہے کہ معمول کی طبیعت مین کسی طرح کا جوش ہو اور عامل کی
طبیعت بالکل ٹھیری ہوئی ہو اور مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ اگر عامل کی طبیعت مین
کسیطرح کا تغیر اتفاقیہ ہو جاوے تو معمول پر اوسکا اثر ہمیشہ نہین پہنچتا ہے مثلاً ایسا ہوتا
کہ عامل شدت سے ہنس رہا ہو اور معمول کسی اور فعل اور خیال مین مستغرق ہو
اور ذرا بھی ہرج اوسکے خیال اور فعل مین نہین ہوتا ہے ـ بنظر وجوہات بالا
میری یہ راے ہے کہ بعض صورتین تو ایسی ہین کہ آثار قیافہ کی وجہ وقوع متعلقین
یا مرضی عامل کے قیاس پر یا اس قیاس پر کہ معمول کو عامل کے ساتھ شرکت خیال
و فعل ہوتی ہے حل ہو سکتی ہے لیکن بہت آثار ایسے ہین کہ اونکے واقع ہونے پر
یہ قیاس صادق نہین آتا اور مین مکرر لکھتا ہون کہ مین نے بہت احتیاط اس بات
کی ہے کہ کسیطرح کا فریب یا دھوکا نہو ۞

اول تو یہ بات غور طلب ہے کہ اگر معمول ایسا ہو کہ اُسکو علم قیافہ سے ہرگز نہو اور وہ ہرگز ایک بھی مقام حواس باطنی کا نہین جانتا ہو تب بھی جس کسی مقام کو اوسکے سر کے چھوا جاوے جو اثر مطابق اوس مقام کے ہوگا وہ نمایان ہوگا اور یہ آثار اسیطرح نمایان ہوتے ہین کہ جیسے مرضی عامل کے سبب سے نمودار ہوتے ہین

دوسرے یہ کہ جب عامل خود علم قیافہ سے ناواقف ہوتا ہے تو جو آثار پیدا ہوتے ہین اونکو دیکھکر وہ خود حیران ہوتا ہے اسواسطے کہ جب کسی مقام سر کو چھوتا ہے تو اوسکو یہ بات نہین معلوم ہوتی ہے کہ کیا اثر نمایان ہوگا پس معلوم ہوا کہ اوسکی مرضی اس حالت مین کچھ کام نہین کرتی ہے بلکہ نوبت یہان تک پہونچتی ہے کہ اگر اتفاقیہ کوئی خاص مقام سر کا کسی شئے مثل کرسی یا میز سے چھوا جاوے یا اتفاقیہ عامل کا یا اور کسی شخص کا ہات سر کے کسی خاص مقام پر لگ جاوے تو ایسے آثار پیدا ہو جاتے ہین کہ جو قواعد علم قیافے کے مطابق ہوتے ہین فی الحقیقت ایسا اثر اکثر ہوتا ہے کہ جب عامل علم قیافے سے واقف ہوتا ہے اور وہ سر کے کسی خاص مقام کو چھو کر ایک خاص اثر پیدا کرنا چاہتا ہے اور اس اثنا مین وہ کسی سے بات کرنے لگتا ہے اور جس خاص مقام کو چھونا چاہتا تھا اوسکو نہ چھوے بلکہ بجاے اوسکے کسی اور مقام کو چھوے یا اوسکا ہات پھسل کر کسی ایسے مقام پر جا لگے جسکو وہ ارادۃً نہین چھونا چاہتا تھا تو ایسا اثر ہوتا ہے کہ جو وہ پیدا کرنا نہین چاہتا تھا اور حیران ہوتا ہے آخر کار فکر اور استفسار سے اوسکو اپنی غلطی معلوم ہوتی ہے اور اثر کا صحیح ہونا ثابت ہوتا ہے اور یہ باتین ایسی صورتون مین واقع ہوتی ہین کہ معمول کو علم قیافہ سے ذرا بھی مس نہین ہوتا ہے

سوم یہ کہ اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جب عامل کسی خاص مقام سر کو چھوتا ہے تو اوسکو واقفیت نہین ہوتی کہ کیا اثر ہوگا یا شاید کسی خاص اثر کی پیدا ہونیکی

اوس سے توقع ہوتی ہے اور حقیقت مین ایک مختلف اثر نمایان ہوتا ہے چنانچہ
مین نے ایک دفعہ بہت سے مقامات کو چہوتے چہوتے وزن کے مقام کو
چہو لیا اگر اس مقام کے چہونے سے مقابلہ کا اثر پیدا ہونے کی امید ہوا کرتی تہی
لیکن دو معمولون پر مین نے اس مقام کو آزمایا دونو بیٹھے ہوئے تہے اور مین نے
ذرا بہی نہین سوچا کہ کیا اثر ہوگا ایک معمول ذرا جہکا ہوا بیٹھا تہا فوراً اوسنے اپنے
جسم کو سیدہا کر لیا اور ایک ٹھنڈا سانس کہینچا اس اثر کو اپنے جی مین خیال کر کے
مین نے دوسرے کو آزمایا یہ شخص فوراً آگے کو جہک گیا اور اوسکے چہرے سے
نہایت خوف نمایان تہا اور کہنے لگا کہ مین نہایت عمیق چاہ مین جسکی تہ نہین
گرا جاتا ہون یہ دونو آثار وزن کے مقام سے متعلق ہین لیکن جسوقت مین نے
آزمایا تہا اسوقت مجہے ان دونون مین سے ایک کی بہی توقع نہین تہی —
جسوقت مین نے ان معمولون مین سے ایک کے قد یعنی جسامت کے مقام کو
چہوا تو اوسنے فوراً کہا کہ مین ایک بڑا کالا جانور دیکہتا ہون جو چالیس فٹ
اونچا ہے یہ شخص ناخوانده تہا ایک مرتبہ پہلے جب مین نے اس مقام کو آزمایا تہا
تو معمول کو بہت فراخ میدان اور مسافت معلوم ہوتی تہی مجکو اس مرتبہ بہی مسافت
کے نظر آنے کی امید تہی جانور کی امید نہین تہی اور بہت مثالین بیان ہو سکتی ہین
لیکن کچہ ضرورت زیادہ طول کی نہین معلوم ہوتی ؎

چوتہے یہ کہ جب مین نے دو مقامات کو ایک مرتبہ چہوا تو متعلق آثار ایسی ہی جلدی
نمایان ہوئے جیسے متفرق نمودار ہوتے تہے اور ایسی جلدی نمایان ہوتے تہے
کہ مجہے خیال بہی نہین ہوتا تہا کہ کیا اثر پیدا ہوگا چنانچہ جب مین نے طمع اور فیاضی
کے مقامات دونو چہوئے تو معمول نے اپنا ہاتہ جیب مین ڈال لیا اور پیسا باہر
پہر نکالا اور ایک خیالی فقیر سے اس بات کے فرض کے باب مین کہ [illegible]

نصیحت سے مدد کرنی چاہیے روپیہ نہ دینا چاہیے تقریر کرنے لگا ایک مرتبہ اور
اتفاقیہ ایک عجیب اثر پیدا ہوا اور اوس تجربے سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ اگر
ایک بار کوئی خاص مقام سر کا چھوا جاوے تو چھونے کا اثر کچھ عرصے تک رہتا
گو اتنا فرق ہے کہ کسی معمول پر زیادہ اور کسی پر کم دیر تک رہتا ہے جسوقت
اوسکے سر کا مقام پارسائی مین نے چھوا تو معمول نے سجدہ کیا اور اوسکے چہرے
عبادت اور پارسائی ایسی نمودار تھی کہ بیان نہین ہو سکتا تمام اوسکے انداز سے
خاکساری مترشح تھی جب خود بینی کے مقام کو مین نے چھوا تو شیخی اور غرور درجہ
غایت مین نمایان ہوا اور تھوڑی دیر تک یہ اثر قائم رہا اس عرصہ مین ایک میرے
دوست اوس موقع پر آگئے اور اونھون نے اصرار آ یہ بات کہی کہ ہم پارسائی کی
نمایش دیکھا چاہتے ہین اونکے کہنے سے مین نے پارسائی کے مقام کو چھوا اور
یہ توقع مجکو تھی کہ آثار پارسائی اور خاکساری نمایان ہونگے لیکن جو اثر پیدا ہوا
وہ ایسا اثر تھا جسکی مجھے امید نہین تھی پارسائی نمایان تو ضرور ہوئی لیکن ایک
مختلف صورت مین نمودار ہوئی بجاے سجدے کے معمول سیدھا کھڑا ہو گیا
اور اسطرح نماز ادا کرنے لگا ؛

قولہ یا خداوند تعالے مین تیرا بہت مشکور ہون کہ تو نے مجکو اور سب آدمیون کی
زیادہ اچھا اسبات مین بنایا ہے کہ مین تجکو اور آدمیون کی نسبت بہتر پہچانتا ہون
اس شخص کی آواز خاکساری کی نہین تھی بلکہ شیخی اور پارسائی کی ملی ہوئی تھی
بہت سی مثالین ایسے متفق آثار کے نمایان ہونے کی لکھی جا سکتی ہین ؛
جو باتین اوپر بیان کی گئین اون سے ثابت ہوگا کہ بہت سے آثار ایسے نمایان
ہوتے ہین کہ اونکی وجہ خلوص نیت یا مرضی عامل کی اطاعت کے قیاس پر چل
نہین ہو سکتی اور ان آثار کے واقع ہونیکی وجہ فقط قواعد علم قیافہ اور اس بات

کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے یہ نتایج نکلتے ہین حل ہو سکتی ہے ؛
مین نے ایسی صورتین بہی دیکھی ہین کہ جن مین خاص مقام سر کو چھونے سے کوئی
خاص اثر پیدا کرنا چاہا وہ پیدا نہوا اور اور مقام کے چھونے سے اور آثار نمایان
ہو گئے چنانچہ ایک معمول کے سر کا مین نے مقام احتیاط چھوا لیکن کچھ اثر نمودار
نہوا اتفاقاً میرا ہاتھ مقام پوشیدگی پر لگ گیا مین اس مقام کو پہچانتا بہی نہین تھا
فوراً ایک آدمی نے جو پاس کھڑا تھا کہا کہ دیکھو یہ شخص کیا کر رہا ہے اور جب
مین نے معمول کی طرف نظر کی تو دیکہا کہ ایک چھوٹی سی چیز میز پر سے اوٹھاکر
معمول اپنے کپڑون کے نیچے چھپا رہا تہا جسوقت یہ اثر نمایان ہوا تو مجکو خیال
اور خواہش تہی کہ اثر خوف پیدا ہو ؛
مجکو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیون کے حواس باطنی حالت ہوش
اور بیداری معمول مین بہت تیز ہوتے ہین بلکہ اونکے سر کے مقامات مناسب کے
چھونے سے سب آثار نمایان ہوتے ہین ایک عورت نے مجھسے بیان کیا کہ مجکو
خیالی شکلین بہت نظر آتی ہین اس سے معلوم ہوا کہ جن حواس سے رنگ اور شکل
معلوم ہوتی ہے وہ حواس اس عورت کے ماوف تھے چنانچہ مین نے مقامات شکل
اور رنگ اور قد اور ترتیب اور شمار کو چھوا اور بہت سی چیزین اوس عورت کو
نظر آئین کبہی فرداً فرداً اور کبہی کئی یکجا کبہی ترتیب کے ساتھ اور کبہی غیر مرتب کبہی
سفید اور کبہی اور رنگون کی اور کبہی بڑے قد اور کبہی چھوٹے قد کی اور کبہی لا انتہا
فاصلے تک نظر آنے لگین جسوقت مقام وزن کو چھوا تو اوس عورت کو ایسا
معلوم ہوا کہ گویا برا خواب دیکھتی ہون اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ بڑی بلندی سے
نیچے گرتی ہون یا زمین پیرون کے نیچے سے نکلتی جاتی ہے ؛
ایک قیاس سکا کا یہ ہے کہ جھوٹ اور پریت وغیرہ بسبب حالت ماوف حواس کے گر

نظر آتے ہین یہ مثال جو اوپر بیان کی گئی اس سے اس قیاس کی صحت معلوم ہوتی ہے لیکن جملہ صورتین بہوتون کی نظر آنے کے اس قیاس سے حل نہین ہوسکتین اور بھی کچھ بواعث ہین ؀

یہ حال جو کچھ اوپر بیان کیا گیا اوس سے واضح ہے کہ آثار قیافہ نمایان ہونیکی ایک یہ وجہ ہے کہ خاص خاص مقامات سر کے چھونے سے وہ آثار نمایان ہوتے ہین اور دوسری یہ وجہ بھی ہو کہ عامل کی تلقین اور مرضی سے بھی یہ آثار نمودار ہوتی ہین

اب مین اس بات کا ذکر کرتا ہون کہ عمل مقناطیسی کا اثر حیوانات غیر ناطق پر بھی ہوتا ہے اس سے یہ بات ثابت ہوگی کہ عمل مذکور کا اثر ہونا کچھ خیال پر موقوف نہین ہے اور اسمین فریب اور دہوکہ کا شبہہ بھی نہین ہوسکتا ہے اور یہ بات ثابت ہوگی کہ حقیقت مین عامل کا اثر معمول پر ہوتا ہے انگلستان مین ایک شخص ایسا تہا کہ کیسا ہی شریر گھوڑا اوسکے پاس آوے وہ اوسکو فوراً آرام کر لیتا تہا غالب ہے کہ یہ شخص کچھ عمل مقناطیسی کرتا ہوگا گو شاید اوسکو خود معلوم نہو کہ یہ عمل عمل مقناطیسی تہا بہت آدمی ایسے ہین کہ وہ وحشی اور درندہ جانورون کو رام کر لیتے ہین آیرلنڈ مین ایک مشہور گھوڑے کا ہلانے والا تہا اوسکا یہ حال تہا کہ تھوڑی دیر تک گھوڑے کے ساتھ اوسکو ایک جگہ بند کر دیتے تھے اور جب وہ باہر نکلتا تہا تو گھوڑا ایکری ہوا ہوتا تہا معلوم ہوتا ہے کہ یہ شخص کچھ پوشیدہ عمل کیا کرتا تہا اور یہ بھی ظاہر ہے کہ یہ عمل بہت سیدہا اور آسان ہوگا ورنہ اوسکے افشا ہونیکا اوسکو بہت اندیشہ نہوتا کہتے ہین کہ یہ شخص اور اور لوگ بھی جو اسطرح وحشی جانورونکو ہلاتے ہین اون جانورون کے نتھنون مین دم کیا کرتے تھے اور جن لوگون نے اس عمل کو آزمایا ہے اونکو دریافت ہوا ہے کہ اس علم مین بہت اثر ہے اب

یہ بات لائق لحاظ ہے کہ دم کرنے کا عمل مقناطیسی مین بہت استعمال ہے اور
دم کرنیکا اثر بہت ہوتا ہے سب لوگ جانتے ہین کہ انسان کی آنکھ کا اثر حیوانات پر
بہت ہوتا ہے اور ایک شخص ایم برگ نامے اور اور کئی آدمی شیرون کو فقط
آنکھ کے زور سے رام کرلیا کرتے تھے یہ شخص فی الواقع کبھی اپنی جمی ہوئی اور تیز
نظر کو جانورون کی آنکھ سے علیحدہ نہین کرتے تھے اور جب تک اون جانورونکی
آنکھ اونکی نظر سے مغلوب رہتی تھی تب تک وہ جانور ہرگز اون پر حملہ نہین کرسکتے تھے
یہ بات مشہور ہے کہ اگر آنکھ ہٹا لیجاوے تو بہت اندیشہ ہوتا ہے یہ بات ثابت ہے
کہ نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی بہت آسانی سے اور زبردست ہوتا ہے
حتی کہ جب کسی نئے آدمی پر مین عمل کیا چاہتا ہون تو ابتدا ہی مین یہی ترکیب کرتا ہون
کہ اوسکی آنکھون کی طرف پانچ یا دس منٹ تک نظر لگا کر دیکھا کرتا ہون لیوس صاحب
عمل کرتے ہین تو نظر ہی سے کیا کرتے ہین اور جو لوگ اونکو عمل کرتے دیکھتے ہین
اونکو یقین ہوتا ہے کہ آنکھ مین بڑی قوت ہے چند روز ہوئے لیوس صاحب نے
کئی آدمیون کے روبرو ایک بلی پر کامل عمل مقناطیسی فقط اوسکی طرف نظر جما کر
دیکھنے سے کردیا اور دولوک مالیرا نے اسیطرح ایک کتے پر کامل عمل مقناطیسی کردیا
ایک عورت نے ایک مادہ گاو پر جو بیمار تھی اسیطرح عمل کیا اور اوسکی بیماری فقط
اس عمل سے دور کردی معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ حیوانات غیر ناطق عقل اور علم سے
جدا ہوتے ہین اسواسطے اون پر عمل مقناطیسی کا اثر بہت جلد ہوتا ہے غالب ہے
کہ اگر انسان بھی اپنی مادرزاد حالت مین ہو تو اوسپر بھی یہ عمل بہت جلد ہو جاوے
فقط یہی بات نہین ہے کہ انسان ہی کا اثر حیوانات پر ہوتا ہے بلکہ ایک حیوان کا اثر
دوسرے حیوان پر ہوتا ہے سانپ مین جو یہ قدرت ہوتی ہے کہ چڑیا کو بالکل
اپنے بس مین کرلیتا ہے یہ قدرت قابض عمل مقناطیسی سے مشابہ ہے یہ بات

اکثر دیکھی جاتی ہے کہ سانپ بلی کو بالکل بے اختیار کر دیتا ہے لیوس صاحب
کہتے ہین کہ ہمنے اکثر یہ بات دیکھی ہے کہ اکثر ایسا ہوتا ہے کہ سانپ اور بلی مین
فاصلہ بہت ہوتا ہے حال یہ ہوتا ہے کہ بلی کی حالت پریشان ہونے لگتی ہے
اور آدمی کہین سانپ کو پہلے پہلے نہین دیکھتے لیکن جب تلاش کیا جاتا ہے تو
ضرور دیکھا جاتا ہے کہ ایک سانپ کہین چھپا ہوا بلی کے اوپر نظر جمائے بیٹھا ہے
بلی سانپ کی طرف کھنچی چلی جاتی ہے اور بالکل بے اختیار اور بے حس و حرکت
ہو جاتی ہے اور اگر کوئی آدمی بچانے والا نہو تو سانپ کا شکار آسانی سے
ہو جاتی ہے یہ بھی تجربہ ہوا ہے کہ جب سانپ کو دفعتًا مار ڈالین یا ہٹا دین تو
فقط اس سبب سے کہ سانپ کی نظر بلی سے دفعتًا علٰحدہ ہو جاتی ہے بلی فورًا
مر جاتی ہے لیوس صاحب نے یہ بات بچشم خود دیکھی ہے اس سے وہ باتین
ہمکو یاد آتی ہے جو پہلے بیان ہو چکی کہ حالت مسکوت عمل مقناطیسی سے موت
واقع ہونیکا اندیشہ ہے اور عامل کو بسا اوقات فعل حیات پھر پیدا کر دینے مین
دشواری ہوتی ہے ؛

معلوم ہوتا ہے کہ حیوانات مین آپس مین کوئی ایسی سبیل باتین کرنے کی ہے جو ہمکو
معلوم نہین بعض آدمی کہتے ہین کہ یہ بات حیوانات کو شعور حیوانی سے حاصل
ہوتی ہے لیکن مین آپ سے دریافت کرتا ہون کہ شعور کسکو کہتے ہین اس
عبارت سے فقط ایک نام حاصل ہوتا ہے لیکن ماحقیقت اوسکی دریافت
نہین ہوتی کہ شعور حقیقت مین کیا شے ہے یہ شعور لوگ کہتے ہین کہ کتے مین
بہت ہے لیکن اس قول کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ کتا آدمیون کے پاس
بہت رہتا ہے اور لوگ اکثر اوسکو دیکھتے رہتے ہین لیکن اور حیوانات کے
شعور کا بھی مذکور اکثر بیگ وریج صاحب کوون کی عدالت اور بعض اقسام جانوران کا

خاص خاص موسم مین سفر کرنا کسی ایسے ہی باعث پر موقوف ہے یہ بات کیونکر
ہوتی ہے کہ کُتّا اپنے مالک کو تلاش کر لیتا ہے بلکہ یہان تک کہ کوئی چیز جو
اوسکے مالک نے چھوئی ہو اور چھپائی گئی ہو اوسکو ڈہونڈہ لیتا ہے یہ بات
کیونکہ ہوتی ہے کہ ایک کُتّے کو جہاز پر چڑہا کر بلکہ ایک تھیلے مین بند کرکے لیجاوین
اور پھر اوسے چھوڑ دین تو سیدہی راہ سے اپنے گھر کو چلا جاتا ہے ایک ذکر
لکھا ہوا ہے کہ ایک کُتّا ایک جگہ موجود تھا وہان ایک کُتّے نے اوسکو زخمی کیا
مجروح کُتّا اپنے گھر کو جو کئی سو کوس کے فاصلے پر تھا اور وہان سے ایک اور کُتّا
اپنے ساتھ لیکر اوسی جگہ آیا جہان وہ زخمی ہوا تھا اور اپنے دوست کُتّے کی مدد سے
اوس کُتّے کو جسنے اوسے پہلے زخمی کیا تھا آکر زخمی کیا اور اپنا بدلہ لیا فرمایئے
کہ کون بتا سکتا ہے کہ یہ عقل اوس مین کہان سے آئی اگر یہ بات کہی جاوے
کہ کُتّا اپنی قوت شامہ کے باعث سے اپنے مالک کو ڈہونڈہ لیتا ہے تو قوت شامہ
ایسی تیز ہونی چاہیے کہ گویا ایک نادر حس اوسکو کہنا چاہیے کیونکہ اکثر ایسا ہوتا ہے
کہ جس جگہ کُتّا بار اخیر اپنے مالک سے علیحدہ ہوا تھا وہان جاتا ہے اور اگر وہان
اوسکا مالک نہ ملے تو اور بہت جا تلاش کرتے کرتے آخر اوسکو ڈہونڈ لیتا ہے
یہ بات خیال مین نہین آسکتی ہے کہ قوت شامہ معمولی سے یہ بات حاصل ہوسکتی ہے
میری یہ راے ہے کہ حیوانات مین آپس مین شرکت مقناطیسی بدرجہ کثیر ہے
ہم سب جانتے ہین کہ مختلف قسم کے حیوانات مین آپس مین ایسا اُنس اور ایسا
تنفر پایا جاتا ہے جیسا انسانون مین عامل و معمول عمل مقناطیسی مین ہوتا ہے ٭
دو شخص دس سال سے ایک فرانس مین اور ایک نئی دنیا مین ایک تجربہ کر رہے ہین
اونکے تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ گھونگون مین آپس مین بہت ہمدردی اور
اُنس ہوتا ہے یعنی اگر بہت سے یہ جانور یکجا رکھے جاوین تو مدت تک اونمین

آپس مین ہمدردی رہتی ہے اگرچہ کتنے ہی فاصلے پر لیجا کر اونکو علنحدہ کردین اور اس امر کے ذریعے سے تجویز یہ ہوئی ہے کہ ایک ذریعہ خبر رسانی مقامات بعید مین نکالا جاوے چنانچہ جن دو شخصون کا ذکر ہوا اونھون نے اس ذریعے سے آتہمین تحریر کی تفصیل ترکیب کی مجکو معلوم نہین ہے لیکن تجویز مذکور مجملاً یہ ہے کہ ایک گھونگے کا نام الف رکھا اور ایک اور کا نام بھی الف رکھا اف دونون کو آپسمین تھوڑے عرصہ تک ساتھہ رکھا اور بعد ازان اونکو علنحدہ کر لیا اور اسیطرح دو گھونگون کا نام ب اور دو کا نام ت اور علی ہذا القیاس جتنے حروف تہجی ہین دو دو گھونگون کے نام مطابق حروف کے رکھہ لیے اور اونکو تھوڑی دیر تک یکجا رکھہ کے پھر علنحدہ کر دیا احتیاطاً کئی کئی گھونگے ایک ہی حرف کے نام کے رکھتے ہین اگر ایک سال تک اِن جانورون کو کچھہ کھانے کو نہین ملے تو زندہ رہتے ہین اب فرض کرو کہ لفظ شام لکھا ہے ایک شخص کلکتہ مین اور ایک شخص لاہور مین ہے لاہور والے نے ایک برقی آلے سے اوس گھونگے کو چھوا جسکا نام ش ہے کلکتے والا بیٹھا ہوا اپنے گھونگے کو دیکھہ رہا ہے اور ایک آلے سے ہر ایک کو چھو کر دیکھتا ہے آزماتے آزماتے جو گھونگا اوسکے پاس ش کے نام کا ہے وہ مثل ش لاہور کے تڑپنے لگتا ہے پس کلکتے والے نے ش لکھہ لیا علی ہذا القیاس آ اور م لکھہ لیا تو اونکو ملا کر لفظ شام بن گیا؁

اول ہی اس ذکر کو سنکر ہنسی آتی ہے اور ایک امر بیوقوفی کا معلوم ہوتا ہے چنانچہ مجکو بھی دفعتہً اول ایسا ہی خیال ہوا تھا لیکن جب مین نے خیال کیا کہ انسان مین آپس مین بدرجہ غایت اُنس اور تنفر ہوتا ہے اور حیوانات پر عمل مقناطیسی کا اثر ثابت ہوتا ہے تو مین نے سوچا کہ اسمین فقط دقت طلب یہ بات ہے کہ اِن جانورون مین اِس شدت کی ہمدردی کو ماننا عجب بات

مان لی تو پھر سب اور باتین آسانی سے خیال مین آجاتی ہین جو گو کہ ہمکو خود ہم اچھی طرح معلوم نہین ہین اور جب تک امتحان اور تحقیقات کے بعد کوئی بات غلط نہین معلوم ہو تب تک اوسکو نامعتبر نہین سمجھنا چاہیے مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ اس شدت کی ہمدردی ناممکن ہے دو بڑے فاضل شخص اس تجربے پر دس برس سے مصروف ہین اور یقین ہے کہ وہ سب حال مفصل مشتہر کرینگے جب تک وہ یہ حال مفصل مشتہر نہین کرتے تب تک البتہ شک رہتا ہے لیکن جب یہ حال مشتہر ہوجاویگا تو سب آدمی اپنی اپنی جگہ امتحان کرسکینگے اگر یہ ذریعہ خط و کتابت کا امتحان پر صحیح نکلے تو تار برقی سے جو فی زمانا مروج ہے اسکی قدر بہت بڑہکر ہوگی اسواسطے کہ اندیشہ کم ہے کوئی تار نہین جس کے کاٹ ڈالنے کا غنیم کی طرف سے اندیشہ ہو اور خرچ بہت کم ہوگا کیونکہ فقط جانور درکار ہونگے اور دو آلات دو مقام مین جہان سے آپس مین تحریر کرنی منظور ہو درکار ہونگے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ترکیب بھی نئی نہین ہے معلوم ہوتا ہے کہ مدت سے ایک قلعہ کا محاصرہ ہو رہا تھا اور قلعہ والون کو کسی جگہ تحریر کرنی منظور تھی تو اونہون نے بذریعہ شرکت حیوانی تحریر کی تھی ؀

بارہوان خط

اس خط مین مین یہ ذکر کرونگا کہ انسان کے جسم پر غیر ذی روح اشیا مثل مقناطیس مصنوعی وغیرہ کا کیا اثر ہوتا ہے ریشن بیک صاحب نے اس معاملہ مین تحقیقات کی ہے اور اونھون نے اپنی تحقیقات کے نتایج ایک کتاب مین مشتہر کیے ہین صاحب موصوف نے پانچ سال تک تقریباً سو آدمیون پر تجربات کیے ہین اور محنت اور جانفشانی اس تحقیقات مین کی ہے ٭

ابتدا مین عمل مقناطیس روحانی میسمر صاحب کے وقت سے شروع ہے صاحب موصوف کو دریافت ہوا تھا کہ مقناطیس مصنوعی اور دیگر غیر ذی روح اشیا جسم انسان پر کچھ اثر کرتے ہین لیکن صاحب موصوف اور اونکے شاگردون نے اس علم کو بنظر فوائد مستقل کرنے مین بہت جلدی کی مثلاً اس عمل کو علاج امراض مین کام مین لائے اور اس جلدی کے سبب سے اونھون نے تحقیقات کامل اور ایسی جیسی علوم کے باب مین مناسب ہے نہین کی اور اس سبب سے یہ عمل کچھ عرصہ تک نامعتبر سمجھا گیا لیکن اب یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ اصلی باتین میسمر صاحب کی صحیح نہین مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر ضرور اثر ہوتا ہے اگر مقناطیس کو ہاتھ مین لیکر وہی ترکیب کیا دے جیسے ہاتھون سے کیجاتی ہے

اور جسکا ذکر شروع کتاب ہذا مین ہوا ہے تو اوسکا اثر بھی آجاتا ہی ہوتا ہے جیسے
ہات کے عمل کا ہوتا ہے بیشک اس ترکیب سے ہاتہ کا اثر اور مقناطیس کا
اثر دونو مجتمع ہوجاتے ہین لیکن اسطرح پر بہی تجربہ ہوا ہے کہ مقناطیس کا بلا عمل
ہات کے استعمال کیا گیا ہے یا ایک ایسے آدمی کے ہات مین مقناطیس دیکر
عمل کیا گیا ہے کہ جسکے ہات کی تاثیر کچہ بہی نہین معلوم ہوتی تہی اور تب بہی
مقناطیس مصنوعی کا اثر جسم انسان پر ایسا نمایان ہوا ہے جیسا عامل کے
ہات کا اثر نمودار ہوتا ہے یہان تک نوبت گذرتی ہے کہ اگر معمول فاصلہ پر ہو
تو مقناطیس مصنوعی کا یہ اثر ہوتا ہی کہ خواب مقناطیسی معمول پر واقع ہوجاتا ہے
بلکہ ہات پیر اکڑجاتے ہین اور تشنج پیدا ہوجاتا ہے مقناطیس مصنوعی کا اثر تندرست
آدمیون پر ہوتا ہے اور ریشن بیک صاحب کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے
کہ ہر تین آدمیون مین سے ایک پر یہ اثر ہوجاتا ہے یہ اثر مقناطیسی جملہ اشیاء
مادی کے درمیان مین سے گذر جاتا ہے اور اس لحاظ مین یہ اثر اثر الکٹرسٹی
یعنی برقی سے علیحدہ ہے کیا معنی کہ اثر برقی شیشہ اور رال مین سے نہین
گذر سکتا ہے لیکن فلذات مین سے آسانی سے گذر جاتا ہے ❊
مثل کیفیت الکٹرسٹی اور مقناطیس مطلق کے یہ کیفیت جسکا فعل جسم انسان پر اثر
کرتا ہے قطبین مین منتشر ہوتی ہے اس کیفیت کا نام ریشن بیک صاحب نے
اوڈائل رکہا ہے مقناطیس مصنوعی مین یہ کیفیت اوس کیفیت کے ساتہ مشترک ہے
جس کے اثر سے لوہے کی سوئی یعنی قطب نما جسوقت لٹکائی جاتی ہے تو شمال
کی طرف موڑ جاتی ہے اور جسکے اثر سے سنگ مقناطیس مصنوعی لوہے کے
ریزون کو کہینچتا ہے لیکن جسم انسان مین جو یہ کیفیت ہوتی ہے کیفیت مقناطیس
مصنوعی سے مشترک نہین ہوتی لیکن جہان کہین یہ کیفیت موجود ہوتی ہے

خواہ مقناطیس مصنوعی مین خواہ جسم انسان خواہ بلور مین ہر جگہ اوسکا ظہور بلحاظ قطبین
ہوتا ہے یعنی جیسا ظہور جسم کے ایک سرے پر ہوتا ہے اوس سے دوسرے
سرے پر مختلف ظہور ہوتا ہے *

اس کیفیت اوڈائل کا یہ خاصہ ہے کہ مثل کیفیت حرارت روشنی اور الکٹرسٹی
یعنی بجلی کے ایک جسم سے دوسرے جسم کی طرف روان ہوتی ہے اور جو لوگ
نازک طبع ہوتے ہین اونکو لمعات نور تاریکی مین نظر آتے ہین یہ روشنی بہت
ضعیف ہوتی ہے اور اگر تھوڑی سی بہی روشنی آفتاب یا شمع کی ہو تو یہ روشنی
مغلوب ہو جاتی ہے الا جن لوگون کی طبیعت بدرجۂ غایت نازک ہوتی ہے
اونکو روشنی روز مین بہی نظر آتی ہے اوڈائل کی روشنی کا رنگ قوس قزح
کے رنگ سے مشابہ ہوتا ہے لیکن مقناطیس مصنوعی کی شمالی قطب کے
طرف رنگ اودا اور جنوبی قطب کی طرف سرخ رنگ زیادہ نظر آتا ہے *

کیفیت اوڈائل فقط مقناطیس مصنوعی مین ہی موجود نہین ہوتی بلکہ جس جسم کی
حیثیت بطور کرسٹل ہو اوسمین بہی موجود ہوتی ہے جس جسم کی ایسی حیثیت ہو
اوس مین یہ کیفیت ظاہر ہوتی ہے اور نازک طبع آدمیون کو اجسام کرسٹل
مین سے نہایت خوبصورت روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے کرسٹلون کا
اثر بہی بلحاظ قطبین ہوتا ہے اور اونکا فعل اگرچہ فعل مقناطیس مصنوعی اور
جسم انسان کے ہات کے فعل سے ضعیف ہوتا ہے لیکن اوس فعل سے
مشابہ ہوتا ہے

نازک طبع آدمیون پر انسان کے جسم کا بھی ایسا ہی اثر ہوتا ہے جیسا مقناطیس
مصنوعی کا اثر ہوتا ہے مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ جب معمول خواب مقناطیسی مین

¶ کرسٹل اوسکو کہتے ہین جو روشن اور شفاف اور پہلودار جسم ہو اگر شیشے کی چیز ایسی ہو اوسکو کرسٹل کہتے ہین *

ہوتا ہے تو اوسکو حامل کی انگلیون کے سرون مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے یہ روشنی روشنی اوڈائل ہوتی ہے اور یہ روشنی نازک طبع ادمیون کو تاریکی مین بلا حالت خواب مقناطیسی بھی نظر آتی ہے دونون ہاتون کے سرے دو قطب ہوتے ہین اور سر اور آنکھین اور مونھہ نقاط ماسک ہوتے ہین جہان یہ روشنی مجتمع ہوکر بھری ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ ہاتون کے گذرانے اور نظر جما کر دیکھنے سے عمل مقناطیسی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے ؛

علاوہ اِن اشیا کے جنکا اوپر بیان کیا گیا ریشن بیگ صاحب نے ثابت کیا ہے کہ یہ کیفیت اوڈائل جملہ اجسام مادّی مین موجود ہوتی ہے ہرچند یہ بات ضرور ہے کہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کی نسبت اون اجرام مین کمتر ہوتی ہے چنانچہ حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی اور رگڑا اور ہر قسم کے فعل کیمیائی سے مثل شعلہ آتش اور کسی شراب مین کسی دھات یا کھار کے گل جانے سے اور تنفس سے اور ہر ایک تغیر اور تبدیل سے جو جسم انسانی مین ہوتا ہے یہ کیفیت نمایان ہوتی ہے اس سے اس بات کی وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جسم انسان یا حیوانات مین اتنا اوڈائل کیون جمع رہتا ہے ریشن بیگ صاحب نے اس کیفیت کی موجودگی درختون مین اور روشنی آفتاب اور ماہتاب اور ثوابت مین دریافت کی ہے ؛

ایک اور بڑی بات قابل غور کے یہ ہے کہ جسم انسان پر مقناطیس ارضی کا بہت قوی اثر ہوتا ہے بہت آدمی ایسے ہین کہ جب تک اونکا پلنگ سمت الیہ مقناطیس ارضی کی سطح متوازی مین نہ ہو اور اونکا سر شمال کی طرف نہ ہو تب تک اونکو نیند نہین آتی مین نے ایسے آدمی خود بہت دیکھے اور ریشن بیگ صاحب کی تحقیقات سے پہلے بہت لوگون کو اس بات کا تجربہ

ہوا تھا لیکن اسکی وجہ کوئی نہین دریافت کرسکتا تھا یہ بات بہت غالب
معلوم ہوتی ہے کہ اگر مریض کا پلنگ اِس انداز سے بچھایا جاوے تو بعض
امراض سے جلد شفا ہوسکے گی بعض مریض ایسے ہوتے ہین کہ اگر اونکا پلنگ
سمت الراس مقناطیس ارضی کے متقاطع بچھایا جاوے تو اونکو نہایت تکلیف
ہوتی ہے اور ذرا بھی برداشت نہین ہوتی اس بات کا بھی تجربہ لوگون کو
ہوا تھا لیکن لوگ کہتے تھے کہ یہ فقط وہم کی بات ہے۔ اس بات کا بھی تجربہ
ہوا ہے کہ جس شخص پر عمل مقناطیسی کرنا منظور ہو اگر اوسکو اسطور پر بٹھایا جاوے
کہ اوسکا سر شمال کی طرف ہو اور اوسکا چہرہ جنوب کی طرف اور اوسکے
پانو جنوب کی طرف پھیلے ہوئے ہون تو اور انداز نشست کی نسبت اس
انداز مین اوسپر عمل بہت جلد ہو جاتا ہے مجھکو اکثر اس بات کا تجربہ ہوا ہے
اور اگر تحقیقات کیجاوے تو غالب ہے کہ یہ بات عموماً صحیح معلوم ہوگی لیکن
بہت آدمی ایسے ہین کہ کسی رُخ اونکو بٹھاؤ اون پر عمل ہو جاتا ہے
ریشن بیک صاحب کو یہ بھی دریافت ہوا ہے کہ روشنی اوڈائل کو بخوبی دیکھنے
کے واسطے یہ بات بہتر ہے کہ معمول شمالاً جنوباً بیٹھے اور اوسکا سر شمال کی طرف ہو
ریشن بیک صاحب نے بہت سی عجیب باتین اس باب مین کہ کیفیت اوڈائل
جسم انسان مین مختلف اوقات مین اور قبل اور بعد کھانا کھانے کے کسطرح
منتشر ہوتی ہے دریافت کی ہین صبح کے وقت سو کر اوٹھنے سے پیچھے بلکہ
طلوع آفتاب سے یہ کیفیت بڑھتی جاتی ہے صبح کے کھانا کھانے سے پہلے
اشتہا کے سبب سے کم ہونے لگتی ہے پھر اوسکی ترقی افزون ہوتی جاتی ہے
اور شام کے کھانا کھانے کے وقت سے پہلے دفعتاً بہت بڑھ جاتی ہے
پھر شام تک یعنی غروب آفتاب تک بڑھتی جاتی ہے اور رات بھر کم ہوتی رہتی ہے

چنانچہ طلوع آفتاب سے پہلے کمترین درجہ پر ہوتی ہے اِن حقائق کو ملحوظ رکھنے سے انسان کی تندرستی اچھی طرح محفوظ رہ سکتی ہے ✤

جتنی تحقیقات کی گئی ہے اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ اوڈائل کا فعل لحاظ قطبین کے ہوتا ہے یعنی جس شئے مین مثل جسم انسان یا مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل مین کیفیت اوڈائل ہوتی ہے اوسکے دونون قطبون کا علیحدہ علیحدہ فعل ہوتا ہے سالبہ یعنی شمالی قطب مین سے جو روشنی نکلتی ہے اوسکا اثر خنک ہوتا ہے اور رنگ اودا ہوتا ہے اور موجبہ یعنی جنوبی قطب کی روشنی کا اثر ناگوار گرم ہوتا ہے اور اوسکا رنگ سرخ ہوتا ہے دست راست آدمی کا سالبہ اور خنک ہوتا ہے اور دست چپ موجبہ اور گرم ہوتا ہے آفتاب کی شعاع سالبہ ہے اور نازک طبع آدمی پر خنکی کا خوش آیند اثر کرتی ہے ایک گرم مشتعل یعنی انگیٹھی کا ایک بہت نازک طبع آدمی پر تا وقتیکہ وہ بہت قریب انگیٹھی کے نہ آیا ایسا اثر ہوا کہ جیسے کسیکو جاڑا معلوم ہوتا ہے جب وہ انگیٹھی کے قریب آیا تو آگ کی حرارت کا گرم اثر ہوا اس خنکی کی وجہ یہ تھی کہ انگیٹھی میں سے لمعات سالبہ اوڈائل کے نکلتے ہین اور بعض آدمیون پر گرجا گھر کی بہت سی شمعون کی روشنی کا بہت خنک اثر ہوتا ہے حتیٰ کہ غش کی نوبت پہونچ جاتی ہے چاند کا اوڈائل موجبہ ہے اور نازک طبع آدمیون پر چاند کی شعاع کا اثر گرم ہوتا ہے جتنے سیارے آفتاب سے مستنیر ہو کر چمکتے ہین اونکا اوڈائل موجبہ ہوتا ہے اور گرم اثر رکھتا ہے ✤

قصہ مختصر اوڈائل تمام عالم مین پھیلا ہوا ہے اور اس بات مین حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی سے مشابہ ہے ریشن بیک صاحب نے میری رائے مین بڑی محنت اور جانفشانی سے تحقیقات کر کے ثابت کیا ہے کہ ایک کیفیت

جسکا نام جو چاہو رکھ لو اور جسکا وزن کچھ نہین دنیا مین ایسی موجود ہے جو
کیفیات حرارت و روشنی و الکٹرسٹی و قوت جاذبہ زمین سے جدا ہے لیکن
ان سب کیفیات سے یہ کیفیت مشابہ ہے اور اوسکے ساتھ مشترک ہے ممکن ہے
کہ بعد امتداد زمانہ شاید کوئی ایک کیفیت ایسی دریافت ہو جو ان سب
کیفیات کی جامع ہو لیکن تا وقتیکہ ایسی کوئی کیفیت دریافت نہو تب تک
اوڈائل کو کیفیات معروف سے بالکل علحدہ سمجھنا چاہیے جیسا کہ فی زمانا کیفیت
الکٹرسٹی اور حرارت اور روشنی کو آپس مین علحدہ سمجھتے ہین ❖
اگرچہ ریشن بیک صاحب نے ایسے شخصون پر تجربات نہین کیے ہین جن پر عمل
مقناطیسی کیا گیا ہے یا جنکو حالت خواب مقناطیسی حاصل ہے یا جن پر حالت
خواب بیداری مصنوعی واقع ہوئی ہی لیکن صاحب موصوف کو اس بات کا تجربہ
ہوا ہے کہ جن شخصون کو حالت بیداری خود بخود واقع ہوتی ہے اونکی طبیعت
حالت اصلی ذاتی مین بہت اثر پذیر ہوتی ہے اور جب اون پر حالت خواب بیداری
ہوتی ہے تو زیادہ اثر پذیر ہوتی ہے ہم جانتے ہین کہ جن لوگون پر حالت
بیداری مصنوعی واقع ہوتی ہے اور جن پر حالت خواب مقناطیسی واقع ہوئی ہے
اونکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے حتیٰ کہ اونکو روز روشن مین عامل کے
ہات اور اور اشیا رمین سے روشنی اوڈایل نکلتی ہوئی نظر آتی ہے ❖
پس یہ بات قابل شک کے نہین ہے کہ کیفیت اوڈایل جو انسان کے
ہات مین اور مقناطیس مصنوعی مین ہوتی ہے اور جسکے سبب سے مقناطیس کا
ایسا فعل ہوتا ہے جسکا اوپر ذکر کیا گیا بلکہ مقناطیس مصنوعی کے ذریعے سے
خواب مقناطیسی پیدا ہوتا ہے انسان کے ہات کے اوس جوہر سے مشابہ ہے
جس سے عمل مقناطیس روحانی کا اثر ہوتا ہے ❖

غرضکہ ہم کہہ سکتے ہین کہ وہ کیفیت یا جوہر جسکے سبب سے عمل مقناطیس روحانی کے آثار پیدا ہوتے ہین حقیقت مین وہی اوڈائل ہے جسکو ریشن بیک صاحب نے دریافت کیا ہے اور اب یہ بات سمجھ مین آسکتی ہے کہ ایک نازک طبع آدمی پر دوسرا شخص بلا اس بات کے کہ اوسکو چھوئے خواب بیداری کی حالت پیدا کرسکتا ہے اگر مقناطیس مصنوعی سے یہ حالت پیدا ہوسکتی ہے تو انسان کے ہات سے کیون نہو سکے جب کہ ہم جانتے ہین کہ جو جوہر مقناطیس مصنوعی مین ہے وہی جوہر انسان کے ہات مین ہے میری راے مین ریشن بیک صاحب کی تحقیقات سے بالکل یہ بات ثابت ہوگئی ہے کہ ایک قسم کی کیفیت عالم مین پھیلی ہوئی ہے جسکے ذریعے سے عمل مقناطیس روحانی کا اثر پیدا ہوتا ہے ریشن بیک صاحب نے جو تجربات مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور انسان کے ہات کے ذریعے سے کیے ہین اونکا مین نے متواتر اعادہ کیا ہے اور اونکی تجربات بالکل صحیح پائے ہین میری سوا اور لوگون نے بہی ریشن بیک صاحب کے تجربات کا اعادہ کیا ہے اور سب کا یہ بیان ہے کہ صاحب موصوف کے تجربات کو صحیح پایا اگر ہم تلاش رکھین تو اثر پذیر آدمی آسانی سے ملجاتے ہین اور ہم سمجھتے ہین کہ ہم کرسکتے ہین لیکن جو شخص ایسے تجربات کرنے چاہین اونکے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ ریشن بیک صاحب نے جو شرائط لکھے ہین اونکو ملحوظ رکھین روشنی اوڈایل کے دیکھنے کے واسطے یہ بات ضرور ہے کہ جس شخص پر تجربہ ہو اوسکی طبیعت بہت اثر پذیر اور نازک ہو اور کامل تاریکی مکان مین ہو اور معمول ایک گھنٹہ یا دو گھنٹے اوس مکان تاریک مین رہے جب یہ شرائط پوری ہون تو انسان کے ہات اور مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل مین سے بہی خوبصورتی کے ساتھ لمعات روشنی نکلتے ہوئے نظر آتے ہین اور جب معمول اور عامل دونون کمرے مین داخل ہوجاوین

تو نہایت ضعیف روشنی بہی اوس کمرے مین داخل نہین ہونی چاہیے یعنی
دروازے کے سوراخ مین سے ہلکی سے ہلکی روشنی دن کی یا شمع کی کمرے
کے اندر نہین پہونچنی چاہیے کوئی آدمی نہ کمرے کے اندر جاوے اور نہ کمرے
سے باہر آوے اسواسطے کہ اگر دروازہ کھولا جاوے تو جو تھوڑی سی روشنی بہی
دوسرے مکان مین سے آوے معمول کو فوراً اندہا کر دیتی ہے یعنی کبہی آدھے
گھنٹے اور کبہی ایک گھنٹے تک پھر اوسکو اوڈائل کی روشنی کی دیکھنے کی طاقت
نہین رہتی ہے تا وقتیکہ معمول کی طبیعت بدرجۂ اتم اثر پذیر نہ ہو اور ایسے معمول
شاذ و نادر ہوتے ہین ایک اور ضروری احتیاط یہ ہے کہ اور کوئی شخص معمول
کے قریب نہ ہو اگر مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی معمول کو نظر آرہی ہو تو
دیکھنے والا اگر اوسکے قریب چلا جاوے تو فوراً اوس روشنی کا نظر آنا موقوف
ہو جاتا ہے اسواسطے کہ حالت اوڈائل معمول و مقناطیس مین تغیر پیدا ہو جاتا ہے
اگر یہ سب احتیاطین نہین کیجاوین تو تجربہ مین خطا ہوگی ❊
اب مین دو باتون کا ذکر کرتا ہون جنکے سبب سے ریشن بیک صاحب کے
تجربات سے فائدہ نکلتا ہے اول یہ کہ جو فعل کیمیائی ہوتا ہے اوس مین سے
روشنی اوڈائل نکلتی ہے اور کیفیت اوڈائل پیدا ہوتی ہے اسواسطے مردہ
اجسام مین سے جب وہ گل جاتے ہین روشنی اوڈائل نکلتی ہے کیونکہ گل جانا
جسم کا ایک فعل کیمیائی ہے اور تنفس اور انہضام طعام مین بہی فعل کیمیائی ہوتا ہے
اس سبب سے نازک طبع آدمیون کو مُردون پر اور خصوصاً قبرون پر سے روشنی
نکلتی ہوئی نظر آتی ہے۔ ریشن بیک صاحب نے اپنی کتاب مین بہت سی مثالین
لکھی ہین اور علم سے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ وہم زائل ہو جاتا ہے یہ روشنی جو
معلوم ہوتی ہے اوس سے حقیقت مین کچھ اندیشہ نہین اور جو لوگ اونکو

دیکھتے ہین فقط اس سبب سے دیکھتے ہین کہ اونکی طبیعت نازک اور اثر پذیر ہوتی ہے
مین نے بہی ایسے اذکار بہت سُنے ہین اور قبرستان مین ایسی روشنی نکلتی ہوئی
اکثر لوگون کو نظر آتی ہے اور اوس زمانے کے اذکار سُنے ہین کہ جو زمانہ
تحقیقات ریشن بیک صاحب سے پیشتر تہا

دوسرے یہ کہ جسطرح مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی اوڈائل نکلتی ہے اسیطرح
زمین مین سے کہ عظیم مقناطیس ہے روشنی اوڈائل نکلتی ہے اور یہ روشنی زمین
کی بسبب عظم زمین کے سب لوگون کو نظر آتی ہے غالب ہے کہ جو لوگ
نازک طبع ہوتے ہین اونکو یہ روشنی زمین کی زیادہ نظر آتی ہے لیکن یہ بات ہے
تحقیق نہین دریافت ہوئی ہے یہ بات کہ زمین مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی
فقط قیاسی نہین ہے یہ بات بہت تجربات سے ثابت ہے ریشن بیک صاحب نے
ایک کرہ لوہے کا اتنا بڑا بنایا کہ اوسکا قطر دو یا تین فیٹ کا تہا اور ایک دوہرا
اوسکا بنایا ایک قطب سے دوسرے قطب تک یہ دوہرا تہا اس دوہرے کے
گرد اونہون نے ایک تار لپیٹا اور ایک کل کے ذریعہ سے ایک موج بجلی کی
اس تار مین گذار دی اس ترکیب سے یہ کرہ مقناطیس بن گیا بعد ازان اونہون نے
اس کرہ کو ایک تاریک کمرہ مین ہوا مین لٹکا دیا جن نازک طبع آدمیون نے
اوس کرہ کی طرف نظر کی اونکو اوس مین سے ایسی روشنی نکلتی ہوئی نظر آئی تہی
جیسے قدرتی اورا بوری ایلس اور اورا اسٹریلیس زمین کے قطبون پر
نظر آتے ہین ہر قطب پر ایک چوڑا حلقہ روشنی کا نظر آتا تہا شمال کی طرف
روشنی کا رنگ اودا تہا اور جنوب کی طرف سرخ رنگ زیادہ تہا لیکن سب رنگ
قوس و قزح کے رنگون کی طرح مخلوط تہے خط استوا پر ایک منطقہ روشنی کا

* زمین کی شمالی اور جنوبی قطبون کے اوپر بہت تیز روشنی نظر آیا کرتی ہے شمالی کو اورا بوری ایلس اور جنوبی کو اورا اسٹریلیس کہتے ہین

نمایاں تھا اور قطبین کے طرف سے امواج روشنی کی خط استوا کی طرف دوڑتی نظر آتی تھیں قطبین کی طرف کے حلقوں میں اور امواج روشنی میں رنگوں کی ایسی ترتیب تھی کہ جنوب کی طرف سرخی کی کثرت تھی اور اوسکے مقابل میں اودا رنگ زیادہ تھا مغرب کی طرف زرد رنگ کی زیادتی تھی اور اوسکے مقابلہ میں بھورا رنگ تھا یعنی کچھ بھی رنگ نہیں تھا اور بھورے رنگ کے قریب ایک دھاری سرخ رنگ کی نظر آتی تھی اور جس جگہ سرخ رنگ کی شدت تھی اوس جگہ سے فاصلے پر یہ دھاری نظر آتی تھی یہ سب دھاریاں رنگ کی آپس میں بہت نزاکت کے ساتھ مخلوط تھیں اور بتدریج اختلاف رنگ نمایاں ہوتا تھا یعنی کسی جگہ دو رنگ ایک معلوم ہوتے تھے پھر آگے بڑھ کر جدا جدا ہو جاتے تھے غرضکہ جیسے قوس وقزح کے رنگوں کی ترتیب ہوتی ہے ویسی ہی ترتیب نظر آتی تھی یعنی سرخ نارنجی زرد سبز اودا نیلا اور سب کے آخر سرخ اور بھورا الاسرخ اور نارنجی اور زرد رنگ میں جو فرق تھا وہ بتدریج نمایاں ہوتا تھا اور اس سبب سے جتنے متوسط رنگ تھے سب نظر آتے تھے لیکن فقط اتنی ہی بات نہیں تھی بلکہ ہوا میں قطبوں سے اوپر ایک شعلہ روشنی کا نظر آتا تھا اور شمال کی طرف اودا پن زیادہ اور جنوب کی طرف سرخی زیادہ نظر آتی تھی الا جتنے رنگ تھے سب نظر آتے تھے اور خط استوا کی طرف امواج روشنی مختلف رنگوں کی کودتی اور دوڑتی تھیں کبھی موج طویل اور کبھی قلیل ہوتی تھی غرضکہ جیسی قدرتی ارورا زمین کے قطب کے اوپر نظر آتی ہے اور ناظرین اوسکو دیکھکر حیران ہوتے ہیں ویسے ہی اس کرۂ آہنی مصنوعی کے قطب پر ارورا نظر آتی تھی یہ مصنوعی ارورا دنیا میں مرتبۂ اول ہی پیدا کیا گیا تھا اور اوسکے پیدا ہونے سے

اوس قیاس کو جس سے زمین کی قدرتی ارورا کو ظہور روشنی اوڈایل کا شمار کرتی ہیں ایک تقویت ہوتی ہے اتنی بات کہنی مناسب ہے کہ ارورا مین جوہر مقناطیسی موجود ہوتا ہے اور غالب ہے کہ سوزن مقناطیسی کو یہ ارورا کھینچے کیونکہ مقناطیس مصنوعی مین کیفیت اوڈایل اور مقناطیسی مشترک ہوتی ہے ابھی تک مین نے ایک قسم کے عمل کا ذکر نہین کیا ہے اور وہ یہ عمل ہے کہ عامل کو یہ قدرت ہے کہ بعض اشیا مین کیفیت مقناطیسی پیدا کردے مسمر صاحب نے بیان کیا تھا کہ پانی مین کیفیت مقناطیسی پیدا کر سکتے ہین لیکن لوگ اس بات پر ہنستے تھے لیکن اب ہر آدمی جسکو عمل مقناطیسی کا حال معلوم ہوتا ہے یہ بات جانتا ہے کہ پانی مین اسطرح اوڈایل بھرا جاسکتا ہے کہ جو معمول خواب مقناطیسی مین ہو اوسکو بلا علم اس بات کے کہ پانی پر یہ عمل کیا گیا ہے فوراً تمیز ہو جاتی ہے کہ اس پانی مین مقناطیسی اثر ہے بیان اس پانی کا اسطرح پر ہے کہ اوسکا مزا ایک خاص قسم کا ہوتا ہے جسکا بیان اچھی طرح نہین ہو سکتا اور جب وہ پانی پیا جاتا ہے تو ایک خاص قسم کی گرمی پینے والے کے جسم مین پیدا ہو جاتی ہے بعض معمول کہتے ہین کہ یہ پانی بالکل بے مزہ ہوتا ہے ایسا ہوتا ہے جیسا بارش کے پانی یا کشیدہ پانی مین کچھ مزا نہین ہوتا اور اگر پانی پر عمل مقناطیسی نہین کیا جائے تو جیسے اصلی پانی کے مزے مین ایک طرح کی تیزی پائی جاتی ہے ویسی ہی معمول کو بھی معلوم ہوتی ہے مقناطیسی پانی کا مجھکو اکثر تجربہ ہوا ہے اور جو بات مین نے اوپر بیان کی اوس مین کچھ شبہہ نہین ہے پانی مین کیفیت مقناطیسی دو طرح سے پیدا ہو سکتی ہے ایک ترکیب تو یہ ہے کہ ایک برتن مین پانی کو رکھکے اوس برتن کو دست چپ مین ہتھیلی پر رکھکر اوسکو انگلیون سے پکڑ لین اور دست راست کو برتن کے اوپر چکر دیتے رہین یا دست راست کی

انگلیون

اونگلیون کو پانی کی سطح کے قریب مگر ذرا اوپر سید ہا رکھین یا اسی طرح مقناطیسی
مصنوعی یا کرسٹل کو پانی کی سطح پر رکھین ریشن بیک صاحب نے ثابت
کیا ہے کہ جو لوگ نازک طبع ہین اگر اون پر حالت خواب مقناطیسی نہ بھی ہو
تب بہی وہ مقناطیسی پانی اور معمولی پانی مین تمیز کر سکتے ہین اثر مقناطیسی
اکثر تھوڑی دیر تک رکھتا ہے اگر اوڈایل پانی مین زیادہ بھرا گیا ہو تو کئی گھنٹون تک
اثر رہ سکتا ہے *

مین نے بچشم خود دیکھا ہے کہ جن لوگون پر عامل نے ترکیب معروف کسی خواب مقناطیسی
پیدا کیا ہے اونپر اکثر خواب مقناطیسی فقط بذریعہ مقناطیسی پانی کے واقع ہو جاتا ہے
مین نے یہ بھی دیکھا ہے کہ جن لوگون پر پہلے کبھی عمل مقناطیسی نہین کیا گیا ہے
لیکن اونکی طبیعت اثر پذیر عمل مذکور کی ہوتی ہے اونکو مقناطیسی پانی
پیتے ہی معمولی نیند جیسی روزمرہ انسان کو آتی ہے آجاتی ہے اور نیند نہایت
آسایش سے اور آرام سے آتی ہے ممکن ہے کہ بعض اون لوگون کو جنکو
مین نے دیکھا ہے حالت خواب مقناطیسی ہو لیکن چونکہ اون لوگون کی طبیعت
بیقرار تھی اور اونکو نیند نہین آتی تہی اور مطلب پانی کے پلانے سے یہ تھا
کہ اونکو نیند آجاوے اور اونکو نیند حقیقت مین آگئی تو کسی طرح کی آزمایش
اونکے اوپر نہین کی گئی کہ جس سے خواب مقناطیسی ہونیکا حال واضح ہوتا *
یہ کیفیت مقناطیسی فقط پانی ہی مین نہین بلکہ اور اشیا مین بھی پیدا ہو سکتی ہے
اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جب عامل خود نہین جا سکتا تو معمول کے پاس
کوئی شے کیفیت مقناطیسی سے بھر کر بھیجدیتا ہے اور اس چیز کے چھونے سے
معمول کو خواب مقناطیسی حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کو کوئی دہوکہ دینا چاہے
یعنی کوئی شے اوسکو ایسی دیجسمین کیفیت مقناطیسی بھری ہوئی نہین ہے

توجسطرح اوسکو مقناطیسی اور معمولی پانی کی تمیز ہوتی ہے اوسیطرح اس بات کی بہی تمیز ہو جاتی ہے کہ اس مین کیفیت مقناطیسی موجود نہین ہے اور دہوکہ نہین کہاتا ہے *

اب مین یہ ذکر کرتا ہون کہ یہ عقلی باتین عل مقناطیسی کے باب مین اوپر لکہی گئین ان سے حاصل کیا ہے - اول یہ بات کہنی ضرور ہے کہ کسی علم کی نسبت یہ اعتراض کرنا کہ فرض کیا کہ یہ باتین سب درست ہین ان سے فائدہ کیا ہے بیجا ہے ایسی کوئی شے خدائی مین نہین ہے کہ جسکا کسی نہ کسی وقت کچہ فائدہ ہو ممکن ہے کہ یہ علم کسی اور علم کی تحقیقات مین یا معاملات روزمرہ زندگی مین کارآمد ہو یہ بات ہم نہین کہہ سکتے ہین کہ کارآمد ہوگا اس کتاب کے آغاز مین بہت سی تمثیلین اس امر کی دی ہین چنانچہ ایک شے کلوروفورم کا بہی ذکر کیا ہے کہ ابتدا مین اصل فائدہ اس شے کا نہین معلوم تہا لیکن اب یہ فائدہ اوسکا روزانہ ہوتا ہے کہ اوسکو سونگہا کر مریض پر عمل جراحی اسطرح ہو سکتا ہے کہ اوسکو ذرا بہی تکلیف نہین ہوتی ہے سب آدمی جانتے ہین کہ علم تشریح طب مین فقط اسطرح سے فروغ کو پہونچا ہے کہ حیوانات کو مارکر اوسکے جسم کو چیرپہاڑکر دیکہا تو حقائق تشریح ثابت ہوئی لیکن ان جانورون کو مارنے مین اکثر لوگون کو ایسی کراہیت ہوتی تہی کہ بعض بعض مضبوط دل کے آدمی ہی اس علم کا تجربہ کیا کرتے تہے اب یہ بات ہے کہ کلوروفورم کے ذریعے سے ان جانورون کو اسطرح مار سکتے ہین کہ اونکو ذرا بہی تکلیف نہین ہوتی اور اگر فقط یہ خیال ہو کہ اونکی جان جاتی ہے تو غور کا مقام ہے کہ تحقیقات علمی کے واسطے جس سے ہزارون فوائد نکلتے ہین اونکی جان لینی اس بات سے بدرجہ بہتر ہے کہ فقط کہانے کے واسطے یا شکار کی تفریح کے واسطے اونکو جان سے مارین اب اون لوگونکو

جو علم کی تحقیقات کرنی چاہین جانورون کے مارنے مین کراہیت نہین ہوتی ہے
اسواسطے کہ کلوروفورم کے ذریعے سے یہ جانور اسطرح سے مارے جاتے ہین کہ نہ تڑپتے ہین
نہ چلاتے ہین نہ اونکو تکلیف ہوتی ہے اور اس سبب سے محقق کے جی مین اطمینان ہوتا
کہ مین سخت ظلم نہین کرتا ہون اور طبیعت کو جب اطمینان ہوتا ہے تو سب بات
آسانی سے حاصل ہو سکتی ہے یہ ایک دوسرا بڑا فائدہ کلوروفورم کے استعمال کا ہے
قطع نظر اس سے اور بھی بہت سے فوائد ہین ؛

علی ہذا القیاس اگر علم مقناطیس حیوانی کا آج تک کچھ فائدہ نہین معلوم ہوا تو ہمکو ایک
ترغیب ہونی چاہیے کہ تحقیقات کرکے اوسکے فائدون کو تلاش کرین اور معلوم کرین
کیونکہ جب تک کا حقہ سب باتین اور فروع ایک علم کے معلوم نہین ہوتین
تب تک اوسکے قواعد نہین معلوم ہو سکتے ہین چنانچہ جب تک لوگون نے کلوروفورم
کو سونگھا کر نہین دیکھا تھا تب تک اوسکا فائدہ نہین معلوم ہوا انتہا کہ نہایت بیہوشی کی
حالت اوسکے سونگھنے سے پیدا ہو جاتی ہے ؛

لیکن علم مقناطیسی در حقیقت بہت فوائد رکھتا ہے اور اوسکے بہت سے فائدے
معلوم ہین بہت سی بیماریان جو عروق سے متعلق ہین عمل مقناطیسی سے رفع ہو جاتی ہین
جو لوگ مرض بیداری رکھتے ہین یعنی جنکو اچھی طرح نیند نہین آتی اونکو عمل مقناطیسی
سے نیند بخوبی آجاتی ہے اور آرام حاصل ہوتا ہے اور عمل مذکور درد سر
رفع کرنے کے واسطے مستعمل ہے اور اور بیماریان بھی کہ مثل فالج مرگی عمل مقناطیسی
سے اکثر رفع ہوتی ہین مگر اس عمل کا فائدہ فقط یہی نہین ہے حفظان صحت مین
اس عمل کا بہت فائدہ ہے اور اگر یہ عمل متصل کیا جاوے تو امراض مزمنہ جو جسم
انسان مین جاگیر ہو جاتے ہین اوس سے بالکل رفع ہو جاتے ہین بلکہ بعض اوقات
ایسا ہوتا ہے کہ فقط ایک مرتبہ کے عمل کرنے سے خصوصاً در صورتیکہ خواب مقناطیسی

پیدا ہو جاوے بالکل بیماری رفع ہو جاتی ہے یہ بات تو سچ ہے کہ ہمیشہ ایسی شفا
وقتاً نہین ہو جاتی ہے لیکن صبر و استقلال سے ہمیشہ امراض ضرور رفع ہو جاتے ہین
بشرطیکہ اس قسم کے مرض نہون کہ جنکے زائل ہونے کی بالکل یاس ہو گئی ہو
بہت سی تمثیلین عمل مقناطیسی کے ذریعے سے بیماری کی رفع ہونے کی درج ہین
چنانچہ ڈاکٹر ایلیس صاحب نے ایک ناسور کا علاج فقط اس عمل سے کیا
اور وہ ناسور بالکل اچھا ہو گیا اور ان سب باتون کو ملحوظ رکھکر کہ اکثر آدمی
اپنے عمل کی نسبت مبالغہ کرتے ہین اور ایسی باتین لکھتے ہین جو شاید ہمیشہ
حقیقت مین واقع نہین ہوتین اس مین کسیطرح کا شبہہ نہین کہ اس عمل کا
فائدہ رفع امراض مین ضرور ہے اور ہر طبیب کو اوسکا استعمال ہونا چاہیے
ایک ایسے علاج کی لغویت تو ظاہر ہے جس کو یہ سمجھین کہ کل امراض کے
واسطے مفید ہو گا مین یہ نہین کہتا ہون کہ عمل مقناطیسی جملہ امراض کے واسطے
مفید ہے لیکن اگر جملہ امراض کے واسطے مفید نہو تو اکثر کے واسطے تو ضرور فائدہ
کرتا ہے اور بہر حال جتنے امراض کے واسطے مفید ہو اونکے واسطے تو اونکا استعمال
کرنا چاہیے خصوصاً اس صورت مین کہ اگر بالفرض کچھ فائدہ نہ کرے تو یہ بات تو
ضرور ہے کہ کسیطرح کا ضرر نہین کرتا ہے ؀

مین نے اکثر دیکھا ہے کہ حالانکہ عامل کو سوا ے مشاہدہ آثار عمل اور کچھ خواہش نہین
لیکن بسبب آثار عمل مین اس عمل کا فائدہ معمول کو ہو گیا ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ
عامل فقط مشاہدہ آثار عمل کے واسطے عمل کرتا ہے تو معمول اوس سے کہتا ہے کہ
جب سے یہ عمل میرے اوپر ہوا ہے تب سے فلانا مرض میرا رفع ہو گیا حالانکہ
عامل نے اس نیت سے عمل نہین کیا تھا اور عامل یہ بات سنکر متعجب اور
خوش ہوتا ہے اگر کوئی یہ کہے کہ یہ اثر فقط اس سبب سے ہوتا ہے کہ معمول کے

وہم پر کچھ فعل عمل کا ہو جاتا ہے تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ اگر حقیقت مین یہ اثر ہو تو اثر مذکور خیالی نہین بلکہ حقیقی ہوتا ہے اور ہمکو چاہیے کہ وہم کے فعل کی تحقیقات کرین اور جو کچھ تحقیقات کرنے سے حاصل ہو اوس سے فائدہ اوٹھائین اور کچھ بھلا کرین اس صورت مین یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ عمل مقناطیسی کا وہم پر غالباً بہت اثر ہوتا ہے اور شاید اس عمل سے بہتر اور کسی شئے کا وہم پر اثر نہین ہوتا ہے لیکن حقیقت یہ ہے کہ بہت صورتون مین وہم پر کچھ اثر نہین ہوتا اسواسطے کہ عامل وہم پر اثر پیدا کرنے کی طرف متوجہ ہی نہین ہوتا ہے کبھی ایسا ہوتا ہے کہ نہ عامل کو نہ معمول کو کچھ بھی خیال کسی مرض کے رفع کرنیکا ہوتا ہے اور جب اونکو معلوم ہوتا ہے کہ فلانا سخت مرض اثناء عمل مین رفع ہوگیا تو دونون حیران اور متعجب اور خوش ہوتے ہین ٭

مین چاہتا ہون کہ اطبا مرض جنون مین عمل مقناطیسی کا استعمال کرین اور نہ فقط اسواسطے کہ اس عمل سے اس مرض کا علاج ہو بلکہ اور کئی وجوہ ہین اسمین کچھ شک نہین ہے کہ جو لوگ مجنون ہوتے ہین اونکی طبیعت عمل مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے اس سبب سے اس بات کے دریافت ہونے سے کچھ تعجب نہین ہوتا ہے کہ اس عمل کے ذریعے سے مرض جنون کو شفا کلی ہوجاتی ہی فی زماننا فقط علاج جنون مین ہی ترقی نہین ہوئی ہے بلکہ مجنونون کی مدارات نسبت سابق بہتر ہوتی ہے وجہ اسکی یہ ہے کہ جب سے علم قیافہ مین ترقی ہوئی ہے تب سے مجنونون کے ساتھ اچھی طرح سلوک کیا جاتا ہے اب پاگل خانون مین مجنونونکے درشتی اور سختی اور زبردستی نہین کیجاتی ہے اور جو کچھ حواس مجنون کے ہنوز باختہ نہین ہوتے ہین اونکا لحاظ کرکے اونکے ساتھ سلوک کیا جاتا ہے نتیجہ اسکا یہ ہے کہ اگرچہ پاگل خانون مین جاکر خیالات افسردہ اور غمناک پیدا ہوتے ہین

لیکن اتنی خوشی بھی ہوتی ہے کہ اکثر مجنونون کو پاگل خانون مین اوتنی خوشی میسر نہین
جسکے وہ لائق ہین اور بعض اوقات اونکو اوتنی خوشی حاصل ہوتی ہے جو ہوشیار آدمیونکو
میسر نہین ہوتی ہے مین اس بات کو دیکھکر خوش ہون کہ یہ ترقی جو انتظام زندانہاے
مجنونان مین ہے اوسکو روزبروز فروغ ہے لیکن مجھے اعتقاد ہے کہ جب تک
عمل مقناطیسی پاگل خانون مین مستعمل نہ ہوگا تب تک ایسا اچھا علاج اور ایسا
اچھا سلوک اونکے ساتھ نہ ہوگا جیسا ضرور ہے اور مناسب ہے فی الحقیقت اس
بات مین کچھ شبہہ نہین کہ بعض اطبا کو جو بعض معمولون پر اختیار حاصل ہوتا ہے اوسکی وجہ
بھی ہے کہ ان مجنونون کی طبیعت اثر پذیر کیفیت مقناطیسی ہوتی ہے اور تلقین
اور حکم طبیب اون پر سحر کا اثر رکھتا ہے اگر لوگ اس بات کو عموماً جانین اور اس
بات کا لحاظ رکھین تو یقین ہے کہ بہت فائدہ ہو اور غالب ہے کہ جس مجنون کی
طبیعت تلقین اور حکم طبیب کی اثر پذیر ہوتی ہے اگر اوس پر عمل مقناطیسی
کیا جاوے تو اوسکے مرض کو بہت نفع ہوگا جتنا ہوشیار آدمیون پر عمل مقناطیسی
کا اثر ہوتا ہے اوتنا ہی بلکہ اوس سے زیادہ اس عمل کا مجنونون پر
اثر ہوتا ہے اور مجنونون پر زیادہ اثر ہونے کی غالباً یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ
جو کیفیت اوڈایل اونکے مزاج اور طبیعت مین ہے اوسکے وزن اور تقسیم مین
کچھ خلل آجاتا ہے اس قیاس کی صحت کا ایک یہ ثبوت ہے کہ چاند کا اثر جسمین
کیفیت اوڈایل بہت بھری ہوئی ہے مجنونون پر بہت ہوتا ہے ٭

لیکن اور بھی ایک وجہ اس بات کی ہے کہ علاج جنون مین عمل مقناطیسی کا استعمال
کسواسطے ضرور ہے وہ وجہ یہ ہے کہ جب علامات بیان کردہ اطبا کی تحقیقات کیجاتی
ہین تو دریافت ہوتا ہے کہ بہت مجنون آدمی فقط ایک خاص حالت مقناطیسی مین ہوتے ہین میری
مراد یہ ہے کہ جسطرح حالت مقناطیسی مین ایک وقوف جداگانہ وقوف معمولی سے علیحدہ

معمول کو حاصل ہوتا ہے اوسیطرح ایک علٰحدہ وقوت مجنون آدمیون کو حاصل
ہوتا ہے فرض کرو کہ ایک مرض خود بخود اتفاقیہ حالت پیوستہ مقناطیسی مین داخل ہو
ایسی حالت مین گو اوسکی آنکھین کھلی ہون اوسکو اپنی معمولی حالت کا کچھہ ہوش نہین
شاید حالت روشن اوس مریض کو حاصل ہے اور وہ اپنی ایک علٰحدہ دنیا مین
رہتا ہے اور سب طرح کا ہوش اوس دنیا کا رکھتا ہے لیکن جو لوگ اوسکے قریب
اور گرد و پیش ہین اون کی سمجھ مین ایسی حالت نہین آتی اوسکے مدرکات
اوسکو خود صحیح اور اصل معلوم ہوتے ہین لیکن اور لوگون کو فقط خواب کی باتین معلوم
ہوتی ہین مریض مذکور غائب یا مردہ دوستون کو دیکھتا ہے یا ایسے اشیا کو دیکھتا ہے جو
حقیقت مین تو موجود ہین لیکن فاصلے پر ہین جو اشیا اوسکے قریب ہین اونکا اوسکو
بالکل یا تھوڑا ہوش ہوتا ہے اور فقط اون اشخاص یا اشیا کے دیکھنے مین جو اوسکو
بسبب حالت روشن کے نظر آتے ہین مستغرق ہے بلکہ شاید نہایت خوش ہے
اور انجام کار شاید اوسکو حالت مسکوت مع انتقال حواس حاصل ہو جاتی ہے اور
عالم ارواح کے سکان سے باتین کرتا ہے اوسکی تو اید ہر یہ حالت ہے اور جو لوگ اوسکو
دیکھتے ہین اوسکے ہر ایک کلام کو ثبوت جنون سمجھتے ہین جب مجنونیت گردانی گئی تو
اوسکو ایک مکان مین بند کر دیتے ہین اور حقیقت حال کا جو شبہہ بھی کسیکو نہین ہوتا
تو اوسکی حالت مستقل ہو جاتی ہے اور شاید اسی حالت مین وہ مر جاتا ہے لیکن
مین پوچھتا ہون کہ کیا حقیقت مین یہ آدمی مجنون ہے ایک معنی مین تو اسکا
جواب یہ ہے کہ ہان بیشک مجنون ہے اسواسطے کہ یہ دنیا جسنے اسکے قابل
نہین ہے لیکن اور معنی مین مین کہتا ہون کہ وہ ہرگز مجنون نہین ہے کیا معنی
کہ اوسکے قواے نفسانی مین کچھہ ہرج نہین اور یہ شخص فقط ایک خواب کی حالت مین
ہے مگر اس خواب مین اصل اشیا دیکھتا ہے اور اون اشیا کے دیکھنے کی

وجہ یہ ہے کہ اوسکی کیفیت اوڈایل تیز ہوتی ہے اب اگر فرض کیا جاوے
کہ یہ حالت کسی شخص پر واقع ہو تو عقل اس بات کی مقتضی ہے کہ علاج عمل مقناطیسی
سے وقوف اصلی اوسکو پھر حاصل ہوسکیگا بڑی علامت یہ ہے کہ دماغ پر
کیفیت اوڈایل کا ایسا اثر ہوتا ہے کہ حواس ظاہری کے جو آثار ہوتے ہین
وہ مغلوب ہو جاتے ہین خط آیندہ مین مین اس اثر کیفیت اوڈایل کا مفصل ذکر
کرونگا اب تحقیقات طلب یہ بات ہے کہ کیا یہ تیزی اوڈایل عمل مقناطیسی روحانی
سے دور نہین ہوسکتی یہ بات اوس وقت تک نہین حاصل ہوسکتی ہے
جب تک کہ حقیقت حال کی معلوم نہ ہو اور عمل مقناطیسی کا تجربہ نہ کیا جاوے
یہ بات جو مین نے لکھی کہ اکثر آدمی بلا استفسار حقیقت مرض مجنون متصور ہو کر
مکان مین بند کیے جاتے ہین اور اچھی طرح عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اونکا علاج
نہین ہوتا کچھ وہمی نہین ہے مین نے ایک عورت کا ذکر سنا ہے کہ اوسکے رشتہ دار
اوسکو مجنون سمجھتے تھے لیکن اتفاق سے اصل حقیقت اوسکے مرض کی دریافت ہوگئی
اور جس مکان مین اوسے بند کیا تھا وہان سے نکال کر اوسکو اوسکے گھر
بھیجدیا اور لوگون نے سمجھا کہ وہ اچھی ہوگئی جب تک وہ بیمار رہی تو اوسکا
کلام معقول تھا اور اوسکی فہم اچھی معلوم ہوتی تھی فقط بعض بعض باتون مین
کچھ خبط معلوم ہوتا تھا جب وہ گھر مین پہونچی تو جو کچھ باتین حالت بیماری مین
واقع ہوئی تھین اونکا اوسکو بالکل ہوش تھا اور ایک شخص سے جسکو حالت
بیماری مین اوسکو واقفیت ہوئی تھی اوسنے شادی کا وعدہ کیا بعد اسکے اوسکو
ایک بیماری تپ کی قسم کی پیدا ہوئی اور جب اوس بیماری سے اوسکو شفا ہوئی
تو نہ اوسکو اپنے جنون کی حالت کا کچھ ہوش رہا نہ اوس شخص کا کچھ ہوش رہا
جس سے اوسنے شادی کا وعدہ کیا تھا جب یہ شخص اوسکے پاس آیا

تو اوس سے اسطرح پیش آئی جیسے محض بیگانہ سے پیش آتے ہین بات حقیقت مین یہ ہے کہ اب شفاے کلی اوسکو حاصل تھی اور جیسی وہ حالت جنون سے پہلے تھی ویسی ہی ہوگئی تھی مجکو ضرور یہ خیال ہوتا ہے کہ جب وہ مکان مین بند تھی تو وہ ایک خاص حالت مقناطیسی مین تھی یعنی ایسی حالت مین جسکا مین نے اوپر ذکر کیا ہے اور پہلے جو کچھ اوسکو شفا ہوئی تھی وہ حقیقت مین شفاے کلی نہین تھی اسواسطے کہ اوسحالت مقناطیسی کا اوسکو کچھ ہوش نہ تھا لیکن جب اوسکو ایک اور بیماری ہوئی جس سے اوسکے عروق پر ایک صدمہ پہونچا اور اوس بیماری سے اوسکو شفا ہوئی تو حقیقت مین شفاے کامل اوسکو حاصل ہوئی کیا کچھ تعجب کی بات ہے کہ اگر اوسوقت جب اوسکو مکان مین بند کیا تھا اوسکا علاج عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے کیا جاتا تو ایسی ہی شفا اوسکو حاصل ہوتی ؛

مین ایک اچھے شریف آدمی کو جانتا ہون جسکی طبیعت چند سال ہوئے بہت زیادہ کیفیت اوڈایل و کیفیت مقناطیسی کی اثرپذیر تھی ایک دفعہ قریب تھا کہ یہ شخص مجنون متصور ہوکر بند کر دیا جاتا۔ لیکن خوبی قسمت سے اوسکے رشتہ دار اور دوست نیکبخت اور عقلمند آدمی تھے اوسکا علاج عمل مقناطیسی سے کیا گیا اور اوسکو بہت فائدہ ہوا آجکل اوسکی طبیعت کو ذرا ایسی مضبوطی ہوگئی ہے کہ اوسکے رشتہ دارون اور آشناؤن کو کچھ اندیشہ اوسکی طرف سے نہین ہے اگر اوسکو مکان مین بند کیا جاتا اور عمل مقناطیسی سے اوسکا علاج نہین کیا جاتا تو غالب ہے کہ ابتک وہ کسی پاگل خانہ مین ہوتا حالانکہ سواے اس بات کہ اوسکی طبیعت پر کیفیت مقناطیسی یا اوڈایل کا بہت تیز اثر ہوتا تھا اور کسیطرح کی علامت مجنونیت کی اوس مین نہ تھی ایک اور شخص کو بھی جانتا ہون جسکی طبیعت کیفیت اوڈایل کی اس درجہ پر اثرپذیر ہے کہ اگر کوئی شخص اوسکے قریب جا و

تو اوسکو بہت تکلیف ہوتی ہے حالانکہ حالت جنون سے وہ اتنا دور ہے کہ
اوسکی عقل اعلیٰ درجہ کی ہے اور وہ بخوبی واقف ہے کہ یہ آثار جو اوسپر نمایان
ہوتے ہین کس سبب سے ہوتے ہین اس شخص نے مجسے اکثر کہا ہے کہ اگر مین حال
اپنی طبیعت کا نہ جانتا تو مین بعض اوقات اپنے آپ کو آپ دیوانہ سمجھتا ✦
جو اذکار مین نے مجنون آدمیون کے سُنے ہین اون مین یہ بات مین نے اکثر
سُنی ہے کہ دیکھیے وہ غائب اور مردہ آدمیون اور شخصون سے باتین کرتا ہے اور
کیا علامت جنون کی ہوتی ہے شاید بعض صورتون مین یہ امر جنون کی علامت ہو
لیکن اگر میری راے مین یہ بات ہے کہ جسطرح حالت سکوت مع انتقال حواس
حالت مقناطیسی مین پیدا ہوتی ہے اور معمول روحانیات سے باتین کرتا ہے
اسیطرح خود بخود بھی ایسی حالت سکوت مع انتقال حواس واقع ہو جاتی ہے
اور مدت تک قائم رہتی ہے حالانکہ حواس باطنی مین ایسے شخص کے کچھ فرق نہین
آتا ہی پس یہ بات بہت ضرور ہے کہ اطبا عمل مقناطیسی کے جملہ فروع سے واقف ہون
پس میری نصیحت اطبا کے واسطے یہی ہے کہ جہان تک ہوسکے اگر اور کسی نیت سے
نہین تو فقط واقفیت کی نیت سے علم مقناطیسی کو حاصل کرین اور یقین ہے کہ ہر چند
اونکو ایسی امید نہ ہو معلوم ہوگا کہ کسی نہ کسی مریض کو اس عمل سے فائدہ ہوا ہے
اگر ایسا ہو تو پھر وہ علاج امراض کے واسطے اس عمل کا استعمال کرینگے اور
اگرچہ تاوقتیکہ جملہ کیفیات اس علم کی معلوم نہ ہون تب تک جملہ فوائد کے معلوم
ہونے کی امید نہین ہوسکتی الا بہر حال جہان اور علاج سے فائدہ نہ ہو وہان تو
اس عمل کا استعمال ضرور کرنا چاہیے جتنا اسکا عمل زیادہ ہوگا اوتنی ہی اس علم
سے زیادہ واقفیت ہوگی اور اوتنے ہی اوسکے فوائد معلوم ہونگے ✦
اور جو فوائد اس علم کے ہین اونکی نسبت مین بہت کچھ نہین کہہ سکتا ہون لیکن

میرے خیال مین یہ بات آتی ہے کہ یہ علم اسواسطے بہت کار آمد ہو سکیگا کہ جو تعلق نفس ناطقہ اور جسم مین ہے اوسکو دریافت کرین اور جن قواعد پہ قوت متصرفہ کا فعل ہوتا ہے اون قواعد کے بلکہ حقیقت نفس ناطقہ کے تحقیق کرنے مین کارآمد ہوگا بعض حکما کا تو یہ قول ہے کہ قوت متخیلہ یا متصرفہ فقط دماغ کے فعل کا ایک فطری نتیجہ ہے اور بعض کا یہ قول ہے کہ نفس ناطقہ ایک علٰحدہ اور جدا چیز ہے جو دماغ کو بطور آلہ اپنے فعل کے کام مین لاتا ہے کوئی قول اون مین سے درست ہو مجھکو شک نہین ہے کہ جو آثار دماغی عمل مقناطیسی کے سبب سے ظہور مین آتے ہین اونکے مشاہدے سے اور مطالعہ سے قواعد قوت متخیلہ اور مدرکہ اور دیگر حواس باطنی کے اچھی طرح معلوم ہونگے مثلاً بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ جو قوت دماغی یا حس باطنی مثل قوت متخیلہ و قوت حافظہ و قوت مدرکہ کسی وقت فعل کرے بلکہ فعل عصبانی اور ہر فعل دماغ کی صورت مین ٹہیک ٹہیک بتا دیتے ہین کہ فلانا جزو دماغ کا چل رہا ہے بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ فعل کیوقت جو جو تغیر حیثیت جسمی دماغ مین ہوتا ہے وہ تغیرات بتا دیتے ہین پس اس بات مین شک نہین ہو سکتا ہے کہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے بہت عمدہ باتین نفس ناطقہ کی نسبت دریافت ہو سکتی ہین مین پہلے لکھ چکا ہون کہ حقیقت نفس ناطقہ اور حقیقت مادہ کی تحقیقات ایسی ہے کہ انسان کی عقل سے باہر ہے لیکن اگرچہ حقیقت دریافت نہو سکے جو قواعد ایسے ہین جنکے بموجب آپس مین روح اور مادہ مین تعلق ہے وہ تو دریافت ہونے کے قابل ضرور ہین پس اگرچہ ہم قبول کرتے ہین کہ ہمکو حقیقت نفس ناطقہ کی نہین معلوم ہے اور کبھی معلوم نہوگی الا ہمکو چاہیے کہ جو وسائل ہمارے اختیار مین ہین اونکے ذریعے سے قواعد فعل نفس ناطقہ تو دریافت کرین۔

فائب بینی اور شرکت خیال کے فوائد جاننے بہت آسان بات ہے یہ آثار

عمل مقناطیسی بعید اور غائب دوستون اور رشتہ دارون کی خبر حاصل کرنیکو واسطے
کام مین آسکتے ہین بلکہ روزانہ اسطرح کام مین آتے ہین ان آثار سے یہ بہی فائدہ
نکل سکتا ہے بلکہ روزانہ نکلتا ہے کہ مال مسروقہ یا کاغذات گم شدہ کی خبر حاصل کرین
حصئہ دوم مین کچہہ تمثیلین اس حال کی دیجاوینگی مین اوپر کہہ چکا ہون کہ معمول کو
جو قدرت غائب بینی کی حاصل ہوتی ہے اوسکے ذریعے سے مشتبہ احوال تواریخ کے
صاف ہوسکتے ہین گھونگون کے ذریعے سے جو خبررسانی کا ذکر اوپر کیا گیا ہے
اوس سے شرکت حس کا فائدہ عیان ہے اور مین یہ بہی بیان کرچکا ہون کہ
جب معمول پر حالت روشن ہوتی ہے تو وہ لوگون کے جسم کے اندر کا حال
بتا سکتا ہے اور اس سبب سے اطبا کو علاج امراض مین بہت فائدہ ہوتا ہے
ابھی اس علم کو فرنگستان مین اچھا فروغ نہین ہے اسواسطے جو اوسکے فوائد ہین
وہ بہی شائع اچھی طرح نہین ہوئے ہین الآ جون جون اس علم کو فروغ ہوتا جاویگا
اوتنے ہی اوسکے فوائد معلوم ہوتے جاوینگے اور دنیا کو اوس سے نفع ہوگا ۞
ایک بڑے فائدہ کا اس علم کے مین نے ابھی ذکر نہین کیا ہے اس علم سے
بہت سی باتین ایسی حل ہوسکتی ہین جنکو جاہل لوگ اعجاز اور اس دنیا کی
باتون سے باہر سمجہتے تھے اور چونکہ اصل حال اونکا فقط خاص خاص آدمیون پر
مثل ساحرون اور نجومیون اور اطبا کے معلوم تہا اور یہ لوگ اپنے علم کو نمایان
نہین کرتے تھے اور بلکہ بعض اون مین سے شاید یہ سمجہتے تھے کہ ہمکو ایسی قدرتین
حاصل ہین جو اس دنیا کے ضابطہ سے باہر ہین اسواسطے اونکا نام سحر اور جادو رکہا گیا
بہت طرح کا سحر اور جادو اور فال بینی اس ذیل مین داخل ہوتا ہے اور جتنا ہمکو
علم مقناطیسی روحانی مین زیادہ دخل ہوتا جاویگا اوتنا ہی ہمکو معلوم ہوتا جاویگا کہ
یہ سب باتین جو سحر مین داخل ہین حقیقت مین اونکے وقوع کی وجہ قدرتی ہے

اور کسی نہ کسی اثر عمل مقناطیسی مین نمایان ہوتے ہین بت پرستون کے شوالون مین علاج امراض فال بینی اور فال گوئی سے مشترک تھا اور ان دونون باتون کے مشترک ہونے کا تمام عالم کو اعتقاد تھا مین نے اوپر ایک اثر عمل مقناطیسی کا یہ بیان کیا ہے کہ معمول کو ملکہ غائب بینی اور پیشین گوئی کا حاصل ہوتا ہے پس یہ بات آسانی سے خیال مین آتی ہے کہ مجاور معبدون کے اس عمل کے اثر سے واقف تھے اور عورتون پر یہ عمل اکثر کیا کرتے تھے اسواسطے کہ مستورات پر عمل مقناطیسی جلد ہو جاتا ہے اور جب یہ عمل یون ہو جاتا تھا تو حالت روشن اور غائب بینی کی حالت اون پر واقع ہو جاتی تھی جس عورت پر عمل کرتے تھے اوسکو ایک چوکی پہ بٹھا دیتے تھے شاید اس چوکی مین کچھ کیفیت مقناطیسی بھر دیتے ہون اور اوسکو دھونی دیکر اور شاید ہاتون سے اور نظر سے عمل کر کے جب اوس پر حالت مقناطیسی خوب طاری ہو جاتی تھی تو اوس سے حال دریافت کرتے تھے اور اوسوقت یہ عورت مریضون کی بیماری کا حال اور جو باتین آیندہ ہونی والی ہوتی تھین اونکا حال بتا دیتی تھی البتہ جب حقیقت مین حالت روشن نہین پیدا ہوتی تھی تو فریب کیا کرتے تھے لیکن یہ بات قیاس مین نہین آتی کہ تا وقتیکہ کچھ نہ کچھ بنیاد نہ تھی تب تک ایک عالم کو ایسی فال گوئی اور پیشین گوئی مین کیونکر اعتقاد ہو سکتا تھا ✤

اس مین شک نہین کہ یونان اور مصر اور ہندوستان کے شوالون کے پنڈون کو اس علم سے واقفیت تھی اور یہ لوگ اور لوگون سے اس علم کو پوشیدہ رکھتے تھے اور اوسکی بہت احتیاط کرتے تھے یہ بات تو تحقیق ہے کہ مصر کے پنڈون کو علوم طبعی مثل نجوم و ہیئت و طب وغیرہ مین اچھا دخل تھا اور ابتدا مین یونان کے لوگ اون سے جا کر یہ علم سیکھا کرتے تھے اور چونکہ آثار مقناطیس روحانی خود بخود

اکثر واقع ہوتے ہین ایسے ذکی آدمی جیسے مصر کے پنڈے تھے اس علم سے
نا واقف نہ ہونگے ظاہر ہے کہ جب کبھی کسی شخص پر خود بخود ایسی حالت غائب بینی کی
نمایان ہو جاتی تھی اور یہ شخص بسبب اس قدرت کے غائب اشخاص اور اشیا کا
حال بتاتا تھا اور جو کچھ امور آئندہ ہونے والے تھے اونکا واقع ہونا پہلے ہی
بتا دیتا تھا تو عوام الناس ضرور سمجھتے تھے کہ اسکو دیوتاؤن کا اشٹ ہے
حالانکہ پنڈون کو جو علم و فضل مین اچھی دستگاہ رکھتے تھے اصل کیفیت معلوم
ہو جاتی تھی اور اصل حال دریافت کرنے کے سبب سے وہ ایسی حالت مصنوعی
پیدا کر سکتے تھے اور پھر اوس سے فائدہ اوٹھاتے تھے اور اس عمل کا کر لینا
آسان تھا اسواسطے کہ تحقیقاً ثابت ہے کہ کوئی آدمی ایسا نہین جس پر عمل
مقناطیسی نہو سکے ان پنڈون نے حرفت چہ کر رکھی تھی کہ سواے اپنی قوم کے
اور کسی فرقے کو یہ علم نہ سکھاتے تھے نہ سیکھنے دیتے تھے بلکہ اس علم مین دستگاہ
حاصل کرنے کے واسطے اگر کوئی کوشش کرنی چاہتا تھا تو اوسکو مجرم قرار دیتے تھے
مین نے سامان ایک کتاب کے لکھنے کا جمع کیا تھا جس مین زمانہ قدیم کے
تمام سحر و جادو کا حال لکھنا منظور تھا اوس کتاب مین مین ثابت کر دیتا کہ جتنا
سحر اور جادو متقدمین کیا کرتے تھے سب عمل مقناطیسی کے آثار مین سے تھا
لیکن ابھی تک مجھکو اوس کتاب کے لکھنے کی فرصت اچھی نہین ملی اور اب
مین نے سنا ہے کہ ایک اور شخص جسکو اس علم مین مجھسے بہت زیادہ دستگاہ ہے
ایسی کتاب لکھتے ہین اسواسطے مین نے اوس کتاب کے لکھنے کا ارادہ ترک کر دیا
اب مین مکرر کہتا ہون کہ جتنی باتین سحر اور جادو اور فال گوئی کی ہین سب اون
اصول علم مقناطیسی سے حل ہو سکتے ہین جنکا مین نے سلسلہ وار اس کتاب مین
ذکر کیا ہے چنانچہ مین اوپر لکھ چکا ہون کہ پیشین گوئی اور فال گوئی جو مصر اور

ہندوستان کے شوالون مین ہوتے تھے وہ سب غائب بینی پر موقوف تھے مصر مین اب تک اس قسم کی فال گوئی اور پیشین گوئی ہوتی ہے اور مریض کی بیماری کا حال بتایا جاتا ہے ۔

آئینہ جادو اور کرسٹل جادو کے باب مین جو کچھ لکھا ہوا ہے اون سب باتون کی یہی وجہ ہے ایک صاحب نے ایک کتاب لکھی ہے جس مین اونھون نے سحر زمانۂ متقدمین کا سب اسرار لکھا ہے اس کتاب کے برآمد ہونے کی بیماری دنیا کو فرنگستان مین انتظار ہے اور مین آئینہ جادو کا بھی صاحب موصوف نے حال لکھا ہے بہت سے کرسٹل جادو اب موجود ہین اور اونکی نسبت تحقیقات ہو رہی ہے اور یقین کامل ہے کہ اس تحقیقات سے حقائق علمی نمایان ہونگے ۔

دنیا مین لوگون کو جادو کا اعتقاد ہے اور یہ اعتقاد ہے کہ بعض آدمی بالکل غائب ہو جاتے ہین یا جس جانور کی شکل چاہین بن جاتے ہین یا ہوا مین جہان چاہین سفر کر سکتے ہین یا چاہین تو روحانیات سے کلام کر سکتے ہین یہ سب باتین عمل طلسمی سے پیدا ہو سکتی ہین چنانچہ لیوس صاحب اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کو خفیہ اس کے سامنے کھڑے ہوئے ہین لیکن جس شخص پر وہ عمل کرتے ہین گو وہ حالت ہوش مین ہو لیکن اوسکو ہرگز نظر نہین آتے یا اونکی مرضی کے بموجب معمول کو کوئی جانور نظر آتے ہین روحانیات سے کلام کرنا حالت سکوت اعلی عمل طلسمی سے حاصل ہوتا ہے یہ بات مشہور ہے کہ بہت سے جادوگرون پر زمانۂ قدیم مین جادو کا جرم رکھا گیا اور اونھون نے جادوگری سے انکار کیا اور اگرچہ اونکی جانین تلف ہوئین لیکن وہ جادو سے انکار کرتے رہے الا جو واقعات اونکی نسبت بیان کیے جاتے تھے اونکا اقرار کرتے تھے لیکن یہ کہتے تھے کہ یہ باتین جادوگری نہین ہین اور ان واقعات کا اقرار وہ اسواسطے کرتے تھے کہ حقیقت مین وہ

واقعات صحیح ہوسکتے تہے جوکچہ جہل اور وہم اس معاملہ مین ہے علم مقناطیس و حیوانی سے بالکل رفع ہوجاویگا اور جب لوگ دیکہین گے کہ جوکچہ باتین واقع ہوتی ہین در حقیقت اونکے وقوع کے قدرتی بواعث ہین تو وہم اور جہل لابد زائل ہوجاویگا ❊

علم مقناطیسی کے سبب سے ایک اور معاملہ مین جہل رفع ہوگیا ہے یعنی لوگون کو جو صورتین اور ہیئتین نظر آتی ہین اونکا سبب معلوم ہوگیا ہے فی زماننا اس بات مین شک نہین ہے کہ بعض اوقات جو ہیئتین حالت روشن یعنی حالت غائب بینی کے سبب سے جو خود بخود واقع ہوتی ہے نظر آتی ہین حالت روشن کے سبب سے غائب آدمی مجسم نظر آتے ہین بلکہ جوکچہ اوسوقت کام کرتے ہون وہ کام کرتے ہوئے نظر آتے ہین کبہی ایسا ہوتا ہے کہ جی مین خیال آجانے کے سبب سے مردہ آدمی ایسا ہی نظر آتا ہے کہ گویا مجسم اور زندہ موجود ہے ایک اور قسم کی ہوائی صورتین فقط بسبب روشنی او ڈایل قبور کے نظر آتی ہین اکثر ایک جسم روشنی کا مثل بلندی قد آدمی کے نظر آتا ہے لیکن کچہ شکل اعضا اوس مین نہین ہوتی لیکن یہ بات آسانی سے خیال مین آتی ہے کہ جب کوئی آدمی اوس روشنی کو دیکہکر خوف کہا جاتا ہے تو خوف کے سبب سے اوس روشنی مین آدمی کی سی شکل نظر آنے لگتی ہے اور ریشن بیک صاحب کا یہ قول ہے کہ بہوتون کے نظر آنے کی وجہ یہی ہے اور بہوتون کی ہیئت اکثر سفید رنگ کی نظر آتی ہے ریشن بیک صاحب نے لکہا ہے کہ ایک باغ مین ایک لڑکے نے ایک جگہ ایک عورت کی ہیئت دیکہی کہ ایک ہاتہ اوسکا اوسکے سینہ پر رکہا ہوا تہا اور دوسرا ہات ایک پہلو کی طرف لٹک رہا تہا جسوقت اوس جگہ کو کہودا تو ایک لاش کی علامتین ہاں پائی گئی جو زمین مین دبی ہوئی تہی اور عند التحقیقات معلوم ہوا کہ ایک موسم باغ مین کئی سال پیشتر ایک عورت مرگئی تہی اور اوس جگہ دفن ہوئی تہی

جب وہ لڑکا اوس شکل کو دیکھہ رہا تھا تو اوس سے مکرر سہ کرر دریافت کیا گیا او
وہ کہتا تہا کہ مین اپنے روبرو اوس شکل کو دیکھہ رہا ہون میرے نزدیک اس شکل کا
بہ ہیئت انسان دیکھنا اوس لڑکے کا کچھہ وہم یا خیال ہی نہین تہا غالب ہی کہ تحقیقات
مزید علم مقناطیسی سے یہ بات ثابت ہو کہ جو روشنی اوڈ ایل انسان کی لاش مین سے
نکلتی ہے اوس روشنی کی ہیئت بالکل اوس جسم کی شکل کی سی ہوتی ہے ❊
لیکن اگرچہ بعض شکلون کا نظر آنا بیان مندرجۂ بالا سے حل ہوسکتا ہے الا جملہ
ہیئتون کے نظر آنے کی یہ وجہ صادق نہین بہت اذکار ایسے ہین کہ ایک دو جاہل
آدمیون نے نہین بلکہ دو یا تین خواندہ اور تربیت یافتہ آدمیون نے کسی مرے ہوئے یا مردہ آدمی
کی شکل بہ ہیئت مجسم اور ذاتی رنگ اور نقش و نگار مین دیکھی ہے اسطرح نہین دیکھی کہ
فقط ایک تاریک سی روشنی نظر آگئی ہو بلکہ بعض اوقات ان شکلون نے کسی خاص
مطلب سے کلام بہی کیا ہے کہ تمثیلین اس قسم کی حصہ دوم مین لکھی جاوینگی حصہ دوم
مین یہ بہی ذکر کیا جاویگا کہ بہت سے جوان آدمی ایک میز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے
اون سب کو ایک آدمی کی شکل نظر آئی اور ایک شخص ان آدمیون مین سے جو
بیٹھے تھے ایسا تھا کہ اوسنے کبھی اوس شخص کو جسکی شکل نظر آئی تھی نہین دیکھا تھا
ایسے مشاہدات کے وجوہ فقط اوس صورت مین حل ہوسکین گے کہ جب علم مقناطیسی کو
زیادہ فروغ ہو اور اس علم کی ہر فرع مین دستگاہ اچھی حاصل ہو میری رای اسطرف
متوجہ ہے کہ علم مقناطیسی سے ایک کنجی ایسی شکلون کے نظر آنے کی وجہ کی
انکشاف کے واسطے میسر ہو جاوے کہ بعض اوقات بسبب وقف ہونے عروق بصری
ہوائی صورتین نظر آنے لگتی ہین ❊
اس مین شک نہین معلوم ہوتا کہ بصارت دوگانہ بہی عمل کیفیت مقناطیسی سے
پیدا ہوتی ہے یعنی کبہی حالت روشن خود بخود واقع ہو جاتی ہے اس سبب سے

اس طرح کی بصارت پیدا ہوتی ہے بصارت دوگانہ سے مراد ہے کہ ایک آدمی بیٹھا ہوا ہوش مین باتین کر رہا ہے اور بیدار ہے بیٹھے بیٹھے مثلاً وہ کہنے لگتا ہے کہ فلانا شخص فلانے روز آویگا وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ جب وہ حالت ہوش مین ہے مگر ایک جدا حالت روشن اوسپر واقع ہو جاتی ہے اور اس حالت روشن کے سبب سے وہ مسافر کو راہ مین کہین فاصلے پہ سفر کرتے ہوئے دیکھتا ہے اور بطور پیشین گوئی اوسکی شکل اور آنے کا دن بتا دیتا ہے مجکو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ بعض آدمیون پہ بسبب زیادہ تعمق فکر کے اسطرح کی حالت روشن واقع ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ اوسکو نظر آنے لگتے ہین جنکو وہ جانتا بھی نہین ہے چنانچہ ایک شخص نے جس پہ ایسی حالت اکثر واقع ہو جاتی تھی مجکو بہت فاصلہ سے اسطرح دیکھا تھا اگرچہ اوسنے مجھے پہلے کبھی نہین دیکھا تھا بلکہ فقط ایک شخص سے کہ اوس آدمی نے بھی مجھے اوسوقت تک کبھی نہین دیکھا تھا میرا ذکر سنا تھا یہ تو مین ذکر کر چکا ہون کہ حالت خواب مقناطیسی مین اسطرح کی غائب بینی حاصل ہو جاتی ہے اور تعجب کے لائق یہ بات ہے کہ بلا حالت خواب مقناطیسی حالت ہوش مین بھی بعض آدمیون کو ایسی بصارت حاصل ہوتی ہے ؛

جس مقام پہ مین نے حالت روشن کا ذکر کیا تھا وہان مین نے یہ حال مفصل نہین لکھا تھا کہ میجر بکلی صاحب اپنے معمولون سے بلا اسکے کہ اون پر حالت خواب واقع ہو حالت ہوش اور بیداری مین اون سے صندوق مین مقفل رکھے ہوئے کاغذات ایسے پڑھوا دیتے ہین کہ جن کاغذات کے مضمون سے کوئی شخص موجودگان مین سے واقف نہین ہوتا میجر بکلی صاحب نے ۸۹ خواندہ اور ناخواندہ آدمیون پہ اسطرح کا عمل کیا ہے حصۂ دوم مین میجر بکلی صاحب کے بعض بعض معمولون کا ذکر کیا جاویگا اور آگے بڑھکر اوس ترکیب عمل کا بھی ذکر کیا جاویگا

جس ترکیب سے میجر بکلی صاحب یہ آثار پیدا کرتے ہین ٭

اس بصارت دوگانہ کا فعل واقعات آیندہ کی نسبت بھی ہوتا ہے ملک اسکاٹلنڈ کے پہاڑ کے ملک مین ایک پیشین گوئی مدت سے چلی آتی تھی اور سب کو اوسپین اعتقاد تھا کہ رئیس سیفرنیہ کی نسل ذکور ایک ایسے شخص پر آکر ختم ہو جاوے گی جو بہرا اور گونگا ہوگا جو سب سے پہلا رئیس تھا اوسکو مین نے دیکھا کہ اچھی طرح کلام نہین کرسکتا تھا اور مفلوج تھا حالانکہ اوائل عمر مین یہ شخص بہت لائق تھا اور کسیطرح کا مرض اوسکو لاحق نہین تھا اس رئیس کے کئی بیٹے تھے لیکن سب اوسکی حیات مین مر گئے تھے اور اب وہ خاندان بالکل نابود ہو گیا ہے مجکو یہ معلوم نہین ہے کہ یہ پیشین گوئی کتنی مدت سے مشہور تھی لیکن مین اتنی بات جانتا ہون کہ جب وہ واقع ہوا جس کی نسبت یہ پیشین گوئی تھی اوس کے واقع ہونے سے بہت پہلے سے مشہور تھی اور لطف یہ ہے کہ جس شخص نے اس خاندان کی نسبت یہ پیشین گوئی کی تھی اوسنے یہ پیشین گوئی بھی کی تھی کہ بعض اور خاندان کے رئیسون کی طبائع مین بھی اوسی زمانہ مین خاص آثار پیدا ہونگے چنانچہ یہ بھی جسطرح بیان کیا گیا تھا اوسیطرح ہوا اور ایک میرے دوست نے بیان کیا ہے کہ ایک بار جب مین اوس مقام کو گیا جہان رئیس سیفرنیہ کا قلعہ تھا تو یہ پیشین گوئی مین نے مفصل سنی تھی حالانکہ اوسوقت رئیس مذکور کے کئی بیٹے زندہ اور تندرست تھے ٭

ایک پیشین گوئی کزوٹ صاحب کی فرانس کے ملک مین مشہور ہے فرانس کی سلطنت مین انقلاب کے واقع ہونے سے پہلے ان صاحب نے مفصل واقعات آیندہ بیان کیے تھے اور جو جو باتین بہت سے امرا اور مستورات بلکہ بادشاہ اور ملکہ کو نصیب ہونے والی تھی وہ سب کئی سال پہلے بتا دی تہین جسوقت

یہ پیشین گوئی ہوئی تھی اوسوقت دارالسلطنت فرانس مین امید بہبود تھی اسکا پرچا
انگلستان مین جابجا امر مین اوسوقت ہوا تھا لیکن کسیکو گمان بھی نہین ہوتا تھا کہ یہ بات
حقیقت مین جیسی بیان کی گئی ہے ویسی ہی ہوگی اب تک بہت آدمی زندہ
جنھون نے اوسوقت اس پیشین گوئی کا ذکر کیا تھا یہ پیشین گوئی اکثر جیکہ
مشتہر ہوئی ہے اور اوسکا مفصل بیان حصہ دوم مین کیا جاویگا اس حال مین
فقط امر پیشین گفتہ کا ہی ذکر نہین ہے بلکہ پیشین گو کا بھی ذکر ہے کہتے ہین کہ
کزوسٹ صاحب اکثر پیشین گوئیان کیا کرتے تھے اور جسوقت وہ پیشین گوئی
کیا کرتے تھے اوسوقت اونپر ایک خاص حالت خواب کی ایسی ہوتی تھی جو
رسمی نیند سے جدا ہوتی تھی یہ حالت یا تو خواب مقناطیسی کی ہوتی ہوگی یا ایسے
تعمق فکر کی ہوتی تھی جس مین حالت روشن پیدا ہو جاتی تھی جرمنی کے ملک مین
ایک پرگنہ وستفیلیا نام ہے وہان پیشین گو آدمی بہت ہوئے ہین اور انکی
پیشین گوئیان ایسی ہین کہ گویا اسطرح بیان کیا گیا ہے جیسے کوئی کسی معاملہ کو
اپنی آنکھون سے صاف صاف دیکھ رہا ہو اوس ملک مین ان لوگون کو بھوت
دیکھنے والے کہتے ہین جرمنی مین یہ پیشین گوئی ہے کہ جب سڑک ہائے آہنی
طیار ہونگی تو بڑا انقلاب ہوگا اور دفعتاً ایک جوان آدمی پیدا ہوگا جو آخرکار
فتحیاب ہوکر بادشاہ ہوگا مذکور ہے کہ لڑائی بھی ایسے وقت مین ہوگی کہ جب
چارون طرف امن ہوگا اور کسیکو گمان بھی لڑائی کا نہ ہوگا اور زیادہ مفصل حال
اسکا لکھنا کچھ ضرور نہین ہے فقط اتنی بات مین کہتا ہون کہ جس زمانہ مین یہ کاغذ
پیشین گوئی کا مشتہر ہوا اوس زمانہ سے اب تک تمام فرنگستان کی ایسی
حالت ہے جس سے اس پیشین گوئی کے پورا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے لیکن
امتداد زمانہ سے ثابت ہوگا کہ آیا یہ پیشین گوئی صحیح تھی یا غلط لیکن یہ بات تو

تعجبات سے ہے کہ یہ پیشین گوئی مدت سے مشہور ہے اور لوگون کو اوسپر اعتقاد ہے
مین اس بات کو قبول کرتا ہون کہ بعض پیشین گوئیان ایسی ہوتی ہین کہ زمانہ کا حال
دیکھکر اور تحریر تواریخ سے ایسے لوگ جنکی عقل درجۂ اعلی کی ہوتی ہے خاص نتایج
نکال لیتے ہین لیکن جو پیشین گوئی رئیس سیفرینہ کے خاندان کے باب مین تھی
یا جو پیشین گوئی کزوٹ صاحب نے کی یا دست قیلیا کے بھوت دیکھنے والون نے
کی ہین اونپر یہ قول صادق نہین آتا۔

ایسے آدمی جیسے نپولین بوناپارٹ تھا اس قسم کی ایک پیشین گوئی کر گئے ہین
کہ ایک زمانہ مین تمام فرنگستان مین ایک جنگ عظیم واقع ہوگی اور اوسکا نتیجہ
یہ ہوگا کہ تمام فرنگستان مین سلطنت جمہوریہ ہو جاویگی یا بادشاہون کو اختیار
مطلق ہو جاویگا لیکن اس قسم کی پیشین گوئیان اگرچہ تحریر تواریخ اور عقل معاملات
ملکی کے ذریعے سے نتایج نکال کرکے لیے ہین الا تاہم ایسی پیشین گوئیان
خاص خاص امور کی نسبت اور مشرح نہین ہوتی ہین عموماً ایک بات کہی جاتی ہے
اور صاف صاف نہین کہی جاتی لیکن جن پیشین گوئیون کا اوپر بیان کیا گیا
فقط مفصل اور مشرح ہین اور اونکی نسبت یہ مذکور ہے کہ وہ پیشین گوئیان
حالت خواب یا فکر مین کی گئی تھین یا پیشین گو واقعات آیندہ کو برای العین اپنے روبرو
دیکھتا تھا اور کسی تجربہ کے نتیجے سے نہین ہین ممکن ہے کہ اگر ایسی پیشین گوئی حقیقت مین
بھی ہو تو شاید خیالی باتون سے ملی ہوئی ہون یا پیشین گو کو جو خیالات اول
ذہن نشین ہون یا اوسکے ذہن مین خیالات پیدا کیے گئے ہون وہ خیالات اکثر
ایسی پیشین گوئی کو بگاڑ دیتے ہین لیکن جن پیشین گوئیون کا مین نے اوپر ذکر کیا
اون پر یہ شبہہ نہین ہوسکتا ہے پس میری راے ہے کہ جھوٹی پیشین گوئیان
بھی ہوتی ہین لیکن بصارت دوگانہ اور صحیح پیشین گوئی بھی ضرور ہوتی ہے اور

اسکے وقوع کی وجہ علم مقناطیس روحانی سے حل ہو سکتی ہے ۔

خط آئندہ مین مین آپکو بتاؤنگا کہ حقائق علم مقناطیسی کے وقوع کی وجوہات کچھ نہ کچھ حل ہو سکتی ہین یہ تو مین آپ کو پہلے بتا چکا ہون کہ اصل سبب اور ماہیت کسی حقیقت قدرتی کی کبہی معلوم نہین ہو سکتی ہے مگر اتنی بات ہو سکتی ہے کہ جن قواعد کے بموجب وہ واقع ہوتے ہین اون قواعد کو دریافت کر سکتے ہین چنانچہ قوت جاذبہ زمین و دیگر اجرام کا اصل سبب یا ماہیت کوئی نہین جانتا یہ بات ہم جانتے ہین کہ سورج زمین اور زمین آفتاب کو کہینچتے ہین اور قوت کشش بحساب حجم اجسام و فاصلے کے ہوتی ہے لیکن اس سے زیادہ ہم کچھ نہین جانتے نہ جان سکتے ہین ہم یہ بات نہین کہہ سکتے ہین کہ آفتاب اور زمین ایک دوسرے کو کسواسطے کہینچتے ہین نہ ہمکو اصل ماہیت اس قوت کشش کی معلوم ہے نہ یہ جانتے ہین کہ کن وسائل کے ذریعے سے اس قوت کا فعل ہوتا ہے فقط اتنی بات جانتے ہین کہ یہ فعل ہوتا ضرور ہے کسی علم مین ہماری واقفیت اس سے زیادہ نہین ہوتی اور خط آئندہ مین مین آپ کو بتاؤنگا کہ جتنی باتین اور علوم مثل الکٹریسٹی و مقناطیسی مطلق وغیرہ مین معلوم ہو سکتی ہین اوتنی ہی علم مقناطیس روحانی مین ہو سکتی ہین ۔

ہزپہوان خط

تیرھوان خط

اب مین تمام حقائق علم مقناطیس روحانی کے جو اوپر بیان ہوئے آپس مین مقابلہ
کرکے آپکو وجہ وقوع حقائق مذکور کے سمجھانے مین کوشش کرتا ہون [illegible]
کہ مسمر صاحب نے وجہ وقوع ان حقائق کی یہ بتائی ہے کہ ایک کیفیت سیال کے
سبب سے یہ باتین وقوع ہوتی ہین اس کیفیت سیال کا نام مسمر نے کیفیت
مقناطیسی رکھا تھا لیکن صاحب موصوف نے اس کیفیت مین اور اوس [illegible]
مقناطیس مطلق مین جسکے سبب سے مقناطیس مصنوعی ریزہ ہاے آہن کو کھینچتا
اور سوزن مقناطیسی کو جب معلق کرین تو جنوباً شمالاً ہو جاتی ہے کچھ تمیز نہین کی
چونکہ لوگون نے دیکھا کہ انسان کا ہات ریزہ ہای آہن کو نہین کھینچ سکتا ہے
کسی سوزن مین یہ خاصیت پیدا کر سکتا ہے کہ مثل سوزن قطب نما اوسکا رخ
جنوباً شمالاً ہو جاوے اسواسطے لوگون نے بلا خوض واجب یہ نتیجہ نکال لیا کہ
انسان کے جسم مین کیفیت مقناطیسی نہین ہوتی اور مسمر صاحب کا قول بالکل لغو
تھا اور جب یہ بات ہوئی تو جو حقائق مسمر صاحب نے دریافت کیے تھے اون کو
لوگون نے نہین مانا اور اونسے انکار کیا اس مین شک نہین ہے کہ اس نتیجہ کو
نکلے مین مسمر صاحب اور اونکے شاگردون کا بہت قصور ہے اونہون نے [illegible]

علم کو پوشیدہ رکھا تھا اور قیاسی باتون کو جنکی نسبت اچھی طرح تحقیقات ہنوز نہین ہوئی تھی بہت اعتبار سے عیان کیا تھا اور مسمر صاحب کی نسبت یہ بھی الزام ہے کہ اونہون نے اپنے ذاتی فوائد کی طرف زیادہ توجہ کی اور علم کے فروغ کی طرف اتنی توجہ نہین کی جتنی مناسب تھی انجام یہ ہوا کہ لوگون کو اونکے قول کی نسبت تعصب ہوگیا اور حقیقت حال کے دریافت ہونے مین توقف ہوا بعد ازان فرانس کے ملک مین ایک مشورہ اس علم کے باب مین ہوا ہرچند کچھ کچھ باتین اوس مشورے مین صحیح معلوم ہوئین لیکن چونکہ اہالیان کمیٹی کو ہر ایک اثر عمل مقناطیسی کے دیکھنے کا موقع نہین ملا اسواسطے اونہون نے جو رپورٹ کی تو وہ اس عمل کے حق مین اچھی نہین تھی لیکن اوس رپورٹ کے نقص کئی آدمیون نے ثابت کیے ہین اور اب اوس رپورٹ کا کوئی خیال نہین کرتا ۞

بعد ازان مارکوس اوف سائی گر جو ایک بڑا رئیس تھا مسمر صاحب کی تقلید پر تجربہ کرتا رہا اور اونہون نے حالت روشن پیدا کی اور امراض کا علاج بھی اس عمل سے کرتے رہے ایک اور ڈاکٹر صاحب کی تجربات سے بھی یہ بات ثابت ہوئی کہ کبھی حواس ظاہری مین سے خود بخود گاہ گاہ معدہ مین منتقل ہو جاتے ہین اور سب ملکون کے حکما اس علم کی تحقیقات مین خفیہ مصروف رہے لیکن اونہون نے فقط اوسکے استعمال مین بطور علاج امراض توجہ رکھی تحقیقات علمی کسی نے نہین کی آخر کار بیرن ریشن بیک صاحب جو اسٹریا کے رئیس ہین سنہ ۱۸۴۳ع اور ۴۴ مین اس علم کی تحقیقات مین اتفاقیہ مصروف ہوئے ان صاحب مین کئی جوہر تھے ایک تو یہ کہ وہ فاضل اجل تھے دوسرے یہ کہ اونکو تجربات کرنے کی اچھی دستگاہ تھی تیسرے یہ کہ اونکی عقل بہت سلیم تھی چوتھے یہ کہ اونکے مزاج مین استقلال اور صبر بہت تھا پانچوین جو باتین اونکو دریافت ہوتی تھین اونسے نتائج نکالنے مین بہت احتیاط کرتے

اور پانچوین یہ کہ جو کچھ حال اونکو معلوم ہوتا تہا اوسکو راست بازی اور ایمانداری بیان کرتے تھے اس علم کی خوش نصیبی تہی کہ ایسے شخص کو اوسکی طرف توجہ ہوگئی لیکن جو تجربات صاحب موصوف نے کیے اس قسم کے کیے کہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور انسان کے ہات کا اثر لوگون پر حالت ہوش مین اور بیداری مین دیکھتے تھے کہ کیا ہوتا ہے اونکا مطلب یہ تہا کہ ابتدا سے تحقیقات شروع کرین اور جسطرح پر معاملات علوم مین تحقیقات ترتیب وار کرنی مناسب ہے اوسی طرح تحقیقات کرین ؛

جرمنی مین اوس زمانہ مین مسمر صاحب کے خیالات کے خلاف سب اہل علم کو تعصب تھا چنانچہ ریشن بیک صاحب نے بہی جب تحقیقات شروع کی تو اونکو بھی ایساہی تعصب تہا لیکن تھوڑی تحقیقات کے بعد اونکو بعض وہی باتین ماننی پڑین جنکے خلاف اونکو سخت تعصب تھا وہ باتین اس قسم کی ہین کہ مقناطیس مصنوعی کا جسم انسان پر اثر ہوتا ہے - کہ پانی پر عمل مقناطیسی ہوسکتا ہے اور اس پانی مین اور سبھی پانی مین معمول کو تمیز ہوجاتی ہے - کہ انسان کے ہات مین کیفیت مقناطیسی ہے اور اوسکا اثر ہوتا ہے اور ہات سے کیفیت مقناطیسی پانی مین ایسی ہی پیدا ہوجاتی ہے جیسے مقناطیس مصنوعی کے ذریعے سے ہوتی ہے اور یہ بات کہ عامل کی اونگلیون مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اوسکے بعد صاحب موصوف نے پانچ سال تک تحقیقات کی اور سو آدمیون پہ تجربہ کیا اور یہ بڑی بات ثابت کی کہ جو روشنی نازک طبع بیدار آدمیون کو تاریکی مین نظر آتی ہے فقط ہات سے ہی نہین نکلتی ہے بلکہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل سے اور کم وبیش سب اجسام مین سے نکلتی ہے ریشن بیک صاحب کو یہ بات بہی دریافت ہوئی کہ جب کسی شخص پر خود بخود حالت خواب بیداری مین طاری ہوجاتی ہے تو یہ

روشنی کیفیت سابق اور بھی زیادہ نظر آتی ہے صاحب موصوف کو یہ بھی دریافت ہوا
کہ حرارت اور روشنی رسمی اور الکٹرسٹی کی کیفیت اور فعل کیمیائی کی کیفیت اور نباتات
اور حیوانات میں سے سب میں سے ایک ایسی روشنی نکلتی ہے جیسی مقناطیس
مصنوعی اور انسان کے ہات میں سے نکلتی ہے اور یہ بات بھی اونھون نے
دریافت کی کہ اس روشنی سے اثر پذیر ہونا کچھ حالت ماؤف پر موقوف نہیں ہے
بلکہ تندرست آدمیون میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے اور تین آدمیون میں سے
ایک آدمی کی طبیعت اثر پذیر ضرور ہوتی ہے ہمیشہ روشنی تو سب کو نظر نہیں آتی
لیکن کیفیت مقناطیسی کا اثر ضرور ہوتا ہے بعد تحقیقات تمام ریشن بیک صاحب نے
یہ نتیجہ نکالا کہ ایک خاص کیفیت دنیا میں پھیلی ہوئی ہے جس کے سبب سے
یہ آثار پیدا ہوتے ہیں اس کیفیت کا نام صاحب موصوف نے اوڈ ایل رکھا ہے
اور اونھون نے اس بات کو بھی تسلیم کیا کہ یہ کیفیت اوڈ ایل مسمر صاحب کی
کیفیت سپیال مقناطیسی سے مشابہ ہے فرق اتنا ہے کہ اونھون نے اس کیفیت
اور کیفیت مقناطیس مطلق میں تمیز کی لیکن مسمر صاحب نے کچھ تمیز نہیں کی تھی
مقناطیس مصنوعی میں کیفیت اوڈ ایل کیفیت مقناطیس مطلق سے مشترک ہے
روشنی رسمی میں روشنی سے حرارت میں حرارت سے الکٹرسٹی سی کیفیت بجلی میں
مشترک ہے لیکن کرسٹلون میں یہ کیفیت تنہا ہے اور جو کیفیات الکٹرسٹی وغیرہ ہیں
گو اون سے مشابہ ہیں فی الحقیقت میں جدا ہے ✤
اس کیفیت کا نام رکھنا کچھ لائق توجہ کے بات نہیں ہے جو نام چاہے وہ رکھ دیجیے
بیرن صاحب نے اس کیفیت کا نام مقناطیس حیوانی یا روحانی اسواسطے رکھا ہے کہ فرنگستان میں
یہ نام مشہور ہے اور ریشن بیک صاحب نے جو اوڈ ایل نام رکھا ہے تو یہ نام
بہت اچھا ہے اور ہرگز قابل اعتراض کے نہیں اسواسطے کہ اس نام میں کسی طرح

راسے نسبت اوسکی ماہیئت کی داخل نہین ہوتی ہے باقی رہی ماہیئت سو اوسکا
حال کچھ معلوم نہین ہے علی ہذا القیاس حرارت یا الکٹرسٹی یا مقناطیس مطلق یا
فعل کیمیائی یا قوت جاذبہ اتصال یا قوت اجرام کی ماہیئت ہمکو معلوم نہین ہے
چاہیے آپ اس کیفیت کو کوئی قوت سمجھیے جیسے ہم قوت جاذبہ یا قوت اتصال
کہتے ہین چاہیے آپ اسکو مثل کیفیت الکٹرسٹی وغیرہ کوئی کیفیت سیال سمجھین خواہ
اوسکو کوئی کیفیت مثل کیفیت حرارت یا روشنی یا مقناطیسی کے سمجھین جو قابل
توزین کے نہین بعض حکما کا یہ قیاس ہے کہ کیفیت حرارت در اصل یہ چیز ہے کہ اجزا
مادی مین ایک تحرک خاص ہوتا ہے آپ کا جی چاہے تو کیفیت اوڈایل کو بھی آپ
ایسا ہی تصور کرین روشنی آفتاب کو یہ سمجھتے ہین کہ ایک نہایت لطیف کیفیت
سیال کے اجزا مین تحرک کے سبب سے پیدا ہوتی ہے اگر آپ کا جی چاہے تو اوڈایل
کو بھی ایسا ہی تصور کرلین ممکن ہے کہ در اصل یہی ماہیئت اس کیفیت کی ہو یا نہو
بالفعل فقط ہم اتنی بات جانتے ہین کہ بعض آثار پیدا ہوتے ہین اور انسان کی
طبیعت ایسی بنی ہے کہ ہم ان آثار کی وجہ ظہور کسی نہ کسی کیفیت کی طرف رجوع
کرتے ہین اور جب تحقیقات کی گئی تو جو کیفیات معروف ہین مثل حرارت وغیرہ کے
اونسے اس حرارت وغیرہ کو جدا ماننا پڑتا ہے اور اسواسطے اوسکا نام علحدہ رکھا گیا
امکان ہے کہ آیندہ کوئی ایک جز یا اصل معلوم ہو جس سے یہ سب کیفیات نکلتی ہون
لیکن تا وقتیکہ ایسی جز کوئی معلوم ہو بہتر ہے کہ کیفیت اوڈایل کیفیات الکٹرسٹی وغیرہ
سے مشترک نکرین ورنہ تحقیقات مین پیچ پڑجاویگا اس کیفیت کو اسواسطے علحدہ
سمجھنا چاہیے کہ اگر کوئی ایک اصل بھی سب کیفیات کی دریافت ہو تو بھی اتنی بات
توضرور کرنی پڑیگی کہ ان کیفیات کو علحدہ علحدہ اوس اصل کی فروع گرداننا پڑیگا
اب مین آیندہ بجاے کیفیت مقناطیس روحانی کے مین لفظ کیفیت اوڈایل

لکھا کرونگا لیکن آپ بخوبی سمجھ لین کہ اس کیفیت اوڈایل اور کیفیت مقناطیس روحانی کو مین ایک سمجھتا ہون ❊

مثل حرارت اور روشنی رسمی اور الکٹرسٹی کے کیفیت اوڈایل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے کیفیت مقناطیس مطلق کو ابتدا مین لوگ سمجھتے تھے کہ فقط سنگ مقناطیس اور دو تین فلزات مین ہوتی ہے لیکن اوس زمانہ مین بھی زمین کو ایک مقناطیس عظیم ماننا پڑتا تھا فیریڈی صاحب ایک نامی حکیم انگلستان مین ہین اونھون نے دریافت کیا ہے کہ ایک کیفیت مقناطیسی صلیبی اور ہے جسکے سبب سے اگر کسی شئے کو معلق کرین تو سمت الراس مقناطیسی پر عمود ہوجاتی ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیفیت مقناطیس مطلق سب اجسام مین ہوتی ہے حال مین صاحب موصوف نے دریافت کیا ہے کہ اوکسیجن گاس کو مقناطیس مصنوعی کھینچتا ہے اوکسیجن گاس کرہ ہوا کا ایک جز ہے اس سے ثابت ہے کہ ابھی بیشمار باتین علم مقناطیس مطلق کی ایسی ہین جو ہمکو دریافت نہین ہین اور آیندہ دریافت ہونگی فیریڈی صاحب کی تحقیقات سے ریشن بیک صاحب کی تحقیقات کی مطابقت ہوتی ہے چنانچہ ریشن بیک صاحب کو دریافت ہوا ہے کہ نازک طبع آدمیون پر جملہ اجسام کا اثر ہوتا ہے اور جسطرح مقناطیس مصنوعی مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اوسیطرح جملہ اجسام مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے

چونکہ کیفیت اوڈایل تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے اسواسطے یہ خیال لابد ہوتا ہے کہ مثل حرارت اور روشنی رسمی کے یہ کیفیت بھی جسم انسان پر کچھ اثر کرتی ہے اور اس بات کا ثبوت کہ اسطرح کا اثر ضرور ہوتا ہے یہ ہے کہ ریشن کا اثر نازک طبع آدمیون پر ہوتا ہے ❊

یہ کیفیت مثل حرارت اور روشنی کے بطور تموج عرصہ عالم مین متحرک ہے اور اجسام کے اندر بھی چلتی ہے روشنی کی نسبت اوڈایل کی رفتار کم ہے

لیکن اجسام نادی مین حرارت کی نسبت زیادہ نفوذ کرتی ہے جملہ اجسام
معروف کے اندر اوڈایل آسانی سے گذرتا ہے لیکن ریشہ دار اجسام مین سے
گذرنے مین اتنی آسانی نہین ہوتی جیسی بے ریشہ اجسام مین سے گذرنی تیز
ہوتی ہے مثلاً کپڑے اور کاغذ مین اوڈایل آسانی سے نفوذ نہین کرسکتا ہے
الا یہ اجسام دیر تک اوسکے دخل کو نہین روک سکتے حرارت سواے فلزات کے
اور اجسام مین آہستہ آہستہ دخل کرتی ہے اور الکٹرسٹی کا دخل بھی اون چیزو مین
جو فلزاتی نہ ہون کم ہوتا ہے بلکہ فقط فلزات اور کوئلہ اور بعض مایعات ہی مین
اوسکا دخل ہوتا ہے ؛

اوڈایل ایک خاص مقدار تک کسی چیز مین جمع کیا جاسکتا ہے لیکن آہستہ آہستہ
پھر نکل جاتا ہے جس جسم مین اوڈایل بھر جاتا ہے اوس مین یہ کیفیت الکٹرسٹی
کی نسبت زیادہ دیر تک رہتی ہے مثل کیفیت الکٹرسٹی کے اوڈایل بھی قطبون کی
طرف متوجہ ہوتا ہے اور قطبین مقابل مین اوسکا اثر مختلف ہوتا ہے مثل حرارت
اور روشنی اور الکٹرسٹی اور کیفیت مقناطیس مطلق کی اوڈایل حالت مساوات وزن
پیدا کرنی چاہتا ہے اور ظاہر ہے کہ آثار اس کیفیت کے اس حالت مساوی کے
اختلال پر موقوف ہین قاعدہ ہے کہ جب کوئی گرم چیز کہین رکھی جاوے اور حرارت
اوسمین نہ آوے تو حرارت کو دفع کرکے جیسی حالت گرد نواح کے اشیا کی ہوتی ہے
ویسی ہی پیدا کرلیتی ہے اسیطرح جس چیز مین اوڈایل بھرا جاتا ہے اوسکی حالت
مثل اشیاء قریب کے ہوجاتی ہے اور جسطرح مقناطیس مطلق مین کیفیت مقناطیسی
بسبب اختلاف انتشار کیفیت مذکور قطبین کی طرف راجع ہوتی ہے اسیطرح کیفیت
اوڈایل بھی قطبین کی طرف متوجہ ہوتی ہے ؛

غرضکہ مین نے اوپر ایک مختصر حال اصلیت اور حقیقت اوس کیفیت کا بیان کردیا

جیسے میری راے میں عمل مقناطیس روحانی کے آثار کی طیس
لیکن اگرچہ مین نے یہ بات بہی کہی ہے کہ کیفیت اوڈایل
مثل الکٹرسٹی وغیرہ کے ذیل سے گردانی چاہیے لیکن ہمکو
جسکے موجب کیفیت اوڈایل کا فعل ہوا کرتا ہے جو تجربات اون لو
جن پر عمل مقناطیسی کیا جاتا ہے وہ تجربات ترتیب تحقیقات عالم
کیے گئے ہین اور جو تجربات اون لوگون پر ہوئے جن پر فی وریا
پیدا ہو جاتی ہے وہ تجربات اتفاقیہ اور ناقص ہوتے ہین
معلوم ہے تو فقط ریشن بیک صاحب کی تحقیقات سے
موصوف نے اپنے تجربات ایسے آدمیون پر کیے ہین
ذاتی ہین تھے صاحب موصوف کی تحقیقات سے تحقیقات کہین
رکھی گئی ہے اگرچہ یہ بات ضرور ہے کہ اس علم کی تحقیقات مین نہایت
اول مشکل تو یہ ہے کہ ہنوز عامل کو کچھ تجربہ ہوتا ہے اپنی ذات کے تجربہ سے
اپنے حواس کے امداد سے نہین ہوتا ہے بلکہ معمول کے حواس کے ذریعے
ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جاوے تو معلوم ہوگا کہ یہ بات کوئی دلیل بطلان تجربات
کی حقیقت مین نہین ہے خصوصاً درحالیکہ تجربات مذکور احتیاط سے اور بہت
آدمیون پر کیے جاوین ✻

جملہ علوم مین بہت باتین جن کی رو سے تحقیقات کیجاتی ہے غیر لوگون کے اظہار پر
موقوف ہوتی ہین اور اگر علم جغرافیہ اور دیگر علوم مین غیر لوگون کے بیان پر تحقیقات
ہو سکتی ہے تو کوئی وجہ اس بات کی نہین ہے کہ علم مقناطیس حیوانی مین ایسی
تحقیقات نہ ہو سکے علم طب مین بہت باتین فقط مریض کے بیان پر موقوف ہین اور
مریض کے بیان کو طبیب کسیطرح امتحان نہین کر سکتا سواے اسکے کہ اور ذریعہ

بات سے ہا اوسی مریض کے بیان سے حالت غیر مین مقابلہ کرے علم طب مین بازیچہ
ور علم مقناطیس وحانی مین ہر چیز عامل یا طبیب کی عقل اور علم اور تجربہ اور راستی
موقوف ہے اگر عامل یا طبیب کو بیان راست و دروغ مین تمیز نہو سکے تو وہ شخص
تجربات کرنے کے قابل نہین ہے جس شخص کو ایسی قابلیت حاصل ہے اوسکو کچھ
دشواری نہین ہو سکتی اور جو کچھ دشواری ہو بھی تو ایسی ہے جسکے سبب سے زیادہ
احتیاط اور جانفشانی تحقیقات مین کرنی مناسب ہی جب مشق ہو جاتی ہے اور دہوکہ
سے بچنے کی احتیاطین دریافت ہو جاتی ہین تو دشواری کمتر ہو جاتی ہے اور جتنا
علم بڑھتا جاتا ہے غلطیان اور نقص رفع ہوتے جاتے ہین +
دوسری مشکل یہ ہے کہ ابھی تک ہمکو کوئی سبیل قوت اوڈ ایل کی ایک جگہ جمع کرنے
اور بڑھانے کی نہین دستیاب ہوئی ہے یہ بات تو ضرور ہے کہ جو کیفیت اوڈ ایل
کیفیت مقناطیس مطلق کے ساتھ مشترک ہوتی ہے اوسکی قوت کی کمی بیشی مقناطیس
مصنوعی کی قوت کی کمی بیشی پر موقوف ہے لیکن سب سے زیادہ قوی مقناطیس
مصنوعی مین ابھی تک یہ کیفیت اوڈ ایل اوس درجہ کی نہین پائی گئی ہے کہ
اوسکے خواص آسانی سے اور خاطر خواہ دریافت ہو سکین ابھی ایک ایسی چیز
کی ضرورت ہے جیسے الکٹرسٹی کے عمل مین ایک کل کیفیت الکٹرسٹی کے جمع کرنیکی
موجود ہے چونکہ فعل کیمیائی سے کیفیت اوڈ ایل پیدا ہوتی ہے تو غالب ہے
کہ اس فعل کے ذریعے سے ایسی کوئی کل بنجاوے اور جب ایسی کل بنجاویگی
تو ہر آدمی پر اوڈ ایل کا عمل ہو سکیگا +
تیسری مشکل یہ ہے کہ ابھی تک کوئی آلہ پیمایش قوت اوڈ ایل کا نہین بنا ہے
یعنی کوئی ایسی چیز ہمکو نہین معلوم ہے کہ جسکی حالت مین اوڈ ایل کے اثر سے
ایسا تغیر نمایان ہو کہ جس سے اثر مذکور کا بہ لحاظ کسی خاص مقدار کے اندازہ ہو سکے

لیکن اگر ہم اس بات کو سوچین کہ جن علوم مین ایسے آلات بھی ہین وہ چند روز سے ہی بنے ہین اور سوا اسکے اونکی ترکیب اور استعمال مین روز بروز ترقی ہوتی جاتی ہے تو بڑی امید ہے کہ آلہ پیمایش قوت اوڈایل بھی تھوڑے عرصہ کے بعد بن جاویگا اور چونکہ اوڈایل کا اثر عروق پر بہت ہوتا ہے اس سے غالب ہے کہ یہ آلہ پیمایش قوت اوڈایل حیوانی حقیقت کا ہوگا اور جب کبھی ایسا آلہ بن جاویگا تو اوسکے ذریعہ سے اتنا فروغ علم مقناطیس حیوانی کو ہوگا کہ اور وسایل سے ہنوز بیشتر بھی نہین ہوسکیگا ہمکو امید کرنی چاہیے کہ ایسا آلہ جلد تیار ہووے ؞

تا وقتیکہ ایسا کوئی آلہ بنے ہمکو چاہیے کہ جو واقفیت ہمکو اوڈایل اور اوسکے آثار کی نسبت حاصل ہے اوس واقفیت کے ذریعہ سے کچھ کچھ دریافت کرین کہ یہ آثار کس سبیل سے ظہور مین آتے ہین اب مین اونکی سبیل ظہور جیسی کچھ میری رائے مین آتی ہے بیان کرتا ہون ؞

اول یہ کہ اگر یہ بات مانی جاوے کہ انسان کا جسم منبع کیفیت اوڈایل کا ہے یعنی بسبب تغیرات کیمیائی مثل انہضام طعام و تنفس و فعل اعصاب و عروق و اخراج مواد وغیرہ کے یہ کیفیت انسان کے جسم مین پیدا ہوتی رہتی ہے اور اگر یہ بات مانی جاوے کہ جس جسم مین اوڈایل ہوتا ہے وہ جسم اس کیفیت کو چارون طرف دفع کرتا رہتا ہے تو یہ بات آسانی سے سمجھ مین آتی ہے کہ تندرست اور توانا آدمی کا ایسے آدمی پر جسکی طبیعت اوڈایل کی اثر پذیر ہو بہت اثر ہو جاویگا ؞

دوم یہ کہ اگر یہ بات مانی جاوے کہ انسان کے جسم مین جو کیفیت اوڈایل ہے اوسکا یہ خاصہ ہے کہ قطبون کی طرف مجتمع ہوتی ہے اور اگر یہ بمقابلہ قول ریشن بیک صاحب یہ بات مانی جاوے کہ انسان کے جسم مین دونون ہات دو قطب ہین تو یہ بات آسانی سے سمجھ مین آتی ہے کہ ہات سے اتنا قوی اثر عمل مقناطیسی کا جیسا ہم

دیکھتے ہین کسواسطے ہوتا ہے علاوہ اسکے اس بات کا یہ اور ثبوت ہے کہ نازک طبع آدمی فقط حالت بیداری اصلی مین ہی نہین بلکہ حالت خواب مقناطیسی مین بھی عامل کے ہاتون مین سے روشنی نکلتی ہوئی دیکھتے ہین اور بلکہ حالت خواب مقناطیسی مین روشنی زیادہ تیز نظر آتی ہے ❊

سوم یہ کہ نازک طبع آدمی عامل کی آنکھون مین سے اور مونہہ مین سے روشنی نکلتی ہوئی دیکھتے ہین اسواسطے کہ یہ دونون اعضا اوڈایل کے نقاط ماسک ادنی ہین اور دونون آنکھون مین جیسا کہ دونون ہاتون مین دونون قطب کا اثر ہوتا ہے بلکہ نصف جانب جسم مین ایک قطب کا اور دوسرے جانب تمام جسم مین دوسرے قطب کا اثر ہوتا ہے اسی سبب سے یہ بات ہے کہ نظر جما دیکھنے اور معمول کے سر اور پیشانی پر اون اعضا کے قریب مونہہ رکھکر دم کرنے سے بہت اثر ہوتا ہے کیونکہ انسان کے دم مین اوڈایل کی کیفیت بہت بھری ہوتی ہے ❊

عمل الکٹرسٹی مین دستور ہے کہ قطب مثبت سے قطب منفی کی طرف موج برقی جاتی ہے اور اگر کوئی شئے ان دونون قطبون کے بیچ مین ایسی ہو جس مین الکٹرسٹی نفوذ کرسکتی ہے تو حلقہ موج کا پورا ہو جاتا ہے اسیطرح عمل مقناطیسی وحیوانی مین دست چپ انسان کا قطب منفی اور دست راست قطب مثبت ہے تو اوڈایل کی موج دست راست سے بذریعہ اوس شئے کے جو ہاتون مین پکڑی ہوئے ہو دست چپ مین جانا چاہے گی اور دست چپ سے بازوے چپ چڑھکر سینہ مین سے ہوکر بازوے راست مین اوتر جاویگی اور حلقہ موج مذکور کا پورا ہو جاویگا اگر حلقہ پورا نہ ہو تو موج اوڈایل پیدا نہین ہوتی اور حلقہ تب تک پورا نہین ہوتا جب تک کہ یا دونون ہات نہ ملائے جاوین یا کوئی چیز دونون

ہاتوان کے بیچ مین ایسی نہو جو اوڈایل رباہو اگر حلقہ پورا نہو تو کیفیت اوڈایل تناؤ کی حالت مین ہوتی ہے اور دونون قطبون پر اس کیفیت کا زور ہوتا ہے اگر عامل جسکے جسم سے کیفیت اوڈایل مثل کیفیت جسم معمول کے تناؤ کی حالت مین ہوتی ہے معمول کے ہات اپنے ہاتون سے پکڑے اسطرح کہ اپنے دست راست مین اوسکا دست چپ اور اپنے دست چپ مین اوسکا دست راست ہو تو عامل کے دست راست سے موج اوڈایل معمول کے دست چپ مین جاکر اوسکے بازوے چپ پر چڑھکر اور سینہ مین گذرکر اور پھر بازوے راست مین اوترکر اور پھر عامل کے دست چپ مین ہوکر اوسکے بازوے چپ پر چڑھکر اور پھر عامل کے سینہ مین سے ہوکر اوسکے بازوے راست مین اوتر آویگی اور حلقہ پورا ہو جاویگا اس صورت مین معمول کا جسم بمنزلہ اوڈایل رباہوتا ہے ؂

جن لوگون کی طبیعت بہت اثر پذیر اوڈایل کی ہوتی ہے اون پر اس موج کا اثر بہت تیز ہوتا ہے اور جب عامل کی کیفیت کی موج معمول کی اپنی کیفیت کی موج کے موافق ہوتی ہے تو اوسکا اثر خوش آیند ہوتا ہے الا بعض اوقات آثار بہت تیز ہوتے ہین حتی کہ اگر دیر تک یہ حال رہے تو نوبت غشی یا تشنج کی پہونچ جاتی ہے ریشن بیک صاحب کو اس حال کا تجربہ بہت آدمیون پر اونکی بیداری کی حالت مین ہوا ہے اور مین نے جو تجربہ کیا تو اونکا بیان صحیح پایا گیا اور عند التحقیق معمول کے بیان سے معلوم ہوا کہ کوئی شے بدن مین چلتی ہوئی معلوم ہوتی ہے اور اوسکے چلنے کی راہ اسطرح بتاتے ہین جیسا مین نے موج اوڈایل نمایان کا اوپر بیان کیا ؂

لیکن اگر عامل کے ہات زیر و زبر ہون اور وہ معمول کی ہات پکڑے تو عامل اور معمول کی امواج اوڈایل بجاے موافق ہونے کے منافق ہو جاتی ہین نتیجہ

یہ ہوتا ہے کہ ان دونون امواج مین ایک قسم کی لڑائی ہوجاتی ہے اور معمول ایک منٹ تک بہی اس عمل کی برداشت نہین کرسکتا اور اوسکو نہایت تکلیف ہوتی ہے ریشن بیک صاحب کو اول اس بات کا تجربہ ہوا تہا اوسکے بعد مین نے ایک عورت کے ہات اسیطرح پکڑے اس عورت کی طبیعت نہایت اثرپذیر عمل اوڈایل کی تہی چند لمحون کے بعد اوسنے زور کرکے اپنے ہات میرے ہاتون سے چھوڑا لیے اور کہا کہ اگر دو چار پل تک اور بہی ہات نہ چھوڑا لیتی تو نوبت غش اور تشنج کی پہونچ جاتی بعد ازان مین نے اوسکی بہت التجا کی اور اوسکو بہت طمع بہی دی لیکن پہر وہ ایسے عمل پر راضی نہین ہوئی حقیقت مین اس عورت کا بیان حرفاً حرفاً ایسا ہی تہا جیسا ریشن بیک صاحب کے معمول کا بیان تہا اور اس عورت نے کبہی صاحب موصوف کی کتاب کا حال بہی نہین سنا تہا سوا اس عورت کے اور لوگون پر بہی مین نے کچہ کچہ اثر اس قسم کا دیکہا ہے ❖

مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون کا فعل بہی اسی قیاس پر سمجہ مین آسکتا ہے مقناطیس مصنوعی اور کرسٹلون مین سے بہی امواج نکلتی ہین اور اس موج مین مطابق اس قطب کے جو آدمی کے ہات مین ہو یا مطابق ہات آدمی کے جسمین قطب ہو فرق ہوتا ہے یعنی جس قطب کا دست راست مین ہونے سے خنک اثر ہوتا ہے اوس قطب کا دست چپ مین ہونے سے گرم اثر ہوتا ہے مجکو اسکا تجربہ سو مرتبہ سے زیادہ ہوا ہے ❖

جن اجسام مین کیفیت اوڈایل قطب کے طور پر نہین ہوتی ہے تو وہ مطابق اپنی اصل کے یا بالکل گرم یا بالکل سرد اثر رکہتے ہین جن اجسام مین مثل گندہک اور تیزابون کے منفی اوڈایل ہوتا ہے وہ عموماً خنک اثر رکہتے ہین اور

جن اجسام مین مثل ہنڈروجن اور کہمار گونٹ اوڈایل ہوتا ہے اوسکا اثر کم ہوتا باقی رہی حالت مقناطیسی سو یہ حالت خواہ خواب مقناطیسی کی نوبت پہونچے خواہ نہ پہونچے اسطرح پر پیدا ہو جاتی ہے ریشن بیک صاحب نے ثابت کیا ہے کہ معمولی نیند جو آدمیون کو آتی ہے اوسکا واقع ہونا کیفیت اوڈایل جسم انسانی ایک خاص تغیر ہونے پر منحصر ہے نیند مین بمقابلہ دیگر اعضاے جسم کے سر مین کیفیت اوڈایل کم ہوتی ہے اسیطرح جب عامل خواہ ہاتون کے ذریعے سے خواہ نظر جما دیکھنے سے عمل کرتا ہے تو جتنی کیفیت اوڈایل مختلف اعضاء جسم مین ہوتی ہے بمقابلہ یکدیگر اوس کیفیت کے جسم مین فرق آجاتا ہے جو خاص تغیر ہوتا ہے وہ تو ہم نہین جانتے ہین لیکن یہ بات سمجھ مین آسکتی ہے کہ خاص ترکیب سے ایک خاص تغیر ایسا ہو جاتا ہے کہ معمولی نیند سے مختلف حالت خواب ایسی پیدا ہو جاتی کہ عقل اور ہوش قائم رہتا ہے لیکن حواس ظاہری مسدود ہو جاتے ہین اور درحالیکہ حواس ظاہری سو جاتے ہین حواس باطنی نسبت سابق زیادہ بیدار رہتے ہین یہ بات تحقیق ہے کہ جن لوگون پر خواب مقناطیسی کی حالت ہوتی ہے اور وہ لوگ جو حالت خواب بیداری مین خواہ خودبخود خواہ بذریعہ عمل مقناطیسی ہوتے ہین وہ آدمی کیفیت اوڈایل کے بہت اثر پذیر ہوتے ہین یعنی اون پر آثار گرمی یا خنکی بہت نمایان ہوتے ہین اور اونکو روشنی اوڈایل نظر آتی ہے جن لوگون کی طبیعت حالت بیداری اصلی مین کم اثر پذیر ہوتی ہے اونکی طبیعت حالت خواب بیداری مین بدرجۂ غایت اثر پذیر ہو جاتی ہے ؛

میری راے مین خودبخود حالت خواب بیداری کا واقع ہونا اس سبب سے ہے کہ جو خاص تغیر حالت کیفیت اوڈایل مین بذریعۂ عمل مقناطیسی ہوتا ہے

٭ اوکسیجن اور ہنڈروجن ہوا کے دو جزو ہین ؛

وہ تغیر ایسی حالت مین خود بخود واقع ہو جاتا ہے الافرق یہ ہے کہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اوس کیفیت کی مقدار کل مین ایزادی ہوتی ہے اور جب خود بخود ایسی حالت واقع ہوتی ہے تو ایزادی نہین ہوتی اور یہی قیاس ڈاکٹر دار لنگ صاحب اور مسٹر بریڈ صاحب کی ترکیبون پر بھی راست آتا ہے کیا معنی کہ غیر چیزین سے اود زیادہ اوڈایل معمول کے جسم مین نہین پہونچتا ہے ❖

عامل کو جو مدرکات اور حواس اور حافظہ اور قوت متخیلہ معمول پر حالت خواب اوڈایل مین اختیار ہوتا ہے اوسکی وجہ یہ ہے کہ عامل کی کیفیت اوڈایل معمول کی کیفیت سے اعلی اور قوی تر ہوتی ہے اور بسبب اس بات کے کہ اوڈایل جابجا موجود ہوتا ہے اور اوس مین یہ خاصہ ہے کہ اوسکی رہگذر وارہتی ہے عامل کو اپنی کیفیت کے اوس مقدار کے ساتھ جو معمول کے جسم مین چلی گئی ہے ربط رہتا ہے اگر کیفیت اوڈایل کوئی قوت عرقی یا قوت حیوانی ہے تو ممکن ہے کہ عامل کی کیفیت اوڈایل جو غالب ہوتی ہے معمول کی اعصاب کی حرکات اور حواس پر فعل کرتی ہے ❖

معمول کو جو روحانی اور جسمانی کشش عامل کی طرف ہوتی ہے اوسکی بھی ایسی ہی وجہ ہے اور اس قیاس کو اس بات سے تائید پہونچتی ہے کہ معمول اکثر بیان کیا کرتا ہے کہ عامل کے گرد ایک روشنی سی ہوتی ہے کہ وہ روشنی معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہے جتنی باتین عمل اوڈایل کی نسبت تحقیق ہوئی ہین اون سے ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شے یا کیفیت ایک جسم مین سے دوسرے جسم مین نفوذ کرتی ہے چنانچہ تحقیق ہے کہ معمول کو ایک قسم کی کیفیت نہ فقط عامل کی اونگلیون مین سے بلکہ اوسکے کل جسم مین سے نکلتی ہوئی اور معمول کے جسم مین جاتی ہوئی نظر آتی ہے ❖

عمل مناقض مقناطیسی کا جو ناگوار اثر ہوتا ہے اوسکی یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جب

آپس مین مناقض ہوتی ہین اور کچہ یہ وجہ معلوم ہوتی ہے کہ جب سواے عامل کے اور لوگ معمول کے ہات پکڑ لیتے ہین تو امواج اوڈایل مین انقلاب ہو جاتا ہے جن لوگون نے اس عمل کا اثر ہوتے ہوئے دیکہا ہے وہ سب جانتے ہین کہ اسطرح کی مزاحمت سے ناگوار آثار پیدا ہوتے ہین ٭

معمول کو جو بعض اشیا سے تنفر ہوتا ہے اوسکی وجہ بہی یہ معلوم ہوتی ہے کہ جیسی کیفیت اوڈایل اونکی مثبت یا منفی بہ لحاظ کیفیت معمول کے ہوتی ہے ویسا ہی اوسکا اثر معمول پر ناگوار ہوتا ہے ٭

علیٰ ہذا القیاس اُنس یا شرکت حس اسطرح سے پیدا ہوتی ہے کہ عامل کی کیفیت کا فعل اوس حالت مین کہ جب حالت اوڈایل معمول بڑہی ہوئی تہی معمول پر خوشی آیند ہوتا ہے اور دونون کی کیفیات مین توافق ہوتا ہے اور یہ بات بہت آسانی سے سمجہ مین آسکتی ہے کہ اس تانس اور شرکت حس کی تاثیر پیدا ہونیکا ذریعہ اور واسطہ اوڈایل ہوتا ہے ٭

شرکت حس کے وقوع ہونیکی نسبت کسیکو شبہہ نہین ہے یہ بات اکثر خود بخود نمایان ہوتی ہے بلکہ اکثر آدمی جو غائب بینی کے قابل نہین ہونا چاہتے ہین کہتے ہین کہ غائب بینی کا ظہور فقط شرکت خیال اور شرکت فعل وغیرہ کے سبب سے ہوتا ہی یہ آدمی بعوض اس بات کے منظور کرنے کے کہ غائب بین کو بلا امداد حواس ظاہری کے اشیا کے دیکہنے کی قدرت حاصل ہوتی ہے عامل کے ساتہ معمول کو اس درجہ کی شرکت حاصل ہونی قبول کرتے ہین جسکے ذریعے سے معمول کو عامل کے تمام خیالات کو صحت کے ساتہ دریافت کر لینے کی قدرت حاصل ہوتی ہے یہ لوگ ذرا بہی فکر نہین کرتے کہ کیا اس درجہ کی شرکت قدرت غائب بینی بلا توسط حواس سے کم تعجب کی بات ہے اور ذرا نہین سوچتے کہ اسطرح کی شرکت اگر ہوتی تو کیا

نیا حس ہونا چاہیے لیکن سب آدمی جانتے ہین کہ شرکت مذکور حقیقت مین روزانہ
واقع ہوتی ہے اور اگرچہ وہ اسکے وجہ وقوع نہین بیان کر سکتے ہین اسواسطے کہ
شاید اونھون نے کبھی اس بات پر خیال ہی نہین کیا لیکن اسواسطے اوسکا
واقع ہونا یقین کر لیتے ہین کہ اونکے نزدیک غائب بینی بلا وساطت کے ماننے سے
اس شرکت کا ماننا ایک کمتر عیب ہے*

یہ بات آپکو یاد دلانی فضول ہے کہ اگر ہم مان بھی لین کہ بہت سی صورتین غائب بینی
کی شرکت خیال اور دریافت خیال کے سبب سے پیدا ہوتے ہین تاہم بہت باتین
ایسی ہین کہ اون مین غائب بینی کا ثبوت شرکت کے قیاس سے نہین ہو سکتا ہے
مین آپ کو یہ بات بتانی چاہتا ہون کہ شرکت خیال اور فعل کا واقع ہونا اگر مانا جاوے
تو غالبًا اوڈایل اوسکے واقع ہونیکا ذریعہ ہے چونکہ عامل اور معمول کی کیفیات اوڈایل
باہمدیگر متداخل ہوتی ہین اور عامل کی کیفیت معمول کی کیفیت پر غالب ہوتی ہے
اسواسطے یہ بات پیدا ہوتی ہی کہ جو جو خیالات اور افعال عامل کے ہوتے ہین
اون مین معمول شریک ہو جاتا ہے اور اسطرح یہ بات پیدا ہوتی ہے کہ معمول عامل
کے خیالات کو پڑھ لیتا ہے جزئیات اوس ترکیب کی جس سے یہ بات معمول کو
حاصل ہوتی ہے ہمکو معلوم نہین ہین غرضکہ جب شرکت خیال واقع ہوتی ہے
اوسکی وجہ وقوع اسطرح پر معلوم ہوتی ہے جیسا مین نے بیان کیا اور یہی وجہ دونون
حالتون مین راست آتی ہے یعنی اوسحالت مین بھی کہ جب شرکت خودبخود واقع ہو
اور اسحالت مین بھی جب عمل مقناطیسی کے ذریعے سے پیدا ہو ظاہر ہے کہ ایک
ایسی کیفیت کے واسطے جیسی اوڈایل ہے مسافت کچھ حقیقت نہین رکھتی اگر اوڈایل
حقیقت مین کوئی شے ہے تو وہ کیفیت مثل روشنی کے عرصۂ عالم کو طے کرتی ہے
گو ریشن بیک صاحب کی تجربات سے ثابت ہے کہ روشنی کی نسبت اوسکی رفتار کمتر ہے*

مین اوپر بیان کرچکا ہون کہ غائب بینی بلا وساطت تحقیقاً واقع ہوتی ہے گو ہم
اوسکی وجہ وقوع بیان نہ کرسکین اب مین سمجھتا ہون کہ میرے نزدیک
وجہ غالب اوسکے واقع ہونے کی کیا ہے یہ غائب بینی عمل مقناطیسی کا ایک
ایسا اثر ہے کہ اوسپر پہونچ کر بہت آدمی ٹھوکر کھاتے ہین بعض آدمی بہت
دلیری سے کہتے ہین کہ ہم کبھی اس اثر کو نہین مانینگے اور بھول جاتے ہین
کہ ماننا کچھ اختیاری بات نہین ہے اور اگر ثبوت اوسکے وقوع کا کامل ہوگا تو
سوائے اسکے کہ اوسکو مانین اور کوئی چارہ نہین ہے جہان تک مجکو اوسکا تحریری ثبوت
حاصل ہوا ہے اوسکے مطالعہ سے مجکو یقین ہے کہ غائب بینی حقیقت مین واقع ہوئی ہے
لیکن مین نے اس امر مین اپنے یقین کو اوسوقت تک بیان اور ظاہر نہین کیا
جب تک مین نے بچشم خود غائب بینی کے اثر کو واقع ہوتے نہین دیکھا جو لوگ
غائب بین کے واقع ہونے کو نہین مانتے ہین اون مین دو باتین مین نے
پائی ہین۔ اول تو یہ ہے کہ جو ثبوت تحریری اس اثر کے پیدا ہونیکا ہے اوس سے
یہ لوگ ناواقف ہوتے ہین۔ اور دوسرے یہ کہ جب اونکے اعتراضات کو بخوبی
چھانا گیا ہے تو خلاصہ اونکے اعتراضات کا یہی پایا گیا کہ ایسی بات کا واقع ہونا
ناممکن ہے اور دوسرے یہ کہ اوسکے واقع ہونیکی وجہ کوئی نہین بیان کرسکتا اسواسطے
اونکا واقع ہونا نہین ماننا چاہیے ؛

تیسرے یہ بات بھی ہے کہ ان لوگون نے کبھی اس امر مین تحقیقات نہین کی
جو لوگ دانشمندانہ اس بات کی احتیاط رکھتے ہین کہ کسی نئے اور متعجب امر کو
بلاثبوت کامل اور بلا اسکے کہ اپنی آنکھ سے دیکھ لین نہین مانتے اون سے مین
کچھ جھگڑا نہین کرتا ہون لیکن جب بہت ایسے آدمی گواہی دین جنکی راستی اور
شرافت مین کچھ شبہہ نہین اور وہ بات بھی ایسی ہو کہ نہ طبیعیات اور ہندسہ کے

حساب سے اوسکو غیر ممکن کہہ سکین تو احتیاط فقط یہان تک زیبا ہے کہ یہ بات
کہین کہ ہمکو اچھی طرح تشفی نہین ہوتی اور ہمسکو خود تحقیقات کرنی مناسب
معلوم ہوتی ہے نہایت محتاط حکماکو یہ منصب نہین ہے کہ جن امور کی نسبت شہادت
اس قسم کی ہو اوسکو بغیر اپنی آنکھون سے دیکھنے کے ناممکن الوقوع کہین اور سب سے
زیادہ یہ بات ہے کہ تاوقتیکہ وہ تحقیقات بخوبی اور احتیاط سے نہ کرلین تب تک
اونکو ہرگز یہ منصب نہین ہے کہ گواہون کو دغاباز اور فریبی کہین اگر اونکا جی
تحقیقات کرنے کو نہین چاہتا یا اونکو قابو اچھی طرح تحقیقات کرنے کا نہین ملتا
تو انسانیت اور آدمیت اس بات کی مقتضی ہے کہ وہ خاموش ہو رہین کچھہ
نئی بات ایجاد نہین کرتا ہون جو امر روزانہ واقع ہوتے ہین وہ بھی کہتا ہون
اور مین بلا تامل یہ بات کہتا ہون کہ جن لوگون نے تحقیقات نہین کی اور باوجود
تحقیقات نہ کرنے کے اون لوگون پر جنھون نے اچھی طرح تحقیقات کی دروغگوئی
اور فریب دہی کا اتہام کرتے ہین اونکا طریق اس قول کے موافق نہین ہے کہ
ہر چہ بر خود نہ پسندی بر دیگرے ہم مپسند اور اونکا طریق عقل سے اور نامناسب ہے
اور انصاف سے دور۔

لیکن اگرچہ مین ایسے لوگون کی نسبت جنکو علم مین دستگاہ ہے اور جنکو تحقیقات
علمی کے ضوابط سے آگاہی اور واقفیت ہے ایسی باتین کہتا ہون جیسی اوپر
کہی گئین لیکن مین اون لوگون کے واسطے جنھون نے علوم مین تحقیقات نہین کی
اور جنکو ضوابط علمی معلوم نہین ہین جو نہایت مناسب ہے وہ کرلیتا ہون ظاہر ہے
کہ جب تک کچھہ نہ کچھہ ظاہر پسند وجہ کسی امر کے واقع ہونے کی نہ دیجا دے تب تک
ایسے آدمیون کی سمجھہ مین وہ بات نہین آسکتی ہے مین کئی بار کہہ چکا ہون کہ اگر
ہمیشہ اس قاعدہ کی پابندی کیجاوے کہ جب تک کوئی وجہ کسی امر کی نہ دیجاوے

تب تک اوسکو نہ مانین تو شاید کسی بات کو بھی نہین مانا جاویگا اور تامل کار اگر غور کیا جاوے تو جس کسی امر کی وجہ بیان ہوتی بھی ہے تو فقط یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ اوس امر کو کسی قدرتی قاعدے پر بیان کر دیتے ہین حالانکہ اوس قاعدے کی نسبت ہم اسکے سوا اور کچھ نہین کہہ سکتے ہین کہ یہ قاعدہ ظاہراً معلوم ہوتا ہے لیکن اگر اتنی بات بھی بیان کیجاوے تو تحقیقات علمی مین بہت کارآمد ہوتی ہے اسواسطے جو کچھ ناقص وجہ مجھکو وقوع غائب بینی کی معلوم ہوتی ہے مین بیان کر دیتا ہون لیکن آپ کو خیال رہے کہ جو کچھ مین بیان کرتا ہون فقط قیاسی ہی یہ بات نہین کہتا ہون کہ فی الحقیقت یہی وجہ ہے بلکہ فقط یہ کہتا ہون کہ یہ قیاس غالباً صحیح معلوم ہوتا ہے اور تا وقتیکہ اور کوئی بہتر قیاس نہو اسکو ماننا چاہیے پس میرے قیاس مین یہ بات آتی ہے کہ غائب بینی کے واقع ہونے کا ذریعہ کیفیت اوڈایل ہے آپ کو یاد رہے کہ اول ہی بات معمول کو حالت روشن مین یہ معلوم ہوتی ہے کہ اگرچہ اوسکی آنکھین بند ہوتی ہین لیکن اوسکو عامل کے ہات اور جسم مین سے اور اور اشیا مین سے بھی روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور سب چیزین اوسکو روشن نظر آتی ہین معمول کو ہر شئے کے گرد ایک روشنی کا ہالہ نظر آتا ہے اور یہ روشنی خود معمول کا بھی انحصار کر لیتی ہے اور اوسکے اپنی کیفیت کے سات مشترک ہو جاتی ہے میری رائے مین یہ اثر اوڈایل کے سبب سے ہوتا ہے جو شئے معمول دیکھتا ہے اوڈایل کی روشنی مین دیکھتا ہے اور روشن معمول پر ہمیشہ اس روشنی کا اثر بہت ہوتا ہے ❖

دوسرے یہ کہ ان اشیا کے دیکھنے مین معمول کی آنکھین نہین کام آتی ہین بلکہ اگر اچھی طرح نظر نہین آوین تو معمول اونکو اپنے سر کے اوپر یا پیشانی پہ رکھ لیتا ہے مین نے ایک غائب بین کو دیکھا ہے کہ جب کبھی وہ لکھنا چاہتا تھا وہ کاغذ کی طرف

اسپنے سر کی چاند سے دیکھتا تھا اور آنکھین اوسکی بالکل بند اور ایسے موقع پر ہوتی تھین
کہ اگر کھلی بھی ہوتین تو بھی اوسکی آنکھین کارآمد نہوتین اوسکی تحریر کا جو کچھ ایسی
حالت مین اوسنے لکھا تھا میرے پاس ایک نمونہ موجود ہے یہ وہی معمول ہے جسکا
مین نے پہلے بیان کیا ہے کہ اگر وہ اپنی آنکھون کے سامنے کسی شئے کو رکھنا
چاہتا ہے تو اوس شئے کو اپنی کھوپری پر رکھہ لیتا ہے اگر اوڈایل ایسی نظر کا ذریعہ ہو
تو معلوم ہوتا ہے کہ انسان کی کھوپری اوسکے نفوذ کو نہین روک سکتی ہے اور حقیقت مین
اوڈایل ہر شئے مجسم مین نفوذ کر لیتا ہے ؛

تیسرے یہ کہ جب غائب بین کوئی شئے فاصلے سے دیکھتا ہے اور اوس سے دریافت
کیا جاتا ہے کہ اوس شئے کو کیونکر دیکھتے ہو تو وہ اکثر کہتا ہے کہ اوس چیز مین سے
ایک روشن بادل سا اوٹھکر میری طرف آتا ہے اور ایک ایسا ہی روشن بادل
میرے جسم مین سے اوٹھکر یہ دونون بادل ملجاتے ہین اور اون دونون متفق
بادلون مین مین اوس شئے کو دیکھتا ہون اول تو ذرا دہوندلی نظر آتی ہے لیکن
بعد ازان روشن نظر آتی ہے اور جیسا اوسکا قدرتی رنگ ہے ویسا ہی رنگ
نظر آتا ہے یہ بیان بھی ہمارے اوس قیاس کے موافق ہے کہ کیفیت اوڈایل
تمام عالم مین پھیلی ہوئی ہے اور ادراک روشن کا ذریعہ ہے جو معمول روشن عقل
اور فہیم ہوتے ہین وہ سب اسطرح کے حال خود بیان کرتے ہین ریشن بیک صاحب
جو اکثر آدمیون پر اونکی حالت بیداری مین تجربات کیے ہین اونکے بیان بھی اس
بیان کے مطابق ہین ؛

اب اگر ذرا اور تلاش سے تحقیق کیا جاوے کہ ادراک روشن کیونکر پیدا ہوتا ہے تو
مجھے آپ کو پھر وہ قیاس یاد دلانا پڑیگا کہ جو کچھ کیفیت کسی شئے مین ہوتی ہے
اوسکا فعل اور اجسام پر ہوتا ہے حرارت اور روشنی اور الکٹرسٹی اور آواز جو کسی جسم سے

سے نکلتے ہین اور اجسام پر آگرتے ہین اور علی ہذا القیاس جو اعضا حس ہمارے جسم مین ہین اونپر گرتے ہین لیکن ابتدا مین ایسے ضعف کے ساتہ گرتے ہین کہ جو اشیا قریب تر ہوتے ہین اور اونکو ہم دیکھتے ہین یا حس کرتے ہین اونکی تاثیر سے مغلوب ہو جاتی ہین اب فرض کرو کہ جو لمعات اوڈایل کی اجسام مین سے نکلکر ہماری قوا حس باطنی پر گرتے ہین وہ لمعات ایسے ضعف سے اکر گرتے ہین کہ جن لوگون کی طبیعت پر متوسط اثر ہوتا ہے اون پر اون لمعات کا فعل بمقابلہ افعال حواس ظاہری یعنی حواس باصرہ و سامعہ و شامہ و ذائقہ و لامسہ ضعیف ہوتا ہے لیکن جن لوگون کی طبیعت اثر پذیر ہوتی ہے اونپر لمعات کا اثر در حالیکہ اونکی طبیعت کو اونکی طرف متوجہ کیا جاوے زیادہ ہوتا ہے اور جن لوگون پر یہ حالت روشن طاری ہو اونکی طبیعت اون لمعات کی نہایت درجہ اثر پذیر ہوتی ہے*

اب دیکھنا چاہیے کہ خواب مقناطیسی مین کیا صورت واقع ہوتی ہے ایسی حالت مین یہ بات اکثر پائی جاتی ہے کہ دو حواس حواس ظاہری مین سے جن پر ہر وقت باہر سے اثر پہونچتا رہتا ہے یعنی حس باصرہ و حس سامعہ بند ہو جاتی ہین نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حواس باطنی مین ان دونون حواس ظاہری کے فعل غالب سے انتشار نہین ہوتا ہے اور الطف فعل لمعات اوڈایل کا ہوتا ہے اوسکا اثر حواس باطنی پر اچھی طرح ہوتا ہے اور اون لمعات کے فعل کے واسطے حواس ظاہری کی ذریعہ در کار نہین ہوتا ہے اور جو کچھ تحریک آواز ہاے بعید اور کیفیت باصرہ بہ نسبت اشیاے دور کے ہوتی ہے وہ تحریک ان حواس باطنی پر اثر کرتی ہی اور جو کرہ کیفیت اوڈایل کا ہے اوسکے ذریعہ سے ایک نیا راستہ اوسکے حواس باطنی تک پہونچنے کا حاصل ہو جاتا ہے اگر معمول کی طبیعت بہت

اثر پذیر ہو اور اوسکے حواس ظاہری بالکل مسدود ہوں تو ایسی حالت اس بات کے
پیدا ہونے کے واسطے سب سے زیادہ موافق ہے کہ اوسپر حالت روشن
واقع ہو جاوے لیکن جو کچھ تاثیر اب اوسکو دریافت ہوتی ہے فی الحقیقت نئی
نہین ہوتی پہلے وہ اس تاثیر کو اسواسطے نہین دریافت کرسکتا تھا کہ وہ تاثیر
بہت ضعیف تھی اب اوسپر اسواسطے توجہ ہوتی ہے کہ وہ تاثیر تیز ہو جاتی ہے
یعنی جو تاثیرین دماغ تک پہونچتی ہین اون سب مین اس قسم کا اثر نہایت قوی
ہوتا ہے ایک قوی دلیل اس قیاس کی تائید مین یہ ہے کہ حالت روشن
خود بخود بھی واقع ہو جاتی ہے اور جب کبھی ایسی حالت واقع ہوتی ہے تو اوسکے
وقوع سے پہلے یا نیند یا خواب بیداری یا عمق فکر ہوتا ہے اور نیند اور خواب بیداری
اور عمق فکر کے سبب سے ہمیشہ یہ بات ہوتی ہے کہ حواس ظاہری کے فعل کا
اثر ہمارے اوپر نہین ہوتا اور اس سبب سے حواس باطنی پر اوڈایل کی کیفیت کی
زیادہ تاثیر ہوتی ہے *

بعض آدمی اسپنے اوپر حالت ہوش مین فقط تعمق فکر اور خیال کو فقط ایک طرف
متوجہ کرنے سے حالت روشن پیدا کر لیتے ہین اور بعضے بکلی صاحب ایسی حالت
اور آدمیون پر بھی ہمیشہ حالت ہوش مین پیدا کردیتے ہین میرے خیال مین
یہ بات ہے کہ تعمق فکر اونکی ترکیب کا ایک جز ہے لیکن بہت تعجب کی یہ بات ہے
کہ جب حالت روشن نمودار ہونے لگتی ہے تو اونکی ترکیب کا بڑا جزیہ ہے کہ
بجاے معمول کے وہ اسپنے چہرے پر یا اون اشیا پر جنکا دیکھنا منظور ہوتا ہے
ہاتون سے عمل کرتے ہین معمول کہتے ہین کہ ان دونون ترکیبون سے ایک
قسم کی اودی روشنی اوس شی پر پڑتی ہے اگر ہاتون سے بہت مرتبے عمل کیا جاوے
تو یہ روشنی گہری ہو جاتی ہے اور پھر وہ شئے اچھی روشن نظر نہین آتی ہے

لیکن اگر پھر اولٹا عمل کیا جاوے تو گہر اپنی دور ہو جاتا ہے اور وہ شئے اچھی
نظر آتی ہے ✣

جو غائب بین اندرونی ترکیب اپنے جسم اور اور لوگون کے جسم کی دیکھتے ہین
وہ بیان کرتے ہین کہ تمام اعضا روشنی سے ملبس معلوم ہوتے ہین اور بالکل
شفاف نظر آتے ہین اور ریشن بیک صاحب کے معمولون کے سامنے جب
ایک موٹی سلاخ لوہے کی رکھی گئی تو اونکو وہ سلاخ شیشے کے مثال شفاف نظر آئی ✣
جب غائب بین کے ہات مین ایک خط یا بال کی لٹ دیجاتی ہے تو اوس کے
بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ جو لمعات اوڈایل ان چیزون مین ملصق ہوتی ہین
اونکے ذریعے سے اونکو یہ بات معلوم ہو جاتی ہے کہ یہ خط اور بال کس شخص کا ہے
کیا یہ بات ہوسکتی ہے کہ جس شخص کا خط یا بال ہوتے ہین وہ بالکل اوس شخص سے
جدا نہین ہو جاتی بلکہ اونہین اور اوس شخص مین ایک قسم کا تعلق اوڈایل قائم رہتا ہے
بہرحال یہ بات تو تحقیق ہے کہ نہ فقط غائب بین اوس آدمی کو دریافت کرلیتا ہے
بلکہ اگر اوس اثنا مین وہ بال اور خط کئی آدمیون کے ہاتون مین سے گذرے ہون
تو غائب بین کو اوس خاص شخص کے دریافت کرنے مین جسکے وہ حقیقت مین چیز تھے
وقت اور پریشانی ہوتی تھی بعض اوقات غائب بین اوس آدمی کو دیکھتا ہے
جسکے ہات مین نوبت اخیر مین وہ اشیا تھین لیکن کسی نہ کسی ذاتی عقل سے وہ
پہچان جاتا ہے کہ یہ چیزین اوس آدمی کی نہین ہین اکثر غائب بین عامل سے
کہتا ہے کہ یہ مزاحمت جو کچھ اوسکے حواس کے فعل کے ساتھ ہوتی ہے وہ دور
کردے چنانچہ عامل ایک جزوی ترکیب سے یہ بات کر دیتا ہے اور جب کبھی صحیح
آدمی معمول کو دریافت ہو جاتا ہے تو پھر اوسکو ذرا بھی اوسکے پہچان لینے مین تامل نہین ہوتا
ایک شخص کو مین جانتا ہون جسکو یہ بات حاصل ہے کہ وہ اپنے اوپر حالت روشن

پیدا کر لیتا ہے اور اوس حالت مین ایسے شخصون کو جنسے وہ واقف نہین اور اشیاء بعید کو دیکھ سکتا ہے جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ تم کیونکر دیکھ لیتے ہو تو اوسنے کہا کہ مین کچھ ترکیب نہین بتا سکتا ہون تشبیہہ فقط یہ دیسکتا ہون کہ جسطرح کوئی کتا قید سے چھوٹ کر اپنے مالک کو ڈھونڈ کر پا لیتا ہے اسطرح مین بھی آدمیونکو فاصلے پر سے دیکھ لیتا ہون اور بیان یہ ہے کہ جب کسی شخص نے اوس سے کسی آدمی کے دیکھنے کے واسطے کہا تو وہ اوس آدمی کی کیفیت اوڈایل کا پتا مستفسر کے دل مین دیکھ لیتا ہے پھر اوس شئے کا سراغ اوسوقت تک لیجاتا ہے کہ جب وہ آدمی اور مستفسر وقت اجنبی کیا تھے اوسوقت سے آگے پھر وہ فقط اوس آدمی کا پتا لگاتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد اوسکو ڈھونڈھ کر دیکھ لیتا ہے جب غائب مین واقعات گذشتہ کو دیکھتا ہے تو ہم خیال کر سکتے ہین کہ بجاے پیچھے کے طرف پتا لگانے کے وہ کیفیت اوڈایل کا اوپر کی طرف پتا لگاتا ہے یہ قیاس ہمارا اوس قیاس سے موافق ہے کہ جو کچھ دنیا مین واقع ہوتا ہے ایک ایسا نشان دنیا مین چھوڑ جاتا ہے کہ وہ تا وقتیکہ یہ دنیا رہیگی کبھی زائل نہوگا اور حقیقت یہ ہے کہ تجربات عمل مقناطیسی مین جو بذریعہ تحریر یا باتون کے کیے جاتے مین واقعات گذشتہ اسطور پر بیان کیے جاتے ہین کہ گویا فی الحال موجود ہین اور یہ بیان بھی اوس صورت مین ہوتا ہے کہ عامل یا مستفسر سے معمول کو شرکت خیال نہین ہوتی ہے واقع کا یہ حال ہے یہ بات کہ یہ امر کس ذریعے سے واقع ہوتا ہے کبھی نہ کبھی دریافت ہو جاوے گی اور اگر یہہ دریافت نہو تو جو کچھ روزانہ ہوتا دیکھتے ہین اوسکے ہو جانے مین تو شبہہ کسیطرح نہین ہو سکتا ہے*

اسی قیاس پر جو جادو اور سحر اور منتر قدیم سے سب ملکون مین ہوتا آیا ہے سمجھ مین آسکتا ہے یہ بات ظاہر ہے کہ مصر اور یونان اور ہندوستان کے شوالون

پنڈٹرے علم وعمل مقناطیس روحانی سے بخوبی واقف تھے اور اونکو حالت غائب بنی
سے پیدا کرنے کی ترکیبین معلوم تہین تصویرات سے ثابت ہے کہ جو ترکیب عمل
مقناطیسی کی فی زماننا رائج ہے اسی قسم کی ترکیب مصر مین کیجاتی تھی اور یہ بات
سب کو بخوبی معلوم ہے کہ ہلکا راگ اور ذرا دہوندلی روشنی اور دہونی دنیا
سب ملکون مین سب ساحرون کے سبب استعمال مین تھے بت پرستون کے
دیومالا اور روایات مین بہت نشانات عمل مقناطیسی کے موجود ہین چنانچہ
دیوتاؤن کے آدمیون اور حیوانات کی صورتون کے اختیار کر لینے کا جو لوگون
اعتقاد تھا وہ اس بات پر موقوف ہے کہ عامل عمل مقناطیسی کو اپنے معمول کے
حواس پر حالت ہوش مین اختیار تھا مین نے ایک معمول پر جو اچھی ہوش کی
حالت مین تہا ایسا اثر ہوتے ہوئے دیکہا ہے کہ عامل کی مرضی سے اوسنے
عامل کو اور سوا سے عامل کے اور شخص کو اصل آدمی سے غیر یا کوئی حیوان بلکہ
کوئی شے غیر ذی روح سمجھ لیا ॰

ہمکو جو علم مقناطیسی روحانی مین فی زمانا دستگاہ حاصل ہے وہ ابھی کم ہے اور اگر
آئندہ ہمکو معلوم ہو کہ کسی شخص نے ایسی ترکیب دریافت کر لی ہے کہ جسکے سبب سے
ایک وقت مین بہت آدمیون پر دفعتاً اسکا عمل چل جاتا ہے تو کچھ تعجب کی بات
نہوگی اس ترکیب سے ممکن ہے کہ کوئی شخص اپنے محافظ کی نظر بچا جاوے اور بلکہ
جس آدمی پر یہ اسرار معلوم ہو ایک ایسے مکان مین سے نظر بچا کر نکل سکتا ہے
کہ جہان بہت آدمی جمع ہون اس ترکیب سے کہ اپنی ہیئت ان آدمیون کے ذہن مین
بدل دے پہلی جو روائتین ہین کہ آدمی غائب ہو جاتے تھے اب ایسی باتین روزانہ ہوتی ہین
عامل کو اختیار ہے کہ معمول پر ایسی حالت پیدا کرے کہ یا خود یا کوئی اور شخص معمول کو
بالکل نظر نہ آوے ابھی تک یہ بات تو حاصل نہین ہے کہ دفعتاً بہت آدمیون کو

عامل کو ایسا اختیار حاصل ہو لیکن یقین ہے کہ تلاش سے یہ بات بھی جلد حاصل ہو جائیگی
ہمنے بچشم خود دیکھا ہے کہ دو روز ہوئے ایک آدمی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے
مکان میں آیا اور دروازے میں داخل ہوتے ہی ڈارلنگ صاحب نے اوسپر یہ حالت
پیدا کر دی کہ اوسنے ایک گھڑی کو ایک شلجم اور ایک اپنے دوست کو شمعدان سمجھ لیا اور
دیکھا کہ فرش پر سے ایک آتشبازی کا برج ہوا کے اوپر چڑھتا ہے اس عمل سے یہ عمل
تھوڑے ہی درجہ پر دور ہے کہ کسی ساحرہ کو یا چڑیل کو جھاڑو پر آسمان پر چڑھتے ہوئے
دیکھیں یا کوئی دیو کسی بکری کی پشت پر سوار ہو کر ہوا میں چڑھتا ہوا نظر آوے *
یہ بات بھی آسانی سے سمجھ میں آتی ہے کہ زمانہ جہالت میں جس شخص کو اس علم میں
دستگاہ تھی اوسکو لوگ سمجھتے تھے کہ یہ شیطان کا مطیع ہے اور اوسنے شیطان سے علم سیکھا ہے *
آسیب کا ہونا بھی جس میں لوگوں کو بہت اعتقاد تھا صریحًا ایک اثر حالت مقناطیسی
کی خود بخود واقع ہو جانیکا تھا آسیب زدہ کو ایسے آدمی اور ایسی چیزیں نظر آتی تھیں
جو اوسکے گرد و پیش کے آدمیوں کو نظر نہیں آتی تھیں اور چونکہ اصل حال سے کسیکو
آگاہی نتھی تو وہ خود بھی اور اور لوگ بھی سمجھتے تھے کہ اوسکو آسیب کا خلل ہے
اگر اس پر حالت مسکونۃ اعلیٰ گذر جاتی تھی تو وہ اس آسیب کو بھی جسنے اوسکو
پکڑ رکھا تھا دیکھ لیتا تھا *

اسمیں شک نہیں ہے کہ غائب بینی کا اثر اسواسطے کام میں لایا جاتا تھا کہ جادوگر کے
عمل اور فن میں زیادہ اعتقاد ہو جب عامل میں یہ بات دیکھی جاتی تھی کہ واقعات
گذشتہ اور گذران کا حال بتا دیتا تھا بلکہ جو آدمی اوس سے کچھ دریافت کرتا تھا
اوسکے ذہن میں جو کچھ اوسوقت ہوتا تھا وہ سب حال بتا دیتا تھا تو لوگ اوسکو فال گو
اور فن سحر میں کامل سمجھ لیتے تھے اور ذرا سی حکمت سے عامل اپنے فن کو اور بھی زیادہ فروغ دیسکتا تھا *
زمانہ حال میں جو جادو مصر کے ملک میں برتا جاتا ہے تو وہ غائب بینی پر موقوف ہے

جن لڑکون کے ذریعے سے غائب بینی نمایان کیجاتی ہے اونکو اسواسطے ذریعہ بنایا جاتا ہے
کہ اونکے صغر سن کے سبب سے ان پر عمل مقناطیسی کا اثر جلد ہو جاتا ہے یہ لوگ ایک اور
ترکیب بھی ایسی کرتے ہین کہ جسکے سبب سے ذرا دہونی کی مدد سے عمل مقناطیسی کا اثر
ہو جاتا ہی جب عمل کر لیتے ہین تو لڑکون کے ہات پر ایک سیاہی کا قطرہ ڈال دیتے ہین اور
اونسے کہتے ہین کہ اوسکی طرف غور سے دیکھتے رہین ہم جانتے ہین کہ ڈاکٹر دارلنگ صاحب
کی ترکیب بھی یہی ہے کہ کسی شئے کی طرف معمول سے کہتے ہین کہ دیکھتا رہ ڈاکٹر صاحب
موصوف سیاہی کا قطرہ کام مین نہین لاتے ہین اور میجر بکلی صاحب بھی ایک ایسی ترکیب سے
غائب بینی کی حالت آسانی سے معمول پر پیدا کر دیتے ہین غالباً مصر کی جادوگر بھی اونسی
بھی عمل کرتے ہین اور جب اون لڑکون پر حالت روشن پیدا ہو جاتی ہے تو اون سے
کہتے ہین کہ فلانے آدمیون کو دیکھو اور عامل کے خیال کے پڑہ لینے کے سبب سے
وہ لڑکے اون آدمیون کو دیکھنے لگتے ہین یہ بات سچ ہے کہ کبھی کبھی غلطی بھی ہو جاتی ہے
سو اس بات کا کچھ عجب نہین بلکہ اگر حقیقت مین عمل سچا ہو تو غلطی کا ہو جانا ظاہر ہے
اسواسطے کہ سب معمولون کے قوا یکسان نہین ہوتے ہین نہ ہر وقت یکسان رہتے ہین
لیکن اس بات مین شبہہ کرنا کہ اکثر ان پر عمل کا اثر بخوبی ہو جاتا ہے ممکن نہین ہے
گو یہ بات ممکن ہے کہ بعض جادوگر بھی اور بعض معمول بھی جھوٹے ہوتے ہین اور
سیاہی کا قطرہ آئنہ کا کام دیتا ہے اور یہ بھی قیاس چاہتا ہے کہ بسبب کیفیت
اوڈایل کے حالت مقناطیسی پیدا کر دیتا ہے ؛

کرسٹل جادو بھی اسی ذیل مین داخل ہے جو لوگ پہلے زمانہ مین عمل مقناطیسی سے ماہر
تھے اونکو معلوم تھا کہ بلور کا اثر عمل مقناطیسی کی مانند ہوتا ہے چنانچہ وہ بلور کو گول اور
بیضوی شکل کا تراش کر بنا لیتے تھے اس غرض سے کہ وہ آئینہ کا کام دے انگلستان میں
بہت لیسے کرسٹل جسکو جادو کا کرسٹل کہتے ہین موجود ہین چنانچہ ایک ایسا کرسٹل ایک

خاندان امرامین سے ایک عورت کے اسباب مین بعد اوسکی وفات کے نیلام ہوا
اور ایک شخص نے اوسے خرید لیا ایک دن وہ کرسٹل میز پر رکھا تھا اور اوسکے گرد
بہت سے لڑکے جمع تھے مالک مکان بھی اوس کمرے مین جو دفعتاً آیا تو اون لڑکون
نے کہا کہ اس چیز مین آدمی ہین اور جب اونسے دریافت کیا گیا تو اونہون نے کہا کہ
فلانے فلانے آدمی اس مین نظر آتے ہین اون آدمیون مین سے بعض آدمیون کو
اون لڑکون نے کبھی دیکھا بھی نہین تہا میری راے یہہ ہے کہ جب لڑکون نے
اوس کرسٹل کی طرف دیکھا تو جو کیفیت اوڈایل اوسمین تھی اوسکی اور نظر جما کر
دیکھنے کے سبب سے حالت ہوش مین حالت مقناطیسی اون لڑکون مین پیدا ہوگئی
اور اونپر حالت روشن واقع ہوگئی اور اونکو کرسٹل کے اندر آدمی اسواسطے نظر آئے
کہ وہ اوسکے اندر دیکھہ رہے تھے مین نے اور دو کرسٹلون کا بھی حال سُنا ہے
کہ اونکی طرف دیکھنے سے لڑکون پر ایسا ہی اثر ہوتا ہے چنانچہ مین ایک ایسا
کرسٹل کے ذریعے سے لڑکون پر تجربہ کر رہا ہون اور جو نتیجہ حاصل ہوگا حصہ دوم مین
بیان کیا جاویگا لیکن مین نے اتنا تجربہ تو کر لیا ہے کہ اوس کرسٹل کو ایک مرتبہ
ایک معمول کے بائین ہات مین رکھدیا جو حالت روشن مین تھا مین نے اوس سے
کچھہ بھی نہین کہا کہ یہ کیا چیز ہے تھوڑی دیر کے بعد اوسنے کہا کہ اس چیز مین بہت تیز
روشنی ایسی نظر آتی ہے جسکے دیکھنے سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور اوسکے ہاتھہ
ایک صدمہ سا پہونچا اسواسطے اوسنے کہا کہ یہ چیز مجھکو ناگوار ہے دوسرے مرتبہ جب مین نے
کرسٹل مذکور کو داہنے ہات مین رکھا تو اوسنے کہا کہ بہت خوبصورت روشنی معلوم ہوتی ہے
اوسکی آنکھین بند تھین لیکن وہ کہتا تھا کہ اسمین روشنی کے حلقے معلوم ہوتے ہین
اور قوس و قزح کے سے رنگ اوس روشنی مین نظر آتے ہین اور یہ روشنی بہت
خوبصورت ہے بعد اوسکے مین نے اوس سے کچھہ بھی دریافت نہین کیا اور وہ

خود بخود کہنے لگا کہ عجیب عجیب شکلین نظر آتی ہین وہ شکلین اون صورتون سے غیر
معلوم ہوتی تھین جو اوسکو اپنی علاحدہ حالت مقناطیسی کے سبب سے نظر آتی تھین
لیکن اوسکو یہ شکلین اوس کرسٹل کے اندر نہین نظر آتی تھین بلکہ وہ خود اون مقامات پر
گویا چلا گیا تھا جہان وہ صورتین تھین بلا میرے استفسار کے اوسنے بیان کیا
کہ مجھکو ایک آدمی نظر آتا ہے اور اوس شخص کا تعلق اوس کرسٹل سے بیان
کرنے لگا اس شخص کی تقریر کا بیان حصہ دوم مین مفصل کیا جاویگا کیونکہ میرے
معمول نے اوس شخص کو بار بار دیکھا تا وقتیکہ بیماری کے سبب سے مجھکو پھر اوپر
عمل کرنیکا موقع نہ ملا اسی کرسٹل کا مین نے اور معمولون پر بھی اثر ہوتے ہوئی دیکھا ہے
کہ اونکو بھی اوسمین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی تھی ہر چند کہ اونکی آنکھین بند ہوتی تھین
بہت عاملون نے ورنیولا بیان کیا ہے کہ جب نازک طبع آدمی مقناطیسی پانی کیطرف
دیکھتے ہین تو اوس پانی مین اونکو شکلین نظر آتی ہین مین نے سنا ہے کہ انگلستان مین
گول یا بیضوی شکل کے شیشے بنائے جاتے ہین اور جاہل آدمیون کے ہات بڑی
قیمت سے فروخت کیے جاتے ہین اسواسطے کہ فروشندہ کہتے ہین کہ انکے ذریعہ سے غائب بینی
اور فال گوئی کی قدرت حاصل ہوتی ہے کہتے ہین کہ جو لوگ اونکو بیچتے ہین کچھ عمل اوپر
کرتے ہین اور فروشندگان کا بیان ہے کہ جب تک یہ عمل اونپر نہین کیا جاوے
تب تک اونسے فال بینی حاصل نہین ہوتی ہے غالب ہے کہ وہ عمل عمل مقناطیسی ہوگا
جب اوس شیشہ کو کوئی خریدنا چاہتا ہے اور مستورات اکثر اونکو خریدتی ہین تو فروشندہ
اوس سے کہتا ہے کہ جس شخص کو تم دیکھنا چاہتے ہو اوسکا خیال کرکے اس شیشہ کی
طرف دیکھو اور جب وہ دیکھتی ہے تو وہی آدمی اوس شیشے مین نظر آتا ہے وجہ
اوسکی یہ معلوم ہوتی ہے کہ خیال کے جمانے کے سبب سے اور جو کیفیت اون
اوس شیشے مین ہوتی ہے اوسکے ذریعے سے عورت پر حالت روشن مقناطیسی واقع

اس سبب سے وہ غائب آدمی کو دیکھ لیتی ہے غرضکہ جو لوگ اس شیشی کو بیچتے ہین فریبی
نہین ہین بلکہ جنس اصلی بیچتے ہین گو حقیقت اس شیشی کی اثر کی اونکو بخوبی معلوم نہین ہوتی ہے
آئینہ جادو کا بھی ایسا ہی حال ہے جیسا کرسٹل جادو کا بیان کیا گیا یہ آئینہ بھی اسی ترکیب سے
بنایا جاتا تھا کہ اوسکے ذریعے سے حالت روشن پیدا ہو جاوے ایک صاحب نے
ایسے آئینون کے بنانے کی ترکیب اب پھر دریافت کی ہے یہ آئینہ شیشے کا نہین ہوتا ہے
بلکہ کسی سیاہ چیز کا ہوتا ہے جسکو مصفا کر لیتے ہین اور اوسمین شکلین نظر آتی ہین میری
رائے یہ ہے کہ اگر تحقیقات کیجاویگی تو معلوم ہوگا کہ یہ آئینہ ایسی کسی شے کا بنایا جاتا ہے
کہ یا تو اوسمین کیفیت اوڈایل بہت ہوتی ہے یا اوسمین یہ کیفیت بھری جاسکتی ہے
اس آئینہ کو اس طور پر دکھا دیتے ہین کہ جو شخص دیکھنے والا ہوتا ہے اوسکو ایک جگہ
بٹھا دیتے ہین اور اوس جگہ ذرا بھی غل یا شور نہین ہوتا اور خوشبویات اوسجگہ بہت
ہوتی ہین پھر اوس سے کہتے ہین کہ خوب توجہ سے اوس آئینہ کی طرف دیکھو اور جب وہ
دیکھتا ہے تو جس شخص کی اوسکو تلاش ہوتی ہے وہ آدمی نظر آجاتا ہے پہلے پہلے تو
اوسکو ایک بادل سا آئینہ مین نظر آتا ہے بعد اوسکے یہ بادل رفع ہو جاتا ہے اور وہ
آدمی نظر آنے لگتا ہے بلکہ جو کچھ کام وہ کر رہا ہو وہ کام کرتے ہوئے نظر آتا ہی اسمین تمام
وہ سب باتین موجود ہوتی ہین جنکے ذریعے سے حالت روشن آسانی سے پیدا ہوتی ہے
جو شخص دیکھنا چاہتا ہے اوسکو شوق بہت ہوتا ہے اور چیزین اوس مکان مین
ایسی ہوتی ہین جسکے سبب سے خیال بخوبی جم جاتا ہے اور بلاشک دھونی اور خوشبو
اور کیفیت اوڈایل کے سبب سے جو آئینہ مین ہوتی ہے اوسکے خیال کے جمنے کو تائید
ہوتی ہے بعد اسکے عامل جسکو علامات سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اب حالت مقناطیسی
اچھی پیدا ہوگی اپنے جی مین اوسکو تلقین کر دیتا ہے کہ فلانے شخص کو دیکھو یا اوسکو
اوس شخص کے دیکھنے کا حکم دیتا ہے اور چونکہ معمول بالکل عامل کے اختیار مین ہوتا

اس سبب سے وہی آدمی اوسکو نظر آجاتا ہے یا شاید یہ بات ہو کہ آئینہ بین دیکھنے کے سبب سے قدرت غائب بینی دیکھنے والے کو حاصل ہو جاتی ہو مصر کے سحر مین اکثر بیان ہوتا ہے کہ غائب بین کو پہلے ایک بادل سا نظر آتا ہے چنانچہ حالت مقناطیسی مین جو حالت غائب بینی پیدا ہوتی ہے تو ابتدا مین ایسا ہی بادل نظر آتا اس سے ایک ثبوت اس بات کا ملتا ہے کہ سحر مصر اور عمل مقناطیسی مشابہ ہین ❊ غرضکہ میرے خیالات سحر کے باب مین ایسے ہین جیسے مین نے اوپر بیان کیے اور اوس سے معلوم ہوتا ہے کہ سحر حقیقت مین سوا اسکے اور کچھ نہین ہے کہ قوائے قدرتی سے بعض قسم کے آثار پیدا ہوتے ہین ❊

اس بیان سے آپکو واضح ہوگا کہ اگرچہ ہر صورت مین وہ شرکت خیال و حس ضرور نہین ہے جو معمول کو عامل کے ساتھ ہوتی ہے لیکن ایک قسم کی شرکت عام ضرور ہے جسکا ذریعہ کیفیت اوڈایل ہے مین اپنی رائے کو زیادہ تر بتلانا اسواسطے عیان کرتا ہون کہ میرے نزدیک ریشن بیک صاحب کی تحقیقات اور تجربات سے ثابت ہو چکا ہے کہ ایک قسم کی کیفیت تمام عالم مین موجود ہے آپکو اختیار ہے کہ چاہیے آپ اوسکا نام اوڈایل ہی منظور کرین چاہین آپ اور کوئی نام اوسکا رکھ لین ❊ مین نے اس بات کے ظاہر کرنے مین کوشش کی ہے کہ جو بیان ریشن بیک صاحب نے اون معمولون سے لیے ہین جن پر حالت ہوش مین صاحب موصوف نے عمل کیا تھا وہ بیانات معمولان عمل مقناطیسی کے بیانات سے مطابق ہین اسواسطے مجھے امید ہے کہ جو وجوہ مین نے وقوع آثار عمل مقناطیسی کی کیفیت اوڈایل کے قیاس پر بتائے ہین آپ بنظر مہربانی اونکو قابل لحاظ تصور فرماوینگے ❊

مجھے امید ہے کہ آپ میری طبیعت سے بخوبی واقف ہین اور آپکو لحاظ رہیگا کہ جو کچھ وجوہ وقوع آثار عمل مقناطیسی مین نے بیان کیے ہین فقط قیاسی ہین میرا

یہ نشا نہین ہے کہ آپ اونکو حقیقی وجہ تصور فرماوین ابھی تک ہمارا علم اس عمل کا
اتنا تھوڑا ہے کہ مین نے اس قیاس کا اظہار جابجا کیا ہے اصل وجہ وقوع آثار
مذکورہ کا اب تک معلوم نہونگی لیکن اگر اس میری قیاس کے اعلان سی یہ بات حاصل
ہو جاوے کہ اور لوگ جو مجھسے زیادہ علم اور دستگاہ رکھتے ہین اس علم مین تحقیقات کرنی
شروع کرین اور بہتر نتائج پیدا کرین تو جو کچھ مین نے ان خطوط کے لکھنے مین کوشش
اور محنت کی ہے اوسکا اجر مجکو مل جاویگا اور مجکو امید ہے کہ کبھی نکبھی ایسا شخص
لائق پیدا ہوگا جو ان سب باتون کو اچھی طرح حل کر دیگا ۞

آپکو خیال ہوگا کہ مین نے پیشین بینی کے واقع ہونیکی وجہ کچھ نہین بیان کی ہے وجہ اسکی یہ ہے
کہ یہ بات کہنی کہ جسطرح واقعات گذشتہ کا نشان اونکے پیچھے باقی رہتا ہے اوسیطرح
واقعات آیندہ اپنا سایہ آگے ڈالتے آتے ہین نری خیالی بات ہے کیا یہ ہو سکتا ہے
کہ کوئی چیز جو ہونیوالی ہو اپنا پرتو آگے ڈالتی آتی ہو یہ بات تو سچ ہے کہ ہم اس قیاس پر
غور کر سکتے ہین جو مدت سے دنیا مین لوگون کو ہے کہ واقعات حال اور گذران مین
واقعات آیندہ کا تخم موجود ہے لیکن ہم اسی قیاس سے ایسی زمین پر گویا کھڑے ہوئے ہین
جو ہمارے پانو کے نیچے ہلتی ہے اور پانو کے نیچے سے نکلی جاتی ہے علی ہذا القیاس اسی
خیال سے مین نے وجہ وقوع حالت سکوت اعلی کی جسکو اس کتاب کا باب ثانی
کہنا چاہیے نہین بیان کی ہے لیکن اگرچہ مین قبول کرتا ہون کہ مجکو پیشین بینی یا حالت
سکوت اعلی کی وجہ وقوع بیان کرنے کی لیاقت نہین ہے الا مین اس بات پر قائم ہون
کہ یہ آثار پیدا ضرور ہوتے ہین مین نے بچشم خود ایسی حالتین واقع ہوتے ہوئی دیکھی ہین
اور قطع نظر اس سی بہت اچھی شہادت حاصل ہی جسکے سبب سی ہمین اونکے واقع ہونیکو
قبول کرنا ضرور ہوتا ہے اور مجکو اعتقاد ہے کہ اگر اچھی طرح تحقیقات [illegible] کی تلاش

چودہوان خط

آپ کی درخواست کے مطابق جو مین نے وعدہ کیا تہا کہ جو کچہ حالات مجکو علم
مقناطیس روحانی کے باب مین معلوم ہین وہ سب لکہونگا سو اب فضل الہی سے
وہ وعدہ پورا ہو گیا ہے جو جو تحقیق باتین مجکو معلوم تہین اونکو مین نے بیان کردیا
اوران خطوط مین اپنی یہ تمنا ہمیشہ لکہتا رہون کہ لوگ اس علم کی نسبت اچہی طرح
تحقیقات کرین اور بعد تحقیقات جو اوسے مناسب ہو وہ ظاہر کرین مین نے جو وجوہ
وقوع آثار عمل مقناطیسی کے بیان کرنیکا قصد کیا ہے اس عزم کی وجوہات پہلے
بیان کرچکا ہون اور یہ بہی سبب ہے کہ ہر شخص جس سے مین اس معاملہ مین گفتگو
کرتا ہون یہی کہتا ہے کہ کچہ نہ کچہ قیاس باعث وقوع آثار مذکور کی نسبت ضرور بیان کرنا چاہیے
ہرچند کہ وہ قیاس ایسا ہی ہو کہ جب پختہ وجہ دریافت ہو جاوے تو رد کردیا جاوے
لوگ کہتے ہین بلکہ وہ لوگ جو وقوع حقائق مقناطیسی کو مانتے ہین کہتے ہین کہ تاوقتیکہ
کوئی نہ کوئی قیاس ترتیب نہ کیا جاوے حقائق مذکور اچہی طرح ذہن نشین
نہین ہوتے ہین ❊
یہ بات ٹہیک ہے کہ مین نے یہ خطوط مشتہر کرنے کی نیت سے نہین لکہے ہین لیکن ہے

حقیقت یہ ہے کہ میرے اکثر احباب اکثر متقاضی اس امر کے رہے ہین کہ مین اس
علم مین کتاب لکھکر مشتہر کرون لیکن بباعث چند در چند سے ابتک یہ امر نہوا بلکہ اگر
آپ شدید تقاضا نفرماتے تو غالب تہا کہ اب بہی مین نہ لکھتا موقع وقت سے
ایسا ہی ہوا کہ جب مین نے ان خطوط کے لکہنے کا ارادہ کیا اوسوقت میرے اکثر
احباب اس علم کی طرف متوجہ تہے اور ۱۸۴۹ء اور ۱۸۵۵ء مین لیوس صاحب
اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اس شہر مین آئے اور لوگون نے اونکے تجربات
ملاحظہ کیے تو اکثرون کو اس علم کا شوق تحقیقات زیادہ ہوگیا ؛
چونکہ مجہے کئی سال سے اس علم کی طرف توجہ رہی ہے اسواسطے مجہے اکثر اون
لوگون سے بحث کرنیکا موقع ملتا رہا ہے جنکو اس علم کا شوق ہے سوا اسکے
فرنگستان کے اکثر ممالک کے لوگون سے اس علم کے باب مین خط وکتابت کا سلسلہ
مرعی رکھتا رہا ہون میری تحقیقات اور تجربہ کا یہ نتیجہ نکلا ہے کہ مجہے بخوبی یقین
ہوگیا ہے کہ اس علم مین اکثر لوگون کو غلط فہمی اس سبب سے ہے کہ ایک تو اونکو
بذات خود اوس سے واقفیت نہین ہے ۔ دوسرے یہ کہ ابتک کوئی ایسی کتاب
نہین بنی ہے جسمین اس علم کا حال مفصل اور ترتیب مناسب کے ساتہ لکہا ہوا ہو
یہ بباعث اون لوگون کی غلط فہمی کے ہین جنکو اطمینان بہی ہے کہ حقائق عمل
مقناطیسی فی الحقیقت صحیح ہین اور جو لوگ ان حقائق کو مانتے نہین ہین اونکی سمجہ مین
بہت غلطی ہے اور شدید تعصب اونکو ہے اس یقین سے مین نے ایک ایسی
کتاب کے لکہنے کی نیت کر لی اور خدا تعالے سے اوسکے پورے ہونے کی التجا کی
کہ جسکے مطالعہ سے محقق کو دریافت ہو کہ کیا حقائق مشاہدہ کیے گئے ہین اور کن
حقائق کے ملاحظہ کی آیندہ امید ہو سکتی ہے اور کس سبیل سے یہ امید پوری
ہو سکتی ہے مجہے کتنے ہی سال سے اس علم مین مصروفیت رہی ہے اور مین خود بہی

عمل کرتا رہا ہون اور اسکے سواے ریشن بیک کے تجربات جو مشتہر ہوئے اور
اکثر لوگون نے اونکی کتاب کو پڑھ کر اوسکو پسند کیا اور اوسکے مطالعہ سے راضی ہوئے
اس سبب سے مجھے اپنے ارادے کے پورا کرنے مین زیادہ ترغیب ہوئی لیکن
جو نقص اس کتاب مین ہین مجھسے بہتر اور کوئی اونکو نہین جانتا ہے مجھے فرصت
بہت کم ہے اور بہت خدمات ایسی متعلق ہین کہ اون مین زیادہ توجہ اور مصروفیت
رہتی ہے مین یہ بات اس غرض سے نہین بیان کرتا ہون کہ جو نقص اس کتاب مین
ہین اس عذر سے آپ خطاپوشی فرماوین بلکہ اس غرض سے لکھتا ہون کہ آپکو
واضح رہے کہ یہ وجہ ہے کہ مین نے اس علم کے بیان کرنے کا اوسطور پر نہین
ارادہ کیا ہے کہ جسطرح زیبا تھا اور حقیقت مین مجھے ایسے کامل بیان کرنے کی
امید بھی ایسی حالت مین نہین ہو سکتی ہے میری دلی خواہش یہ ہے کہ جو شخص
لائق تر ہین وہ اس علم کے باب مین کچھ لکھین اور اگر ان خطوط کے دیکھنے سے
یہ بات حاصل ہو کہ لائق آدمی اسطرح کی محنت کو گوارا کرکے کچھ لکھین تو مجھکو اپنی
محنت کا عوض مل جاویگا ٭

مین بہت خوشی سے یہ بات کہتا ہون کہ مجھے واقفیت ہے کہ اب بہت ذی علم
آدمی بعض اون حقائق کی راستی کا جنکا مین نے اوپر ذکر کیا اعتقاد رکھتے ہین
کبھی شک نہین ہو سکتا تھا کہ جلد یا دیر مین یہ نتیجہ ضرور ہوتا اور بعض جو حقائق
ابھی ایسے ہین کہ جنکو ہنوز ان شخصون نے نہین دیکھا ہے اور اس سبب سے
اونکی نسبت اونکو اعتقاد نہین ہے تو شک نہین ہے کہ رفتہ رفتہ اونکی نسبت
بھی عقیدہ درست ہوجاویگا بلکہ مجھے ایسی پیشین گوئی کرنے کی جرات ہے کہ مین کہتا ہون کہ جن
لوگون نے ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب اور لیوس صاحب کو آثار عمل تلقین پیدا کرتے
دیکھا ہے اور جنکو اب معلوم ہوا ہے کہ یہ عمل کچھ نیا نہین ہے نہ اونکی معلومات پیشینہ کی

مناقص ہے تو اگر یہ شخص بطور خود تحقیقات اور تجربہ کرینگے اور یقین ہے کہ ایسا
ضرور کرینگے تو اونکو ضرور خواب مقناطیسی کے پیدا ہونے کا اور ایک بیرونی قوت
اس خواب سے پیدا ہونے کا وقوف منقسم کا قوت مرضی ناگفتہ کا شرکت خیال کا
غائب بینی کا اور امکاناً حالت سکوت اور سکوت اعلی کا اور پیشین بینی کا بھی
یقین ہو جاوے گا بلکہ اونکو دریافت ہوگا کہ فی الحقیقت اونہون نے ان حقائق
کو ایسے خیالی اور ناپسندیدہ لباس سے ملبس رکھا تھا کہ اس سبب سے اونکو یقین
نہین ہوتا تھا اور حقائق مذکور تو خود ایسے نہین ہین کہ اونکو رد کرتے اونکو دریافت ہوگا
کہ ایک بھی حقیقت ان مین سے نئی نہین ہے چنانچہ قوت تلقین بھی نئی نہین ہے
نئی بات فقط اتنی ہی ہے کہ اب تک اونکو آگاہی نہین ہے کہ تلقین کا اور عمل
مقناطیسی کا اثر بوقت خواہش پیدا ہوسکتا ہے یہ پیشین گوئی مین بھروسے سے
کرتا ہون بشرطیکہ یہ شخص اپنے اطمینان کے واسطے تحقیقات کرین اسواسطے کہ
مین کسی ایسے شخص کو نہین جانتا ہون جس نے تحقیقات کی ہو اور یہ نتیجہ
اوسکو اپنے تجربے سے حتی الوسع حاصل نہ ہوا ہو اس سے زیادہ اور کسیقدر
اصرار ہم کسی آدمی کی نسبت نہین کرسکتے ہین اور مین ان شخصون کو یہ کہتا ہون
اور جملہ محققین کی خدمت مین التماس کرتا ہون کہ تا وقتیکہ وہ خود تحقیقات نہ کرلین
کسیطرح کی راے اس علم کی نسبت ظاہر نہ کرین بہرحال ایسی راے تو سرگزیدہ مین
جو محققین پیشین کے نام مین داغ لگاوے۔ البتہ ہر شخص کو استحقاق ہے کہ تاوقتیکہ
اوسکو خود تجربہ نہو اگر چاہے تو کسی امر متعجب بیان شدہ کی نسبت اپنی منظوری
ظاہر نکرے لیکن تاہم اگر امور متعجب کے باب مین بھی شہادت مناسب حاصل ہو
تو بلا بذات خود تجربات کرنے کے اونکے مان لینے مین بیعقلی یا ضعف یقین
نہین ہوتا ہے مثلاً جب پہلے ہی یہ بات ظاہر کی گئی تھی کہ کلوروفورم مین

یہ قدرت ہے کہ اوسکے سونگھنے سے ایسی بیہوشی پیدا ہو جاتی ہے کہ عمل جراحی
بلا تکلیف کے ہوسکتا ہے اور اس قول کے باب مین شریف آدمیون کی
شہادت حاصل تھی حالانکہ ہم اون لوگون سے واقف نہ تھے تو یہ بات فوراً
منظور کی گئی تھی اور آج تک بہت لوگ ایسے اوسکو مانتے ہین جنہون نے
نہ خود کلورڈ فورم کی قوت کا تجربہ کیا ہے اور نہ اور ونکو تجربہ کرتے دیکھا ہے
اس مین ضعف تیقن کچھ نہین ہے بلکہ فقط شریف آدمیون کی شہادت کی
نسبت جنکو ہم نہین جانتے ہین کہ جنکو ناحق و ناروا کسیطرح کا عیب لگایا جاتا ہے
ایک لحاظ واجب پایا جاتا ہے لیکن جب یہ بات ظاہر کی گئی کہ عمل مقناطیسی سے
بھی ایسا ہی اثر پیدا ہوتا ہے تو حالانکہ کلورڈ فورم کی نسبت اس عمل کی قوت کے
باب مین زیادہ معتبر شہادت حاصل تھی اسطرح کہ شاہدین سے ہم واقف تھے
تو لوگون نے بالکل اس بات کو نہ مانا لیکن ظاہر ہے کہ اون لوگون کو واسطے
جنکو نہ کلورڈ فورم کے عمل کا نہ مقناطیسی عمل کا کچھ تجربہ ہوا ہے ان دونون
حقائق مین سے ایک کی نسبت اعتبار کرنے اور دوسرے کو نہ ماننے کی لیے
کچھ وجہ نہین حیرت یہ ہے کہ اوس وقت تک بہت آدمی عمل مقناطیسی کی
راستی ہی کو نہین مانتے ہین اور حالانکہ اس عمل مین تجربات بھی ہوئے ہین
وہ پھر بھی لحاظ نہین کرتے ہین اکثر آدمی ڈاکٹر اسڈیل[*] صاحب کی کتاب کو بھی
حقارت سے پھینک دیتے ہین اور جو باتین اوس مین لکھی ہین اونکو نہین
مانتے ہین لیکن سوا اس بات کے اور کوئی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے
کہ سوا عمل جراحی کے ذکر کے ڈاکٹر صاحب موصوف نے اثناء تحقیقات میں

[*] ڈاکٹر اسڈیل صاحب نے کلکتہ مین ایک ہسپتال بنایا تھا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے اعضا کو سترخی اور
مریض کو بیہوش کر کے عمل جراحی کیا کرتے تھے ؂

جو اور حقائق اونکو دریافت ہوئے اونکا بھی ذکر کردیا ہے جن لوگون کو یقین ہے
کہ تلقین کے ذریعے سے تکلیف کا حس جاتا رہتا ہے اونکو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کے
تجربات کے دیکھنے سے پہلے ڈاکٹر اسڈیل صاحب کی تحقیقات کے نتایج پر اعتبار نہ تھا
کہ نہین بلکہ اونکو اب بھی اعتبار ہے کہ نہین کہ بلا ذریعہ تلقین یہی اثر عمل مقناطیسی کے
ذریعے سے یعنی ہاتون کی حرکت سے پیدا ہوسکتا ہے اگر اعتبار نہین تو کیون نہین از
یقیناً سیکڑون مرتبہ جب عمل جراحی اسطرح کیا گیا ہے کہ تکلیف معمول کو نہین معلوم ہوئی
تو یہ شہادت کافی ہے کلوروفورم کی قوت کا اعتبار تو یون ہی ہوگیا تھا کہ لوگون کو
خود تجربہ اوسکا نہین ہوا تھا اور آج تک لاکھون آدمی اوسکے قائل ہین میری
اصل غرض یہ بیان کرنے کی ہے کہ اہل علم اور دیگر اشخاص بلکہ وہ لوگ جو اون
حقائق کو مانتے ہین جو اونھون نے بچشم خود دیکھ لیے ہین ڈاکٹر اسڈیل صاحب کی
کتاب اور ریشن بیک صاحب کی کتاب سے اسطرح پیش آتے ہین جو احتیاط
واجب سے باہر ہے حالانکہ ان دونون صاحبون نے نہایت احتیاط اور اعتبار کی
اور دلیل اور عقل سے تحقیقات کی ہے اسی طریق سے اکثر لوگ اور کتابون سے بھی
جن مین مجرب حقائق مقناطیسی کا ذکر لکھا ہوا ہے پیش آتے ہین جو شخص ڈاکٹر اسڈیل صاحب
کی کتاب کو پڑھ کر نہ مانین جنکا اوپر ذکر ہے تو مین نہایت ادب سے یہ بات کہتا ہون
کہ کوئی نہ کوئی سخت تعصب اونکے جی مین بیٹھا ہوا ہوگا اور ممکن ہے کہ اونکو خود بھی
اوس تعصب کے ہونے سے آگاہی نہو حقیقت مین اگر مردے بھی قبر سے اوٹھکر
شہادت دین تو ایسا شخص نہ مانیگا مطلب اس بیان سے یہ ہے کہ محققین فرقہ
مندرجہ صدر سمجھ لین کہ درحالیکہ ڈاکٹر اسڈیل صاحب اور ریشن بیک صاحب کے
بیانات بعض ایسی حقائق مقناطیسی کی نسبت درست مانے جاتے ہین جنکی نسبت
عاملان ہیشمین کا بیان اونکے بیان سے مطابق ہے تو نہایت اغلب ہے کہ اونکا بیان

اون حقائق کی نسبت بھی درست ثابت ہونگی جنکی نسبت ہمکو ہنوز تجربہ نہین ہوا
مین جی سے خواہش کرتا ہون کہ محققین اپنی تحقیقات مین کامیاب ہون لیکن
میری یہ بھی تمنا ہے کہ اونکے دلون مین سے وہ بے اعتباری جاتی رہے جسکے
سبب سے فقط اِس خیال سے کہ وہ بعض نتایج کو اپنے ذہن مین ناممکن الوقوع سمجھتے ہین
اون نتایج کو نہین ماننا چاہتے ہین میری یہ تمنا ہے کہ جسطرح حقیقت قوت گلونزم
کے باب مین لوگون کا طریق رہا ہے وہی طریق ہر طرح سے حقائق مقناطیسی کی
نسبت بھی مرعی رہے یعنی یا تو معتبر اشخاص کی شہادت پر اکتفا کیا جاوے کہ روزانہ
ہزارون امور مین یہ بات ہوتی ہے یا لوگ خود تجربہ کرکے دیکھ لین لیکن میری زبان
اون لوگون کے طریق کی نسبت کبھی نہ باز رہیگی جو حقائق بیان شدہ کو بغیر تحقیقات
مناسب بلکہ بغیر کسیطرح کی تحقیقات کے رد کر دیتے ہین ؛

اس خط کو ختم کرنے سے پہلے مین چند امور کا بیان کرتا ہون جو اون لوگون کو
ملحوظ رہنے چاہئین جو عمل مقناطیسی کے تجربات کرنے چاہین ؛

اول تو شرط یہ ہے کہ محقق کو امر راست کے تحقیق کرنیکا صادق اور دلی شوق ہو
اور بعد اسکے یہ بات ضرور ہے کہ عامل کو صبر اور طبیعت مین استقلال ہو اگر یہ جوہر
طبیعت مین نہون تو کچھ بھی حاصل نہین ہوگا اگر چند مرتبے عمل خطا کر جاوے یعنی
عمل کرنے سے وہ نتایج حاصل نہون جنکے پیدا کرنے کی خواہش ہو تو ایسی خطا کے
سبب سے عامل کو ہمت نہ ہارنی چاہیے یا اگر اختلافات نتایج مین ظاہر ہون تب بھی
ہمت نہ ہات سے دینی چاہیے بلکہ یاد رکھنا چاہیے کہ ایسے آثار سے جنکا ہمکو تھوڑا ہی
علم ہے اور جنکو ابھی اچھی طرح ہم نہین سمجھتے ہین بخوبی واقفیت پیدا کرنے کی خطائین
دیکھکر اور غلطیان کرکے اور اونسے سنبھل کر امید ہو سکتی ہے خصوصاً در حالیکہ

صبر کی ضرورت ہونیکا اعتقاد کامل ہونا چاہیے مجھے خود اس بات کا بخوبی مدت تک
یقین تھا کہ صبر اس عمل مین جزو اعظم ہے لیکن مین اس یقین پر عمل نہین کرتا تھا
پس جب مین نے بجاے خود عمل کرنا شروع کیا اور نمایان آثار نہین پیدا ہوے تو
مین نے بیوقوفی سے یہ سمجھ لیا کہ میرے جسم مین قوت مقناطیسی کافی نہین ہے
اور اوس زمانہ سے مین ہمیشہ اس بات پر قناعت کرتا رہا کہ اور عاملون کو جنکو مین
اپنے نزدیک قوی عامل سمجھتا تھا عمل کرتے دیکھتا تھا خود عمل کرنا ترک کر دیا بعد ازان
جب مین نے غور کیا تو دریافت ہوا کہ جو عامل کامل تجربہ کر لیتے تھے بظاہر اونکے
جسم میرے جسم کی نسبت زیادہ توانا نہ تھے اور نیز جب مین نے سب عاملون کا یہ
قول سنا کہ صبر سے کامیابی ہونی ممکن نہین تو مجھکو ذرا جرات ہوئی اور پھر مین نے عمل کرنا
شروع کیا اور ہر چند کہ دفعتاً مجھسے پورا نہوا لیکن صبر کرنے سے جلد یہ بات حاصل ہو گئی
چنانچہ اب مجھے یقین ہے کہ ہر شخص خواہ مرد خواہ عورت جسکے جسم مین متوسط قوت مقناطیسی
او رجو تندرست ہو اتنی قوت مقناطیسی رکھتا ہے کہ ہر شخص پر جسکی طبیعت کیفیت
مقناطیسی کے درجہ متوسط پر اثر پذیر ہو صبر اور استقلال سے بخوبی عمل کر سکتا ہے
اور کیفیت مقناطیسی تو ہر وقت اور ہر آن جسم انسان مین فعل کیمیائی سے پیدا
ہوتی رہتی ہے بلکہ اس سے زیادہ مجھے یہان تک یقین ہے کہ ہر شخص پر خصوصاً
درحالیکہ عامل قوی ہو اور عمل کچھ عرصہ تک متواتر کیا جاوے بخوبی عمل ہو سکتا ہے
لیکن نوبت اول ہی یا چند لمحون کے عرصہ مین فقط اونہین اشخاص پر عمل ہو سکتا
جنکی طبیعت کیفیت مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو میرے جسم مین متوسط قوت مقناطیسی
سے زیادہ نہین ہے لیکن تھوڑا عرصہ ہوا جب مین نے تین جوان آدمیون پر عمل کر کے
آزمایا جن پر کبھی کسی نے پہلے عمل نہین کیا تھا تو تینون پر عمل پورا ہوا ایک پر تو بہت ہی
تھوڑا ہی اثر ہوا لیکن دوسرے اور تیسرے مرتبہ عمل کا اثر زیادہ تر نمایان ہوا

بعد ازان عمل کا اثر روز بروز زیادہ ہوتا رہا لیکن آٹھ مرتبے کے عمل مین بہی با وجودیکہ بہت آثار نمایان ظاہر ہوئے نیند یعنی کامل مقناطیسی خواب نہین پیدا ہوا مجھے بخوبی یقین ہے کہ چند مرتبہ اور عمل کرنے سے اس معمول پر کامل خواب مقناطیسی واقع ہو جاویگا دوسرے شخص پر اول ہی مرتبہ کے عمل مین کچھ اثر ہوا اور تیسرے مرتبے کے عمل مین گہری نیند آگئی تیسرے شخص کو چند مرتبے کے عمل مین نیند آگئی لیکن کچھ عرصے تک گہری نیند نہین آئی بلکہ اگر اوس سے بات کیجاتی تہی تو نیند مین خلل آجاتا تھا جب نو مرتبہ اوسپر عمل کیا گیا تو اوسکو گہری نیند آئی بعد ازان اوسکو اچھی طرح سُلا دینے مین کچھ دقت نہین ہوتی تہی ✤

دوسری بات مین یہ کہنی چاہتا ہون کہ اگر نیند بالکل نہ پیدا ہو سکے تو یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ عمل پورا نہین ہوا ہے بہت آثار عمل کے خصوصاً یہ اثر کہ مرض رفع ہو جاوے بغیر خواب یا وقوف منقسم کے واقع ہونے کے پیدا ہو سکتے ہین بلکہ مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ حالت ہوش معمولی مین اثر غائب بینی پیدا ہو سکتا ہے ✤

تیسرے آثار عمل مقناطیسی کی جزئیات مین اتنا اختلاف ہے کہ دو معمولون پر ٹھیک ایک طور پر آثار نمایان نہین ہوتے ہین چنانچہ اس نتیجے کی امید اس بات سے ہو سکتی ہے کہ دنیا مین کوئی دو آدمی ایسے نہین ہین جنکی صورت یا طبیعت یکسان ہو پس اگر ایک مرتبہ ہم کسی معمول پر کوئی خاص آثار نمایان ہوتے ہوئے دیکہین اور اون آثار کو دیکہکر ہم کسی اور شخص پر عمل کرین اور وہ آثار نمایان نہ ہون تو ہمکو یہ سمجھنا چاہیے کہ جو آثار پہلے شخص پر ہمنے دیکھے تھے وہ جھوٹے تھے یا جو عمل ہمنے کیا وہ پورا نہین ہوا ہمارا کام ہے کہ جو عمل ہم کرتے ہین اوسمین جو آثار قدرتی نمایان ہون اونکی طرف توجہ رکھین اور اثنائے تجربہ مین ہمکو ضرور واضح ہوگا کہ اگرچہ جزئیات مین اختلاف ہو بڑی بڑی باتین اور اصلی آثار سب حالتون مین مطابق ہونگے ✤

چوتھے ایک ہی معمول پر جو آثار واقع ہوتے ہین مختلف اوقات مین اون مین عجیب اختلاف ہوتا ہے خصوصاً اونکے مرتبے مین بہت اختلاف ہوتا ہے ممکن ہے کہ جو معمول آج خوب روشن ہوا اور جسپر اثر شرکت خیال بخوبی نمایان ہو کل تاریک ہوا اور جب اوسپر عمل کیا جاوے عمل پورا نہو ایسی حالت مین ہمکو چاہیے کہ اوسوقت عمل کرنے سے باز رہین اسواسطے کہ اگر معمول پر تاکید کیجاوے تو اوسکی حالت روشن کم ہوتی جاویگی اور مستفسر کے راضی کرنے کے واسطے شاید قیاسی باتین کہنے لگے اور جب اوسکے قیاس مین غلطی ہوتی ہے تو مشاہدین عمل کہتے ہین کہ غائب بینی بالکل دہوکی کی چیز ہے۔

پانچوین چاہیے کہ جب ہم تجربہ کرین تو خلوت مین کرین سواے معمول اور عامل کے اور کوئی نہونا چاہیے الا اگر عمل اس نیت سے کیا جاوے کہ اوس سے تحقیقات مزید کے واسطے نتایج نکال کر جمع کیے جاوین تو ایک یا دو مددگار یا گواہ رکھنے چاہیئن بعض عامل اس خواہش سے کہ حقائق عمل کو ثابت کرین ہر تجربہ کا تماشا دیکھنے مین اوراپنے سب دوستون کو بولاتے ہین لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ جو جو آدمی زیادہ ہوتا جا ممکن ہے کہ نازک طبع معمول پر عمل کے اثر ہونے مین زیادہ ہرج ہوتا جاتا ہے جب خلوت میں ہمکو کسی اثر کے واقع ہونیکا اطمینان بخوبی ہو چکے تو جائز ہے کہ ہم اورون کے اطمینان کا قصد کرین لیکن ہمکو چاہیے کہ تھوڑے ہی آدمی اپنے ساتھ لیجاوین اور اونکو معمول سے فاصلے پر رکھین تاکہ اونکا مقناطیسی اثر حتی الوسع اوسپر کم ہو۔

یہ احتیاط خصوصاً اوسحالت مین زیادہ ضرور ہے جب ہم ریشن بیک صاحب کے تجربات کا اعادہ کرنا چاہین یعنی مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل یا جسم انسان مین سے روشنی نکلتی ہوئی دکہانی چاہین فی الحقیقت اتنی احتیاطین ضرور ہین کہ تاوقتیکہ کوئی شخص آزمودہ کار اور مشاق تجربہ کے وقت نگرانی اور ہدایت کے واسطے موجود ہو غالب بلکہ اغلب ہے کہ تجربہ مین خطا ہوگی۔

اگر روشنی اوڈاپل وکہانی منظور ہو اور یہ خواہش ہو کہ جو شخص اوسکو دیکھے جیسے اوسکا
حال بیان کرے تو شرائط مندرجۂ ذیل کو احتیاط سے ملحوظ رکھنا چاہیے اور اگر کوئی شرط
ان مین سے نظر انداز ہو جاوے تو تجربے کے پورا ہونے کی امید نہین ہوسکتی ہے
اول شرط یہ ہے کہ معمول بہت نازک طبع ہونا چاہیے مثلاً ایسا شخص جسکو رات کیوقت
اندھیرے مین اشیا مین سے یا آدمی کے جسم مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آیا کرتی ہو
یہ بات کافی نہین ہے کہ معمول کے عروق ناتوان ہون یا خفقانی ہو یا تشنج اوسکو اکثر
ہوتا رہتا ہو اگرچہ یہ باتین ایسی ہین کہ نزاکت طبع پر دلالت کرتی ہین چاہیے کہ مقناطیس
مصنوعی کا اوسپر اثر قوی ہوتا ہو لیکن بہر حال پہلے اوسپر روشنی کا اثر آزمانا چاہیے اور بعد
اوسکے کہنا چاہیے کہ اوسکی طبیعت نازک اور اثر پذیر بخوبی ہے کہ نہین —
دوسری شرط یہ ہے کہ تاریکی کامل ہونی چاہیے رسمی مکانون مین اور دن کیوقت یہ شرط
پوری نہین ہوسکتی ہے لیکن احتیاط سے رات کے وقت یہ بات حاصل ہوسکتی ہے
تیسری شرط یہ ہے کہ معمول ایک یا ڈیڑھ بلکہ دو گھنٹے متصل اس کامل تاریکی میز
رہے تاکہ آنکھ بخوبی اثر پذیر ہو جاوے اور تجربے سے پہلے تپلی غایت درجہ تک
پھیل جاوے مختلف معمولون کے واسطے مختلف وقت درکار ہے ؛
چوتھی شرط یہ ہے کہ آفتاب کی یا شمع کی ایک کرن بھی بعد از انکہ معمول مکان مین
داخل ہوا اوس مکان کے اندر نہین پہونچنی چاہیے جب تجربہ کرنا منظور ہو تو سبطرح کا
سامان پہلے کر لینا چاہیے اور جب تک تجربہ کرنا منظور رہا ہو اوس عرصہ مین نہ
کسی شخص کو مکان کے اندر آنے دینا چاہیے نہ اوس مین سے باہر جانے دینا چاہیے
کیونکہ دروازے مین سے تھوڑی سی بھی روشنی جو آویگی اگرچہ خفیف ہوگی اس بات
کے واسطے کافی ہوگی کہ معمول کی نظر کو پریشان کر دے اور ادوہ گھنٹی بلکہ زیادہ
اوسکو روشنی اوڈاپل نظر نہین آویگی ؛

پانچوین شرط یہ ہے کہ مقناطیس قوی ہونا چاہیے اگر مقناطیس نعلی ایسا ہو کہ ۲۰ سیر
یا ایک من وزن اوٹھا سکے تو اکثر تجربات کے واسطے کافی ہوگا اور ایسا مقناطیس
بذریعہ کیفیت برقی بلکہ اس سے زیادہ قوی مقناطیس بنا لینا آسان ہی جو لوگ بہت
نازک طبع ہین وہ ربھی مقناطیس ہین سے بھی کامل تاریکی ہین روشنی نکلتی ہوئی دیکھ سکتے ہین
بشرطیکہ مقناطیس مذکور قوی ہو لیکن البتہ روشنی تھوڑی نظر آویگی ✽

چھٹی شرط یہ ہے کہ جسوقت معمول مقناطیس کی طرف دیکھ رہا ہو کوئی شخص مقناطیس
مذکور کو دہنی ہاتھ مین رکھکے اپنے زانو پر رکھے نہ اوسکو چھوڑے جب روشنی دیکھی جاتی ہو تو عامل یا کسی
اور شخص کے مقناطیس کے پاس آجانے سے وہ روشنی بجھ جاتی ہے اسواسطے کہ اوسکے
جسم کی کیفیت اوڈایل مقناطیس کی کیفیت اوڈایل کو نیست کردیتی ہے اور جو انتشار
اوڈایل کا مقناطیس ہین بہ لحاظ قطبون کے ہی اوسکو اولٹ دیتی ہے اگر سیدھی سلائی
مقناطیس کو دست راست مین اوسکے شمالی قطب سے پکڑ کر رکھین یا جنوبی قطب سے پکڑ کر
دست چپ مین رکھین تو نسبت سابق بعید سری پر زیادہ روشنی دیگا اسواسطے کہ دونون کیفیتین
شامل ہوجاتی ہین لیکن نعلی مقناطیسون کو ہمیشہ سیدھا رکھنا چاہیے اور بعید اوسکو عامل کو
دور ہوجانا چاہیے ✽

ساتوین شرط یہ ہی کہ کسی شخص کو معمول کے قریب کھڑا رہنا یا بیٹھنا نہین چاہیے اسواسطے کہ
کہ اس صورت مین ایسے شخص کا اثر معمول کی طبیعت کے اثر پر پیدا ہو تو اوس مین کم روشنی
پیدا کرتا ہے جب اوسکے پاس سے لوگ ہٹ جاتے ہین تو معمول کو روشنی نظر آنے لگتی ہے

آٹھوین شرط یہ ہے کہ روشنی دیکھنے کے واسطے معمول کو ایک خاص فاصلے پر مقناطیس سے
ہونا چاہیے اسواسطے کہ اگر فاصلہ مناسب سے معمول کم یا زیادہ فاصلے پر ہو تو روشنی نظر نہ آویگی
یا صاف نظر نہ آویگی مختلف معمولون کیواسطے یہ بعد مناسب مختلف ہوتا ہے بعض کو روشنی مقناطیس کی
سو ۱۰ انچ کے فاصلے پر نظر آتی ہے بعض کو تا وقتیکہ وہ دو یا تین انچ پر مقناطیس سے دور نہون

روشنی نظر نہین آتی ہے بعض کو ان فاصلون مین سے درمیانی فاصلون پر روشنی
نظر آتی ہے ایسے معمول کم ہین جنکو مقناطیس سے چار فٹ سے زیادہ فاصلہ پر روشنی نظر آئی ہے
ہر تجربہ مین خاص فاصلہ جو مناسب ہو دریافت کر لینا چاہیے اور جب اوسی معمول پر پھر تجربہ
کیا جاوے تو اوس بعد کا احتیاط سے لحاظ رکھنا چاہیے کم نظر معمولون کو عینک کے ذریعے سے
جسکے استعمال کی اونکو عادت ہے روشنی اوڈایل کے نظر آنے مین آسانی اور اونکی نظر کو
ترقی ہوتی ہے یہ شرط فاصلہ مناسب کی بہت ضروری ہے یہان تک کہ اگر اور شرائط
سب بخوبی پوری ہون اور یہ شرط نہ پوری ہو تو روشنی نظر نہین آویگی —
نوین شرط یہ ہے کہ معمول کو اسطرح بٹھانا چاہیے کہ اوسکی پشت شمال کی طرف ہو
اور پانو جنوب کی طرف ہون سر شمال کی طرف ہو اور معمول کی نظر جنوب کی طرف ہو ؀
اِن نوین سے ایک شرط بھی ایسی نہین ہے کہ اگر وہ پوری نہو تو جن معمولون کی طبیعت بہت
اثر پذیر ہے اونکو حالت ہوش مین روشنی نظر آوے جو معمول بہت اثر پذیر ہین اونپر البتہ کسی
شرط کی پورا نہونے سے تھوڑا اثر ہوتا ہے جب معمول پر حالت مقناطیسی طاری ہو تو اوسکی
طبیعت اتنی اثر پذیر ہوتی ہے کہ روز روشن مین اوسکو روشنی اوڈایل نظر آتی ہے ؀
تجربات مقناطیسی اور تجربات اثر غائب بینی مرتبہ اول سے مجمع کثیر تماشائیان پر شوق کے
سامنے نہین کرنے چاہیئین اسواسطے کہ اونکا مقناطیسی اثر ہر چند کہ وہ ارادتاً اوسکا
پیدا ہونا نہ چاہین معمول کو پریشان کر دیتا ہے علاوہ اسکے ہر ایک آدمی اپنا شک
رفع کرنیکے واسطے معمول کو چھوویگا یا اوس سے باتین کرنی چاہیگا اور ذرا بھی اس بات کا
خیال نکریگا کہ ایسی حرکتین مضر ہین یعنی معمول کی طبیعت کو پریشان کر دیتی ہین ایسے
مجمع مین تجربہ کرنیکا انجام یہ ہوتا ہے کہ عمل خطا کرتا ہے اور لاعلم اس بات سے کہ اونکی
اپنی ہی حرکتون کے سبب سے عمل مین خطا ہوئی تماشائی جو بیوقوفی سے عامل نے اس امید مین
بلائے تھے کہ تجربہ عمل ضرور کامل ہوگا جب رخصت ہوتے ہین تو اونکے دل پر یہ نقش ہوتا

کہ حقائق مقناطیسی جنکا عامل نے وعدہ کیا تھا حقیقت مین واقع ہوتی ہی نہین ہین
حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ تجربہ ہی اچھی طرح نہین کیا گیا تھا جب کوئی معمول اچھا ملجاوے
اور دریافت ہو کہ اتفاقی بواعث سے اوسکی طبیعت مین خلل نہین پیدا ہوتا ہے تو
آثار عمل مقناطیسی کی نمایش بہت سے آدمیون کے روبرو ہو سکتی ہے بشرطیکہ تماشائی
معمول سے مناسب فاصلہ پر رہین اور عامل کی مرضی کے مطابق کاربند ہون لیکن
عموماً دو تین مشاہدین سے زیادہ ایک وقت مین یکجا جمع نہ ہونے چاہئین تماشائیکو
اتنا معمول کے قریب ہونا چاہیے کہ اوسکے چہرے کے ہر تغیر انداز کو دیکھ سکین اور اوسکی
آواز کے ہر پلٹے کو سن سکین ان باتون سے معمول کے سچا ہونیکا بخوبی یقین ہوسکتا ہے
اور اکثر اس بات کے دریافت کرنے کی تمیز ہوسکتی ہے کہ آیا معمول کو قدرت غائب بینی
بلا واسطہ حاصل ہے یا بواسطۂ شرکت خیال حاصل ہے اگر تماشائی معمول سے بہت
فاصلے پر ہون تو یہ بات حاصل ہونی ناممکن ہے جو ہرج دیکھنے والے کے معمول کے
بہت قریب ہونے سے پیدا ہوسکتا ہے اوسکے رفع کرنے کی یہ سبیل ہے کہ اوسکو
معمول کے ساتھ ہم ربط کردیا جاوے اس سبیل سے معمول اوس شخص کی اثر کا عادی
ہوجاتا ہے اور اوسکی طبیعت کو پریشانی نہین ہوتی ہے لیکن ایک وقت مین ایک
آدمی سے زیادہ معمول کے ساتھ ہم ربط نہین ہوسکتا ہے *

بعض اوقات شکی آدمی ایسے معمولون کی نسبت جنکی طرف فریب اور دہوکہ کا گمان
بھی نہین ہوسکتا ہے ایسی حرکتین کرتے ہین کہ طبیعت کو نہایت رنج اور قلق ہوتا ہے
یعنی جب معمول کے ہات اکڑ جاتے ہین تو ہاتون کے ساتھ نہایت گران اوزان
باندھ دیتے ہین [illegible] ڈوتے ہین اور سخت چٹکیان لیتے ہین اور سا اور علاقے بہت ہین
غرض اونکو [illegible] کرلین کہ حقیقت مین معمول بے حس ہوجاتا ہے
کہ نہین اور [illegible] ہین کہ نہین لیکن غور کرنیکی بات ہے کہ بے حس ہوجا

اور ہاتون کا اکڑ جانا اور شیشے ہی اور ہاتون کا ٹوٹنے کے قابل ہونا اور شہی یہ بات کہاسمی
ثابت ہوتی ہی کہ ایک بات ہین اگر وہ من بوجھہ باندہ دین اور وزن کو معلق بات کے
سہارے پر رکھین تو بات ٹوٹنیکا نہین جب معمول پر مقناطیسی حالت ہوتی ہے تو تعینر
یا کشش کے ذریعے سے تین چار آدمیون کے مقابل کہ اوتین سی ہر ایک اوس سے
قوی تر ہوتا ہے معمول سی زور کراتی ہین گویا اعصاب کی قوت کی ثابت کرنیکے واسطے
یہ بات ضرور ہی کہ معمول کی ذاتی قوت سی زیادہ قوت ظاہر ہو کبہی دو آدمی بلکہ اوسکی
نبض دیکھتے ہین اور اگر اوسکو غش آجاوے یا تشنج پیدا ہو جاوے تو حیران ہو جاتی ہین
حالانکہ عمل مقناطیسی ہین جسکو کچھہ بہی دخل ہے وہ خوب جانتا ہے کہ قوت مقناطیسی
مناقض کا یہ نتیجہ اکثر ہوتا ہے کبہی تیز تیز عطوسات معمول کی ناک ہین بھر دیتی ہین تا کہ معلوم ہو
کہ حقیقت ہین بے حس ہے یہ نہین سمجھتے کہ بعد دور ہو جانے حالت مقناطیسی کے ان
اشیا کی کیا تاثیر ہوگی کبہی گوشت گداز تیزاب ہاتون ہین مل دیتے ہین یا جلد کے اندر
سوئیان داخل کر دیتے ہین کیا ایسے ہی عمل سے بے حس ہونا ثابت ہو سکتا ہی
اور کوئی ذریعہ اس امر کا نہین ہوتا حقیقت ہین ایسی ایسی حرکتین جہالت اور
نادانی کا نتیجہ ہوتی ہین اعصاب کا اکڑ جانا اور تکلیف کا محسوس نہونا بغیر اسکے
کہ ایسی تکلیفین معمول کو دیجاوین آسانی سے معلوم ہو سکتی ہین یہ تکلیفین اگرچہ حالت
خواب مقناطیسی ہین کچھہ اثر نہین رکہتی ہین الا جب معمول جاگتا ہے تو ضرور اونکا
اثر او سپر ہوتا ہے آزمودہ کار اور مشاق اور عقیل عامل کبہی ایسی حرکتین نہین کرتے
اسواسطیکہ وہ سمجھتے ہین کہ یہ حرکات فضول ہین اور جو کچھہ ثابت کرنا ہے بغیر ایسی
حرکات کے ثابت ہو سکتا ہے *

فہا یشی سوالات اور جملہ دیگر قسم کے اشارات جو عامل نے اس سیرکی کہ تلقین کا اثر
ثابت کرنا منظور ہو نہ کرنی چاہیئین لیکن اگر بیہ [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible] بات

اس قاعدے کے نظر انداز کرنے سے بگڑ جاتی ہین چاہیے کہ سونے والے کو اپنے آپ ہی
جو کچھ کہے کہنے دین اور سوالات اگر کیے جاوین تو فقط اوسوقت کہ جب وہ اپنا بیان
تمام کر چکا ہو اور جو کچھ اوسنے بیان کیا ہو بغیر سوالات کے بخوبی سمجھ مین نہ آسکے *
تماشائی کو چاہیے کہ کوئی حرکت ایسی نکرے نہ کوئی بات ایسی کہے جس سے معلوم ہو
کہ اوسکو یقین ہے کہ معمول دغاباز یا مکار ہے جتنی تکلیف اور جسقدر رنج معمول کو
اس سبب سے ہوتا ہے اوسکا بیان قوت تقریر سے باہر ہے حقیقت مین یہ بات ہے
کہ ہمکو ایسی تکلیف اور رنج دینے کا منصب نہین ہے اور علاوہ اسکے نتیجہ یہ بھی ہوتا ہے
کہ نہایت بیہودہ ہے اور آسان تجربات خطا کر جاتے ہین بہت معمول ایسے سوالات کا
جو ایسی نیت سے مستفسر کرتے ہین جواب دینے سے انکار کرتے ہین اور بجا انکار
کرتے ہین حالانکہ اگر کوئی ایسا شخص سوال کرے جسکو معمول کی ایمانداری مین
بھروسا ہے تو اوسکا جواب خوشی سے اور شافی دیتے ہین عمل مقناطیسی کے تجربات
مین یہ امر بہت نمایان ہے کہ معمول فوراً تماشائیون کی طبیعت کا حال بلا اسکے کہ
اوسکا اعلان ہو دریافت کر لیتے ہین اور بتا دیتے ہین اور جو لوگ دل کے صاف ہوتے ہین
اونکے قریب آنے سے معمول خوش ہوتے ہین اور اونکی قوت حالت مقناطیسی
مترقی ہوتی ہے اور ایک طرح کا انس اور کشش ایسے لوگون کی طرف معمول کو
ہو جاتی ہے بالعکس اسکے جب بے ایمان شکی آدمی معمول کے قریب پہونچتے ہین
تو اوسکو تنفر سخت ہوتا ہے اور اوسکی حالت روشن مین کمی ہو جاتی ہے *
مین یہان پھر کہتا ہون کہ عمل مقناطیسی کچھ کھیلنے کی چیز نہین ہے کچھ ایسی چیز نہین ہے
کہ خالی وقت کو اوس سے بہلا لیا جاوے یا نئے یا عجیب تجربات کے دریافت کرنیکی
شوق کو [illegible] کے اسطرح پر اس عمل کا استعمال کرنا استعمال بد ہے اور
[illegible] نہین ہے کہ روپے کی طمع سے تماشائیون کو

دکھایا جاوے ایسے تماشائیون کو خصوصاً جو دیکھتے ہین اور ہنس دیتے ہین اور یہ کہکر چلے جاتے ہین کہ یہ عمل عجیب شئے ہے حقیقت مین یہ عمل پاک ہی اور ایسا ہے کہ نہایت احتیاط سے اوسپر توجہ کرنی چاہیے اگر یہ عمل اسواسطے کیا جاوے کہ دیکھنے والونکو ذرا ہنسی کا موقع ملے تو بڑے رنج کی بات ہے اور مجھے بذات خود انتا رنج ہوتا ہے کہ میں دل سے یہ صلاح دیتا ہون کہ خواہ جلسہ عام مین خواہ خلوت مین یہ عمل تماشائیون کو نہین دکھانا چاہیے مگر درحالیکہ دیکھنے والے تھوڑے ہون اور ایسے ہون کہ اونکو حقیقت مین امر راست کے دریافت کرنیکا شوق دل سے ہوا اور اونکو حقائق مقناطیسی کی دریافت کرنیکی نیت سے دیکھنا منظور ہو جو نمایش اسواسطے کیجاوے کہ فقط دیکھنے والونکا وقت بہل جاوے اوس سے علم کی ہتک ہوتی ہے اور اوسکی ترقی مین خلل ہوتا ہے ❖

ایک اور معنی مین بھی عمل مقناطیسی کھیلنے کی چیز نہین ہے میری مراد یہ ہے کہ جو لوگ مشق نہ رکھتے ہون اور آزمودہ کار نہون اونکو بیوقوفی سے عمل نہ کر بیٹھنا چاہیے کیونکہ غالب ہی کہ ناخوش نتائج پیدا ہونگے مین نے اس امر کا بیان پہلے مشرح کردیا ہے یہان فقط اتنا کہتا ہون کہ اگرچہ بیوقوف عامل کے عمل کرنے سے ناخوش نتائج پیدا ہوسکتے ہین لیکن جب کبھی مشاق اور دانشمند عامل نے عمل کیا ہے ایسے ناخوش نتائج کبھی نہین پیدا ہوئے ہین مگر درحالیکہ کچھ بھی مزاحمت اور کسی شخص کی طرف سے ہوئی ہو مبتدی کو بغیر کسی آزمودہ کار عامل کے موجود ہونیکے عمل کرنا نہ چاہیے لیکن مین چاہتا ہون کہ ہر شخص کو عمل کرنیکا وقوف حاصل ہو کیونکہ اس عمل کی واقفیت نہایت مفید اور کارآمد ہے یہ تو ظاہر ہے کہ یہ واقفیت اسطرح نہ حاصل کرنی لازم ہے جسطرح کوئی شخص تاریکی مین کسی شئے کو ٹٹولے بلکہ مشاق عامل عامل نے اسکو دیکھکر اور اوسنے قواعد مستعمل کو سیکھکر واقفیت پیدا کرنی ہوتے ہین تو اونکے دل پر

جو ہدایتین اوپر لکھی ہوئی ہین اگر اونکو ملحوظ رکھین تو سب آدمی جو تجربہ کرینگے شافی
نتائج حاصل کرینگے مین یہ نہین کہتا ہون کہ سب عامل خاص آثار کو خاص صورتون مین
ضرور دیکھین گے اسواسطے کہ نہ فقط معمولون کی طبائع مین بدرجۂ غایت اختلاف ہوتا ہے
بلکہ عاملون کی طبیعت مین بھی نہایت درجہ کا اختلاف ہوتا ہے پس ممکن ہے کہ کوئی
عامل اپنی مشق اور تجربہ مین غائب بینی کا اثر کبھی نہ دیکھے کوئی کبھی حالت سکوت
نہ پیدا کر سکے لیکن اگر ایسا ہوگا بھی تو کم ہوگا کہ عمل کسی سے پورا نہو اور سب سے زیادہ
یہ بات ہے کہ جو عامل اچھے تندرست ہین وہ عمل مقناطیسی کے ذریعہ سے تکلیف
معمول کی کم کر سکین گے اور مرض کو رفع کر سکین گے ؛

میری راے مین شک نہین ہوسکتا ہے کہ لوگ اب علم مقناطیس روحانی کو اسیطرح
مطالعہ کرینگے جیسے اور علوم کا مطالعہ کرتے ہین اور ویسے ہی شافی نتائج حاصل کرینگے
چاہیے کہ ہم سب ملکر اس امر مین کوشش کرین کہ اس علم کے مطالعہ کو ترقی ہو ؛
اہل علم بہت عرصہ تک اس علم سے غافل رہے ہین پس اگر وہ اب اس علم کی طرف
توجہ کرینگے تو اونکو کوئی یہ نہین کہہ سکتا ہے کہ وہ ضعف یقین سے اسپر [illegible] جسطرح
نئی حقیقت کا حال ہوتا ہے اس علم کا حال بھی ہو چکا ہے یعنی کہین مقابلہ ہوا ہے
اور کہین لوگون نے اوسکی نسبت توجہ نہین کی ہے لیکن اس بات کا کچھ عجب نہین اور
نہ اسکا افسوس کرنا چاہیے نئی باتون کا مقابلہ کرنا انسان کے خمیر مین داخل ہے
لیکن البتہ ایسا ہوسکتا ہے کہ یہ مقابلہ حد مناسب سے زیادہ کیا جاوے [illegible]
مقابلے سے ا [illegible] نکلتا ہے اور وہ یہ ہے کہ نئی باتین اچھی طرح چھانی جاتی ہین
اور آ [illegible] تی ہین وہ قبول کیجاتی ہین جو تحقیق ہو چکی ہین
[illegible] مقناطیس روحانی کا مطالعہ کرنا چاہین اگر [illegible]

انسان کی طبیعت سی آگاہی ہے تو اونکو سمجھنا چاہیے کہ لوگ اونکا مقابلہ کرینگے
اور لوگون کو اس علم کے خلاف تعصب ہوگا اور جب ایسا ہو تو اونکو درگذر کرنی چاہیے
غصہ نکرنا چاہیے کیونکہ غصے سے امر راست کی تحقیقات مین ہرج ہوتا ہے یہ بات سچ ہے
کہ جب شریف آدمی ایمانداری سے کوئی بات کہین اور اونکے مقابلہ مین فقط
دلیل جھوٹی پیش ہو بلکہ اونکو دغابازی اور بے ایمانی کا الزام لگایا جاوے اور دلیل کے
بجاے گالیان لوگ دین تو طبیعت کو برداشت نہین ہوتی ہے لیکن کیا ہر زمانی مین
نئی باتون کے دریافت کرنے والون کو ایسے صدمے نہین اوٹھانے پڑتے ہین
کیا گالی کی عوض گالی دینے سے اور اتہام بے ایمانی کے عوض معترضون کو بے ایمان
کہنے سے کچھ حاصل ہوتا ہے میری راے مین تو کچھ بھی فائدہ نہین ہوتا ہے میری راے تو یہ ہے
کہ جو لوگ نئی باتون کا مقابلہ کرتے ہین حقیقت مین اونکی غلط فہمی اونکی مقابلہ کی باعث
ہوتی ہے اور مجکو اونکی شدت احتیاط اور بے یقینی پر اتنا اعتراض نہین ہے جتنی مجھے
اس بات سے حیرانی ہوتی ہے کہ وہ بلا تحقیقات اور بلا تامل ہزارون شریف آدمیون
کی نسبت دغابازی کا الزام لگاتے ہین لیکن جو آدمی کسی امر راست کی تحقیقات کا
شوق رکھتے ہین اگر وہ لوگون کے تعصبات اور مقابلہ کی طرف نظر رعایت سی دیکھینگے
تو جیسا شوق اونکو اپنی تحقیقات مین مناسب ہے میرے نزدیک اوس مین کمی ہوتی ہے
جنکو خالص شوق ہے اونکو چاہیے کہ زمانے کے منتظر رہین اور صبر سے دیکھتے رہین کہ کب
امتحان سخت مین اونکا قول اور اونکی تحقیقات پوری اوترتی ہے علم مقناطیس روحانی
کے باب مین جھگڑا اور تکرار مدت سی حد سے زیادہ ہوتی رہی ہے اب چاہیے کہ تکرار اور
جھگڑے سے قطع نظر کرکے مثل اہل علم سہولیت سے تحقیقات [illegible] ہے اور جو آدمی
[illegible] نے اس [illegible] دلچسپ اور وسیع اور باریک علم کی تحقیقات [illegible] کرتے چند کہ کل
وہ ہمارا مخالف تھا اوسکو خیر مقدم کہین اور [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر

دوسرا حصہ

تمثیلات و تجربات

پندرھوان خط

جن آثار کا خطوط گذشتہ مین مین نے ذکر کیا ہے اب مین اونکو مفصل اور بشرح
بیان کرتا ہون اگر یہ تفصیل اون خطوط مین درج کیجاتی تو بیان مجمل مین ہرج ہوتا
اور چونکہ بعض تمثیلون کا کئی بار ذکر ہے اسواسطے اونکی تفصیل جداگانہ انسب معلوم
ہوتی ہے علاوہ اسکے بعض تمثیلین ایسی بیان کیجاوینگی کہ جنکا تجربہ مجکو نہین بلکہ اور
عاملون کو ہوا ہے اور وہ تجربات مشتہر ہوچکے ہین فقط ضرورتاً اونکا ذکر کرونگا *
عموماً دقت تمثیلون کے حاصل کرنے مین نہین ہے بلکہ دقت اونکے انتخاب کرنے مین ہے
مین فقط اونہی ہی تمثیلین بیان کرونگا جتنی بیانات مندرجہ خطوط گذشتہ کی تشریح
کے واسطے ضرور ہین لیکن شاید ایسی بات اس عمل کی ایک بھی نہین ہے کہ
اگر فرصت ہوا ور قرطاس مین گنجایش ہو تو اوسکی چند در چند تمثیلین درج
نہوسکین *
اب جو مین تفصیل [illegible] کرونگا تو اوسکے بیان مین ترتیب مندرجہ ذیل زیر نظر ہوگی
اول او [illegible] حالت ہوش مین نمایان ہوتے ہین یہ حالت نوم
کی [illegible] جیسی کہ آثار کا ظہور ہوتا

اگرچہ جو معمولی ہوش ہوتا ہے وہ قائم رہتا ہے اس ذیل مین آثار تلقین کا بیان کیا جاویگا خواہ وہ آثار ترکیب معروف عمل مقناطیسی سے پیدا ہون خواہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب سے پیدا کیے جاوین ❊

دوم اون آثار کا ذکر ہوگا جو خواب مقناطیسی مین نمایان ہوتی ہین اور جب معمول کا ہوش منقسم ہوتا ہے اس ذیل مین خواب کی پیدا کرنیکا اور حالت خواب مین تلقین کے اثر کا اور شرکت خیال اور غائب بینی بلا وساطت اور حالت سکوت ادنی و اعلی کا ذکر ہوگا ❊

سوم ان آثار کے کسی شخص پر خود بخود واقع ہونیکا ذکر کیا جاویگا ❊

اور چہارم عمل مقناطیسی کے فوائد طبی کا بیان ہوگا ❊

پس اول مین اون آثار کا ذکر کرتا ہون جو ایسی حالت مین نمایان ہوتے ہین کہ معمول کا اصلی ہوش قائم رہتا ہے اور فقط یہی بات نہین ہوتی ہے کہ جو کچھ گذر رہا ہو اوسکا معمول کو ہوش رہتا ہے اور اوسکی نسبت گفتگو اور تقریر کرسکتا ہے بلکہ جسوقت عمل کا اثر رفع ہو جاوے تو وہ سب آثار اوسکو یاد رہتے ہین جو آثار ابتدائی ہوتے ہین اونکا ذکر کرنا بیان کچھ ضرور نہین یہ آثار بہت خفیف ہوتے ہین اور دو معمولون پر یکسان نہین ہوتی اکثر آثار یہ ہوتے ہین کہ معمول کی طبیعت بھاری معلوم ہوتی ہے یا غنودگی اوسکو معلوم ہوتی ہے یا گدگدی سی ہوتی ہے یا کچھ گرمی یا سردی معلوم ہوتی ہے یا سوئیان سی چبھتی ہوئی معلوم ہوتی ہین یا بدن سن معلوم ہوتا ہے اور جب معمول کسی خاص شے کی طرف دیکھتا ہے تو اوسکی آنکھون پر بھی کچھ تاثیر ہوتی ہے آنکھون پر ایک پردہ سا معلوم ہوتا ہے اور جس شے کی طرف معمول دیکھتا [illegible] تاریک یا سیاہ معلوم ہوتی ہے یا ایک سکی جگہہ کئی معلوم ہوتی [illegible] عامل نے اس [illegible] ہو جاتی ہے یہ آثار ہر معمول پر واقع ہوتے بیشتر متقدم تلقین اور [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]

تو غالب ہے کہ اگر محنت کیجاوے تو خواب مقناطیسی پیدا ہو سکیگا لیکن اگر ہمکو منظور ہو
کہ حالت ہوش کے آثار کو دیکھین تو چاہیے کہ خواب نہ پیدا کرین اور تلقین کی تاثیر کو
دیکھین ایک دو تمثیلین اس امر کی لکھتا ہون ؛

تاثیر تلقین ہوش کی حالت مین

مثال اول میری مکان پر پچاس آدمی زن و مرد جمع تھے اور لیوس صاحب بھی وہان
موجود تھے صاحب موصوف ایک گوشہ مین مکان کے کھڑے ہوگئے اور سب آدمیون سے
کہا کہ اونکی طرف یا کسی شی کی طرف جو اونکی سمت مین تھی دیکھتے رہین اور اونسے کہا کہ
جہان تک ہوسکے اپنی طبیعت کو ڈھیلا چھوڑدین بعد اوسکے لیوس صاحب نے سبکی طرف
نظر جما کر دور سے دیکھنا شروع کیا پانچ منٹ سی کم عرصہ مین باوجودیکہ کچھ کچھ شور ہو رہا تھا
اور بالکل خاموشی نہین تھی کئی آدمیون پر تاثیر عمل نمایان ہونے لگی سب سے زیادہ لام پر
جو علم طب کا طالبعلم تھا اثر ہوا لیوس صاحب نی اس بات کو دیکھکر اوسپر اپنی طبیعت کی توجہ کی
اور دور سے اپنے ہاتون کو بطور معروف حرکت دی اور لام کے قریب آتے گئے
لام کا یہ حال ہوا کہ اوسکی آنکھون سے کچھ نظر نہین آتا تھا تنفس تیز ہوگیا اور آگے کو
جھک گیا اور معلوم ہوتا تھا کہ لیوس صاحب کی طرف کھنچا جاتا تھا لیکن اگر وہ آگے
بڑھنا چاہتا تھا الا جب اوسنے ارادہ آگے چلنے کا کیا تو معلوم ہوا کہ وہ ہل نہین سکتا تھا
اور اپنی جگہ پر گویا جم گیا تھا لیوس صاحب تب اوسکے متصل آئے اور ہاتون کی دو تین
حرکتون سے تیزی تنفس کو دور کردیا اور اکڑ کو بھی دور کردیا اور آنکھین جیسی اصلی ہوتی تھین
ویسی ہوگئین بعد اوسکے لام سے لیوس صاحب نے کہا کہ اپنی آنکھین بند کرلو اور جب
اوسنے بند کرلین تو لیوس [illegible] صاحب نے کہا کہ اب تم آنکھین نہین کھول سکوگے چنانچہ آنکھون کا
کھلنا ناممکن تھا بعد [illegible] کہا کہ اپنا موتھہ بند کردو اور جب بند کرلیا تو
اونھوں [illegible] سکی کی چنانچہ دونون باتین ناممکن [illegible]

پھر لیوس صاحب نے کہا کہ اپنا ہات اونچا کرو اور جب اونچا کیا تو اونہون نے کہا
کہ تم اب اوسکو نیچا نہین کر سکوگے چنانچہ نیچا نہ کر سکا حالانکہ لیوس صاحب نے لام کے بدن کو
چھوا بھی نہین ایک عرصہ تک ہات اکڑا رہا اور ہل نہ سکا غرضکہ جس عضو کو لیوس صاحب
چاہتے تھے اپنے ہاتون کی ایک دو حرکتون سے اکڑا دیتے تھے بعد اوسکے لیوس صاحب نے
لام سے کہا کہ میری طرف ایک دو پل تک دیکھو اور جب لام نے دیکھا تو آنکھون کا
یہ حال ہوا کہ پتلی ٹھہر گئی اور پھیل گئی اور بےحس ہوگئی حتی کہ جب ایک شمع اوسکی آنکھو کے
سامنے رکھی تو پتلی ذرا بھی نہ سمٹی اوسوقت لام کی نبض ایک منٹ مین ۷۲ دفعہ
چلتی تھی لیوس صاحب نے ایک ہات کی فاصلے سے اوسکی دل کی طرف اشارہ کیا اور ایک
طبیب نے اوسکی نبض پر ہات رکھا معلوم ہوا کہ نبض کی سرعت ۷۲ دفعہ سے ۱۵۰ دفعہ
پہونچ گئی تھی اور ایسی ضعیف ہوگئی تھی کہ بمشکل سے محسوس ہوتی تھی معمول کا یہ حال ہوا
کہ اوسکا رنگ زرد ہوگیا اور ایک منٹ تک اور بھی یہ عمل رہتا تو ضرور اوسکو غش
آجاتا بعد اوسکے لیوس صاحب نے یہ اثر پیدا کیا کہ جسطرف وہ چاہتے تھے معمول کے
ہات پیر چلتے تھے حالانکہ وہ بہت کوشش کرتا تھا کہ ہات پانو کو کسیطرف نہ ہلنے دون اول
ایک خاص حد تک اوسکے ہات پانو چلے بعد اوسکے اکڑ گئے اور یہ سب آثار اوسحالت مین
نمایان ہوے کہ لیوس صاحب اوسکے بدن کو چھوتے بھی نہین تھے ایک دفعہ لام کا ہات
لیوس صاحب کے ہات پر رکھا گیا اور صاحب موصوف نے اوس سے کہا کہ اب تم
اپنے ہات کو میرے ہات پر سے اوٹھا نہ سکوگے چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

جب لیوس صاحب اپنا اختیار لام کے اعصاب کی حرکت پر دکھا چکے تو اونہون نے اپنا
اختیار اوسکے حواس پر دکھایا اوسکے ہات مین ایک چاکو دیا اور اوس سے کہا کہ تھوڑی
دیر مین تمکو یہ چاکو ایسا گرم معلوم ہوگا کہ تم اوسکو [illegible] عامل نے اس [illegible] سکوگے
تھوڑے عرصہ مین لام اوس چاکو [illegible] مقدم سمجھین اور [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]

اوسکی ہاتہ مین سے اسطرح پہینک دیا گویا گرمی کے سبب سے لال ہوگیا تہا بعد اوسکے اونہون نے اوسی چاکو کو پہر اوسکے ہاتہ پر رکہدیا اور کہا کہ یہ ایسا بہاری معلوم ہوگا کہ تمہارا ہاتہ بوجہ کے سبب سے زمین مین لگ جاویگا تہوڑی ہی دیر بعد لام کوشش کرنے لگا کہ اپنی ہاتہ کو سنبہال رکہے لیکن تین چار منٹ کے بعد باوجودیکہ اوسنے اس شدت سے زور کیا کہ عرق مین تر ہوگیا اور دم چڑہ گیا اوسکا ہاتہ زمین مین جا لگا بعد اوس کے لیوس صاحب نے یہ عمل کیا کہ لام اپنا نام بہول گیا اور اوسکے چہرے سے معلوم ہوتا تہا کہ نام کے بہول جانے کے سبب اوسکو بہت تشویش ہوتی تہی اور بہت کوشش کرتا تہا کہ کسیطرح یاد آجاوے لیکن یاد نہ آتا تہا ان سب آثار کا یہ حال تہا کہ جب لیوس صاحب کہتے تہے کہ چہیر تو وہ آثار زائل ہوجاتے تہے *

حالت ہوش مین عمل مقناطیسی کی تاثیر اول مین نے اسی شخص پر دیکہی تہی اور لام کا یہ حال تہا کہ اوسکو بخوبی ہوش تہا اور جو آثار ہوتی جاتی تہے اونکا مفصل بیان کرتا جاتا تہا سوای اوس صورت کی کہ جب ایک دفعہ اوسکی زبان اکڑ گئی اور وہ بول نہ سکا *

لیوس صاحب نے اس شخص کو پہلے کبہی نہین دیکہا تہا نہ کبہی لام نے پہلے مقناطیسی عمل ہوتے دیکہا تہا جب پہلی ہی لام پر عمل کی تاثیر ہوئی تو اوسکے بازون پر ایسا صدمہ معلوم ہوا جیسے بجلی کی کل سے پیدا ہوتا ہے بعد ازان مجکو بوجوہ معلوم ہوا کہ اس صدمہ کی وجہ یہ تہی کہ بہت سے آدمی اوسکے گرد وپیش تہے اور اونکا مناقض اثر ہوا تہا کیونکہ ایک دفعہ جو لیوس صاحب نے اوسپر عمل کیا اور دو طبیبون سے کہا کہ ایک دست راست اور دوسرا دست چپ کی کہڑا ہوکر اوسکی نبض دیکہے تو معمول کو بہت تکلیف ہوئی اور یاد [illegible] گہنٹے [illegible] تک تکلیف رہی بعد ازان لام نے ہمسے کہا کہ جیسا مشاہدین کو نظر آتا تہا [illegible] نہین تہا لیکن ہان جب دونون طبیبون نے [illegible]لی کی کل سی ہوتا ہی اوتنا صدمہ مجکو ہوا تہا

اسمین شک نہین ہوسکتا کہ اس صدمہ کا باعث یہ تھا کہ قوت مقناطیسی چند اشخاص کا ایک نازک طبع آدمی پر ایک وقت مین اثر ہوتا تھا جب مین نے لام پرتہنا عمل کیا تو اس قسم کا صدمہ اوسکو نہین پہونچا اوس زمانہ مین لام بہت تندرست نہین تھا اور وجہ ناتندرستی کی یہ تھی کہ اوسنے اپنی طبیعت کو مطالعہ مین حد سے زیادہ مصروف رکھا تھا اوسکو تھوڑے ہی عرصہ کے بعد سینے کا مرض ہوگیا اور کئی ہفتے تک بیمار رہا اسمین شک نہین ہے کہ اوسکی طبیعت با قوت تہی اسواسطے کہ اثنا اوقات تجربے اور بیماری مین مین اوسپر نہایت آسانی سے عمل کرسکتا تھا حالانکہ جب وہ بیماری شفایاب ہوا تو اگرچہ عمل اوس پر ہوسکتا تھا الا ایسی آسانی سے نہین ہوتا تہا جیسا بیماری سے شفا پانے سے پہلے ہوتا تھا اور بعد شفا پانے جو آثار عمل اوسپر نمایان ہوئی وہ پہلے آثار سے مختلف تھے لیوس صاحب نے لام پر بارہا عمل کیا اور بارہا دکہلا دیا کہ اونکو معمول کے حواس اور مدرکات اور حافظہ پر اختیار کامل حاصل تھا لیکن زیادہ تشریح کی ضرورت کچھ نہین معلوم ہوتی ہے مجکو دریافت ہوا کہ لام پر خواب مقناطیسی بآسانی سے پیدا ہوسکتا تھا اور جو آثار حالت خواب مین اوسپر نمایان ہوتے تھے اونکا بیان متعاقب کیا جاویگا — مثال دوم — وسوم — ایکبار مین اور دو اور آدمی لیوس صاحب کی مکان مین اونکے پاس بیٹھے تھے کہ دو لڑکے کہین سے کچھ پیام لیکر اونکے مکان پر آئے دونون لڑکے اچھے تندرست اور تنومند تھے اور ۱۶-۱۷ برس کی اونکی عمر تھی لیوس صاحب نے اونپر جب عمل آزمایا تو معلوم ہوا کہ اونپر عمل اچھی طرح ہوسکتا ہے چنانچہ جب اون پر عمل کیا گیا تو جو آثار حرکت اعصاب سے متعلق ہوتے ہین وہ سب نمایان ہوئے جب لیوس صاحب اونکو حکم دیتے تم زمین پر سے سوئی نہ اوٹھا سکوگے یا اپنا ہات اونچا نہ کرسکوگے تو اونسے کوئی بھی ایسی حرکت نہین ہوتی ... اور ... عامل نے اس ... ہوتے ہین تو اونکے دل پر

زور سے کھینچے آتے تھے ابتدا میں اونھون نے اس کشش پر غالب آنے کے واسطے بہت
زور کیا لیکن بعد اوسکے جہان لیوس صاحب جاتے تھے اونکے پیچھے چلے جاتے تھے حتی کہ
کئی آدمیون نے اونکو پکڑ لیا اور اونسے کہا کہ جہان تک تم سے ہوسکے اس کشش کا
مقابلہ کرو لیکن وہ لیوس صاحب کی طرف کھنچے ہی جاتے تھے لیوس صاحب نے ایک لڑکی
کے ہات کی بیچ کی اونگلی کے سر کو دوسری لڑکی کے ہات کی بیچ کی اونگلی کے سر سے
چھوا دیا اور دو ایک دفعہ ہاتھون سے اونکے اوپر حرکت کی اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جہان تک
ہوسکا وہ دونون لڑکے زور کرتے تھے لیکن اونگلیون کو علیحدہ نہ کرسکے بلکہ جو ایک لڑکا
اون میں سے دوسرے سے زیادہ طاقت ور تھا اسواسطے وہ اوسکو فقط اس گرفت
سے تمام مکان میں کھینچتا لیے پھرتا تھا اور دوسرا لڑکا جہان تک اوسکا بس
چلتا تھا زور کرتا تھا لیکن کچھ پیش نہ جاتا تھا ؀
اونکی حواس اور حرکات پر بھی لیوس صاحب کو کامل اختیار حاصل تھا چنانچہ جب
اونکو پانی پلایا اور اونسے کہا کہ تم برانڈی شراب پیا دودہ یا قہوہ پیتے ہو تو اونکو بالکل
ایسی چیزون کا مزا آتا تھا یا کہ جب وہ پانی پیتے تھے اور اونسے کہا کہ تم برانڈی شراب
پیتے ہو اور پھر کہا کہ اب تم بالکل مست ہو تو ہر طرح پست ہوگئے تمام چہرے سے سخت
نشہ کے آثار معلوم ہوتے تھے اور ایک قدم بھی بلا لغزش یا گر پڑنیکے نہیں چل سکتے تھے
لیوس صاحب نے بہت آسانی سے اونکے ذہن نشین یہ بات کردی کہ وہ کوئی اور
اشخاص تھے یعنی جو وہ تھے اوس سے غیر تھے جو جو لیوس صاحب کہتے رہے وہ کرتے رہے
کبھی بندوق چھوڑنے لگے کبھی مچھلی کا شکار کرنے لگے کبھی تیرنے لگے کبھی درس دینے لگے
لیوس صاحب نے [illegible] سے یہ بات پیدا کردی کہ ایک چھڑی کو اونھون نے
بندوق [illegible] اور ایک کرسی کو جو اوس مکان میں
[illegible] جانورون سے نہایت خوف

کہا کر وہ بھاگ گئے لیوس صاحب کی اشارے پر اونکو یقین ہو گیا کہ نہایت تند آندہی آتی ہے اور آواز آندہی کی سننے لگے اور ایک میز کے نیچے جسکو اونہون نے مکان سمجھ لیا آندہی کے صدمے سے بچنے کے واسطے چھپ گئے جب وہ میز کے نیچے تھے تو سانپ کے خوف سے اوسکے نیچے سے نکل بھاگے اور تھوڑی دیر بعد اونکو معلوم ہوا کہ سیلاب یعنی پانی زور سے بہتا آتا ہے اور اپنی جان بچانے کو نہایت زور اور طاقت سے تیر نے لگے اس مرتبے سے پہلے کبھی اونپر عمل نہین کیا گیا تھا اور اگرچہ اونکا اصلی ہوش بالکل قائم تھا لیکن لیوس صاحب کو اونکے حواس اور مدرکات اور خیالات پر کامل اختیار حاصل تھا وہ جانتے تھے کہ یہ سب باتین حقیقت مین جھوٹ ہین لیکن لاچار اونکو یقین کرنا پڑتا تھا طبیعت نہین مانتی تھی ایک دفعہ اونکے ہات پر رومال رکھا گیا اور وہ خوب جانتے تھے اور دیکھتے تھے کہ یہ چیز حقیقت مین رومال ہے تھوڑی دیر کے بعد لیوس صاحب نے کہا کہ تمہارے ہات مین چوہا ہے اوسوقت اونکے چہرے کو دیکہنا چاہیے تھا کہ کیسی پریشانی اور حیرانی عیان ہوتی تھی چہرے سے معلوم ہوتا تھا کہ پہلے اونکو ذرا تامل ہوتا تھا بعد اوسکے یقین ہوتا تھا اور جب یقین ہو گیا تو اونکو نہایت نفرت اور غصہ آیا یہ سب آثار ایسے صحیح اونکے چہرے پر نمایان ہوتے تھے کہ جو لوگ دیکہنے والے تھے اونکو اون لڑکون کی راست بازی مین ذرا بھی شک نہین رہتا تھا ؛

مثال چہارم ایک مرتبہ اور بہین اور دس بارہ آدمی اور لیوس صاحب کے مکان پر بیٹھے تھے اور اونھون نے ایک شخص پر عمل کیا پہلے پہلے تو اوس شخص کو شک رہا لیکن تھوڑی دیر بعد اوسے یقین ہو گیا کہ میرے مدرکات اور حواس بالکل لیوس صاحب کے اختیار مین ہین مثلاً ایک سیب او[illegible] مین دیا گیا اور وا[illegible] عامل نے اس [illegible] کہا کہ تمہارے ہات مین سنگترہ ہے پہلے [illegible] کہ یہ نہین ہے پھر ذرا اوسکو شک ہونے لگا بہین اور [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]

حالانکہ سیب کا رنگ حقیقت مین تھوڑا سیاہ تھا اوسوقت جتنے لوگ تھے سب کے
ہات مین ایک ایک سیب تھا معمول نے سب کی طرف کن انکھیون سے دیکھا اور
دیکھا کہ جتنی چیزین اور لوگون کے ہات مین ہین اونکا بھی رنگ زرد ہے بعد اوسکے
اوسنے اپنے ہات سے ایک ٹکڑا اوسکا توڑ لیا اور اوسکو اچھی طرح دیکھا اور سونگھا اور
پھر چکھا اور آخر کار کہا کہ ضرور یہ تو سنگترہ ہی ہے حالانکہ مین جانتا ہون کہ مین نے بات تک
سیب لیا تھا مین ایسی مثالین بیسون دیسکتا ہون لیکن جن مثالون کا بیان ہوا
میرے نزدیک اس بات کے ثبوت کے واسطے کافی ہین کہ عامل کو معمول کے حواس
اور مدرکات پر بالکل اختیار ہوتا ہے اب مین فقط ایک مثال کا اور ذکر کرونگا کہ اوکز
میرے روبرو عجائب آثار لیوس صاحب نے نمایان کیے تھے ◆

مثال پنجم — ایک شخص جس کا نام [illegible] بہت تندرست تھا لیکن اوسپر ایسا اثر عمل کا ہوتا تھا
کہ فقط ایک نظر دیکھنے سے یا ایک دفعہ کی ہات کی حرکت سے اوسکے اعصاب اکڑ جاتے
یہ شخص دس بارہ منٹ تک ایسی موقع مین کھڑا ہو سکتا تھا کہ کوئی آدمی اصلی حالت مین
آدہی منٹ تک نہین رہ سکتا تھا چنانچہ وہ دس منٹ تک اسطور پر اکڑا کھڑا رہا کہ ایک پانون
اوسکا زمین پر تھا دوسرا پیچھے کی طرف پھیلا ہوا تھا اوسکی آنکھون پر بالکل روشنی کا
اثر نہین ہوتا تھا تمام جسم اوسکا آگے کو پھیلا ہوا تھا اور سر بھی آگے بڑہا ہوا تھا غرضکہ
اسطور پر کھڑا تھا جیسے چارپائے کھڑے ہوتے ہین فرق اتنا تھا کہ فقط ایک ٹانگ کو
زمین کا سہارا تھا دوسری ٹانگ زمین سے بلند اور پیچھے کو پھیلی ہوئی تھی اور دونون
ہات زمین سے اوپر تھے بعد اوسکے پانون مین سے جوتی نکال لیے گئے اور ایک دیوار
پشت لگا کر او [illegible] دبا دونون پانو دیوار کے سہارے سے اسطرح لگائی کہ ایک پانون کا
پنجہ ایک [illegible] سر رخ تھا ایک کاٹھ کی پٹری پر جو فقط دو انچ
ات سے [illegible] پھیلا دیے یعنی دہنا ہات

دہنے رخ اور بایان ہات بائین رخ پانچ منٹ تک یہ شخص اس موقع مین اکڑا ہوا
کھڑا رہا بعد اوسکے لیوس صاحب نے اوسکے جسم کے اوپر کے حصے پر سے گھٹنون تک
عمل کا اثر دور کردیا تو معمول کو بہت اندیشہ ہوا کہ مین گر جاونگا لیکن اوسکے پانون
کاٹھہ کی پیڑی پر اسطرح جمے ہوے تہے کہ وہ پانون ہلا نہ سکتا تہا جب پانون پر سے عمل کا
اثر ہٹایا گیا تو ہمارے ہاتون مین گر گیا بعد اوسکے لیوس صاحب نے کہا کہ چارپایہ کی
طرح کھڑے ہو جاو اور جب وہ اسطرح کھڑا ہوا تو اوس سے کہا کہ اب تم فرش پر پیٹ کے بل نہین
لیٹ سکو گے چنانچہ ہر چند اوسنے بہت کوشش کی لیکن اوس سے اسطرح لیٹا نہین گیا
بعد اوسکے لیوس صاحب نے اوسکو کہا کہ کھڑے ہو جاو اور خود کمرے سے باہر ایک اور
آدمی کو لیکر چلے گئے جب لیوس صاحب چلے گئے تو مین نے دیکہا کہ معمول اپنی بات
اوپر نیچے ہلا رہا ہے اور جب لیوس صاحب اور دوسرا شخص واپس آئے تو اوسنے کہا
کہ ایسی ہی حرکتین لیوس صاحب نے دوسرے کمرے مین کی تہین اور اپنے جی مین حکم دیا تہا
کہ معمول ایسی ہی حرکات اپنے کمرے مین کرے چنانچہ معمول نے ایسا ہی کیا لیکن فرق
اتنا تہا کہ اگر لیوس صاحب کا ہات دو یا تین فٹ چلتا تہا تو معمول کا ہات فقط ایک ہی
فٹ یا آدہ فٹ چلتا تہا لیکن رخ دونون کی حرکتون کا ایک ہی تہا معمول دروازے کے
مقابل مین دس بارہ فٹ کے فاصلے پر کھڑا ہوا تہا اور بہت آدمی اوس سے باتین
کررہے تہے مین نے لیوس صاحب سے کہا کہ آپ دروازے کے باہر چلے جاوین
اور ایسا کیجیے کہ معمول آپ کی طرف کھنچ آوے چنانچہ لیوس صاحب دروازے کے باہر
چلے گئے اور معمول کو زبان سے کچہ بھی نہین کہا ایک آدہے منٹ کے بعد معمول
دروازے کی طرف دیکہنے لگا اور پھر دو ایک قدم دروازے کی طرف چلا لیکن چونکہ
جگہ سے ہل نہین سکتا تہا تو وہ آگے کی طرف جھک گیا عامل نے اس آدمی کی طرف
[illegible] پھیلا دیے ایک پانون زمین پر تہا [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل [illegible]
نہین اور [illegible]

اس حالت میں سر سے پانون تک اکڑا ٹھہر رہا لیکن اوسکی آنکھ بالکل دروازے پر جمی تھی اور تمام آثار اوسکے چہرے پر ایسے تھے جس سے ثابت ہوتا تھا کہ دروازے تک پہونچنے کا اوسکو بہت شوق ہے غرض کہ ایسے موقع مین تھا کہ اگر اوسکے ہات پانون مین حرکت کی قوت ہوتی تو بیشک گر پڑتا جب اوسکا وزن برابر نہ رہا تو وہ آگے کو اوچھلا لیکن جیسا سب لوگون کو امید تھی کہ گر پڑیگا گرا نہین یہ بات صاف ظاہر تھی کہ اگر وہ اکڑا نہوتا تو بیشک دروازے تک جاتا اور جہان لیوس صاحب تھے اوسی جگہ پہونچتا اس معمول کا یہ حال تھا کہ فقط ایک لفظ کے کہنے سے یا سو جاتا تھا یا جاگ جاتا تھا اور جب اوس سے کہا کہ تم شکسپیر ہو تو اوسنے اپنے آپ کو وہی سمجھ لیا اور شعر خوانی کرنے لگا لیوس صاحب کی مرضی ناگفتہ کے سبب سے جب وہ اورون سے باتین کرتا ہوتا تھا لیوس صاحب کی طرف کھنچتا تھا لیکن بسبب اکڑ کے اون صاحب تک پہونچ نہین سکتا تھا جب لیوس صاحب ایک کرسی کے اوپر چڑھ گئے اور بلا معمول کو چھونے کے اوسکو اونہون نے کھینچنا چاہا تو اونگلیون کے سرون پر کھڑا ہو گیا اور اوسنے اوپر کو اوٹھنا چاہا لیکن اکڑ کے سبب سے اوپر نہ اوٹھ سکا لیوس صاحب کہتے تھے کہ اگر ہم اور زیادہ اونچے ہوتے تو بلا چھوئے اوسکو اوپر اوٹھا لیتے اور تھوڑے عرصہ تک اوسکو گویا معلق رہنے دیتے اور اوسوقت کوئی اور عامل اوسکے پانون کے نیچے کو اپنے ہات گذار دیتا اگرچہ اوسوقت مین نے یہ خاص بات ہوتے نہین دیکھی لیکن بعد ازان اور لوگون نے کئی بار ایسا اثر ہوتے دیکھا اور مجھکو کچھ بھی شک نہین ہے کہ ایسا اثر حقیقت مین ہو گیا تھا خدا جانے کہ وہ قوت کیا ہے جسکے سبب سے یہ اثر پیدا ہوتا ہے لیکن جو کچھ قوت ہے وہ ایسی ہے کہ کشش مین پڑ جاتی ہے [illegible] کہ مین نے اس اثر کو اپنی آنکھ سے ہوتے نہین دیکھا ہے اسواسطے بالفعل [illegible] ہون لیکن مین نے یہ بات دیکھی ہے کہ معمول نیچے کھینچ

کے مین کوئی نہین ہوا —

ایسی حالت مین جھکا ہوا کھڑا رہا کہ اصلی حالت مین ایک پل مارنے کے عرصہ تک نہین
رہ سکتا تھا اور جس وقت لیوس صاحب نے اپنے عمل کا اثر اوس پر سے علیحدہ کر لیا تو وہ فوراً گر پڑا
مین نے یہ تمثیلین اسواسطے بیان کی ہین کہ اونسے معلوم ہوتا ہے کہ لیوس صاحب نے
حالت ہوش مین معمول پر کیا کیا آثار پیدا کر سکتے ہین ایسی مثالین بہت سی بیان کر سکتا ہون
لیکن میری نزدیک کچھ ضرورت زیادہ طوالت کی نہین ہے اتنی ہی مثالون سے اصل بات
ثابت ہو جاتی ہے جتنی مثالین مین نے لکھی ہین وہ سب سوائ س کی مثال کے عالم اور
فاضل صاحبون کے روبرو واقع ہوتین اور جو کچھ اونھون نے دیکھا اوسکا اونکو بالکل
یقین ہو گیا اور اونھون نے بیان کیا کہ حقیقت مین یہ سب آثار صحیح صحیح واقع ہوئی ہین
یہ جتنے آثار بیان ہوئے اکثر اون مین سے تلقین کے سبب سے پیدا ہوئے تھے لیکن بعض
اون مین سے ایسے تھے کہ وہ تلقین کے قیاس سے حل ہو نہین سکتے مثلاً نبض کا سریع
ہو جانا اور ضعیف ہو جانا تلقین کے سبب سے نہین ہو سکتا تھا قطع نظر اس سے وہ حالت
پیدا ہو جاتی کہ جسکے سبب سے وہ آثار نمایان ہوئے تلقین کے سبب سے نہین ہوئی تھے
بلکہ کچھ خاص اثر کسی کیفیت خاص کا جو لیوس صاحب کی ذات مین سے نکلتی تھی ہوتا تھا
چنانچہ اس خاص اثر کا ہونا اس بات سے ثابت ہوتا ہے کہ لیوس صاحب معمول پر
اپنی تاثیر ایسی حالت مین کر لیتے تھے کہ جب وہ کسی اور کمرے مین تھے اور معمول علیحدہ
کمرے مین تھے اب مین چند مثالین ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی تاثیر کی جو حالت ہوش
ہوتی تھی دونگا مین پہلے بیان کر چکا ہون کہ ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب ایسی ہے
کہ وہ اپنی ذات کا اثر معمول پر نہین کرتے بلکہ اوس سے کہتے ہین کہ کسی شی کی طرف
مثلاً کسی سکہ کی طرف دیکھتا رہے ۔

مثال ششم ایک شخص [illegible] نامی ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب سے [illegible] غافل نے اس [illegible]
کو [illegible] صاحب نے چند روز پیشتر [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل [illegible]
نہین اور [illegible]

کی اثر پذیر ہی لیکن کسی طرح کا تجربہ اوسپر نہین کیا تہا اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے
اوسوقت سی پہلے کبہی اوس سے بات بہی نہین کی تہی دو منٹ کی عرصہ مین ڈاکٹر ڈارلنگ
صاحب نے دیکہہ لیا کہ اوسکی طبیعت اثر پذیر عمل کی ہے اور ہر طرح سے اوسکے اعصاب کی
حرکات پر ڈاکٹر صاحب موصوف کا اختیار ہو گیا جب اوس سے کہا کہ تم اپنا ہات نہ اوٹہا
سکوگی یا ہات گرانہ سکوگے نہ وہ ہات اوٹہا سکا نہ گرا سکا جب اوس سے کہا کہ تم فلانی چیز
ہات سے نہ اوٹہا سکوگے یا فلانی چیز ہات مین سے نہ گرا سکوگی تو نہ وہ بات ہو سکی نہ وہ
ہو سکی ڈاکٹر صاحب نے جب چاہا خواہ اوسکے ایک ہات کو خواہ دونون ہاتون کو خواہ تمام
جسم کو بیحس کر دیا ایک چاکو اوسکے ہات مین رکہدیا تو ڈاکٹر صاحب کی خواہش کی سبب سے
اوسکو وہ چاکو نہایت گرم معلوم ہوا اسیطرح جس کرسی پر وہ بیٹہا تہا وہ اوسکو نہایت گرم
معلوم ہوئی جب وہ کرسی کی گرمی کے سبب سے اوسپر سے اوٹہکر کہڑا ہوا تو زمین ایسی
گرم معلوم ہوئی کہ ایک جگہ نہ ٹہر سکا بلکہ کودتا پہرا اور اپنے ہونے پانون سے یہ بات
کہکر نکالنے چاہے کہ میرے پانون جلے جاتے ہین ڈاکٹر صاحب کی مرضی کے سبب سے
جس کمرے مین وہ معمول تہا وہان اوسکو ایسی گرمی معلوم ہوئی کہ اوسکو عرق آگیا
اور تہوڑی دیر کے بعد اوسی مکان مین ایسی سردی معلوم ہوئی کہ اوسنے اپنی کپڑون کے
بٹن لگا لیے اور ہاتون کو سردی کی شدت سے ملتا پہرا پانچ منٹ کے عرصہ مین اوسکا
ہات حقیقت مین ایسا سرد ہو گیا کہ جیسا کسیکو پالا لگتا ہے چنانچہ مین نی اوسکے ہات کو
ہات مین لیکر دیکہا یہ معمول اپنا نام بہول گیا اور کرنیل بیرون صاحب کا نام بہول گیا
اور حالانکہ اونکا بڑا دوست تہا اونکو بالکل بیگانہ سمجہہ لیا ایک وقت ایسا اثر اوسپر
کہ جو بات اوس ... ت کہی جاتی تہی اوسکا جہوٹا جواب دیتا تہا اور ایک وقت ایسا
اثر ہوا ... ر جہوٹا جواب دینے مین کوشش کرتا تہا
... سے کہا کہ اسوقت تم فوج مین

نوکری پر ہوا اور قواعد کا وقت ہے چنانچہ وہ اسیطرح حکم دینے لگا کہ گویا وہ بارگ مین
نفر تھا اگرچہ اوسکا جی نہین چاہتا تھا لیکن ڈاکٹر صاحب کے حکم سے گانے لگا اور سیٹی
بجانے لگا اور شدت سے ہنسنے لگا اور تھوڑی دیر کے بعد غمگین ہوگیا بلکہ رونے لگا
اوسکو ڈاکٹر صاحب نے ایک چھڑی ہات مین دیکر کہا کہ یہ بندوق ہے اور ڈاکٹر صاحب کے
حکم کے سبب اسنے ایک جانور دیکھا اور اوسکو شکار کرکے اپنے تھیلے مین ڈال لیا ایک جا
رکھا ہوا تھا ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ دیکھو یہ گھوڑا ہے معمول نے اوسکو ہاتھ سے ٹٹولا
اور اوسکے عیب و ثواب بیان کرنے لگا بلکہ اوسکی قیمت آنک دی پانی پلا کر کبھی اوسکو
کہا کہ دودھ ہے اور کبھی کہا کہ برانڈی شراب ہے چنانچہ ویسا ہی مزا اوسکا معلوم
ہوتا تھا ڈاکٹر صاحب نے اپنا ہات اوسکی آنکھون کے روبرو کر دیا اور کہا کہ یہ آئینہ ہے
چنانچہ اوسنے اپنا چہرہ اوسمین دیکھا اور جیسا ڈاکٹر صاحب نے چاہا تھا اپنے چہرے کو
اوس آئینہ مین سیاہ دیکھا جب اوسکی گھڑی نکال کر اوسکے ہات مین دی جو وقت
حقیقت مین تھا اوسکو نہ دیکھ سکا بلکہ غلط وقت گھڑی مین دیکھتا تھا جس گھنٹہ پر سوئیان
حقیقت مین تھین وہان اوسکو نہین معلوم ہوتی تھین بلکہ اور جگہ نظر آتی تھین تھوڑی
دیر بعد ڈاکٹر صاحب کی خواہش کے بموجب اوسنے گھڑی کو پہلے برون صاحب کی
اور پھر ایک عورت کی شبیہ سمجھ لی اگرچہ ڈاکٹر صاحب کا ہات خالی تھا معمول نے اونکے
ہات مین ایک ناسدان دیکھا اور اوسمین سے ایک چٹکی ناس کی لیکر سونگھی اور پہلے
اوسکو بہت سی چھینکین آئین اور بعد اوسکے کھانسی آتی رہی گویا ناس حلق مین اور گئی
تھی یہ اثر قریب آدہے گھنٹے تک رہا ایک منٹ کے عرصہ مین ڈاکٹر صاحب نے اوسکو
سولا دیا اور نہایت بلند آواز اوس حالت خواب مین [illegible] عامل نے اس [illegible] نہین دیتی تھی
ڈاکٹر صاحب کا ہات خالی تھا لیکن [illegible] کی دیکھی
اور اوسکو لیکر اپنی جیب مین [illegible] نہین اور [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]

تو اوسنے کہا کہ مین نے حقیقت مین سو روپیہ کی ہنڈوی لیکر اپنی جیب مین ڈال لی تہی
لیکن مین اب نہین جانتا کہ کیا ہوئی ایک رومال فرش پر ڈاکٹر صاحب نے ڈال دیا
اور اوسکو کہا کہ تم اسکے اوپر کو نہین کود سکوگے چنانچہ وہ کود سکا جب یہ سب باتین
ہوتی تہین تو آپ یعنی معمول خوب جانتا تہا کہ یہ سب باتین غلط ہین اور یہ آثار سب
جہوٹے ہین لیکن لاچار وہ آثار اوسکی طبیعت پر تاثیر کر جاتے تہے جسوقت یہ عمل ہوا تہا
اوسوقت میرے مکان پر پچاس آدمیون کے قریب جن مین بڑے بڑے فاضل بہی
شامل تہے موجود تہے ایک مرتبہ اور ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب کی مرضی کے سبب سے
بلا کسی ترکیب ابتدائی کے ایک شخص پر ایسے ہی آثار نمایان ہوئے ایک صاحب
کہڑے تہے اوس نے اون کو شمعدان سمجہ لیا اور اونکی گہڑی کو شلجم سمجہ لیا
اور فرش کے اوپر سے ایک غبارہ آسمان پر چڑہتا ہوا دیکہا جب ڈاکٹر صاحب
کہتے تہے خیر تو وہ اثر جاتا رہتا تہا اور اوسوقت معمول کے چہرے سے بہت خجالت
معلوم ہوتی تہی کہ مین نے تہوڑی دیر ہوئی ایسا کام کیون کیا یا فلانی بات کیون کہی
مثال ہفتم ایک اور شخص جج کو ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے دیکہا کہ قابل عمل مقناطیسی
چنانچہ میرے مکان پر وہ شخص آیا اور ڈاکٹر صاحب بہی وہان تہے جیسے آثار مین نے
اوپر کی مثالون مین بیان کیے ویسے ہی آثار اس شخص پر ہوئے یعنی اوسکے حواس
اور مدرکات اور حافظہ پر ڈاکٹر صاحب کا بالکل اختیار تہا کیفیت کی بات یہ ہے کہ
وہ کہتا تہا کہ مین چاہتا ہون کہ یہ اثر میری طبیعت پر نہو تا لیکن میرا کچہ اختیار نہین وہ
اپنا نام بہول گیا اور اور لوگ جو وہان موجود تہے اونکے نام بہول گیا جن لوگونکو
وہ بخوبی جانتا تہا اونکو بالکل نہین پہچانا اور حروف تہجی کے ایک ایک حرف کو بہول گیا
وہ کہتا تہا ... ردیرو پہرتے ہوئے معلوم ہوتے ہین لیکن دین کسیکو
... نا ہوتی تہی اور اوسنے مجہسے کہا کہ

جب ڈاکٹر صاحب کی مرضی سے مین اپنا نام بھول جاتا ہون تو ایک دور و زتک
مین بیمار رہتا ہون ایسی تکلیف ہونی شاذ امر ہے لیکن اس مین شک نہین ہے کہ
ایسے ایسے تجربات سے کبھی کبھی معمول کو تکلیف ضرور ہوا کرتی ہے اور ایسے تجربات
ناحق سیر کے واسطے نہین کرنے چاہیین ایک اثر اس معمول پر یہ ہوا کہ ایک ہات مین
تو اوسکے قوت حس بالکل نہین رہی اور دوسرے ہات مین جیسی تہی رہی ڈاکٹر صاحب نے
یہ اثر پیدا کرنا چاہا کہ اگر کوئی معمول کے جسم کو ہات سے چھوئے تو بہی اوسے معلوم نہو
ایکمرتبہ تو کچہ حس اوسکو رہا لیکن دوسرے مرتبہ بالکل نہین رہا اوسکے ہاتون مین سوئیان
چبہائی گئین لیکن اوسکو کچہ اثر نہین ہوا فقط اتنا تو ہوتا تہا کہ جب کبہی اوسکو سوئی چبہائی ہوئے
دیکہتا تہا تو وہ جانتا تہا کہ سوئی چبہائی جاتی ہے لیکن اوسکو ذرا بہی تکلیف نہین ہوتی تہی
اوسنے مجہسے کہا کہ مجہے جب تشفی ہو کہ میرے ہات کو کاٹ ڈالو یا جلا دو اور اگر مجہکو تکلیف ہو
تو مجہے عمل کے ہونیکا یقین ہو لیکن مین نے یہ بات نہین مانی فقط اتنا کیا کہ اوسکے ہات کی
پشت کے اندر ایک گندہ سوئی داخل کر دی اور اوسکو کچہ بہی تکلیف نہین ہوئی حالانکہ
اس عمل سے بہت تکلیف ہوتی ہے جب اوسپر سے عمل کا اثر ہٹا یا گیا تو مین نے
آہستہ سے سوئی اوسکے ہات مین جب چبہانی چاہی تو اوسنے ہات کو ہٹا لیا تب اوسکو
یقین ہوا کہ تکلیف کا نہونا فقط عمل کی تاثیر کے سبب سے تہا ایک منٹ مین ڈاکٹر صاحب نے
اوسکو سلا دیا اور اوسوقت کیسا ہی غل اور شور کیا لیکن اوسنے ذرا بہی نہین سُنا
جب ڈاکٹر صاحب نے کہا خبر تو وہ جاگ اوٹھا*

مثال ہشتم ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے ایک شخص د کو دیکہا کہ اوسکی طبیعت عمل کی
اثر پذیر ہے اوسپر اونہون نے عمل کیا تو جملہ آثار بخوبی نمایان ہوئے [illegible] شخص پر عمل
کرنے مین ایک عجیب بات تہی کہ یہ شخص ہر طرح جاگتا [illegible] عامل نے اس [illegible] تہا مثلاً
جب اوس سے کہا کہ تم اپنی کرسی پہ [illegible] ہوتے ہین تو اوسکے دل [illegible]
[illegible] اور [illegible]

اوٹھا چاہا لیکن اوٹھتے اوٹھتے گر پڑا اور بھی کئی طور پر اوسنے ایسی حرکات کے کرنیکا
ارادہ کیا جو اوسکو ڈاکٹر صاحب نے کہا تھا کہ تم نہ کرسکوگے لیکن ہر مرتبے خطا کرتا تھا
ڈاکٹر صاحب نے کئی مرتبہ یہ اثر دیکھایا کہ معمول کے روبرو کھڑے ہوگئے اور اوس سے
کہا کہ ہمارے چہرے پہ تھپڑ مارو لیکن کسی سے اونکے چہرے پہ تھپڑ نہ لگ سکا کئی مرتبہ
ایسا ہوا کہ ڈاکٹر صاحب نے فرش پہ ایک رومال ڈال دیا اور کہا کہ تم اسکو اوٹھا
نہ سکوگے چنانچہ گو معمول اوسکو چھو سکتے تھے لیکن فرش پر سے اوٹھا نہ سکتے تھے
کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ اونکے ہات مین رومال دیدیا اور کہا کہ اسکو ہات میں سے گرا نہ سکوگے
چنانچہ وہ ہات مین سے اوسکو نہ گرا سکے ❊
بہت مثالین اس قسم کی اور درج ہوسکتی ہین لیکن جتنی مین نے بیان کین یہ کافی ہین
اکثر یہ تجربات میرے مکان مین بہت آدمیون کے روبرو جن مین بڑے بڑے فاضل
لوگ شامل تھے ہوئے اور سب کو اون آثار کی حقیقت مین واقع ہونیکا یقین ہوگیا
یہ جو آثار پیدا ہوئے ان تجربات مین ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب نے فقط یہی ترکیب کی کہ
معمول کے دست چپ مین کوئی چیز دیدی اور اوس سے کہا کہ اوسکی طرف دیکھتے رہو
اپنا زور کسیطرح اوپر نہین ڈالا کبھی کبھی ایسا ہوتا تھا کہ معمول کو کہتے تھے کہ میری طرف
دیکھتے رہو اور آپ بھی معمول کی طرف ایک لمحہ کے واسطے دیکھتے تھے اور کبھی اپنی اونگلی
اوسکی پیشانی پہ رکھہ دیتے تھے پس اونکا اپنا زور معمول پہ اتنا ہی ہوتا تھا ڈاکٹر ڈارلنگ صاحب
کے سوا اور لوگون نے بھی چنانچہ مین نے بھی ایسے آثار پیدا کیے ہین ❊
یہ جو تجربات ہوئے ان سے ثابت ہوتا ہے کہ عامل کی تلقین کا اثر معمول پہ ہوتا ہے
یعنی ان آثا[illegible] نے کے قابل اوسکی طبیعت ہوجاتی ہے اور یہ آثار بیوس صاحب
کے [illegible] کٹر ڈارلنگ صاحب کی ترکیب سے بھی
بھی ایسے آثار پیدا کیے ہین لیکن

نظر کیا جاوے یعنی یہ خیال کیا جاوے کہ غائب بینی فقط اسطرح ہوتی ہے کہ کسی خاص
[illegible] ذریعے سے جسکا نام ہمنے اوڈایل رکھا ہے بلا وساطت حواس ظاہری
[illegible] پوشیدہ اشیا کی صورتین مرتسم ہوجاتی ہین اور حواس ظاہری [illegible]
مسدود ہوجاتے ہین تو ظاہر ہے کہ غائب بینی کے پیدا ہونے کے واسطے فقط یہ بات
ضرور ہے کہ حواس ظاہری کا فعل موقوف ہوجاوے اور حواس باطنی کا فعل
نمایان ہو یہ اثر [illegible] حالت خواب مین اچھی طرح نمایان ہوتا ہے لیکن حالت بیداری
بھی خیال کیا جاتا ہے کہ پیدا ہوسکتا ہے ہمنے اس اثر کو ہوتے ہوے خود نہین
دیکھا ہے لیکن بیچ بکلی صاحب نے بہت تجربات کیے ہین اور ہم اونکے تجربات کا
بیان کرتا ہون پہلے یہ بات کہنی چاہیے کہ بیچ بکلی صاحب ابتدا مین غائب بینی حالت
خواب مقناطیسی مین پیدا کیا کرتے تھے لیکن بعد ازان اونکو دریافت ہوا کہ خواب کا
واقع ہونا کچھ ضرور نہین ہے اور حالت بیداری مین بھی یہ اثر پیدا ہوسکتا ہے ؛
پہلے بیچ بکلی صاحب یہ ترکیب کرتے ہین کہ معمول کے پہونچے سے نیچے کی طرف
اپنے ہاتون کو بطور معروف اوپر اور نیچے کے رخ ہات کی حرکت دیتے ہین اگر کسیطرح
آثار معمول کو معلوم ہون یعنی یا گدگدی معلوم ہو یا سن معلوم ہو یا اور طرح کے آثار
معلوم ہون جیسے پہلے بیان ہوچکے ہین تو وہ جانتے ہین کہ ہم اس معمول پر خواب
مقناطیسی پیدا کرسکین گے لیکن اس بات کے دریافت کرنے کو کہ آیا غائب بینی بھی
پیدا کرسکین گے یا نہین بکلی صاحب اپنے ہاتون کو اپنی پیشانی سے اپنے سینے تک
حرکت دیتے ہین اگر اونکے چہرے پر معمول کو ایک اودی سی روشنی نظر آوے تو وہ
جان لیتے ہین ؛ [illegible] تب بینی معمول کو حاصل ہوجاویگی لیکن اگر روشنی نہ معلوم ہو
یا اگر روشنی [illegible]
[illegible] سمجھ لیتے ہین کہ پہلے معمول کو خواب کی حالت مین لانا [illegible]
اودی اور تیز روشنی معلوم ہو تو وہ

اپنے ہی چہرے پر یا اور کسی شئے پر مثلاً صندوق پر جس مین کچھ تحریر بند ہوتی ہے
اور جسکو وہ معمول سے بند حالت مین پڑہوانا چاہتے ہین اپنے ہاتون کو حرکت دیتے
رہتے ہین بعض معمولون کے واسطے تو فقط ایک دو حرکتین ہات کی کافی ہوتی ہین
بعض کے واسطے بہت حرکتین درکار ہوتی ہین پھر معمول بیان کرتا ہے کہ یہ صندوق
بالکل شفاف ہوگیا اور جو اوس مین اندر رکھا ہوا ہے اوسکو مین پڑہ سکتا ہون اس
بات سے ہمکو ریشن بیک صاحب کا بیان یاد آتا ہے کہ اونکے معمولون کو لوہے یا
فولاد کی سلاخین شیشے کے مانند شفاف نظر آتی تہین حالانکہ اون پر کچھ حرکت ہاتونکی
نہین کیجاتی تہی اگر میجر بکلی صاحب ہاتون سے بہت سی حرکتین کرین تو روشنی
بہت گہری ہو جاتی ہے اور معمول پہر نہین پڑہ سکتا ہے اوسوقت میجر صاحب الٹی
حرکت دیکر روشنی کو ہلکا کر دیتے ہین اس ترکیب سے میجر بکلی صاحب نے ۸۹ - آدمیون
حالت غائب بینی پیدا کی ہے اور ۴۴ - آدمی اون مین سے ایسے ہین کہ بند کی ہوئی
تحریرین پڑھ سکتے ہین بعض معمول ایسے ہوتے ہین کہ ایک تحریر کے بعد دوسری اور
دوسری کے بعد تیسری اور علی ہذا القیاس چوتھی اور پانچوین بلا غلطی کرنے کے
متواتر پڑہ سکتے ہین *
چار ہزار آٹھ سو ساٹھ تحریرین اسطرح میجر بکلی صاحب کے معمولون نے پڑہی ہین
بعض نے خواب کی حالت مین اور بعض نے حالت ہوش مین صندوقون مین
۳۶۴۳ ہزار لفظ پڑہے ہین اور ایک کاغذ اتنا بڑا پڑہا گیا کہ اوس مین ۳۷۱ لفظ تہے
غرضکہ اون آدمیون کو ملا کر جنہون نے حالت خواب مین صندوقون مین بند تحریرین
پڑہی ہین ۱۴۸ - آدمیون پر یہ تجربہ ہو چکا ہے شاید یہ بات بہی [illegible] بعض معمولون
نے یہ تحریرین فقط دریافت خیال سے پڑہی ہون یعنے جو عامل نے اس [illegible] تحریرین
صندوقون مین بند کی تہین وہ پوچہتا [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]

دریافت کر لینے کے سبب سے معمولون کو قوت مطالعہ حاصل ہوئی لیکن اکثر ایسا
ہوتا تھا کہ ایسا کوئی آدمی موجود نہ ہوتا تھا جو اون تحریرون سے واقف ہوتا تھا
پس ایسی تحریرین فقط غائب بینی بلا وساطت کی ذریعے سے پڑہی گئی تہین ہر طرح کی
احتیاط کیجاتی تہی انگلستان مین قاعدہ ہے کہ دو کانون پر کسی چیزین بند کی ہوئی تحریرین
فروخت ہوتی ہین تو چالیس مختلف اور متفرق دو کانون سے لوگ علیحدہ علیحدہ ایسی
چیزین خرید لائے اور اونکو پڑہوایا اون چالیس آدمیون مین سے جنہون نے حالت
ہوش مین یہ بند تحریرات پڑہین ۴۲- آدمی اعلی لوگون مین سے تھے اور بہت آدمیون کے
روبرو یہ تجربہ ہوا تھا اتنی تحریرات کا حال بیان کرنا باعث طوالت ہوگا لیکن ایک دو
مثالین اون مین سے بر اسجگہ لکھونگا +

مثال نہم - سرٹی ولٹشائر صاحب نے میجر بکلی صاحب کے پاس سے بہت سے صندوق
لیجا کر ایک صندوق کے اندر ایک پارچہ کاغذ پر ایک لفظ لکھکر صندوق کو بند کر دیا
چند روز بعد وہ صندوق واپس لے آئے اور میجر بکلی صاحب کی ایک غائب بین سے
کہا کہ پڑہو اس مین کیا لکھا ہے میجر بکلی صاحب نے اوس صندوق کے اوپر اپنے
ہاتون کو حرکت دی اور اوسوقت غائب بین نے کہا کہ اس مین لفظ ورخت لکھا ہے
سرٹی ولٹشائر صاحب نے کہا کہ کچہ کچہ حروف اسنے صحیح بتائے ہین لیکن لفظ حقیقت مین
اور ہے اور کہا کہ لفظ درخت نہین بلکہ درست لکھا ہوا ہے غائب بین نے اصرار کیا
کہ نہین حقیقت مین ورخت ہے درست نہین اور جب صندوق کھولکر دیکھا تو فی الحقیقت
ورخت لکھا ہوا تھا درست نہین تھا یہ مثال نہایت عجیب ہے اور اس سے ثابت
ہوتا ہے کہ غائب بین نے دریافت خیال کاتب کے سبب سے نہین بتایا بلکہ
حقیقت مین ... کے ذریعے سے پڑہا کیونکہ اگر دریافت خیال کے
... وہ پڑہتا نہ کہ کاتب کی خیال ...

پہ لفظ لکھا اوس نقطہ سے لفظ بحیرہ پڑھا پایا تو سرفی ولٹشاٹر صاحب لفظ درست لکھنا
چاہتے تھے یادنکو یہ بات فراموش ہو گئی تھی کہ مینے لفظ درخت لکھا ہے لیکن انہین
شک نہین کہ اوس وقت اونکو بالکل یہ یقین تھا کہ مینے لفظ درست لکھا ہے ؏

مثال دہم — ایک عورت نے جو میجر بکلی صاحب کے معمولون سے تھی ایک دن بیز
انگریزی تحریرین بند کی ہوئین پڑہین اوس روز میجر صاحب نے اون تحریرون پر
اپنے ہاتون سے کچہ حرکت نہین کی اس عورت کا یہ حال تھا کہ ایک بار کے عمل سے
ایک ہفتہ تک بند تحریرین پڑہ لیتی تھی اور بعد ہفتہ کے وہ قوت جاتی رہتی تھی تین
ہفتہ کے بعد یہ بات ہوئی کہ جب تک ہاتون سے تحریرات مذکور پر حرکت نہین دی گئی
تب تک وہ نہ پڑہ سکی بلکہ جب پانچ مرتبہ عمل کیا گیا تب اوسکو ملکہ سابق بہم
پہنچا ہوا لیکن یہ قوت دوبارہ اسطرح آسانی سے پیدا ہو سکتی ہے کہ خواب مقناطیسی
پیدا کر دیا جاوے اور حالت خواب مین غائب بینی فوراً پیدا ہو جاتی ہے اور جب حالت
خواب مین یہ قوت ایک مرتبہ پیدا ہو جاتی ہے تو پہر فوراً حالت ہوش مین بہی حاصل
ہو جاتی ہے ؏

مثال یازدہم ایک شخص نے ایک کاغذ پر یہ الفاظ لکہدیے (تم اسکے اندر جو الفاظ
لکھے ہین دیکھ سکتے ہو) اور پہر اوس کاغذ کی گیارہ تہ کر کے اوسکو ایک موٹے
لفافہ مین بند کر کے تین جگہ اوسپر لاکھ لگا کر مہر کر دی غرضکہ اسطرح اوسکو [illegible]
کہ اگر کوئی اوسکو کھولتا تو معلوم ہو جاتا کہ کھولا ہے بعد اوسکے اس لفافہ [illegible]
غائب بین کے پاس بہیجدیا اور اوسنے اوس لفافہ کو جیسا اوسکی بند تحریرین
واپس کر دیا اور لکہہ بہیجا کہ اس مین یہ الفاظ لکھے ہین [illegible] بعض معمولون
ہماری بین اوس عبارت کو پڑہ لیا تہا جب [illegible] عامل نے اس [illegible] تحریرین
دکھا دیا اور سب نے [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل [illegible]

ایسے تجربات کئی مرتبہ کیے گئے ہین اور ایک لفافہ اون مین سے میرے پاس موجود ہے
اور مین نے دیکھا ہے کہ اسطور پر وہ لفافہ بند کیا ہوا تھا کہ جس شخص نے اوسکے
اندر کی عبارت پڑھی ہوگی فقط روشن دماغی کے سبب سے پڑھی ہوگی ــ
بکلی صاحب کے تجربات سے ثابت ہو گیا ہے کہ حالت بیداری اور ہوش مین بھی
غائب بینی کا ملکہ حاصل ہو سکتا ہے اور حصہ اول مین مین بیان کر چکا ہون کہ ایسی
حالت خود بخود بھی بلا عمل مقناطیسی کے بعض لوگون کو حاصل ہوتی ہے چنانچہ
بہت مثالین ایسی معتبر تحریری موجود ہین کہ بعض بعض آدمی ایسے تھے کہ اونکو
بہت سے واقعات جو فاصلے پر گذرتے تھے خود بخود معلوم ہو جاتے تھے ایک صاحب
جنھون نے اس علم مین ایک کتاب لکھی ہے لکھا ہے کہ ہمکو خود یہ حالت کبھی کبھی
حاصل ہو جاتی ہے اور حصہ اول مین لکھ چکا ہون کہ لیوس صاحب کو یہ ملکہ حاصل ہے
کہ اپنے اوپر حالت غائب بینی پیدا کر سکتے ہین اور اونھون نے اس حالت مین
خود مجھے ایک مرتبہ دیکھا تھا ایک مثال لیوس صاحب پر ایسی حالت کے
واقع ہونے کی اسجگہ لکھتا ہون ٭

مثال دوازدہم ــ ایک شخص نے ایک اور شخص کے ساتھ یہ انتظام کیا کہ تم
[illegible] نے وقت میری خالہ کے گھر مین جانا اور وہان موجود رہنا ایک عورت اور کئی
اور [illegible] مکان مین تھی غرضکہ تین آدمی کل اوس مکان مین تھے اوسی وقت
کہ نہین حقیقت [illegible] لیوس صاحب سے اپنے مکان پر کہا کہ میری خالہ پر آپ عمل اسوقت
درخت لگا ہوا تھا [illegible] کی خالہ کا مکان [illegible] میل کے فاصلے پر تھا [illegible]
ہوتا ہے کہ نغالے [illegible]
کو اوس عورت کی طرف جانا شروع کیا اور تھوڑے
حقیقت [illegible]
[illegible] سامنے دیکھا اوس مکان کا حال
اور اوس گھر مین ہو گیا تھا

اوسکا سب پتا بتا یا لیکن بجاے کُل تین آدمیون کے اوس مکان مین اونہون نے دو اور آدمی بھی دیکھے حقیقت مین اوسوقت دو اور آدمی وہان پہونچ گئے تھے اوس عورت کو لیوس صاحب نے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا لیکن اس عورت کی طبیعت عمل مقناطیسی کی اثر پذیر تھی اور جسوقت لیوس صاحب نے اوسکو دیکھا اوسیوقت اوسپر عمل ہو گیا یہ مثال مین نے اسواسطے لکھی ہے کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ لیوس صاحب کو فقط غائب بینی کی حالت اپنے اوپر پیدا کر لینے کا اختیار نہین ہے بلکہ ایسی حالت مین وہ فاصلے سے عمل بھی کر سکتے ہین حصۂ اول مین مین لکھہ چکا ہون کہ لیوس صاحب نے ایک عورت پر جو میرے مکان مین تھی چھہ سو گز کے فاصلے سے عمل کیا تھا اوس عورت پر بھی جب اونہون نے عمل کیا تھا تو اوسکو فاصلے سے بذریعۂ غائب بینی دیکھہ لیا تھا اور بعدہ جب اونسے دریافت کیا گیا تھا تو اونہون نے بتا دیا تھا کہ فلانی جگہ وہ بیٹھی تھی اور جب اوسپر عمل ہو گیا اور بیٹھا نہ گیا اور سونے کے واسطے چلی تو فلانی طرف چلی تھی ؂

غرضکہ فقط میجر بکلی صاحب کے ہی تجربات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ حالت غائب بینی ساختہ پیدا ہو سکتی ہے اور چونکہ یہ حالت ساختہ پیدا ہو سکتی ہے اسواسطے یہ بھی غالب ہے کہ خود بخود بھی ایسی حالت پیدا ہو جانی ممکن ہے چنانچہ ایسی حالت کے خود بخود پیدا ہو جانے کی بہت مثالین تحریری موجود ہین میری مراد یہ ہے کہ بہت مرتبہ جو لوگون کو خواب آتے ہین اور اوس خواب مین وہ واقعات گذران دیکھتے ہین اور پھر وہ خواب سچے نکلتے ہین فقط اس بات پر موقوف ہین کہ [illegible] والے کو خود بخود حالت غائب بینی حاصل ہو جاتی ہے اگر اس امر مین تحقیقات کامل نے اس [illegible] تجربے کیجاوین تو عجائب نتائج پیدا ہون لیکن یہ بات نہ [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible] میجر بکلی صاحب کی ایسا پیدا [illegible] نہین اور [illegible]

حاصل ہے لیکن یہہ بہی کچہ بات نہین ہے کہ سواے اونکے اور کسیکو نہ حاصل ہو ایک
اور ترکیب بہی حالت ہوش مین غائب بینی کے پیدا کرنے کی ہے اور وہ ترکیب یہہ ہے
کہ معمول سے آئینہ جادو یا کرسٹل جادو کی طرف نظر جما کر نظر کراتے ہین جسطرح
معمول پہ اس ترکیب سے کہ اوس کے جسم پر ترکیب معروف سے ہاتون کو حرکت
دیجاوے یا اوس سے کسی شئے کی طرف جما کر نظر کرائی جاوے حالت خواب
مقناطیسی واقع ہو جاتی ہے اسیطرح یہہ بات بہی سمجہ مین آتی ہے کہ اسی ترکیب سے
حالت غائب بینی بہی حالت ہوش اور بیداری مین پیدا ہو جاوے چنانچہ اب مین
اون تجربات کا ذکر کرتا ہون جن مین

ایک شئے کی طرف نظر جما کر دیکھنے سے حالت
غائب بینی حالت ہوش مین واقع ہوتی ہے

بہت آدمی خصوصاً وہ جنکی عمر کم ہو ایک شئے کی طرف نظر جما کر دیکھنے کے سبب سے
ایسی حالت مین داخل ہو جاتے ہین کہ اگرچہ خواب کی حالت نہین ہوتی ہے لیکن وہ
ایسے آدمی یا اشیا کو دیکھتے ہین جو موجود نہین ہوتے ۞
اول کرسٹل جادو کا بیان — یہہ کرسٹل اکثر ایک گول یا بیضوی شکل کا صاف شیشہ
ہوتا ہے ایسے کرسٹل بہت موجود ہین چنانچہ ایک میرے پاس بہی ہے جو آدمی
کرسٹل کی طرف طبیعت جما کر دیکھتے ہین اونکو اوسکے اندر غائب آدمیون کی صورتین
نظر آتی ہین بلکہ ایسے آدمی نظر آتے ہین جنکو کبہی اونہون نے نہین دیکھا ہے ایک
کرسٹل ڈاکٹر ڈی صاحب کا مشہور ہے اوسکا حجم پیرو کے انڈے کے برابر ہے
ایک آدمی ۔ ہوئے اوسکو فروخت کیا تہا اور اوسکے ساتہہ ایک کاغذ
تہا جسمین ... سکر استعمال کے لکہے تہے لیکر چہ مثالین ہین نیچے
... سٹل کی طرف جم کر دیکھنے سے

واقع ہوئے تھے ۔

مثال سیزدہم۔ ایک لڑکا اس کرسٹل کی طرف جم کر آدھے گھنٹے تک دیکھتا رہا
اوسکو کبھی کچھ نہین بتایا تھا کہ اوسکے طرف دیکھنے سے کیا اثر ہوگا پہلے اوسنے اوس
کرسٹل مین ایک سیاہ بادل دیکھا بعد اوسکے وہ بادل دفع ہوگیا اور اوسنے اپنی
والدہ کو دیکھا کہ اپنے مکان مین بیٹھی ہوئی ہے تھوڑی دیر بعد اوسکا باپ اوسکو
نظر آیا بعد اوسکے مین نے اوس سے کہا کہ فلانی عورت کو دیکھو چنانچہ اوسنے دیکھا
کہ ایک کوچے مین وہ عورت پھرتی ہے جو کپڑے وہ پہنے ہوئے تھی سب اوسنے ٹھیک ٹھیک
بیان کیے یہ پوشاک اوسنے اوس عورت کو پہنے ہوئے کبھی نہین دیکھا تھا لیکن اوس
عورت کو خود ایک مرتبہ شاید دیکھا تھا بعد اوسکے مین نے اوس سے کہا کہ فلانے
لڑکے اور فلانے نوکر کو دیکھو اونکو اوسنے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا چنانچہ اوسنے
دونون کو دیکھا اور دونون کی پوشاک صحیح صحیح اور ٹھیک ٹھیک بتائی بعد اوسکے
اوسنے ایک اور نوکر کو دیکھا کہ ایک عورت کے آنے کے واسطے ایک دروازہ کھولا
تھا اوسوقت کا مین نے پتا لکھ لیا اور جب تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ وہ عورت کہین
باہر گئی ہوئی تھی اور اوسیوقت اپنے مکان پر آئی تھی اور وہ نوکر حقیقت مین دروازہ
کھولے کھڑا تھا یہ جتنا اثر ہوا فقط اس سبب سے پیدا ہوا کہ کرسٹل کی طرف جم کر دیکھنے
سے حالت نائمیت اس لڑکے پر واقع ہوگئی اوس کرسٹل مین اوسکو صورتین اسواسطے
نظر آتین کہ وہ اوس کرسٹل کی طرف دیکھ رہا تھا کچھ شک نہین معلوم ہوتا ہے کہ اگر
بجاے کرسٹل کے اور کسی چیز کی طرف دیکھتا تو اوس چیز مین نظر آتین مین نے دو مرتبہ
اور تجربہ کیا اور اون تجربات مین اس کرسٹل کا بھی [illegible] کا بھی استعمال
کیا ایک کرسٹل اون مین سے چند سال [illegible] عامل نے اس [illegible]
پیشتر بنا تھا سواے اس لڑکے [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر
[illegible] اور [illegible]

وہ تھوڑے عرصہ تک نظر جما کر کرسٹل کی طرف دیکھتے تھے تو اوس مین اونکو صورتیں
نظر آتی تھین اور کبھی تو اونکو اپنے ماباپ کی صورتین نظر آتی تھین اور کبھی ایسے شخص
نظر آتے تھے جن سے وہ واقف نہین تھے اور یہ صورتین بھی اوس حالت مین نظر
آتی تھین کہ جب اون لڑکون سے مین نے کہا بھی نہین تہا کہ تم کسیکو دیکھو اور مین
جانتا بھی نہین تہا کہ وہ شخص جو اون لڑکون کو نظر آتے ہین کون ہین لیکن اکثر ایسا بھی
ہوتا تہا کہ اونکی نظر کرسٹل پر سے ٹل جاتی تہی اوسوقت اونکو کچہ نظر نہین آتا تھا
ان لڑکون کی طرف سے ہرچند مین نے جستجو رکھی ذرا بھی شک وہوکا دینے کا نہین
معلوم ہوتا تھا بلکہ مین حیران ہوتا تہا کہ وہ کیسے استقلال کے ساتہ دیکھتے تھے اور بہت
احتیاط سے حال تباتے تھے اکثر ایسا ہوتا تہا کہ وہ اوس کرسٹل مین کچہ بھی نہین
دیکھتے تھے لیکن جب کچہ دیکھتے تھے تو صحیح صحیح تباتے تھے کہ کیا کیا دیکھتے ہین مین
اونسے کچہ سوال نہین کرتا تہا بلکہ جو کچہ وہ کہتے تھے وہ سُن لیتا تہا ان تجربات سے
میرے ذہن مین یہ بات پیدا ہوئی کہ جب یہ لڑکے کرسٹل کی طرف دیکھتے تھے تو نظر جماکر
دیکھنے کے سبب سے حالت غائب ہینی کچہ نہ کچہ اونپر وارد ہو جاتی تہی مین چاہتا تہا
کہ اس باب مین مین زیادہ تحقیقات کرون لیکن مجھے اب بھی یقین ہے کہ غائب ہینی
اس ترکیب سے حالت ہوش مین پیدا ہو سکتی ہے اب مین چند اور مثالین لکھتا ہون ٭
مثال چہاردہم — ایک گول کرسٹل جسکا حجم سنگترے کے برابر تہا ایک میز پر رکھا ہوا
تھا اتفاقاً ایک لڑکی آگئی اور اوسکی طرف دیکھنے لگی دیکھکر کہنے لگی کہ اس مین ایک
جہاز ہے اور اوسکے بادبان پہٹے ہوئے ہین اور دیکھو اب یہ جہاز گر رہا ہے اور ایک
عورت او[illegible] اپنے ہات پر سر جھکائے دیکھہ رہی ہے اتفاقاً اوسکی ماں بھی وہان
[illegible] اوسکی لڑکی نے کیا دیکہا تھا لیکن اوسنے خود کرسٹل
عورت نظر آتی ہے لارڈ سٹھوپ کچہ

اتفاقاً اس امر کی خبر ہوئی اور اونسے مجھے اطلاع ہوئی لارڈ صاحب موصوف نے
مجھسے بیان کیا ہے کہ اونہون نے پندرہ لڑکون اور لڑکیون پر تین کرسٹلون کے
ذریعے سے تجربہ کیا ہے بلکہ دو ایسی عورتون پر تجربہ کیا جنکی عمر ساٹھ برس سے اونچی
تھی لارڈ صاحب موصوف فرماتے ہین کہ بہت آثار ایسے تھے جو قوت حافظہ کے
سبب سے معمولون کے خیال مین نہین آسکتے تھے مثلاً ایک معمول نے ایک گرگٹے کو
دیکھا کہ اوسکے سر پر تاج تھا ایک نے ایک مکان دیکھا کہ اوس مین ۱۲۶ دریچے اور
۴۳ دروازے تھے جو چیزین وہ دیکھتے تھے آپس مین کچھ ربط نہین رکھتی تھین اسیطرح
جیسے خواب مین کچھ چیزین متفرق نظر آتی ہین اور جب وہ کرسٹل مین چیزین دیکھتے
تھے تو جس مکان مین وہ تھے وہان جو چیزین تھین اونکو نظر نہین آتی تھین اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ یہ مشاہدات فقط نظر جما کر دیکھنے کے سبب سے حاصل ہوتے تھے
اور مشاہدین کو غائب بینی کی حالت حاصل ہو گئی تھی لارڈ صاحب موصوف کہتے ہین
کہ اکثر ایسا بھی ہوتا تھا کہ ایک وقت ایک دیکھنے والے کو کچھ چیزین کرسٹل مین
نظر آتی تھین اور دوسرے وقت نہین نظر آتی تھین اس سے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ
وہ دیکھتے تھے حقیقت مین دیکھتے تھے دہوکا نہین دیتے تھے جو تجربات مین نے
کیے ہین اور اون مین کچھ کچھ باتین مجھے معلوم ہوتی ہین وہ تجربات لارڈ بسٹھو صاحب
کے تجربات سے مطابق ہین ؎

مثال پانزدہم — مین اوپر بیان کر چکا ہون کہ کبھی کبھی لیوس صاحب کو فقط ضبط
خیال سے حالت ہوش مین غائب بینی کی نوبت حاصل ہو جاتی ہے تجربے سے
معلوم ہوا ہے کہ جب کبھی وہ کسی کرسٹل کی طرف دیکھتے ہین تو [illegible] وہ آسانی سے
اون پہ واقع ہو جاتی ہے ایک مرتبے لیوس صاحب [illegible] کرعامل نے اس [illegible]
اور اونھون نے ایک کرسٹل کے [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]

جو فاصلے پر تہا اونہون نے اوس کرسٹل کے اندر دیکہا اور بالکہ اون آدمیون
کے ساتہ دو اور آدمی بالکل بیگانے دیکہے جو لوگ اونکے پاس بیٹہے تہے اون سے
اونہون نے یہ سب حال بیان کیا اور بعد اوسکے اوٹھکر اوس مکان مین چلے گئے
اور دیکہا کہ وہ دونون آدمی وہان موجود ہین *

مثال شانزدہم - ایک مرتبہ اور لیوس صاحب اوڈن برا مین تہے اونسے کسینے
کہا کہ فلانے مکان اور فلانے گہر کے آدمیون کو آپ دیکہیے چنانچہ اونہون نے کرسٹل
کے اندر لندن کا گہر اور آدمی دیکہے اور دیکہا کہ ایک آدمی بڈہا ایک نئی سی وضع کی
ٹوپی پہنے ہوئے اور حالت مرگ مین ہے یہ سب بیان اونکا عندالتحقیقات درست
معلوم ہوا ایک شخص اوس جماعت مین موجود تہے اونکی ایک خاص گہڑی کی کنجی
کبہی جاتی رہی تہی لیوس صاحب نے اونسے کہدیا کہ تمہاری کنجی اس قسم کی جاتی رہی ہے
اور مجکو کرسٹل مین نظر آتی ہے اس شخص کی اور لیوس صاحب کی بالکل واقفیت
بہی نہین تہی اوسنے کنجی کے جاتے رہنے اور اوس شکل کے ہونے کا اقرار کیا لیوس صاحب
کی یہ راے ہے کہ کرسٹل ایک ذریعہ حالت غائب بینی کے پیدا کرنے کا ہے اوس
حالت مین کہ جب اوسکی طرف نظر جما کر دیکہا جاوے اور جو کچہہ مجکو تجربہ ہوا ہے اوس سے
میری بہی یہی راے ہے لیکن ممکن ہے کہ قطع نظر اس بات سے کہ دیکہنے کے سبب سے
ایسی حالت پیدا ہو جو کچہہ کیفیت اوڈایل کرسٹل یعنی شیشے مین ہوتی ہے اوسکے
سبب سے ایسی حالت کے پیدا ہونے مین تائید ہوتی ہے لیوس صاحب نے
بارہا میرے کہے [illegible] ٹلون مین دیکہا ہے اور اگرچہ اونہون نے ایسے ایسے
اشخاص دیکہ [illegible] کہ جن سے مجہے واقفیت نہین تہی الا مجہے شک نہین
کہ جو [illegible]
[illegible] مین وہ دیکہتے ہی تہے یہ بات

شاید متعاقب تحقیق ہو سکے کہ جو چیزین وہ دیکھتے تھے فقط خیالی تھین یا حقیقت مین
کہین موجود تھین لیکن اس جگہ اتنی بات کہنی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ ایک مرتبہ
جب اونھون نے ایک بڑے کرسٹل کے اندر دیکھا تو اون پر ایسا اثر ہوا
کہ قریب تھا کہ خواب مقناطیسی واقع ہو جاوے حالانکہ جب چھوٹے کرسٹل مین
دیکھتے تھے تو یہ نوبت نہین ہوتی تھی اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کیفیت اور ڈیل
کرسٹل کی کچھ تاثیر کرتی ہے*

آئینہ جادو کا مجھے تجربہ نہین ہوا ہے لیکن میرے خیال مین یہ بات ہے کہ اوسکا عمل
بھی مثل کرسٹل کے ہوتا ہے اسطرح کا آئینہ دھات کا بھی بناتے ہین اور فقط سطح کو
بھی بناتے ہین کہ کوئلے سے کسی چیز کو کالا کر دیتے ہین بہرحال یہ آئینہ ایک ایسی چیز
ہوتی ہے کہ کچھ عرصہ تک اوسکی طرف دیکھا جاوے تو اوسکے اندر کچھ نظر آتا ہے
یہ بات ہمکو معلوم ہے کہ فلذات اور کوئلے کا اثر پذیر طبائع پر بہت اثر ہوتا ہے ڈوپوٹ صاحب
کو اس بات کا تجربہ ہوا ہے کہ جب نازک طبع آدمی کوئلے کی سطح کی طرف دیکھتے ہین
تو اون پر عجیب تاثیر ہوتی ہے یعنی ایسی شکلین دیکھتے ہین کہ اون کا حال
بیان کرنا اونکو پسند نہین ہوتا ہے مگر بعض اوقات جو کچھ وہ دیکھتے ہین بیان
کر دیتے ہین ایک مرتبہ ایک عورت نے ایسی سطح مین ایک جہاز طوفانی ہوا مین
دیکھا جب ڈوپوٹ صاحب ایسے تجربے کرتے ہین تو دیکھنے والون کو فقط ایک
بیقراری ہی سی نہین ہوتی ہے بلکہ اونکو ہوش نہین رہتا کہ اونکے پاس کیا ہو رہا ہے
ان تجربات کا عجیب اثر ہوتا ہے لیکن ایسے تجربات کرنے مین [illegible] احتیاط کرنی چاہیے
اسواسطے کہ بعض اوقات تاثیر سخت ہوتی ہے ڈوپوٹ صاحب نے اس [illegible] ہین کہ ان
تجربات کے ذریعے سے ہمکو زمانہ قدیم [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر
یہ بیان اونکا صحیح ہے* [illegible] نہین اور [illegible]

پانی — اگر ایک گلاس مین پانی بھر کر رکھا جاوے خصوصاً ایسا پانی جسپر عمل منفناطیسی کیا ہوا ہو تو اوسکے اندر دیکھنے سے صورتین نظر آتی ہین ❊

مثال ہفتدہم — ایک عورت پر کرسٹل کے اندر دیکھنے سے غائب بینی کی حالت واقع ہو جاتی تھی میجر بکلی صاحب نے ایک بوتل مین عمل کیا ہوا پانی بھر دیا اور اوس عورت سے اوسکے اندر دیکھنے کو کہا اوس عورت نے پانی کے اندر ایک مگرمچھ دیکھا ❊

مثال ہیجدہم — اسیطرح ایک بوتل مین پانی بھر کر ایک اور عورت سے اوسکے اندر دیکھنے کو کہا اوسنے اوسکے اندر ایک سانپ دیکھا اور خوف کھا کر بوتل کو ہاتھ سے پھینک دیا ❊

ان سب تجربات سے ثابت ہوتا ہے کہ مختلف اشیا کی طرف خصوصاً کرسٹلون اور فلزات کی طرف اور منفناطیسی پانی کی طرف دیکھنے سے حالت غائب بینی پیدا ہو جاتی ہے مگر غالب ہے کہ عند الامتحان یہ بات ثابت ہوگی کہ اور بہت اشیا کی طرف دیکھنے سے بھی ایسی ہی تاثیر ہوگی ❊

کرسٹلون کے اندر نظر کرنے سے تاثیر کا جو بیان مشتہر ہوا ہے تو اکثر لوگ کہتے ہین کہ یہ امر بالکل فریب مین داخل ہے لیکن اس بات کے کہدینے سے تشفی نہین ہو سکتی ہے ممکن ہے کہ بعض دیکھنے والون نے دہوکا دیا ہو لیکن سب آدمی فریبی ہی نہین ہو سکتے ہین اگر بعض بیانات لغو معلوم ہوتے ہین تو یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ ابھی تحقیقات کامل اس معاملہ مین نہین ہوئی ہے اور دیکھنے والے بھی اکثر کم عمر ہوتے ہین اور عامل بھی اکثر ایسے نا آزمودہ کار ہوتے ہین کہ شاید اپنے خیالات دیکھنے والون کی طبیعت مین ڈال دیتے ہین ❊ [illegible] شک نہین ہے کہ بہت کم عمر اور عمر رسیدہ آدمیون کو کرسٹلون [illegible] اور فقط یہی بات نہین ہے کہ اونکا بیان صحیح ہے [illegible] [illegible] ف پیدا ہوا ہے قطع نظر اس سے

اونکے مشاہدات بالکل اون مشاہدات سے مطابق ہین جو حالت غائب بینی عمل
مقناطیسی مین دیکھے جاتے ہین اور بہرحال یہ امر ایسا ہے کہ اوسکے باب مین زیادہ
تحقیقات کرنی بہمہ وجوہ مناسب معلوم ہوتی ہے۔ مین نے ابھی تک یہ ذکر نہین
کیا ہے کہ بعض اوقات کرسٹلون کے اندر ایسے آدمیون کی صورتین نظر آتی ہین
جو مدت سے مرے ہوئے نظر آتے ہین اور نیک اور بدروحانیات کی شکلین بھی نظر
آتی ہین بلکہ اگر دیکھنے والون سے کچھ سوالات کیے جاوین تو اونکو اونکے جوابات
لکھے ہوئے یا چھپے ہوئے نظر آتے ہین مجکو ایسے تجربے کا خود موقع نہین ملا ہے اور
میری بھی سمجھ مین یہ بات آتی ہے کہ بہت سے بواعث ایسے ہین کہ جن سے غلطی واقع
ہوجاوے لیکن اس امر مین بھی جو کچھ بیانات ہوئے ہین اونکو مین بلا تحقیقات نامعتبر
نہین سمجھتا ہون اس بات کا تو مجھے بالکل یقین ہے کہ کرسٹلون کی طرف دیکھنے سے
غائب بینی کی حالت پیدا ہوجاتی ہے لیکن میری راے یہ بھی ہے کہ امکاناً حالت مسکوت
بھی کرسٹلون کی طرف دیکھنے سے پیدا ہوسکیگی اور ازانجا کہ حالت غائب بینی اور مسکوت
کی نسبت بھی ابھی تک بخوبی تحقیقات نہین ہوچکی ہے اسواسطے مین یہ بات نہین
کہہ سکتا ہون کہ ان سے بھی عجیب آثار کا پیدا ہونا ناممکن ہے لیکن تاوقتیکہ مین
اچھی طرح تحقیقات نہ کرون ایسے امور کی نسبت مین بالیقین کچھ نہین کہہ سکتا ہون
اس ذکر غائب بینی کے ختم کرنے سے پہلے جو کرسٹلون کی طرف دیکھنے کی ذریعے سو
پیدا ہوتی ہے مین یہ ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہون کہ مصر مین جو آج کل عرب کے
لوگ جادو کرتے ہین وہ اسی قبیل سے ہے ترکیب یہ ہے کہ یہ ساحر ایک لڑکے سے
سیاہی کے قطرے کی طرف جو بجاے آئینۂ جادو کام دیتا [illegible] تے ہین اور
دھونی بھی دیتے ہین اور کچھ ہات سے بھی اوسپر عمل [illegible] رکھا ل نے اس [illegible] کا قطرہ
ایک اور صورت کا کرسٹل ہوتا [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]
[illegible] ہین اور [illegible]

دیکھنے سے لڑکون کو ایسے آدمی نظر آتے ہین جنکو انہون نے کبھی دیکھا نہین ہوتا ہے بہت مرتبے ایسا بھی ہوتا ہے کہ شرکت خیال کے سبب سے ایسی شکلین نظر آتی ہین لیکن اگر غور کیا جاوے تو شرکت خیال کا بھی اس درجہ پر پیدا ہو جانا کچھ غائب بینی کی نسبت کم متعجب اثر نہین ہے شرکت خیال اور غائب بینی دونون حالت خواب مقناطیسی ہین پیدا ہوتی ہین اور اگر سب مدارج موافق ہون تو یہ دونون آثار خود بخود بھی واقع ہو جاتے ہین ؎

سولھوان خط

اب مین خواب مقناطیسی اور اون آثار کا جو خواب کی حالت مین پیدا ہوتے ہین
بیان کرتا ہون ✤

خواب مقناطیسی کے پیدا کرنے کے بیان مین

مین اکثر یہ ترکیب کیا کرتا ہون کہ معمول کو اپنے روبرو مگر متصل بٹھا لیتا ہون اور خود
ذرا اوس سے اونچا بیٹھتا ہون اور اوسکے انگوٹھون کو اپنے انگوٹھون سے آہستہ آہستہ
دباتا ہون اور اوسکی طرف دیکھتا رہتا ہون اور اوس سے کہتا ہون کہ میری طرف
دیکھتا رہے جب کچھ اثر ہونے لگتا ہے تو مین اپنے ہاتون کو اوسکی پیشانی سے چہرہ
اور سینہ کی طرف نیچے کے رخ حرکت دیتا ہون اس ترکیب سے کبھی پاؤ گھنٹے اور
کبھی آدہ گھنٹے اور کبھی ایک مین کچھ کچھ اثر ہونے لگتا ہے ✤

مثال نوزوعم — لام پر جسکا ذکر فصل اول مین ہوچکا ہے حالت ہوش مین عمل کا اثر
ہوجاتا ہے مین نے اس بات کا امتحان کرنا چاہا کہ اوسپر خواب بھی واقع ہوسکتا ہے
کہ نہین پہلے مرتبہ ۲۵ یا ۳۰ منٹ کے دیکھنے کے بعد اوسکو کچھ نیند آگئی لیکن نیند
گہری نہین آئی یعنی جب کوئی اوس سے بات کرتا تھا تو آسانی سے جاگ جاتا تھا
نو مرتبہ مین نے اوسپر عمل کیا تو اس عرصہ مین اوسکو کمتر عرصہ مین نیند آجاتی تھی
آور آٹھوین مرتبہ ۵ منٹ مین نیند آگئی مجھکو معلوم ہوا کہ گلی مین جو [illegible] اس سبب سے
اوسکو نیند آنے مین ہرج ہوتا تھا مین نے اپنے جی مین [illegible] عامل نے اس [illegible] کو
وہ نہ سنے چنانچہ اس ذریعے سے اوسکا [illegible] ہوتے ہین تو اونکے دل پر [illegible]

نہین اور [illegible]

فقط ۲ منٹ مین نیند آگئی اور بالکل غافل سو گیا اور جب جاگا تو اوسکو اس بات کا
کچھ ہوش نہین رہا کہ نیند مین کیا کیا ہوا تھا جب حالت خواب مین وہ بولتا تھا تو
اوسکی آواز اصلی آواز سے مختلف تھی اور جب اوس سے دریافت کیا گیا تو اوسنے
کہا کہ آئندہ مجھے اور بھی گہری نیند آویگی بلکہ مین غائب چیزین دیکھہ سکون گا لیکن ابھی کچھ
تاریکی سی معلوم ہوتی ہے اور اس تاریکی کے سبب سے مین نہین دیکھہ سکتا ہون مین نے
اوس سے کہا کہ تم آدہے گھنٹے تک سو رہو اتفاقاً جسوقت مین نے اوس سے یہ بات
کہی تھی اوسوقت ساڑھے چار بجے تھے اور جب وہ جاگا تو پانچ کی آواز گھنٹے پر
پڑ رہی تھی اوسکے جاگنے سے پہلے مین نے اوسے حکم دیا کہ دوسری مرتبہ کل پانچ منٹ میں
سو جانا اوسنے اقرار کیا اور جب عمل کیا گیا تو حقیقت مین پانچ منٹ مین سو گیا
اوسکے بعد اوسکا سولا دینا بہت آسان تھا اور تیرہوین مرتبہ فقط ایک منٹ مین
مین نے اوسکو سولا دیا اس تجربہ مین کامل نیند نوین مرتبہ کے عمل تک معمول کو نہین
آئی تھی لیکن اوسکے بعد بتدریج نیند آسانی سے آتی تھی اور عجیب عجیب آثار نمایان ہوتے تھے

مثال بستم — ایک اور شخص پر بھی مین نے عمل کیا اوسکی عمر ۲۱ سال کی تھی مین نے
اس شخص کے ہات مین ایک سکہ دیکر اوسکو کہا تھا کہ تم اسکی طرف دیکھتے رہو چنانچہ
جب اوسنے دیکھا تو اوسکے اوپر کچھ کچھ اثر ہوا تھا دوسرے دن مین نے اوسکو سولانا چاہا
تو اپنی نظر اور ہاتون کی حرکت کے ذریعے سے اوسکو بیس منٹ کے عرصہ مین سولا دیا
لیکن نیند بہت گہری اوسکو نہین آئی جسطرح لام پر مین نے نوبت بہ نوبت عمل کیا تھا
اوسیطرح اوس[illegible] یا اور آخرکار دو منٹ کے عرصہ مین اوسکو سولا سکتا تھا
اس شخص [illegible] ک چاہتا تھا سولا رکھتا تھا جب وہ جاگتا تھا تو اوسکو حالت
[illegible] لیکن اگر مین اوسکو خواب کی حالت مین حکم

مثال بست و یکم۔ ایک شخص اندہا تہا ایک آنکہہ تو اوسکی بالکل جاتی رہی تہی اور
دوسری مین پانی اوترآیا تہا دو برس سے اوسکی نظر مین اتنا فرق آگیا ہے کہ
فقط دن کی روشنی اور رات کی تاریکی مین اوسکو کچہہ تمیز ہوتی ہے اور کچہہ نظر نہین آتا
بالکل اندہا ہے اوسکی آنکہہ کو اچہی طرح دیکہنے سے معلوم ہوا کہ ابہی بالکل پانی نہین
اوترا ہے اور مجکو کچہہ امید تہی کہ شاید اسکی نظر مین کچہہ ترقی ہو جاوے دو مہینے کے بعد
جو مین نے ایک ڈاکٹر صاحب سے کہکر اوسکی آنکہہ کو دکہایا تو کچہہ شفا معلوم ہوئی
ڈاکٹر صاحب نے کہا کہ اسکی آنکہون کے ڈہیلون کے پردے بسبب کمی نم کے
جدا جدا ہو گئے ہین اس زمانہ مین اسکی آنکہہ مین عمل مقناطیسی کے سبب سے اتنا
فرق ہو گیا تہا کہ اوسکی آنکہہ کو ہاتہہ سے ڈہک کر اگر آفتاب کی روشنی کے سامنے
پہر ہاتہہ اوٹہا لیا جاتا تہا تو اوسکی پتلی سمٹ جاتی تہی اس خیال سے کہ دیکہون تو
اندہے آدمی پر عمل مقناطیسی کا کیا اثر ہوتا ہے مین اوسپر متواتر عمل کرتا رہا چنانچہ مین
اوسپر ترکیب معروف سے عمل کرتا رہا ابتدا مین اوسکو نیند تو نہ آئی لیکن اور اور
آثار پیدا ہوتے رہے بارہوین مرتبے مین اوسکو اچہی طرح نیند آگئی اور اوسکے بعد
اوسکو آسانی سے نیند آجاتی تہی اور دو تین منٹ کے عرصے مین آجاتی تہی اگر
تجربے سے معلوم ہوتا تہا کہ معمول کی نابینائی کے سبب سے عمل کے ہونے مین
کچہہ ہرج نہین ہوتا تہا بلکہ جو آثار اوسپر ہوتے تہے ابتدا ہی سے اور دن کی نسبت
اوس پر زیادہ نمایان ہوتے تہے اور تہوڑے عرصے کے بعد مجکو معلوم ہوا کہ اوسکی
کمر کی فقرون مین ایک خاص اثر اسطرح کا ہوتا تہا کہ جس کے سے اگرچہ
غنودگی ہوتی تہی لیکن اچہی طرح نیند دیر مین آتی تہی مین نے ن کی
حرکت سے دور کر دیا اور بعد اوسکے اوسکا ...
اس شخص پر عمل کرنا شروع کیا تو ...

ترقی ہوگئی تھی عمل ہونے سے پہلے اوسکی آنکھ خشک اور سرخ تھی لیکن جب
عمل ہونا شروع ہوا تو نیند کے آنے سے پہلے ہی اوسکی آنکھ مین نم پیدا ہوگیا اور
رنگ ایسا ہوگیا جیسا تندرستی مین ہوتا ہے اس شخص کی ناک مین سے کئی سال سے
ایک سخت مواد نکلا کرتا تھا لیکن جب عمل ہونا شروع ہوگیا تو اس مواد کا نکلنا
موقوف ہوگیا اور جو معمولی مواد نکلا کرتا تھا وہ نکلنے لگا اور اگرچہ اوسکو نزلہ کی بھی
شکایت رہتی تھی تب بھی اوسوقت سے ابتک کبھی پہلا سا مواد اوسکی ناک میں
سے نہین نکلا ہے مین سمجھتا ہون کہ یہ مرض اوسکا بالکل رفع ہوگیا اور یہ بات لحاظ
کے لائق ہے کہ عمل کرنے کے وقت مجکو معلوم بھی نہین تھا کہ اوسکو اسطرح کا
مرض ہے اور معمول کو خیال بھی نہین تھا کہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اس
مواد کا نکلنا موقوف ہوجاویگا وہ کہتا ہے کہ اس مواد کے نکلنے سے ایسی تکلیف
ہوتی تھی کہ زندگی اوسکو ایک بار ہوگئی تھی اور جب سے اوس مواد کا نکلنا موقوف
ہوگیا ہے تب سے خوش رہتا ہون اور یہ شخص میرا نہایت مشکور ہے اور فقط اوسکی
آنکھ کے مرض مین ہی یہ فرق نہین ہوا بلکہ روز بروز وہ ایسا چاق ہوتا جاتا ہے کہ
دیکھنے والون کو اوسکی تندرستی مین ترقی معلوم ہوتی ہے اور اوسکو خود اتنا فائدہ
معلوم ہوتا ہے کہ وہ عمل ہونے کے وقت کا نہایت شوق سے منتظر رہتا ہے اور
چاہتا ہے کہ وہ وقت جلد آوے جب پندرہ مرتبے اوس پر عمل ہوا تو اوسکی
نظر مین ایسی ترقی ہوگئی کہ اوسکو پورا چاند بخوبی نظر آتا تھا اور دو کانون کے
چراغان کی روشنی [illegible] رگن سکتا تھا یہ بات اوسکو دو سال سے نصیب نہین ہوئی تھی
جب اوسنے [illegible] ات بیان کی تو مجکو امید ہوئی کہ اوسکی نظر مین بخوبی
ترقی ہو [illegible] چالیس مرتبہ روزانہ عمل کرتا رہا ہون تب سے
لیکن یہ ایک ایسا مرض ہے

کر شفا کامل ہونے کے واسطے مدت تک عمل کرنا ضرور ہوگا مین نے مفصل حال
اس شخص کی تندرستی پر اثر ہونیکا اس مقام پر اسواسطے لکہا ہے کہ یہ شخص اندہا تہا
اور سب حال کی تفصیل مناسب معلوم ہوئی لیکن عمل مقناطیسی کے طبی آثار کا
حال فصل مناسب مین لکہا جاوے گا اور اوس فصل مین اس شخص کا حال بطور
اشارہ لکہا جاویگا ؛

مثال بست و دوم - ایک اور شخص پر بہی مین نے عمل کیا پہلے مرتبے اوسکی آنکہیں
ذرا جہکنے لگین لیکن نیند نہین آئی دوسرے مرتبے مین جب مین اوسکی طرف ۱۵
منٹ تک دیکہتا رہا تو وہ پانچ منٹ تک سوتا رہا بعد اوسکے مین اوسکو تین منٹ تیز
سولا دیتا تہا لیکن چار مرتبے کے عمل کرنے کے بعد وہ شہر سے اتفاقاً چلا گیا اس
شخص کو بہی مین جب تک چاہتا تہا سولا رکہتا تہا ان چارون آدمیون کو سوا
لام کے عمل مقناطیسی کے ذریعے سے مجہسے پہلے کسی نے نہین سولایا تہا لام کو
البتہ لیوس صاحب نے میرے کہنے سے ایک مرتبہ سولا دیا تہا لیکن لیوس صاحب کے
عمل سے بہی اوسکو بخوبی نیند نہین آئی تہی اور اچہی طرح نیند اوسکو اول مرتبے
میرے عمل سے ہی آئی تہی مین نے ان مثالون کو انتخاب کرکے نہین لکہا ہے
بلکہ جو اولین میرے عمل تہے اونکو لکہدیا ہے اگر ان لوگون پر مین ایک دو مرتبہ ہی
عمل کرکے موقوف کر دیتا تو خواب کی حالت کبہی نہ پیدا ہوتی لیکن متصل محبت
کرنے سے ایسی حالت پیدا ہوگئی اس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر عامل کہ اوسکی
... سے اگرچہ ... اور صبر کے ساتہ عمل کرتا رہے تو اکثر آدمیون کو سولا سکتا -
... ن کی ... مقناطیسی حاصل نہین ہے بلکہ شاید متوسط سے بہی کم ہے
... ایسے لوگون پر عمل کرنا چاہا جن پر پہلے کر
... مجہسے اثر نہین ہوا الغرض

مین نے سواے اون چار آدمیون کے جنکا ذکر اوپر بیان کیا گیا پانچ اور
آدمیون پر عمل کیا اور ان مین سے چار پر اچھا اثر ہوگیا پس معلوم ہوا کہ ۹-
آدمیون مین سے آٹھہ آدمیون پر میرے عمل کا اثر ہوگیا یعنی آٹھہ آدمیون کو
مین سولا سکا نوین آدمی پر فقط تین مرتبہ عمل کیا گیا تو اوس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اگر اور زیادہ اوسپر عمل کیا جاتا تو غالب تہا کہ اوس پر بہی اثر ہو جاتا بہر حال
اتنے تہوڑے سے تجربے سے مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ اوسپر اثر نہ ہوتا ان
۹- آدمیون مین دو اندہے آدمی تہے ✤

اب اس معاملہ کی زیادہ تشریح کرنی ضرور نہین ہے جو کچھ مین نے بیان کیا ہے
اس بات کی ثبوت کے واسطے کافی ہے کہ صبر اور استقلال سے اکثر آدمیون پر عمل کا
اثر ہو سکتا ہے مین نے لیوس صاحب کو دیکہا ہے کہ وہ معمول کے ہات بہی نہین
پکڑتے ہین اور فقط اوسکی طرف نظر کرنے سے سولا دیتے ہین لیکن ان صاحب کو
ضبط طبیعت کا بہت ملکہ حاصل ہے اور جہان تک مجکو تجربہ ہوا ہے اوس سے مجہ
ثابت ہو گیا ہے کہ شاید ایسا آدمی کوئی نہین ہے کہ جسکو لیوس صاحب
سولا نہین سکتے ہین یہ بات تو ضرور ہے کہ شاید مرتبۂ اول مین ہی نہ سولا سکین
لیکن دو چار مرتبے کے عمل مین ضرور سولا سکتے ہین ظاہر ہے کہ خلوت مین
جلوت کی نسبت عمل کا اثر بہت آسانی سے اور جلدی اور بہتر ہوتا ہے کیونکہ جلوت مین
لوگون کے موجود ہونے سے معمول کی طبیعت پر کچہ ہرج پیدا ہو جاتا ہے ✤

لام ہر مین ... سے بہی خواب پیدا کر سکتا ہون کہ بالکل اوسکے بدن کو نہ چہون
بلکہ اوسکا ... من کہ مین تمکو سولایا چاہتا ہون اگر اوسکے بدن کو چہوا جاوے
تو ... اسکتا ہون ایک مرتبہ وہ ایک جگہ بیٹہا ہوا تہا اور
سکے پہلو کی طرف پانچ فٹ کو

فاصلہ پر بیٹھا ہوا تھا مین نے اوسکی طرف نظر جماکر ۲۵ پل یعنی قریب نصف منٹ تک
دیکھا اوسکو کچھ اطلاع نہین تھی کہ مین اس نیت سے اوسکی طرف دیکھہ رہا ہون
کہ اوسکو نیند آجاوے ۲۵ پل کے عرصہ مین اوسکی آنکھین بند ہوگئین اور بالکل
غافل ہوکر سوگیا مین نے اوسکو کہا کہ ایک گھنٹے تک سورہو اور جب وہ ایک گھنٹہ کے
بعد جاگا تو اوسنے شکایت کی کہ آپ نے مجھ سے کہا بھی نہین کہ ہم تمکو سولانا
چاہتے ہین یہ اثر دیکھکر مین چاہتا تھا کہ فاصلے سے عمل کرنے کا زیادہ امتحان کرون
لیکن اتفاق سے یہ شخص زیادہ بیمار ہوگیا اوسکو کثرت مطالعہ کے سبب سے سینہ کا
مرض پیدا ہوگیا تھا اور وہ اپنے مکان سے باہر نہ نکل سکا جب وہ اچھا ہوگیا
تو اوس پر ایسی اچھی تاثیر ہونی موقوف ہوگئی اوسکے بعد مجکو فقط دو بار اوس پر
اسطرح عمل کرنے کا موقع ملا ایک مرتبہ تو عمل بخوبی ہوگیا اور دوسرے مرتبے
مین نے آدھی میل کے فاصلے سے اوس پر عمل کرنا چاہا لیکن کچھ بات ایسی
ہوگئی کہ طبیعت میری جم نہ سکی لیکن جب وہ مجھے اوسوقت کے بعد ایک جگہ ملا
تو اوسنے اوسوقت کا پتا دیا اور کہا کہ اوسوقت میری طبیعت بے اختیار سونے کو
چاہتی تھی اور عمل کے اور بھی سب آثار معلوم ہوتے تھے مجکو افسوس ہے کہ مجکو
پھر کبھی اوس پر فاصلے سے عمل کرنے کا امتحان کا موقع نہین ملا اسواسطے
کہ جب وہ اچھا ہوگیا تو اوس پر ایسے نمایان آثار نہین واقع ہوتے تھے لیکن
تاہم اوسکو نیند بخوبی آجاتی تھی ؛

خواب کی حالت مین تلقین کی تاثیر کا بیان

جیسے انگلے مین نے اوپر بیان کیے کہ حالت بیداری مین واقع ہوتے ہین ویسے ہی
آثار حالت خواب مین بھی تلقین سے پیدا ہوتے ہین

چاہتا تہا وہ اکڑ جاتا تہا مین نے اسطرح کے تجربے بہت مرتبے نہین کیے لیکن
فقط اپنی تشفی کرلی کہ جسطرح تلقین کی تاثیر اوس پر حالت بیداری مین ہوتی تہی
ویسی ہی تاثیر حالت خواب مین بہی ہو جاتی تہی یہ بات بہی مجہے حاصل تہی کہ جتنی
دیر تک مین حکم دیتا تہا اوتنی دیر تک وہ سوتا تہا ؛

مثال بست و چہارم میرے روبرو لیوس صاحب نے ایک شخص پر عمل کیا جو لیوس صاحب
سے کہتے تہے وہ شخص وہی کرتا تہا کبہی وہ مچہلی کا شکار کرنے لگتا تہا کبہی بندوق لگانے
لگتا تہا کبہی اپنے تئین سمجہ لیتا تہا کہ مین فوج کا جرنیل ہون کبہی درس دینا
شروع کرتا تہا کبہی یہ ہوتا تہا کہ چہڑی کو بندوق سمجہ لیتا تہا کبہی
کرسی کو کوئی درندہ حیوان سمجہ لیتا تہا کبہی اوسکو آندہی چلتی ہوئی
نظر آتی تہی اور معلوم ہوتی تہی کبہی وہ رعد کی آواز سنتا تہا کبہی وہ سمجہ لیتا تہا کہ
مین بارش سے بہیگ گیا ہون یا پانی سے اکڑ گیا ہون کبہی وہ دریا مین تیرنے لگتا تہا
کبہی پانی کو دودہ یا شراب سمجہ لیتا تہا اور جب پانی کو شراب سمجہ کر پیتا تہا تو ایسا
مدہوش ہو جاتا تہا کہ جب تک کوئی آدمی اوسکو سہارا نہ دے تب تک کہڑا نہین رہسکتا تہا
اس شخص کو ایسا نشہ حقیقت مین ہو گیا کہ لیوس صاحب نے پاؤ گہنٹے تک محنت کرکے
اوسکا نشہ دور کیا اس شخص پر ایک طور کا عجیب اثر ہوتا تہا کہ جو اثر ایک مرتبہ
ہو گیا وہ دیر تک قائم رہتا تہا چنانچہ اگر ایک بات کی تلقین اوسکو ہوئی ہو تو
دوسری تلقین کا اثر فوراً نہین ہو جاتا تہا مثلاً اگر وہ سوتا ہو اور اوسکو سمجہایا جاوے
کہ اب جاگ جا [illegible] نہین جاگتا تہا الا اوس صورت مین کہ جب اوس سے
اقرار لے لیا [illegible] کہو گے جاگ جاؤنگا ایک مرتبہ بڑے جلسے مین ان

[illegible]

تلقین کا اثر رہے مگر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ جو کچھ حکم حالت خواب مین دیا جاوے اوسکا اثر جاگنے کے بعد حالت بیداری مین رہتا ہے ؛

مثال بست و پنجم لام ؟ مین یہ اثر کرسکتا تھا کہ جب حالت خواب مین اوسکو کہا کہ فلانی بات یاد رکہنا اور فلانی بھول جانا تو ایسا ہی ہوتا تھا جب وہ سوتا ہوتا تھا تو مین اوسکو کہدیتا تھا کہ مرتبہ آئندہ تم اتنی دیر مین سو جانا چنانچہ اس اختیار کے ذریعہ سے یہ نوبت پہونچ گئی تھی کہ مین اوسکو دو منٹ سے بھی کم عرصہ مین سولا دیتا تھا مین یہ بھی اثر کرسکتا تھا کہ جسوقت وہ خواب سے جاگے تو اوسکی طبیعت پر ایک خاص اثر معلوم ہو مجکو معلوم ہوا کہ لام اکثر سست رہتا ہے اوس زمانے مین وہ کچھ بیمار تھا مگر مجکو اوسکی بیماری کا حال معلوم نہین تھا جب وہ سوتا ہوتا تھا تو مین اوس سے کہتا تھا کہ جب تم جاگوگے اوسوقت خوش رہنا چنانچہ ایسا ہی ہوتا تھا جب مین یہ حکم دینا بھول جاتا تھا تو وہ اوداس ہی رہتا تھا مین نے ہمیشہ یہ بات دیکھی ہے کہ جب خواب مقناطیسی سے معمول جاگتا ہے تو اوسکی طبیعت چاق ہوتی ہے ؛

مین نے اس قسم کے تجربات خود بہت نہین کیے مین اسواسطے کہ مجھے یقین تھا کہ عمل مقناطیسی کا یہ اثر ہوتا ہے کہ حالت عمل مین معمول پر ایسی تاثیر ہو جاتی ہے کہ بیداری کی حالت مین اوس پر اثر رہتا ہے اور اوسکے حواس اور افعال اوس تاثیر کے مطابق ہوتے ہین فی الحقیقت یہ اثر روزمرہ ہوتا ہے مین زیادہ تشریح اس امر کی نہین کرونگا کیونکہ عرصہ کم ہے اور آثار کا بھی حال لکھنا ہے ؛

عمل مقناطیسی ؟

مین حصہ اول مین لکھ

اکثر ایسا ہوتا ہے کہ معمول کے سر کے چہونے سے کچھ آثار بہی ظاہر نہین ہوتے ہین
اور بعض معمول ایسے ہین کہ عامل اونکے سر کے بلکہ جسم کے اور کسی مقام کو چہوئے تو
جیسی عامل کی مرضی ہوگی ویسا ہی اثر ظاہر ہو جاتا ہے لیکن اسکے ظہور کا سبب یہ
معلوم ہوتا ہے کہ اگر عامل کی مرضی ناگفتہ ہوتی ہے تو عامل کے ساتہہ معمول کو شرکت
خیال ہوتی ہے اور جب عامل اپنی خواہش بیان کردے تو تلقین کا اثر ہوجاتا ہے
جب ان بواعث سے آثار کا ظہور ہو تو قواعد علم قیافہ کا ثبوت اونسے حاصل نہین ہوتا
لیکن ایک صورت ایسی بہی ضرور ہے کہ اون مین آثار کا ظہور فقط اس سبب سے ہوتا ہے
کہ سر کے کسی مقام کے چہونے سے دماغ کے کسی خاص مقام کا فعل ظاہر ہوتا ہے *
مثال بست وششم مین نے ایک شخص کو عمل مقناطیسی کے ذریعے سے پانچ منٹ
کے عرصہ مین سولا دیا جب وہ سو گیا تو جو مقام اوسکے سر کا چہوا جاتا تہا ایک خاص اثر
مطابق مسائل علم قیافہ کے نمایان ہوتا تہا اس شخص کو علم قیافہ مین کچہ بہی دخل
نہین تہا اور اوسکو کچہ بہی واقفیت نہین تہی کہ سر کے کونسے مقام کو چہونے سے
کونسا اثر پیدا ہوگا لیکن اگر اوسکو کچہ تہوڑی سی واقفیت ہوتی بہی تو ان آثار کا ظہور
ایسی سرعت سے ہوتا تہا کہ وہ دانستہ اونکو نمایان نہین کرسکتا تہا فیاضی اور نقل
اور لڑائی اور پوشیدگی اور طمع اور خودبینی اور اشتیاق تعریف اور پارسائی
اور اختلاط اور محبت اولاد اور راگ کے مقام جب بہت جلد جلد چہوئے گئے
تو ہمہ آثار مطابق ظاہر ہوگئے اور یہ آثار ایسے نمایان ہوتے تہے کہ جنکی مجکو توقع
نہین تہی اور بعض [illegible] ایسے تہے کہ مین جانتا بہی نہین تہا کہ کیا اثر نمایان ہوگا جب
فیاضی کا مقام [illegible] سے فوراً مجکو قابل رحم سمجہ کر اپنی جیب مین سے سب روپیہ
نکالا [illegible] اوسکے جسم سے چہوا رہا تو اوسنے اپنے
[illegible]ی کا ظہور ہمیشہ ویسا ہی ہے

کہ جسکو محتاج سمجھین اوسکو دینا چاہیے۔جب احتیاط کا مقام چھوا تو اوسکے چہرے سے
آثار خوف نہایت صفائی کے ساتھ عیان ہوئے وہ کہنے لگا کہ ایک غار عمیق میرے
سامنے ہے اور مجھے اندیشہ ہے کہ مین اوس مین گر جاونگا جب راگ کے مقام کو
چھوا تو وہ فوراً گانے لگا۔جب نقل کے مقام کو چھوا تو وہ فقط ہر آواز کی ہی جو
وہ سنتا تھا نقل نہین کرنے لگا بلکہ ہرچند اوسکی آنکھین بند تھین جو کوئی آدمی
چہرے سے یا آنکھ سے یا ہاتون سے حرکت کرتا تھا اوسکی ویسی ہی نقل کرتا تھا
بہت تشریح کرنی کچھ ضرور نہین ہے یہ بات کہنی کافی ہے کہ جو جو مقام اوسکے
سر کا چھوا جاتا تھا اوس کے مطابق فوراً آثار نمایان ہوتے تھے زیادہ امتحان
کرنے کے واسطے مین نے دو مقامات ایک ہی وقت مین چھوئے تو اوسکا
اثر یہ ہوا کہ دو آثار متفق نمایان ہوئے مثلاً جب مین نے فیاضی اور طمع کے
مقامات دونون ایک دفعہ چھوئے تو اوسنے اپنی جیب مین روپیہ نکالنے کو
ہات ڈالے لیکن بجائے اسکے کہ مجھے روپیہ دیدے مجھے نصیحت کرنے لگا کہ مانگنا
نہایت عیب ہے اور روپیہ دینا سب سے بڑے طور کی خیرات ہے جب پارسائی
کے مقام کو تنہا چھوا تو اوسنے بہت صدق کے ساتھ نمازخوانی شروع کی لیکن
جب مین نے پارسائی اور خودبینی کے مقامات کو ایک ہی وقت مین چھوا تو اوسنے
کھڑا ہو کر کہنا شروع کیا کہ یا خدا تعالی مین تیری مہربانی کا بہت مشکور ہون
کہ تونے مجھے اور آدمیون سے اتنا اعلی پیدا کیا ہے اور علم فقہ اورون سے
زیادہ مجھے بخشا ہے یہ دونون متفق آثار کا ظہور اتفاقیہ ہوگا پہلے پارسائی
کے مقام کو چھوا تھا تو اوسوقت علامات پارسائی کی ہا تھے لیکن
ہنوز اوس مقام کا فعل موقوف نہین ہوا تھا تو وہ
اثر پیدا ہوا جو اوپر بیان کیا گیا

مقام کے چھونے کا تھا اور غلطی سے اور مقام چھوا گیا یا ہات پھسل کر اور مقام پہ
لگ گیا تو وہ اثر نہین ہوتا تھا جسکے پیدا کرنے کا میرا ارادہ ہوتا تھا بلکہ اوس مقام
کے مطابق اثر ہوتا تھا جو حقیقت مین چھوا جاتا تھا اشتہا کے مقام مین مجھے تھوڑی سی
جگہہ مین مین جدا جدا مقام معلوم ہوئے ایک مقام مین اشتہاء طعام کا ظہور ہوتا تھا
دوسرے مین پانی کے پینے کی اشتہا اور تیسرے مقام مین سونگھنے کی خواہش معلوم
ہوتی تھی یہ تینون مقام اتنی سی جگہہ مین تھے جتنی جگہہ مین ایک انگلی آجاوے
اور اکثر آدمیون کو جو علم قیافہ مین دستگاہ رکھتے تھے تب تک ان مقامات کی
تفریق معلوم بھی نہین تھی پس معلوم ہوا کہ معمول کو تو واقفیت اون مقامات کی
ذرا بھی نہین تھی تو یہ جتنے آثار ہوتے تھے فقط اون مقامات کے چھونے سے نمایان
ہوتے تھے اور ایک بات اور بھی تھی کہ خواہ مین معمول کو کچھہ ہی کہون میرے
کہنے کا کچھ اثر نہین ہوتا تھا فقط یہ بات ہوتی تھی کہ جس مقام کو مین چھوتا تھا
اوسکے مطابق اثر ہوتا تھا اس سے صاف ثابت ہے کہ شرکت خیال یا تلقین کا
اثر معمول پر نہین ہوتا تھا بلکہ فقط خاص مقامات کے چھونے کے سبب سے
اثر مطابق پیدا ہوتا تھا - سواے اس شخص کے مین نے تین آدمیون پر اور بھی
ایسے تجربے کیے کہ وہ تینون علم قیافہ سے بالکل ناواقف تھے اور ایک اونمین سے
ایک لڑکی دس بارہ برس کی تھی اور ادنی فرقے مین سے تھی بلکہ نہایت بیوقوف بھی
جب ان معمولون پر عمل کیا گیا تو بعض آثار نمایان ہوتے تھے اور بعض نہین ہوتے
ان سب تجربات [illegible] ب یقین ہوگیا کہ شرکت خیال یا تلقین کا کچھ بھی دخل
نہین تھا اب مـ [illegible] ثال بیان کرتا ہون جسکا تجربہ مجھکو حال مین ہوا ہے
مثال [illegible] ے عمل کیا گیا تھا لیکن چار برس کی
ک [illegible] ب منٹ کی عرصہ مین سولا دیا

اس شخص پر سب آثار ایسے جلد جلد نمایان ہوتے تھے کہ ایدہر کسی مقام کو چھوا نہین کہ وہ
اودہر اثر نمایان ہوا نہین چنانچہ جب فیاضی کا اثر ہو رہا تھا اور مین نے طمع کا مقام
چھو لیا تو اوسنے فوراً میرا گریبان پکڑ لیا اور کہا کہ جو کچھ مین نے دیا ہے واپس دیدو
اگر لڑائی کا مقام چھوا تو ہنوز اوس مقام سے ہاتھ اوٹھایا بھی نہین تھا کہ اوسنے
ایک مکا مجھے مارا جب فیاضی اور طمع کے مقامات کو دونون ایک دفعہ چھوا تو اوسنے
اپنی جیب مین سے روپیہ نکالا لیکن جب مین نے روپیہ لینا چاہا تو اوسنے اپنا ہاتھ
کھینچ لیا اور کہا کہ تمسے زیادہ مجھے خود ضرورت ہے غرضکہ اگر کوئی خاص اثر ہوتا رہا ہو
تو اگر اتفاقاً میرا ہاتھ کسی اور مقام پر لگ جاتا تھا یا فقط میرا کپڑا ہی اور کسی اور مقام
لگ جاتا تھا تو اثر سابق موقوف ہوکر دوسرا اثر فوراً نمایان ہوتا تھا جب پارسائی کا
اثر ہو رہا تھا اوسوقت اگر خود بینی کا مقام چھوا گیا تو وہ فوراً کھڑا ہو جاتا تھا اگر لڑائی کا
مقام چھوا گیا جو کوئی اوسکے قریب ہو اوسکو مکا مارے بیٹھتا تھا غرضکہ میرے چھونے سے
اوس پر ایسا ہی اثر ہو جاتا تھا کہ جیسے کسی ستار کے پردون کو علحدہ علحدہ چھونے سے
اور تار پر زخمہ لگانے سے فوراً مختلف آواز پیدا ہوتی ہے میری تلقین کا کچھ بھی اثر
اوس پر نہین تھا اور معمول اسوقت خواب مقناطیسی مین غافل سوتا تھا ان آثار
کے پیدا ہونے کی اور کوئی وجہ سواے اسکے معلوم نہین ہوتی کہ خاص مقامات
سر کے چھونے سے خاص آثار پیدا ہو جاتے ہین لیکن بعض بعض آثار عجیب پیدا ہوتے
تھے مثلاً جب مین ہنسی کا مقام چھوتا تھا تو سر کے اوس مقام کے چھونے سے وہ
ہنسنے لگتا تھا اور علاوہ اسکے جب مین اوسکے لبون
وہ شدت سے ہنستا تھا اگر اوسوقت مین اوسکے وسط
فوراً موقوف ہو جاتی تھی اور اوسکے
ایک صاحب نے مجھے
کو چھوتا تھا تب بھی
چھیتا تھا تو ہنسی
ہوتی تھی

یہ شخص ناچنے لگے گا مگر اتفاق سے مین اوس مقام کو نہ چھو سکا جو چھونا چاہیے تھا اور
مقام چھوا گیا نتیجہ یہ ہوا کہ اوسنے بہت خفا ہو کر ایک لات لگائی لیکن میری خوش نصیبی
سے وہ مجھے نہ لگی ایک میز کو لگی جب مین نے آدہے پل تک اوسکی پیشانی چپ چپ
اپنی اونگلی رکھی تو وہ بیٹھ گیا اور ایسی نوبت اوسکی ہو گئی کہ گویا اوسکو غش آگیا تھا
لیکن اس بات کو دیکھکر مین نے اوسکے سر کی خود بینی اور مضبوطی کے مقام کو جب
چھوا تو اوٹھ بیٹھا اور مقابل ہو گیا مجکو خوب یقین ہے کہ اگر اوسکے دل پر مین
چند پل تک ہات رکھتا تو اوسکو غش آجاتا بلکہ مین یقینا کہہ سکتا ہون کہ اگر
کچھ زیادہ عرصہ تک اوسکے دل پہ ہات رکھا جاتا تو وہ مرجاتا یہ آثار جو بعض بعض
مقامات جسم کے چھونے سے پیدا ہوتے ہین بیشک اسواسطے پیدا ہوتے ہین کہ جسم
اور دماغ مین بذریعہ رگون کے ربط ہے۔

مثال بست وشتم ایک لڑکی کی زبان مین لکنت تھی مین نے اوسکو دومنٹ مین
سولادیا اور جب اوسکے سر کے مختلف مقامات کو چھوا تو موافق مسائل علم قیافہ مختلف
آثار پیدا ہوئے اوسکی لکنت اوسوقت کم ہو گئی اس لڑکی مین ایک خاص بات یہ
معلوم ہوئی کہ جب مین نے اوسکی کمر کے تیسرے اور چوتھے فقرے کو چھوا تو وہ بالکل
بیہوش ہو گیا اور ایسا نشہ اوسکو معلوم ہوا کہ گویا شراب پی لی ہو ۔

یہ مثالین جتنی مین نے لکھین ہین میرے نزدیک کافی ہین اونسے معلوم ہوتا ہے کہ
کچھ کیفیت ایسی ضرور ہے جو عامل کے جسم مین سے نکلکر معمول کے جسم پہ تاثیر کرتی ہے
بعض معمول [illegible] تے ہین کہ اونکے بدن کو چھونے کی ضرورت نہین ہوتی ہے
فقط دور [illegible] اشارہ کرنے سے سب آثار پیدا ہو جاتے ہین لیکن اگر یہ
[illegible] ثابت ہے کہ کچھ نہ کچھ ایسی کیفیت عامل
[illegible] لیسے آثار جیسے بیان کیے گئے

تھوڑے عرصے مین نمایان ہو جاتے ہین چنانچہ اوپر جو بیان کیا گیا کہ ایک معمول کے دل پر بات رکھنے سے غش کی نوبت اوسکو پہونچ گئی یہ گویا اس بات کا ثبوت نہین ہے کہ گر کوئی یہ کہے کہ بعض معمولون پر کیون اس قسم کا اثر ہوتا ہے اور بعض معمولون پر کیون نہین ہوتا تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ مین کوئی بات بناتا نہین ہون جیسا مجکو تجربہ ہوا ہے ویسا بیان کر دیا ہے لیکن وجہ اثر کے نہ ہونے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ آثار ایک خاص حالت مقناطیسی مین پیدا ہوتے ہین اور جن پر یہ آثار نمایان نہین ہوتے اونکو وہ خاص حالت مقناطیسی اوسوقت حاصل نہین ہوتی ہر بوجوہ یہ بات معلوم ہوتی ہو کہ یہ حالت ایسی گہری نہین ہوتی جیسی شرکت خیال اور غائب بینی کے پیدا ہونے کے واسطے ضرور ہے لیکن ابھی تک ہمکو یہ اختیار حاصل نہین ہے کہ یہ خاص حالت جب ہم چاہین پیدا کرلین بعض معمولون پر تو ایسی حالت آسانی سے واقع ہو جاتی ہے کہ جس مین غائب بینی اور شرکت خیال نمایان ہووے اور بعض پر فقط ایسی ہی حالت نمایان ہوتی ہے کہ اوس مین سر کے مقامات یا جسم کے اور مقامات کے چھونے سے ایسے آثار پیدا ہوتے ہین جو علم قیافہ کے مسائل سے متعلق ہین ❊

اب مین غائب بینی کا حال جو بذریعۂ
شرکت خیال حالت خواب مقناطیسی مین
واقع ہوتی ہے بیان کرتا ہون ❊

غائب بینی کا اثر کئی طور پر نمایان ہوتا ہے ایک یہ کہ معمول ... کا خیال دریافت کر لیتا ہے دوسرے یہ کہ جو لوگ معمول کے ساتھ ... انکی صحت اور غیر صحت کا حال بتا دیتا ہے اور ... واقع ہوتی ہے جن معمولون ...

نہین ہوئی ہے لیکن مین نے اس اثر کو اور عاملون کو پیدا کرتے دیکھا ہے یہ اثر
یا تو اکیلا نمایان ہوتا ہے یا غائب بینی بلا وساطت کے ساتھ متفق ہو کر نمایان
ہوتا ہے الف کو جسکا ذکر مین نے فصل اول مین کیا ہے یہ دونون قوتین بخوبی
حاصل ہین اور خصوصاً اوسکو شرکت خیال کے ذریعے سے غائب بینی کی قوت بخوبی
حاصل ہے جو لوگ اوسکے ساتھ ہم ربط ہوتے ہین اونکی طبیعت کا حال بیان کردیتا ہے
خواہ وہ آدمی موجود ہون خواہ اونکی کوئی چیز مثل دستخط یا بالون کے اوسکے ہاتھ مین
رکھی جاوے مین نے کئی بار اوسپر تجربہ ہوتے دیکھا ہے چند مثالین اسجگہ لکھتا ہون
مثال بست و نہم — ہنوز مین نے عامل کو دیکھا بھی نہین تہا کہ مین نے ایک عورت کی تحریر
اوسکے پاس بھیجی اور فقط یہ کہہ بھیجا کہ جو کچھ الف کہے مجھے اوس سے اطلاع دیجیے گا
مین نے یہ بھی نہین لکھا تہا کہ یہ تحریر کسی عورت کی ہے اور بلکہ وہ تحریر ایسی زبردست تھی
کہ عامل کو بھی یہ خیال ہوا تہا کہ کسی مرد کی ہے جسوقت الف سو گیا اور وہ تحریر
اوسکے ہاتھ مین آئی تو اوسنے تھوڑی دیر بعد کہا کہ مجھے ایک عورت نظر آتی ہے
اوسکا قد ذرا پست ہی اور رنگ ذرا سانولا ہے اور چہرہ زرد ہے اور وہ عورت بیمار
نظر آتی ہے بعد اوسکے الف نے اوس عورت کا مکان اور وہ کمرہ جسمین وہ بیٹھی تھی
بتانا شروع کیا اور جو کچھ سامان اوس مکان مین تہا صحیح صحیح بتایا اوسنے کہا کہ عورت
مذکورہ ایک دیوار کے پاس میز کے پاس بیٹھی ہے اور ایک خط لکھ رہی ہے اور اوس
میز پر بہت سی شیشے کی چیزین بہت خوبصورت رکھی ہین کہ ایسی مین نے کبھی نہین
دیکھی ہین بعد [illegible] سنے اوس عورت کی بیماری کا حال مفصل بیان کیا اور بعض
باتین ایسی [illegible] ط اوس عورت کو ہی معلوم تہین جو کچھ علاج اوس عورت کا
اور [illegible] کہا کہ یہ عورت سمندر کے پار بھی گئی تھی
[illegible] نی پیا کرتی تھی یہ بھی کہا

کہ جو پانی وہ پیا کرتی تھی اوسکا مزہ کچھ عجیب تہا لیکن اوسنے اوس عورت کو فائدہ
کیا تہا حقیقت مین یہ عورت ملک جرمنی مین گئی تہی اور وہانکے پانی نے اوسے فائدہ کیا تہا
اور پانی بہی وہ ہمیشہ صبح کے وقت پیا کرتی تہی اور زیادہ تشریح کرنے کی ضرورت نہین ہے
یہ بات کہنی کافی ہے کہ اوسوقت تک عامل کو اوس عورت سے واقفیت نہین تہی
اور جو باتین الف نے بیان کین اوسکی اطلاع عامل کو پہلے کچہ بہی نہین تہی بلکہ عامل یہ بہی
نہین جانتا تہا کہ وہ تحریر کیسی عورت کی تہی یہانتک کہ جب الف نے عورت کا حال
بیان کرنا شروع کیا تو عامل کو یقین ہوا کہ معمول غلطی کرتا ہے تاوقتیکہ الف نے
اصرار کہا کہ ضرور یہ تحریر عورت کی ہے ہمنے اوس عامل کی طرف سے اپنی درخواست کا
جواب مشعر تفصیل مندرجۂ صدر بذریعہ ڈاک پایا اور جب یہ جواب مجھے ملا تو مجھے یقین ہوا
کہ الف نے ضرور اوس عورت کو غائب بینی کے سبب سے دیکہا تہا چند ماہ بعد مین
اوس عورت کو لیکر الف کے دیکہنے کو گیا الف نے کبہی اوسکا نام نہین سنا تہا اور جب
مین اور وہ عورت گئی تو دونون بالکل بیگانہ تہے جب الف سو گیا تو عامل نے
اوسے کہا کہ اس عورت کا ہات اپنے ہات مین پکڑو جب اوسنے ہات پکڑ لیا تو الف
نے کہا کہ تم وہی عورت ہو جسکو مین دیکہہ گیا تہا عامل نے کہا کونسی عورت الف نے
کہا کہ کیا تمہین یاد نہین وہی عورت جو ایک میز کے پاس بیٹہی تہی اور اوس میز پر جو لمبی
شیشے کی چیزین رکہی ہوئی تہین اب الف نے کہا کہ یہ عورت پہر سمندر کے پار صحت کے
پانی پینے کے واسطے گئی تہی اور اب اوسکی بیماری مین صحت ہے لیکن بیچ کے
دنون مین بیماری زیادہ ہو گئی تہی اور ڈاکٹر صاحب نے ... ایسی چیز اوسکی
حلق مین ڈالی تہی جس سے اوسکو بہت تکلیف ہوتی ... تہی کہ ڈاکٹر
نے کہا سالٹ اوسکے گلے مین ڈالا تہا ... بہتر اونکو

سالٹ ایک انگریزی دوا ہے فی ہجرہ جو

سب کو الف نے مفصل بیان کیا اور جو باتین پہلی دفعہ بتائی تہین وہ بتانی شروع
کین عامل اون مین سے بہت باتین بھول گیا تھا لیکن اوسوقت جو اوسنے
بطور یادداشت لکھ لیا تھا جب اوس یادداشت کو دیکھا تو معلوم ہوا کہ الف کا
بیان صحیح ہے جب کبھی الف پہلی بات کوئی بھول جاتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ ٹھہرو
مین اپنی کتاب مین دیکھ لون اور اوسنے اپنے داہین ہاتھ کو کہنی سے نیچے کتاب
بنا رکھا تھا جسوقت وہ سوتا ہوتا تھا اپنے ہاتھ پر کچھ خیالی نشان بطور یادداشت
کر لیا کرتا تھا اس کتاب کی مدد سے اوسنے شہر لنڈن بڑا کا حال جو اوسنے کبھی
پہلے عمل کے وقت دیکھا تھا بیان کیا گلی اور کوچہ اور باغ اور مکانات سب بیان کئے
جب وہ اس سیر مین مصروف تھا تو اوسے پہلے ایک بات یاد آگئی جو اوسنے
پہلے اپنے عامل سے نہین کہی تھی اور بقول اوسکے اسواسطے نہین کہی تھی کہ
اوسکو کچھ خوف ہو گیا تھا عامل نے حیران ہو کر پوچھا کہ وہ کیا بات تھی اوسنے کہا
کہ جب مین فلانے مکان کی طرف (حالت عمل مین) جاتا تھا تو کسی سبب سے مین گیا
اور مکان مین چلا گیا تھا اوس مکان مین مین نے ایک عورت دیکھی تھی کہ وہ ایک
نئی وضع کی پوشاک پہنے ہوئے تھی اور پوشاک بہی تکلف تھی جب مین نے اوس
عورت کو دیکھا تو میرے جی مین ایسا خیال آیا کہ اوس عورت کو لوگون کے سر
کاٹنے کا شوق ہے اور مجھے یہ خیال ہو گیا کہ ایسا نہو کہین میرا بھی سر کاٹ ڈالے
اسواسطے مین بہت جلد اوس مکان سے نکلکر جہان جاتا تھا وہان چلا گیا مین
اس مشاہدہ [illegible] اسواسطے کرتا ہون کہ میری سمجھ مین وہ مشاہدہ کچھ خواب
نہین تھا [illegible] کو بسبب شرکت خیال کے کوئی واقعہ گذشتہ بمنزلہ واقعہ
حا[illegible] [illegible]ت کرنے کا شوق ہوا تو مین نے تامل
[illegible]ثابت کرون [illegible]

کہ اگر عامل مجھے اوس مکان مین پہونچا وے تو جو آپ دریافت کرینگے مین بتاؤنگا
چنانچہ عامل نے کچھ ترکیب سے الف کو حالت سیاحی مین داخل کر دیا الف
اسطور سے دل ہی دل مین بہت فاصلے تک چلا جاتا ہے لیکن اتنی بات ضرور
ہوتی ہے کہ اگر اوسکی اونگلیون کے سرون سے مونہہ لگا کر کچھ بات کہی جاوے
تو وہ سنتا ہے ورنہ کوئی آواز نہین سنتا ہے جب وہ اوس مکان مین پہونچ گیا
تو اوسنے بیان کیا کہ مین ایک کمرے مین ہون کہ اوسکی دیوارین پتھر کی ہین اور
اوس کمرے کی دیوارون پر کچھ پردے لٹکتے ہین اور اون پردون پر حیوانات کی
تصویرین کھنچی ہوئی ہین وہ عورت ایک پلنگ پر ایک نئی وضع کی مگر مکلف پوشاک
پہنے ہوئے بیٹھی ہے اوسکا گریبان اوسکے گلے پر کھڑا ہوا ہے اور ایک ٹوپی
ایسی پہنے ہوئے ہے کہ پیشانی کی وسط تک ایک نوک اوسکی جھکی ہوئی ہے اور
کچھ موڑ کر اوسکی دونون بناگوش پر پڑی ہوئی ہے یہ عورت امیر ہے اور ایک
بچے کو لیے ہوئے رو رہی ہے اوسکے اور اوسکے شوہر مین اتفاق نہین ہے
اونکے مذہب کے عقائد مین فرق ہے میری سمجھ مین یہ بات ہے کہ یہ عورت یہان
قید ہے جب الف سے اور حال دریافت کیا گیا تو اوسنے کہا کہ مین دیکھتا ہون
کہ اوس بچے کو ایک ٹوکرے مین رکھکر ایک دریچے سے لٹکاتے ہین اور وہی
عورت یا شاید کوئی اور عورت اوسی ٹوکرے مین لٹکتی ہے جب وہ نیچے پہونچ گئی
تو وہان سے ایک گاڑی مین سوار ہو کر چلی گئی اب مین دیکھتا ہون کہ وہ عورت
ایک اور مکان مین قید رکھی گئی ہے اوس مکان کے گ [illegible] درخت ہین لیکن
ہین اون درختون سے آگے کچھ نہین دیکھہ سکتا ہون ا [illegible] اوس عورت کو
الف نے ایک گھوڑے پر سوار دیکھا او [illegible] اوسکی
اسپر بیٹھین کچھ لوگون کو جو [illegible]

دریافت کیا کہ میری نے اسپنے تئین کسواسطے حوالے کر دیا تو الف نے کہا کہ تم نہیں سمجھتے کہ اسنے اون لوگون کو اپنا جانب دار سمجھا تھا لیکن حقیقت مین وہ اوسکے دشمن تھے مجکو کچھ کچھ خیال ہوا کہ الف نے میری ملکہ اسکاٹلنڈ کو شاید دیکھا ہے مین نے اوس سے اور بھی باتین دریافت کرنی چاہین الف نے کہا کہ جن لوگونکو اس عورت نے اسپنے تئین حوالہ کر دیا تھا اونھون نے اوسکو قید کر لیا جب مینے الف سے پوچھا کہ یہ عورت مری کسطرح تھی تو اوس نے کہا کہ اب مین تھک گیا ہون اسوقت نہین بتا سکتا ہون لیکن کل صبح کو بتاؤنگا دوسرے دن جب ویسی ہی حالت الف پر واقع ہوئی اور مین نے دریافت کیا تو اوس نے اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر کہا کہ اسطرح مری ہے اور ذرا مسکرا کر کہا کہ وہ جو اون لوگون کے سر کٹانے چاہتی تھی تو لوگون نے اوسکا ہی سر کاٹ دیا تاکہ دیکھین کہ اوسکو سر کٹانا کیسا معلوم ہوتا ہے جب اوسنے پہلے اوس عورت کو دیکھا تھا تو الف نے مجسے کہدیا تھا کہ وہ ڈھکی ہوئی یعنی مری ہوئی ہے حصہ اول مین مین لکھہ چکا ہون کہ مردہ آدمیون کو الف ڈھکا ہوا بتایا کرتا ہے الف نے کہا کہ اب وہ بڑا کمرا ایسا نہیں ہے جیسا مین نے اوسے بیان کیا ہے بلکہ دیوارین بیچ مین بن گئی ہین اور اب ایک کے کئی کمرے ہوگئے ہین اب اوس کمرے کی صورت بالکل بدل گئی ہے مین اوسکا حال اوسوقت کا بیان کرتا ہون جیسا وہ پہلے تھا ✤

اب آپ غور کیجئے [illegible] مشاہدہ خواب ہی ہو تب بھی عجیب مشاہدہ ہے الف کی اندازاور جوا[illegible] سے بخوبی عیان تھا کہ جو کچھ وہ بیان کرتا تھا آنکھہ دیکھ [illegible] سنکر متعجب ہوتا تھا ویسا ہی وہ خود دیکھ [illegible] کی گئی تھی ✤

حیران ہوتا تہا میرے خیال مین یہ بات ہے کہ کسیطرح اوسکو واقعات گذشتہ سے شرکت ہوگئی اور وہ مردہ لوگ اوسنے دیکہے اور کئی آدمیون کا حال اوسنے مخلوط کر دیا میرے ذہن مین یہ بات ہے کہ تہوڑا سا حال جو اوسنے بیان کیا وہ میری سے متعلق تہا اور کچہ حال اور لوگون کا تہا اوقات صحیحہ کا حال اوسکو معلوم نہین ہوتا تہا بلکہ کبہی کوئی حال کسی وقت کا اور کوئی کسی وقت کا بیان کرتا تہا لیکن اتنی بات ضرور تہی کہ واقعات گذشتہ سے اوسے شرکت تہی اب یہ سوال جواب طلب ہے کہ یہ شرکت اوسکو کیونکر حاصل ہوگئی ہمیرے قیاس مین یہ بات آتی ہے کہ اوسکا عامل ایک مرتبہ اڈنبرا کی طرف آیا تہا اور اڈنبرا مین جو قلعہ ہے اوس نے اوسکو دیکہا تہا اور وہان کچہ روایات کچہ غلط کچہ صحیح میری کی نسبت سُنی تہین تو عامل کے خیال کے ساتہ شرکت کے سبب سے جب الف حالت عمل مین میرے مکان کی طرف جاتا تہا وہ اوس مکان مین چلا گیا جہان جیمس ششم* پیدا ہوا تہا اور وہان پہونچکر اوسکو کچہ نشانات واقعات گذشتہ کے مل گئے تہے یہ بات کتنی مناسب معلوم ہوتی ہے کہ جس زمانہ مین الف پر عمل ہوتا تہا اوس زمانے مین اوسکو لکہنا یا پڑہنا نہین آتا تہا اور جب اوسپر عمل کی حالت نہین ہوتی تہی تو اوسکو علم تواریخ مین کچہ دخل نہین تہا اور فرض کیجیے کہ اوسکو علم تواریخ سے واقفیت بہی تہی تو بہت تفصیلیں اوسنے ایسی بیان کین جو اکثر تواریخ مین لکہی نہین ہوتی ہین مثلاً جب اوسنے اوس عورت کو ایسے مکان مین قید دیکہا جسکے گرد بہت سے درخت تہے تو اگرچہ مین ... اوس سے دریافت کیا لیکن اوسنے اوس مکان کے قریب کہین پانی نہ ... غور کرنا چاہیے کہ تواریخ مین جیمس قلعہ مین قید ہونے کا ... ذکر ہے

* جیمس ششم سکاٹلنڈ کا بادشاہ

اوسکے پاس ایک بڑے تالاب بلکہ جھیل کا بیان لکھا ہے تو اگر الف کوئی حال
تواریخ میں سے یاد کرکے کہتا تو وہ ضرور پانی کا ذکر کرتا پس مین یہی نتیجہ نکال سکتا ہون
کہ خواہ الف نے خواب کے طور پر یہ سب حال دیکھا ہو خواہ براء العین باطن نکہا ہو
اسمین شک نہین ہے کہ اوسکو خود یہہ واقفیت نہین تہی کہ مین میری کا حال بیان
کرتا ہون بلکہ اوسکو میری کا خیال بہی نہین تہا بہرحال جو کچھ اوسنے میری کا حال
سُنا ہوا تہا وہ نہین بیان کیا بلکہ عامل کے ساتہ شرکت کے سبب سے اوسکو کچھ کچھ
پریشان سا حال واقعات گذشتہ کا معلوم ہوگیا تہا مین مکرر کہتا ہون کہ جتنا
مجکو تجربہ ہوا۔ اوس سے مجھے بخوبی یقین ہے کہ جو حال الف بیان کرتا تہا سچ سچ
بیان کرتا تہا اور یہہ وجوہ مجھے خوب تسلی ہے کہ الف کو سکاٹلنڈ کے ملک یا
تواریخ کے حال سے کچھ واقفیت نہین تہی اگر کہین اتفاق سے مجھے میری کی کوئی
تحریر یا کوئی بال اوسکا یا کوئی اوسکا زیور ہاتہ آجاوے تو مین بیشک اوس کے
ذریعے سے الف سے باتین دریافت کرونگا اور اگر یہ بات حاصل ہو تو الف ضرور
صاف صاف حال بیان کرسکیگا۔

مین نے الف کو ایک اور مرتبہ ایک خط دیا ڈاکٹر ہیڈک صاحب جو عامل تہے اور
خط کو سمجھتے تہے کہ کسی عورت کا لکھا ہوا ہے الف نے اوسکی طرف دیکھا نہین بلکہ
اپنے ہاتہ مین لیکر اور اوسکو ٹٹول کر اوسکو اپنے سر پر رکھہ لیا اوسوقت اوسنے
ایک عورت کو اپنے روبرو دیکھا لیکن کہا کہ یہ خط اسکا لکھا ہوا نہین ہے بلکہ در حقیقت
برخلاف اسکے [illegible] عورت کے سامنے آنے کے سبب سے الف کو کاغذ
سکے پہچانتے [illegible] نا تہا الف نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب سے کہا کہ اس
عورت [illegible] نے خط پر پہوک کر اور اوسپر ہاتون سے
[illegible] سنے پہر اوس خط کو اپنے سر پر

رکھہ لیا اور کہا کہ یہ خط ایک چھوٹے سے لڑکے نے لکہا ہے اوس لڑکے کا
حال اوسنے بیان کرنا شروع کیا کہ اسکی طبیعت اور وضع بڑے آدمیون کی سی ہے
اور اسکو پڑہنے لکہنے کا بہت شوق ہے اوسکی پوشاک کو دیکہکر الف کو بہت
تعجب ہوا اور بہت تفصیل سے اوسکی پوشاک کا حال اوسنے بیان کیا اوسکی
پوشاک ایسی تہی جو سکاٹلنڈ مین پہاڑ کے آدمی پہنا کرتے تہے وہ لڑکا حقیقت مین میرا
بیٹا تہا اور نہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب کو اور نہ الف کو یہ بات معلوم تہی کہ میرا کوئی بیٹا ہے
اور وہ پہاڑی پوشاک پہنا کرتا ہے بعد اوسکے الف نے کہا کہ وہ عورت جو مینے
دیکہی تہی اوسکو اس لڑکے سے بڑی محبت ہے حقیقت مین وہ عورت اوسکی دائی
تہی اس عورت کے خط مین میرے بیٹے کا خط ملفوف آیا تہا اور اوس خط مین سے
نکال کر وہ خط مین نے الف کو دیا تہا ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے کہا کہ اسی سبب سے
الف نے اوس عورت کو دیکہا تہا جب مین نے الف سے کہا کہ تم اوس لڑکے
کی والدہ کو بہی دیکہہ سکتے ہو تو اوسنے کہا کہ پہلے مین نے اس عورت کو دیکہا
تو مین نے سمجہا تہا کہ اوس لڑکے کی ما ہے لیکن تہوڑی ہی دیر بعد مجکو معلوم ہو گیا
کہ وہ عورت اوسکی والدہ نہین ہے بعد ازان الف نے کہا کہ مین اوس لڑکی سے
دریافت کرکے بتاؤنگا کہ اوسکی ماں کہان ہے تہوڑے عرصے کے بعد اوسنے
کہا کہ اوس لڑکے کی ما تہوڑا عرصہ ہوا سمندر کے پار گئی تہی لیکن اب مین اوسکو تو
نہین دیکہہ سکتا ہون کچہ نشانات اوسکے دیکہتا ہون اگر ڈاکٹر ہیڈک صاحب مجہے
بولٹین* مین لیجائین تو مین اوسکو دیکہہ سکونگا تہوڑ ... بہ سبب سی ڈاکٹر صاحب
اوسکو بولٹین مین سے آئے بولٹین مین ہی اوسوق ... یا اور اوس
لڑکے کی ما وہان موجود تہی جب او ... لڑکی کی

* بولٹین ایک شہر کا نام ہے

ماہو الف نے کہا کہ مین اس عورت کو سمندر کے پار تلاش کر رہا تھا اور وہان کی
لوگون سے اوسکا پتا پوچھتا تھا لیکن وہ ایسی زبان بولتی تھی جو میری سمجھ مین
نہین آتی تھی لیکن مجھے ایسا خیال ہوا کہ اگر بولیگن کو مین واپس جاونگا تو
اوسکو ڈھونڈھ لونگا مین نے اس حال کو مفصل اسواسطے لکھا ہے کہ اس سے
ثابت ہوتا ہے کہ جو کچھ الف کہتا تھا سچ کہتا تھا اور اوسپر ایسی حالت طبیعی اتفاقیہ
پیدا ہو سکتی تھی کہ اوسکو شرکت خیال کے ذریعے سے طاقت عجیب غائب بینی
کی حاصل ہو جاتی تھی اور اگر کوئی شے ایسی ہوتی تھی جس سے ربط پیدا
ہوتا تھا تو فاصلہ کی چیزون کا حال وہ ایسی تفصیل اور صحت سے بیان
کر سکتا تھا جیسا اشیاے موجودہ موقع وقت کا حال بیان کیا جاوے
مین نے یہ بات بھی دیکھی کہ ڈاکٹر ہیڈاک صاحب بہت عقل اور احتیاط سے عمل
کرتے تھے ؛

جب مین لنڈن ہر اکو واپس آیا تو مین نے بارہا ڈاکٹر ہیڈاک صاحب کے پاس
تحریرین اور بال اور اور چیزین بھیجکر الف کا امتحان کیا اور الف ہمیشہ صحت سے
سب حال بیان کرتا تھا اور دو مرتبے ایسا ہوا کہ مین نے اون لوگون کی تحریر
اور بال بھیجے جن سے مجھے واقفیت نہین تھی پس جو حال اونکا الف نے
سنایا ہے اوسکو مین ابتک تصدیق نہین کر سکا ہون مگر ممکن ہے کہ جبتک
یہ کتاب ختم ہو تبتک شاید مین تصدیق کر سکون اور اگر تصدیق کر سکونگا تو
بطور حاشیہ ... انہین لکھدونگا اوسکا بیان ان لوگون کی نسبت ایسے
وقت مین ... جسکی تصدیق اوسکی نہین ہوئی ہے لا حاصل ہے لیکن
چو ک ... سرانجام ہوا ہے اوس سے مجھے یقین ہے
کیا ہے بیشک سچ ہوگا اسباہر

ایک اور مثال لکھتا ہون جس مین الف کو غائب بینی بدرجۂ شرکت خیال ہی نہین
حاصل تھی بلکہ غائب بینی بلا اس ذریعے کے حاصل تھی ❊

مثال ہشتم — ایک شخص نے جو بڑے امیر تھے اپنے باغ مین ٹہلتے چلتے
ایک جگہ پتھرون مین ایک پتھر کے تیر کی بھال پائی زمانہ قدیم مین انگلستان
اور سکاٹلنڈ مین ایسے تیرون کا بہت رواج تھا مین نے اس بھال کو ایک موٹے
کاغذ کی کئی تہون مین بند کر کے اوسپر لاکھ لگا کر ایک لفافہ مین لاکھ لگا کر بند
کر دیا اور اوس لفافے کو ایک اور لفافے مین لاکھ لگا کر بند کر دیا اور ڈاکٹر
ہیڈک صاحب کے پاس بھیجدیا اور اون سے درخواست کی کہ آپ الف سے
اوسکا حال دریافت کرین جب اوس کے ہاتھ مین لفافہ دیا گیا تو وہ لفافہ
دوسرے لفافے مین بند تھا اور لفافے کے اندر کاغذ کی تہ اسطور پہ کی ہوئی
تھی کہ کئی آدمیون نے اوسکو ٹٹولا تو پتھر کی بھال کی شکل ٹٹولنے سے معلوم
نہین ہوتی تھی الف نے پہلے اوسے اپنے ہاتھ مین لیا اور بعد اوسکے اپنے
سر پر رکھکر کہا کہ یہ چیز کاغذ کی کئی تہون مین لپٹی ہوئی ہے اور بعد اوس کے
اوسکی شکل بیان کی یہ بھال فقط ایک انچ طول مین تھی اور ایک سرا اوسکا
تیز تھا پہلے پہلے الف نے کہا کہ کسی جانور کا دانت ہے اور اوسکا رنگ کچھ سفید
اور کچھ زردی مائل ہے لیکن اور زیادہ دیکھکر اوس نے کہا کہ نہین یہ چیز
دانت نہین ہے اسواسطے کہ وہ پتھر کی بنی ہوئی ہے اور لفافے کو اپنے شہر کے
پاس لیجا کر گویا خیال مین اوسکو دانت سے دبایا ا
جب لفافہ مجھے واپس ملا تو جیسا مین نے بھیجا تھا و
معلوم ہوتا ہے کہ اوس نے غائب بینی
بات نہین بتا سکا کہ یہ چیز ک

اوس نے کہا کہ ایک شخص نے اوسے باغ مین پتھرون کے اندر پایا تھا اور
اپنی جیب مین اوسکو رکھا تھا اور وہ شخص امیر ہے اور جب کئی بار اوس سے
متواتر سوال کیے گئے تو جو رتبہ اوس شخص کا تھا وہ بتایا عامل نے
الف سے کہا کہ کچھ اور بھی حال بتاؤ تو اوس نے اوس امیر کو اوس کے
محل مین دیکھا اور تعظیماً عامل سے آہستہ آہستہ بات کرتا تھا اور جیسی شکل
اوس امیر کی تھی سب بتائی جب مین نے اوس پتھر کی بھال کو ڈاکٹر ہیڈک صاحب
کے پاس بھیجا تھا اوس وقت سے اور اوس وقت تک کہ جب الف نے
اوسکا حال بتایا ذرا بھی اشارہ اس بات کا نہین کیا تھا کہ وہ چیز کیا ہے
اور اوسکو کس نے پایا تھا ۔

مثال تیسری دویم — سر والٹر پولین صاحب کے پاس ایک عورت کا خط
لندن سے آیا تھا اوس مین ایک طلائی گھڑی کے چورائے جانے کا ذکر تھا
صاحب موصوف نے اوس خط کو ڈاکٹر ہیڈک صاحب کے پاس بھیجدیا
اور کہہ بھیجا کہ آپ امتحان کرین کہ الف کچھ پتا چور کا بتا سکتا ہے کہ نہین
الف نے اوس عورت کو دیکھا جس مکان مین وہ عورت تھی اوس مکان کو
بھی اور جو سامان اوس مین تھا اوسکو بھی دیکھا اور بتایا اور کہا کہ فلانے
میز پر گھڑی کا نقش معلوم ہوتا ہے اوس نے بتایا کہ اوس گھڑی کی سوئی
سونے کی تھی اور اوس کے حروف بھی سونے کے تھے اور ایک طلائی
زنجیر بھی اوس [illegible] تھی اوس نے کہا کہ یہ گھڑی ایک جوان عورت نے
چورائی ہے [illegible] عورت کو چوری کی عادت نہین ہے اور اوسکو
اسو[illegible] اتنا بھروسا ہے کہ جس کی وہ نوکر ہے
یہ کہکر الف نے یہ بھی کہا

سمجھین چور کا دستخط بتا سکون گا بعد اوس کے الف اوس چور سے تقریر کرنے لگا
اور اوس پر بہت خفگی کی سر والٹر ٹریولین صاحب نے اوس عورت کو جسکی
گھڑی چوری گئی تھی یہ سب خبر بھیجدی اور لکھہ بھیجا کہ اپنے سب نوکرون سے
کچہ لکھوا کر بھیجے۔ و اس خط کے جواب مین اوس عورت نے لکھا کہ الف نے
جس چور کا پتا دیا ہے اوسپر مجھے شبہہ نہین ہے دوسرے نوکر پر شبہہ ہے لیکن
اوس عورت نے اپنے سب نوکرون سے کچہ لکھوا کر اونکی تحریرین بھیجدی الف نے
فوراً اوس نوکر کا خط دیکہ کر کہدیا کہ اس نے گھڑی چرائی ہے اور اوس
چور سے کہنے لگا کہ اب تم یہ بہانا کرنا چاہتے ہو کہ مین نے یہ گھڑی رکھی ہوئی پائی تھی
اور یہ کہکر تمہارا ارادہ اوس کے واپس کردینے کا ہے لیکن تم خوب جانتے ہو
کہ تم نے حقیقت مین گھڑی کو چرایا تھا ہنوز ٹریولین صاحب یہ خبر مالک گھڑی تک
نہین پہنچا چکے تھے کہ اون کے پاس ایک خط اس مضمون کا آیا کہ جسکو الف
نے چور بتایا تھا اوس نے گھڑی یہ کہکر واپس کردی ہے کہ مجکو فلانی جگہ
سے ملی تھی سر والٹر ٹریولین صاحب بولٹین سے جہان یہ عمل ہوا تھا
فاصلے پر تھے اور قطع نظر اس سے اگر وہ اوسی جگہ موجود بھی ہوتے تو اونکو
نہ اوس مکان کا کچہ حال معلوم تھا جہان سے گھڑی چرائی گئی تھی نہ
اوسکو ذرا بھی اس بات کا شبہہ تھا کہ گھڑی کو کس نے چرایا تھا پس
معلوم ہوا کہ الف کو یہ حال شرکت خیال کے سبب سے معلوم نہین ہوا تھا
جو خط و کتابت اس معاملہ مین ہوئی مین نے وہ سب [illegible] اور مجھکو بخوبی
یقین ہے کہ الف کو یہ حال فقط بذریعہ غائب بینی [illegible] ہوتی شرکت خیال
تھی کہ مالک گھڑی کا خط جب الف کو [illegible] حال
معلوم ہوا حصہ اول تمام۔

چورایا گیا اور مالک مال کے ساتھ اوسکو ربط دلایا گیا تو اوس نے مال مسروقہ کا پتا لگا دیا اب ہین ایسی مثالین لکھونگا جسمین ٹریولین صاحب نے اس بات کا تجربہ کیا کہ الف بلا دریافت خیال بھی ایسے حال معلوم کرسکتا ہے یا نہین اوران مثالون مین یہ بھی ذکر ہوگا کہ جس جس جگہ الف جی ہی جی مین سفر کرکے جاتا ہے وہان کی گھڑیون کو دیکھکر وقت بتا دیتا ہے ان تجربات سے بخوبی تشفی ہو جاتی ہے *

مثال سی و دوم — سر والٹر ٹریولین صاحب نے ایک مجلس کو جو علم جغرافیہ کے باب مین تحقیقات مین مصروف تھی کہہ بھیجا کہ آپ کئی آدمیون کی تحریرین بھیجدیجیے چنانچہ اونھون نے تین آدمیون کی تحریرین بھیجین ان تینون کو ٹریولین صاحب کسیکو بھی نہین جانتے تھے اور اوسوقت وہ تینون آدمی مختلف ملکون مین متفرق تھے *

اول الف نے ایک کو جلدی دیکھ لیا اوسکی صورت بتا دی اور جس شہر مین وہ تھا اوسکا نقشہ اور جس ملک مین وہ شہر تھا اوسکا حال بھی بتایا جب اوس سے دریافت کیا گیا کہ اوس شہر مین اسوقت کیا بجا ہے تو اوسنے دیکھا تو سہی مگر بتا نہ سکا بعد تحقیقات معلوم ہوا کہ وہ شخص اوس وقت روم مین تھا اور جیسا نقشہ الف نے اوس شہر کا بتایا تھا بالکل صحیح تھا چونکہ الف اکثر فاصلے کے شہ[illegible]ن کا وقت وہان کی گھڑی کو دیکھکر بتاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ الف [illegible] گھڑیان دیکھکر ناواقفی سے حیران ہوگیا تھا اسواسطے کہ [illegible] ان مین بجاے ۱۲ گھنٹون کے ۲۴ گھنٹون کا نشان ہوتا

کہ کہان سے اور اوس

مقام کا وقت بھی بتایا لیکن تعجب کی بات ہے کہ اوس شخص کو نہ دیکھ سکا
الف نے تمام ملک کا حال بتایا اور اگرچہ اکتوبر کا مہینا اختتام پر تھا
اوس نے کہا کہ فصل کھڑی ہے اوس کے وقت کے بتانے سے جو طول
جغرافیہ کا حساب کیا گیا تو معلوم ہوا کہ ٹسکنی* کا ملک تھا اور عند التحقیقات
معلوم ہوا کہ وہ شخص شہر فلورنس مین جو ٹسکنی مین ہے رہتا تھا مگر اکثر
سفر کرتا رہتا تھا ٹسکنی مین چند قسم کے اناج دو فصلہ ہوتے ہین سوا اوس وقت
فصل کھڑی ہوئی تھی ٭

سوم۔ تیسرے شخص کو بھی الف نے دیکھ لیا اور بیان کیا کہ ایک بڑے
شہر مین ایک بازار مین ہے اوس شہر کا تمام حال الف نے بتایا جو وقت
اوس شہر کا الف نے بتایا اوس وقت اور اوس مقام کے وقت مین
جہان الف پر عمل ہو رہا تھا فقط ڈہائی یا تین میل کا فرق تھا پس
معلوم ہوا کہ الف نے شہر لندن کا ذکر کیا تھا عند التحقیقات معلوم ہوا کہ
جب اس تیسرے شخص کی تحریر بھیجی گئی تھی تو اوس وقت تحریر کے
بھیجنے والون کو یہ خیال تھا کہ وہ شخص کہین دور ہے لیکن اوسوقت سے
پہلے کہ جب الف کے پاس اوسکی تحریر پہونچی وہ اتفاقاً لندن مین چلا آیا تھا
ان تجربات سے ثابت ہے کہ الف کو یہ حال دریافت خیال سے نہین
معلوم ہوا تھا اسواسطے کہ ڈیولین صاحب کو جو مہتمم تھے کسی کا حال
معلوم نہین تھا اور اگر معلوم بھی ہوتا تو وہ بولڈ [illegible] ان الف تھا
نہین تھے بلکہ کئی سو میل کے فاصلے پر اون [illegible] ہیبڈک صاحب
کو بھی جو عامل تھے کسی کا ان [illegible] معلوم نہین تھا

* ٹسکنی ملک اطالی کے [illegible]

مین ان تجربات کو غائب بینی بذریعۂ شرکت مین داخل سمجھتا ہون اسواسطے
کہ کسی نہ کسیطرح کا ربط مثلاً بذریعے تحریر پیدا کیا گیا تھا لیکن کچھ ایسی بات
معلوم ہوتی ہے کہ یہ ربط اتنی بات کے واسطے ضرور ہے کہ ایک مرتبہ الف کو
کچھ نشان اوس شئے کا معلوم ہو جاوے جسکو دیکھنا منظور ہے اور جب
اوسکا نشان کچھ مل جاتا ہے تو پھر فقط غائب بینی بلا وساطت کے ذریعے سے
وہ اور سب حال سراغ دوڑا کر معلوم کر لیتا ہے چنانچہ الف جو حال بیان
کرتا ہے اسطرح بیان کرتا ہے کہ جیسے کوئی اپنی آنکھون سے بلکہ اوس مقام
مین خود موجود ہو کر دیکھ رہا ہو اور جو تجربات ڑپولین صاحب کے
سبب سے کیے گئے اون مین وہ صورت غائب بینی کی ہرگز نہین تھی جسکو بذریعہ
دریافت خیال کہتے ہین جس وقت الف نے میرے لڑکے کا خط دیکھا تھا
اوسوقت ممکن ہے کہ میرا خیال اوسنے دریافت کر لیا ہو لیکن یہ فقط امکان ہی
امکان ہے حقیقت مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوسکو میرا خیال دریافت
نہین ہوا اسواسطے کہ جو کچھ مجکو خیال تھا اوس مین اور اوس کے بیان مین
کچھ تعلق نہین تھا اور خط بھی تو اوسکو ڈاکٹر میڈک صاحب نے دیا تھا
اور ڈاکٹر صاحب کو یہ خیال تھا کہ وہ تحریر کسی عورت کی ہے اور علاوہ اسکے
الف ایسی تفصیلین بیان کرتا تھا جنکا مجھے اوسوقت کچھ بھی خیال نہ تھا
لیکن اگر [illegible]ض کیا جاوے کہ الف کو خیال کے دریافت کر لینے کی قوت
حاص[illegible] اس قوت کا حاصل ہونا غائب بینی بلا وساطت کی قوت سے
[illegible] نہین ہے ؁

نے بذریعے تحریر کے ایک شخص اور

اوسکے دوست کیلیفورنیا[1] مین دیکھا تھا جب یہ لوگ انگلستان سے روانہ
ہوئے تھے تو جس جس راہ وہ گئے اور جو کچھ اون پر واقع ہوتا رہا اور جو کچھ
وہ کرتے رہے سب کچھ الفنسے نے بیان کیا تھا اور وہ حال بیان کیا کہ اون
لوگون کے رشتہ دارون کو بھی معلوم نہین تھا جب وہ شخص انگلستان کو
واپس آئے تو جو کچھ الفنسے نے کہا تھا اوسکو اونھون نے تصدیق کیا یہ بات
لائق لحاظ ہے کہ جس ملک مین وہ لوگ تھے وہان کے مکانات کا نقشہ اور
لوگون کے طریق الفنسے نے سب مفصل بیان کیے الفنسے نے یہ بھی بیان کیا
کہ یہ لوگ ریت کھودنے مین مصروف ہین اور اوس ریت مین کچھ روشن
ذرات ہین لیکن اوس نے سونے کا نام نہین لیا اور کہتا تھا کہ ان لوگون نے
ریت کھودنے کے واسطے اتنا سفر کیون کیا جب کہ وہ اپنے ہی ملک مین
ریت کھود سکتے تھے اون روشن ذرات کی الفنسے نے قیمت بھی کچھ بتائی اور
ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوس ملک کے لوگون سے گفتگو کرکے اوسکو قیمت کا
حال دریافت ہوا تھا اگر اوسکو کیلیفورنیا کا خواب آتا تو چونکہ اکثر اوسکا
حال یہ مشہور ہے کہ وہان سونا بہت ملتا ہے تو وہ ضرور سونے کا نام لیتا
تو میری سمجھ مین یہ بات آتی ہے کہ جو کچھ وہ دیکھتا تھا اوسکا حال بیان
کرتا تھا لیکن اوسکی سمجھ مین اچھی طرح جو کچھ وہ دیکھتا تھا نہین آتا تھا
اور یہ سب حال جو الفنسے نے بتایا کہ سفر کے وقت کیا کیا تکلیفیں اون آدمیون پر
گذرین اور وہ کس کس جگہ گئے اور کس کس مقام مین کیا کچھ ہوا تو اوسمین
شک نہین کہ اوسکو یہ حال بذریعۂ غائب بینی واضح ہوا ۔

---

[1] کیلیفورنیا نئی دنیا مین ایک ملک ہے کہ وہان ...
سونا بہت دستیاب ہوتا ہے ۔

کچھہ دخل نہین تھا الف نے یہ حال بہی بتایا تھا کہ اِن دونون آدمیون
مین سے ایک کو تپ آئی تہی اور حالت تپ مین اوس نے خواب مین دیکھا تھا
کہ اوسکی بیوی اوس کے دیکھنے کو آئی ہے الف نے یہ بہی بتایا کہ یہ آدمی
جہاز مین سے سمندر مین گر پڑا تھا اس حال کو کوئی شخص بہی انگلستان مین
نہین جانتا تھا اور جب وہ دونون آدمی واپس آئے تو اونھون نے سب
حال کو تصدیق کیا الف تو اوس حال کو اسطور پر بیان کرتا تھا کہ گویا وہ اوس
آدمی سے دریافت کرکے جو جواب وہ دیتا تھا وہ بتاتا تھا مین پہلے ہی کہہ چکا ہون
کہ حالت غائب بینی مین جس آدمی کو الف دیکھتا ہے اوس سے دیر تک باتین
کرتا ہے؛

مثال سی و سوم - انگلستان مین یہ بات مشہور ہے کہ الف کو سرجان فرنکلن⁂
صاحب کی تحریر دیکر اوس سے اون صاحب کا حال دریافت کیا گیا تھا اور
جو کچھہ اوس نے اوسکا حال بتایا اوس مین سے کچھہ کچھہ اخبارون مین
چھپ گیا ہے جو کچھہ الف نے بیان کیا تھا مجکو اوسکے اپنے کانون سے
سننے کا اتفاق ہوا تھا اور اگرچہ اوسکا بیان بہت صاف نہین تھا یعنی مختلف
باتین آپس مین ملی ہوئی تہین اور سلسلہ تقریر با ربط نہین تھا لیکن مجھے یقین ہے
کہ جو کچھہ اوس نے کہا تھا بے شک راست ہوگا الّا ظاہر ہے کہ جب تک
سرجان فرنکلن صاحب واپس نہ آوین تب تک الف کے بیان کی بخوبی
تصدیق نہین ہو [illegible] مجکو یہ بہی معلوم ہے کہ بعض غائب بینون نے بطور
پیش گوئی [illegible] [بی]ان فرنکلن صاحب فلانے موسم مین واپس آوینگے

⁂ سرجان فرنکلن [illegible] کے قریب جو ملک ہے اوسکے حال کی تلاش نیز
نہین ملا ہے؛

ہین اون غائب بینون کو بھی جانتا ہون اگر اسطرح کی پیش گوئی حقیقت مین
ایسے غائب بینون نے کی ہے جو سچی تھی تو معلوم ہوتا ہے کہ اونکو اون لوگون کی
خواہشون کے ساتھ جو اونکے قریب تھی بہت شرکت ہوگئی تھی اور اون لوگون کی
خواہشون کا گویا غائب بین کی طبیعت مین پرتو ہو گیا تھا لیکن الف نے ان
صاحب کی نسبت کوئی پیش گوئی نہین کی فقط اونکی تحریر کے ذریعے سے اونکو
دیکھ لیا ہے الف کو کسی نے نہین کہا تھا کہ وہ تحریر کسکی ہے اور وہ اب تک
نہین جانتا ہے کہ وہ تحریر سر جان فرنکلن صاحب کی ہے الف نے دیکھا کہ جس
شخص کی تحریر اوسکے ہاتھ مین تھی وہ ایک جہاز مین ہے ایک اور بھی جہاز اوسکے
ساتھ ہے اور دونون جہاز برف مین قائم ہوگئے ہین اور چارون طرف اون
جہازون کے اونچی اونچی دیواریں برف کی کھڑی ہین الف نے ان جہازون کو
پہلے ہی موسم سرما ۱۸۵۰ عیسوی مین دیکھا تھا مین نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب
کئی خطوط اس باب مین فروری اور مارچ ۱۸۵۰ عیسوی مین دیکھے تھے جو
جو بیانات اور لوگون کی فاصلے سے الف نے بتائے تھے اور وہ صحیح معلوم ہوتے
اسواسطے یقین ہے کہ سر جان فرنکلن صاحب کا حال بھی جو اوسنے بیان کیا
وہ بھی صحیح ہوگا جہاز کے سب آدمیون کی پوشاک اور اونکی غذا کا حال الف
بیان کیا الف نے سر جان فرنکلن صاحب کو بھی دیکھا اور کہا کہ اونکو ابھی
اس برف مین سے نکلنے کی امید ہے لیکن اونکو [illegible] حیرانی ہے کہ ہماری
کے واسطے کوئی جہاز نہین آیا اکثر الف بتاتا [illegible] ان فرنکلن صاحب
لکھا کرتے ہین اور جب اوس سے وقت [illegible] وہ فرنکلن صاحب
کی گھڑی کو دیکھکر بتاتا [illegible] ابھی مذکور
وہی ایک وقت

وقت اور انگلستان کے وقت مین سات ساعت یعنی گھنٹون کا تھا جسوقت
اوس پر عمل کیا جاتا تھا اور اوس سے وقت دریافت کیا جاتا تھا تو وہی فرق
سات گھنٹے کا معلوم ہوتا تھا بلکہ اس سے زیادہ یہ کہ مثلاً بوسٹن مین جسوقت چار یا
پانچ شام کے بجتے تھے اور جہان فرنکلن صاحب تھے وہان وہ بتاتا تھا کہ نو
یا دس صبح کے بجے ہین تو وہ کہتا تھا کہ وقت تو وہان کا یہی ہے لیکن ہنوز
وہان تاریکی ہے اور چراغون کی روشنی ہوتی ہے اب غور کرنا چاہیے کہ الف
بالکل ناخواندہ تھا اور اوسکو طول وعرض جغرافیہ کے سبب سے جو اوقات
مقامات مختلف مین فرق ہوتا ہے اوس فرق کا کچھ حال معلوم نہین تھا جو اور لوگ
فرنکلن صاحب کے ساتھ گئے تھے جب اونکی تحریرین الف کو دکھائی گئین تو
اونکو بھی الف نے دیکھا اور اونکی صورتین بھی بیان کین جسوقت اوس سے
اونکا حال دریافت کیا گیا تھا تو اوسنے کہا کہ ایک اون مین سے ڈھکا ہوا
یعنی مرا ہوا ہے ایک اور مرتبہ اوس نے ایک اور شخص کا یہ حال بتایا تھا
کہ اوسکو پالے نے مارا ہوا ہے لیکن اچھا ہو گیا ہے اوس نے یہ بھی کہا کہ ایک
جہاز مین کھانے پینے کی چیزین بالکل ہو چکی ہین لیکن دوسرے جہاز مین
موجود ہین جہاز کے لوگ جو مچھلیان اور اور جانور تیل نکالنے کے واسطے
اور کھانے کے واسطے مارتے تھے وہ بھی الف نے بتائے ایک شخص کا حال
اوس نے یہ بتایا کہ وہ ڈاکٹر ہے لیکن ڈاکٹرون کی سی پوشاک نہین پہنے ہوئے
جیسے اور لو[illegible]ن پہنے ہوئے ہین وہ بھی پہنے ہوئے ہے اور یہ شخص
بندوق خو[illegible] ہے اور اوسکو جانورون کے مارنے کا اور اونکو مار کر مصالح
بھر کر [illegible] شوق ہے یہ بات حقیقت مین سچ ہے اور بھی
[illegible] لکھنے کے واسطے میری کتاب [illegible]

جگہ تھوڑی سی ہے لیکن غالب ہے کہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب سب حال اس شہر کا جانتے ہونگے
ایک دن اتوار کے روز الف نے کہا کہ جہان سر جان فرنکلن صاحب ہین وہان
اسوقت صبح کے دس بجے ہین اور صاحب موصوف مع دیگر ہمراہیان کے
نماز پڑھتے ہین اور سب کے مونہہ آسمان کی طرف ہین اور سب کے چہرون سے
غم اور فکر عیان ہے جو مقام انجیل کا اوس وقت پڑھتے تھے وہ بھی الف نے
بتایا ایک مرتبہ اوس نے کہا کہ سر جان فرنکلن صاحب بحال سابق
افسردہ اور پژمردہ معلوم ہوتے ہین اور اونکے ہمراہی اونکو تسلی دیتے ہین
الف نے یہ بھی کہا کہ گرمی پیدا کرنے کے واسطے ایک خاص قسم کا تیل اور
مچھلیون کا ثقل جلاتے ہین اور گرمی ہی کے واسطے ایک قسم کا لطیف تیل
ملتے ہین ہمیشہ فرق اوقات الف کے بیان سے ایک ہی معلوم ہوتا تھا
اس فرق سے یعنی بولٹن کے وقت سے سات گھنٹہ کے فرق سے طول جغرافیہ
مغرب کی طرف ایک سو پندرہ درجے جغرافیہ کا معلوم ہوتا ہے لیکن
ایک مرتبہ کچھ عرصے کے بعد اوس زمانے سے جب اوس نے سات گھنٹے
کا فرق بتایا تھا الف نے چھ اور سات گھنٹے کے بیچ مین فرق بتایا اس سے
معلوم ہوتا ہے کہ جہاز اوس جگہ سے مشرق کی جانب چلا تھا اسکے بعد
فرق اوقات یکسان الف نے نہین بتایا اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اوسکو
مثل سابق اوس جگہ کا وقت صاف صاف نظر نہین آتا تھا لیکن وہ اصرار
کرتا تھا کہ سر جان فرنکلن صاحب گھر کی طرف مراجعت
گھنٹے کے فرق پر لحاظ کرین تو معلوم ہوتا ہے کہ
پہونچ گئے تھے اوس کے بعد اوس
اور اوس وقت کے بعد سے

... کے قریب

لیکن وہ کہتا ہے کہ مدت سے یہ جہاز برف مین جم کر رہ گئے ہین ۱۸۵۱ء مین
جو وقت کا فرق الف کے بیان سے معلوم ہوا اوس سے موقع جہاز ۱۰۱ درجہ
طول جغرافیہ پر معلوم ہوتا ہے الف یہ بات نہین جانتا ہے کہ جو جہاز فرنکلن صاحب
کو ملا ہے وہ کسکا جہاز ہے لیکن وہ یہ بات اب بھی کہتا ہے کہ تین جہاز
اکٹھے ہین جب الف کو ایسے وقت اوس مقام کی طرف بھیجتے تھے کہ جب
وہان رات ہوتی تھی تو الف وہان روشنی ارورا بوریلس کی دیکھتا تھا
اور سب کیفیت اوسکی بیان کرتا تھا اس روشنی کو دیکھکر الف بہت خوش
ہوتا تھا اور پوچھتا تھا کہ کیا یہ وہ ملک ہے جہان سے قوس وقزح آتی ہے
الف کو کبھی کسی نے ارورا بوری ایلس کا حال نہین تبایا تھا اور وہ اوسکی
کیفیت سے کچھ بھی واقف نہین ہے ؛

جو بیان مفصل اوپر درج ہوئے ہین اون مین کوئی بات ایسی نہین ہے جو
ناممکن ہو یا جو غالباً بعد تحقیقات صحیح نہ معلوم ہون ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے
یہ حال اکثر لوگون کو لکھہ بھیجا ہے بہرحال اگر جہاز واپس آوین تو الف کو
بیان کی صحت یا غیر صحت اوس وقت معلوم ہوسکتی ہے ہین نے چند روز
ہوئے سُنا ہے کہ الف ایک اور شخص کا ہمراہیان فرنکلن صاحب مین سے
مرجانا تبانا ہے اور کہتا ہے کہ شاید چھہ مہینے اوسکو مرے ہوئے ہوئے ہین
اگر اس بات پر [illegible] کیا جاوے کہ الف نے بہت حال ایسے تبائے ہین کہ
عند التحقیقات [illegible] معلوم ہوئے ہین تو مجھے یقین ہے کہ سر جان فرنکلن صاحب
کا بھی جو حا[illegible] ہے وہ صحیح ہوگا اس مین تو شک نہین کہ جو حال
اوسنے کہا [illegible] تھا اوسکی تصدیق ہوئی تو اگر اوسکا حال

الف صحیح بتا سکتا تھا تو سر جان فرنکلن صاحب کے حال کے صحیح بتانے میں
کیا مشکل نظر آتی ہے مگر غالب ہے کہ اوس کے سب بیان صحیح نہین ہون
اور اس کی وجہ ایک تو یہ ہے کہ جو کچھ وہ کہتا ہے اچھی طرح سے سب سمجھ مین
نہین آتا کہ اصل مراد کیا ہے اور دوسرے یہ کہ مختلف آدمیون اور اوقات کا
حال وہ ملا دیتا ہے مین الف کی غائب بینی کی بہت مثالین اور دیسکتا ہون
لیکن جو مثالین دی گئین میرے نزدیک اس معمول کے قوۂ مقناطیسی اور
غائب بینی کے ثبوت کے واسطے کافی ہین ؛

مثال بست ونہم مین مین نے لکھا تھا کہ الف ایک مرتبہ ایک مکان کی
راہ سے ایک اور مکان مین چلا گیا اور وہان کا حال کچھ کچھ عجیب اوسنے
بیان کیا تھا اب مین میجر بکلی صاحب کے معمول کی ایک مثال اوسی قسم کی
لکھتا ہون ؛

مثال سی و چہارم ـ میجر بکلی صاحب نے ایک شخص پر اوسکی حفظان صحت کی نیت
سے عمل کیا اور مرتبۂ اول ہی اوس پر حالت روشن واقع ہو گئی اس معمول کو
فوراً مقامات بعید کے دیکھنے کی قوت حاصل ہو گئی اور یہ بھی قوت حاصل ہو گئی
کہ تاریک جسمون کے اندر کی چیزین دیکھ لیتا تھا اس مثال مین مین معمول کا
نام ب رکھتا ہون اور عامل کا نام ع ب کو گہری حالت مقناطیسی ہوتا تھا کہ اوسکو
ہونیکا شوق تھا اسواسطے کہ اوس حالت مین عجیب کیفیات نظر آتے تھے ۔ لیکن وہ اصراراً
نومبر ۱۸۵۱ عیسوی کو میجر بکلی صاحب نے اس شخص کو گہری
رہنے دیا بعد اوسکے وہ گویا اوس حالت سے نکلکر
داخل ہو گیا اور عامل سے اچھی طرح گفتگو کر
ایک انگشتری تھی ب اسطرح

مین نے عجیب خواب سا دیکہا ہے یہ انگشتری بہت قیمتی ہے ع ہان اسکی قیمت
ستاٹھہ اشرفی ہے ب لیکن اسکی قیمت اس سے بہی زیادہ ہے بیجز بکلی صاحب نے
انگشتری کو معمول کے ہات مین رکھہ دیا اور کہا کہ تم اسکا حال کچہہ بتا سکتے ہو ب
اب مین اسکا سب حال دیکہہ سکتا ہون اگرچہ کچہ مین کہتا ہون سچ ہے تو حقیقت یہ ہے
یہ انگشتری بہت قیمتی ہے یہ انگشتری ایک بار کسی بادشاہ کے پاس تہی ع
کس ملک کے بادشاہ کی تہی ب مین میری ملکہ سکاٹلنڈ کو دیکہتا ہون اوس
ملکہ کو یہ انگشتری ایک مرد نے جو غیر ملک کا آدمی تہا دی تہی وہ آدمی اطالیہ کا
رہنے والا تہا اور اسکے سوا اور چیزین بہی اوس نے اوس ملکہ کو دی تہین یہ سونا
جو آج اس انگوٹہی مین ہے وہ نہین ہے جو پہلے تہا ملکہ ممدوحہ نے اوسے فقط
ایک مرتبہ پہنا تہا جس آدمی نے اوسے یہ انگشتری دی تہی وہ کلاونت تہا
ع تم اوسکا نام بتا سکتے ہو ب اوسکا نام ر سے شروع ہوتا ہے اوس کے بعد
حرف ز ہے لیکن ر کو کسرہ ہے ز کو تشدید ہے اور زا مشدد کو بہی کسرہ ہے
اوس کے بعد ی ہے اور پہر و ہے مین اوسکا نام لکہہ دیتا ہون بعد اوسکے
معمول اوٹہہ گیا اور میز پر ایک کاغذ جو رکہا تہا اوس پر وہ نام لکہا پہر
نے کہا اسکے علاوہ اور بہی ہے یہ سب راز کی بات تہی بعد اوس کے وہ
لکہتا رہا اس کاغذ کا نقشہ نیچے لکہا جاویگا مین نے ایک مرتبہ اوسکے
ہے دیکہا کہ کیا لکہہ رہا ہے اوس نے کہا کہ تمہارے دیکہنے
گئی اوس وقت معمول اوس مقام کو لکہہ رہا تہا
جو تحریر مین دیکہہ رہا ہون اور جسکی مین نقل
مین ایک ہیرا اپنے شکل صلیب
گئی ایک ہیرے کو جو چار تی

مرجاناتہا تا
اگر اس بات ...
عند التحقیقات ...
کا بہی جو جا ...
اور کہا ...

دزن مین تھا تبا کرب نے کہا کہ جو ہیرا مین دیکھتا ہون اوس مین کئی ٹکڑے
سے ہوئے ہین اور اوسکا سب سے چھوٹا ٹکڑا اس چار رتی کے ہیرے سے بڑا ہے
اس صلیب کو میری پوشیدہ پہنا کرتی تھی ملکہ الزبتھ کے عہد سے پہلے یہ چرمی کاغذ
بھی اور وہ صلیب بھی ایک پتھر کی دیوار مین رکھدیا گیا تھا اب وہ مکان کھنڈر
ہوگیا ہے اور ایک زمیندار اوس مین رہتا ہے فقط ایک بڑھا آدمی اوس مین
رہتا ہے جس جگہ یہ کاغذ اور صلیب رکھا ہوا ہے وہ جگہ پوشیدہ ہے اور ایک
کمانی لوہے کی ہے جس سے وہ جگہ کھلتی ہے مین جانتا ہون جس طرح وہ
کھلتی ہے ایک چھوٹا سا پتھر اوسکے قریب ہے ذرا اوسکو اندر کی طرف ڈھکیلنے
سے کھل جاتی ہے وہان بہت سی قیمتی چیزین رکھی ہین سوا ے میرے اور
کوئی اس حال کو نہین جانتا ہے ایک آدمی نے اس انگشتری کو میری کی
اونگلی مین سے نکال لیا تھا ع گیا اوس نے چرا لیا تھا اب نہین اوسنے
رشک اور غصّے سے نکال لیا تھا اور اوسکو پانی مین پھینک دیا تھا جسوقت
اوس نے یہ انگشتری میری کے ہات مین سے نکالی تھی اوس وقت وہ ایک
ہوا دار مین سوار تھی اب مین اوس آدمی کو دیکھتا ہون جسنے میری کو یہ انگشتری
دی تھی وہ ایک کمرے مین ہے اوس کے سوا ہین اور کئی آدمی دیکھتا ہون
ایک پوشیدہ دروازہ ہے ایک آدمی کو مین خنجر لیے ہوئے دیکھتا ہون اسوقت
ب کانپ اوٹھا اور کہنے لگا کہ اوس آدمی کو لوگون نے [illegible] اوس کے
گلے مین زخم ہے دیکھو میری بہت شور سے چلاتی ہے دیکھا [illegible] دمی نے
غالبًا وہ شخص جس نے میری کے ہات مین سے انگشتری [illegible] آ کے
بال پکڑ لیے اور اوسکو پکڑ کر کھینچتا ہے [illegible]
اب تم اس کا خیال نہ کرو

ع اس وقت تم کہان ہو ب سکا مانند مین ہون تین منٹ کے بعد اوس پر پھر
عمل کیا گیا اور جب میجر بکلی صاحب نے اوس انگشتری کو اوس کے ہاتہ مین
دیا تو اوس نے کہا کہ تم یہ خیال نہ کرو کہ مین اسکو بھول گیا ہون اوس وقت
میجر بکلی صاحب نے وہ کاغذ اوسکے ہاتہ مین دیدیا اور کہا کہ نہین مجھے یہ خیال
نہین ہے مگر مین یہ چاہتا ہون کہ تم بتاؤ کہ جس وقت تم نے اسے نقل کیا تہا
تو غلطی کس جگہ تہی ب دیکہو غلطی اس جگہہ کی تہی تب اوس نے اوس جگہہ
جہان ۳ کا ہندسہ ہے کچھ الفاظ بڑہا دیے اور کہا کہ مسٹر Par پار اور جیمز Ames امیز کے
بیچ مین کاغذ پر کچھ کاہی سی آگئی ہے اور کاغذ نم ہے پھر اوسنے اوس جگہ
نقطے کر دیے نقشے مین اوس جگہ چار کا ہندسہ ہے ب مطلب کے پاس مجھے
کچھ حروف نظر آتے ہین ایک م کا اور ایک س ہے بعد اوس کے ایک
چھوٹا سا نقطہ ہے اور پھر ایک R ہے نقش و نگار جو چرمی کاغذ کے گوشون پہ
ہین وہ سنہری ہین میجر بکلی صاحب نے یہ نہین پوچھا کہ یہ نقش و نگار کیسے ہین
اور اونکے کیا معنی ہین دست راست کی طرف کچھ نباتات کے پتے سے ہین
اور دست چپ کی طرف کچھ پھولون کی صورت ہے میجر بکلی صاحب نے جو
خط مجھے لکہا تہا اوس کے ساتہ ایک نقشہ اوس کاغذ کا جیسا ب نے نقل
کیا تہا بھیجدیا تہا یہ کاغذ چھوٹا سا تہا پانچ انچ طول مین اور ڈہائی انچ
عوض مین سب ... ون سے اس نقشے کو سمجھاتا ہون ہندسہ ۳ کے پار
دستخط ہین ۳ سے ... ت چپ کی طرف الفاظ ہین جیسے ب نے پہلے نقل
کیونکہ کاغذ ... تے کی نقل ہے جس مین اوس نے
نقطہ پاس ... گ ہے جہان کاغذ نم تہا
جو آگے لکھا جاتا ہے

yous amez (aimez) parcepue yous etes bonne

مجکو یہ حال معلوم نہین ہے کہ آیا میجر بکلی صاحب نی چھوٹا ہی ٹکڑا چرمی کاغذ کا دیکھا تھا جیسا نقشے مین ہے یا انھون نے فقط ایک سرا بڑے کاغذ کا دیکھا تھا کہ اسپر ہیری کے بہی دستخط تھے معلوم ہوتا ہے کہ جب اس کاغذ کو ایسا صاف دیکھتا تھا کہ اوسکی نقل کرسکتا تھا مگر مین نے اصل کاغذ نہین دیکھا ہے مین فقط ایک خاکا اوسکا یہان لکھتا ہون

RIZZIO

رزریو

تمہارا دوسرا

یہ مشاہدہ نہایت عجیب تھا اول تو اسواسطے کہ وہ خودبخود واقع ہوا اور دوسرے
اسواسطے کہ میجر بکلی صاحب کو اس انگشتری کا حال سوا اسکے کچھ معلوم
نہین تھا کہ اون کے باپ نے ایک شخص متوفی کے اسباب کے نیلام
مین سے خریدی تھی اور اون کے باپ کے پاس ۱۶ برس تک یہ انگشتری
رہی تھی پس جو جو باتین ب نے کہین نہ تو اوس نے میجر بکلی صاحب کے
خیال کو دریافت کر کے کہین نہ کچھ میجر صاحب کی طرف سے اوسکو کسی طرح کی
تلقین ہوئی علاوہ اسکے تحریر کی سب تفصیل اور رزیو کو قتل ہوتے دیکھکر
اوسکی طبیعت کی پریشانی یہ سب باتین ایسی ہین کہ حقیقت مین جو کچھ وہ
دیکھتا تھا اوسکو آنکھون کے روبرو نظر آتا تھا غالب ہے کہ اگر اچھی طرح
تحقیقات کیجاوے تو وہ خاص جگہ بھی معلوم ہو جاوے گی جہان وہ کاغذ
چرمی رکھا ہوا ہے اگر رزیو نے کبھی میری کو ہیرے کا صلیب حقیقت مین دیا تھا
تو غالب ہے کہ انگلستان مین سرکار کو دکھایا گیا ہو اور پھر چھپا دبا گیا ہوگا
افسوس ہے کہ میجر بکلی صاحب کو ب کے شہر مین سے چلے جانے کے سبب سے
پھر اوس پر عمل کرنے کا موقع نہین ملا لیکن اور غائب بینون پر جب عمل
کیا گیا تو اگرچہ اونکو ب کے بیانات کا حال معلوم نہین تھا لیکن اونھون نے
بہت سے بیانات ب کو تصدیق کیا یعنی جو بیان ب کا تھا ویسا ہی اونھون نے
بھی بیان کیا امکان یہ بات ہے کہ چونکہ عامل میجر بکلی صاحب تھے تو اب
جو اونکو اوس [illegible] حال معلوم ہوگیا تھا اسواسطے وہ معمول اونکے
خیالات کو [illegible] کے حال بتاتے تھے لیکن اس بات کا ثبوت کہ در حقیقت
یہ غائب [illegible] نہین بتاتے تھے یہ ہے کہ انہون نے فقط
[illegible] اور جو میجر بکلی صاحب کو

معلوم تھین بلکہ اونکے علاوہ اور بہی بتائین چنانچہ ایک غائب بین کو اوس
انگشتری کا سراغ اوسوقت سے ملا کہ جب وہ پانی مین پھینکی گئی تھی اور اوسوقت
سے پیچھے کا حال اوس نے اسطور پر بتایا کہ ایک آدمی نے اوسکو کشتی مین
بیٹھکر نکالا تھا چندسال تک انگوٹھی اوس کے پاس رہی اور بعد اوسکے
ایک مرتبہ جب وہ راہ مین چلتا تھا تو اوس کے ہاتھ مین سے گر پڑی کئی سال تک
اوسکا کچھ پتا نہین ملا پھر ایک آدمی کو جو دو کتے اپنے ساتھ رکھا کرتا تھا ملی
اوس نے انگوٹھی کو کسی کے ہاتھ بیچ ڈیا اور پھر وہ ایک اور آدمی کے پاس
رہی کہ جس نے بعد ازان اپنے تئین مار ڈالا نفس کشی کی حالت غائب بین
مذکور نے دیکھی اور دیکھکر بہت گھبرایا سب غائب بینون کا قاعدہ ہے کہ خون
کو بہتے ہوئے دیکھکر گھبرا جاتے ہین غائب بین نے بیان کیا کہ اوس شخص نے
اپنے گھر مین اپنے بدن مین گولی ماری تھی جب اس شخص کا اسباب بکا تو غائب بین
کے قول کے بموجب میجر بکلی صاحب کے باپ نے اوس انگوٹھی کو خریدا اور
اون کے پاس تناٹھہ برس تک رہی بعد اوس کے میجر بکلی صاحب کی پاس
آئی اور اونکے پاس پندرہ برس سے ہے یہ سب حال غائب بین نے بتایا
اب اس مین کچھ شک نہین رہا کہ جب نے جو حال اس انگشتری کا بتایا تھا
اسطرح بتایا تھا کہ واقعۂ گذشتہ کو برای العین باطن دیکھہ لیا جتنا حال اس
انگشتری کا اس زمانے کی تحقیقات سے معلوم ہوسکا اوس [illegible] سے ثابت ہوا کہ
غائب بینون کا بیان صحیح تھا جب تک غائب بینون [illegible] ل نہین بتایا تھا
تو میجر بکلی صاحب کو یہ بات نہین معلوم تھی کہ اوسنے [illegible] [illegible] شخص کے
نیلام مین سے انگشتری مذکور کو خریدا تھا او [illegible] [illegible] ثت کیا
تو یہ بہی تحقیق ہوا کہ جس شخص [illegible]

نفس کشی کی تھی اور اگرچہ ب نے جو حال رزیو کے قتل کا بیان کیا وہ تاریخ مین درج ہے لیکن اور بہت باتین تو ضرور اوسنے ایسی بیان کین جنکا ذکر تاریخ مین نہین ہے مجکو یہ بات بہت غالب معلوم ہوتی ہے کہ اگر اور عاملون کو ایسے معمول خوش نصیبی سے ملجاوین جیسا میجر بکلی صاحب کو ب مل گیا تھا اور وہ امتحان کرین تو بہت سی مشتبہ باتین جو تواریخ مین ہین وہ صاف ہو جاوینگی اگر ایسے اشخاص کے جنکا تواریخ مین حال لکھا ہوا ہے زیور یا پوشاک یا تحریر یا بال ملجاوین اور اونکے ذریعے سے امتحان کیا جاوے تو غالب ہے کہ بہت سے کاغذات تواریخی جواب گم ہین نکل آوینگے چنانچہ الف نے تین۳ کاغذات اس قسم کے جو مدت سے دستیاب نہین ہوتے تھے اور جنکی بہت تلاش تھی اس طرح نکالے ہین ٭

سترھوان خط

اس اثر غائب بینی کی دوسری فرع کے ذکر کرنے سے پہلے مین آپ کو بتایا چاہتا ہون کہ جو غائب بین اشیاے بعید یا واقعات گذشتہ بذریعہ شرکت دیکھتے ہین اونکا مشاہدہ ہر طور پر صحیح نہین ہوتا ہے حصہ اول مین مین لکہہ چکا ہون کہ بہت بواعث ایسے ہین کہ جنکے سبب سے غلطی ہو جاتی ہے ایک بڑا باعث غلطی کا یہہ ہے کہ غائب بین دیکھتا تو کسی واقعہ گذشتہ کو ہے اور سمجھتا ہے کہ واقعۂ حال دیکھتا ہون بعض اوقات ایسا ہو سکتا ہے کہ معمول کے بیانات کو اچھی طرح غور سے پڑتالنے سے معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ شخص کچھ بہت پرانی واقع کا حال نہین بتاتا ہے بلکہ تھوڑی ہی عرصہ کا حال بیان کرتا ہے لیکن باوجود اسکے اور باوجود غلطی کرنے کے بواعث بہت ہوتے ہین گاہ گاہ غائب بین کو اوس شخص کے ساتھ جسکو وہ دیکھتا ہے اس درجے کی شرکت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ بلا درنگ حال بیان کرنے لگتا ہے پس عموماً یہ قاعدہ مدنظر رکھنا چاہیے کہ جہان تک ہو سکے اوسکے بیان کو تصدیق کر لینا چاہیے ٭

حالت خواب مقناطیسی مین غائب بینی
بلا وساطت کے واقع ہونے کا بیان [illegible]

اس ذیل مین مین اوس غائب بینی کا ذکر کرونگا کہ معمول [illegible] ذریعے کے یعنی بلا ذریعہ تحریر یا بالون یا پوشاک کے اسپط [illegible] اص اور اشیاء دیکھتا ہے جسطرح شرکت کے ذریعے سے [illegible] اور قوت کا بھی ذکر کیا جاوے

حالت ہوش مین پڑھ سکتا ہے ﴿

مثال سی ونجم — مین نے ایک شخص کے مکان پر دیکھا کہ ایک آدمی نے جسکی عمر سترہ برس کی تھی ایک لڑکے پر جسکی نو برس کی عمر تھی عمل کیا چونکہ عامل نے مجھسے کہا کہ یہ لڑکا غائب مین ہے اسواسطے مین نے عامل کے ذریعے سے کہا کہ تم اس حالت مین میرے مکان مین جاؤ اور وہان کا حال بتاؤ اسس اس غائب مین کا یہ حال تہا کہ سوا ے عامل کے اور کسی کی آواز نہین سنتا تہا نہ کسی سے بولتا تہا میرا مکان اوس جگہ سے ایک میل کے فاصلے پر تھا اوسنے کہا کہ بہت اچھا مین جاتا ہون اور تھوڑی دیر کے بعد اوس مکان مین چلا گیا اور جو جو سامان وہان رکہا تہا اوسکا حال بیان کرنے لگا اور کہا کہ فلانی میز پر فلانی چیز رکہی ہے اور فلانی میز پر ایک کل رکہی ہوئی ہے اوس کل کا اوسنے سب حال بتایا حقیقت مین جو سامان اوسنے وہان بتایا موجود تہا اور ایک میز پر ایک کل سوڈا کے پانی (جسکو ہندوستان مین ولایتی پانی کہتے ہین) بنانے کی رکہی تہی یہ کل مین حال مین جرمنی کے ملک سے لایا تہا اور اوس زمانہ تک اوس لڑکے نے کبہی اوس کل کو نہین دیکہا تہا
اودن برا مین وہ کل نہین آئی تہی مین نے اوس سے کہا کہ اب تم فلانے کمرے مین جاؤ چنانچہ وہ وہان گیا اور جو شیشہ آلات اور اور چیزین اور تصویرین وہان تھین اونکا سب کا حال اوسنے بتایا جب اوس سے مین نے دریافت کیا کہ اوس کمرے [illegible]ن ہے تو اوسنے کہا کہ فقط ایک عورت اور ایک لڑکا ہے اوسکا [illegible] پوشاک بہی اوسنے بتائی جب مین گھر پر گیا اور دریافت کیا [illegible] کے نے بیان کیا تھا وہ سب صحیح معلوم ہوا مجہکو ذرا شک [illegible] مین نے یہ حال میرے خیال کے ساتھ ایک شخص کو کہا کہ آپ

دوسرے کمرے مین چلے جایئے اور وہان جو آپ کا جی چاہے وہ کیجیے وہ
شخص ایک بچے کو لیکر دوسرے کمرے مین چلا گیا اور جب غائب بین سے
دریافت کیا تو اوسنے کہا کہ وہ لڑکا عجب تماشے کا ہے اور اپنے ہاتون کو
تماشے کی حرکت دے رہا ہے اور اوسکا باپ اوسکے سامنے کھڑا ہو کر دیکھ رہا ہے
پھر اوس نے کہا کہ وہ لڑکا اوس کمرے مین سے باہر چلا گیا اور تھوڑی دیر بعد
کہا کہ پھر کمرے مین آگیا ہے اور جب اوس لڑکے کے باپ کا حال پوچھا
تو اوس نے پہلے تو کہا کہ اپ یہ بات نہ پوچھیے لیکن جب اوس سے اصرار
کیا تو اوس نے کہا کہ مین بتانا تو نہین چاہتا ہون لیکن آپ جو پوچھتے ہین
تو مین لاچار کہتا ہون کہ وہ شخص کو وتا پھرتا ہے پھر اوس غائب بین نے
کہا کہ وہ شخص اپنے لڑکے کو مار رہا ہے لیکن اگرچہ اوس مکان مین ایک
لکڑی رکھی ہوئی ہے اوس لکڑی سے نہین مارتا ہے بلکہ ایک کاغذ سے
جو اوس کے ہات مین لپٹا ہوا ہے مار رہا ہے ان سب باتون کے کہنے مین
فقط سات یا آٹھ منٹ کا عرصہ لگا اور جب وہ شخص اوس کمرے مین آیا
جہان غائب بین تھا اور مین نے اوس سے غائب بین کی تقریر کا ذکر کیا
تو وہ بہت حیران ہوا اور کہا کہ جو کچھ اس غائب بین نے کہا ہے سب سچ ہے
اس تجربے سے ظاہر ہے کہ دریافت خیال کے سبب سے غائب بین کو
یہ حال نہین معلوم ہوا تھا اسواسطے کہ نہ مجھے ہی یہ حال [illegible] تھا کہ وہ شخص
دوسرے کمرے مین جا کر کیا کریگا نہ اوسکو خود ہی [illegible] تھا کہ مین وہان
جا کر کیا کرونگا پس مجھے بالکل تسلی ہے کہ اس [illegible] نے جو کچھ بیان کیا
حقیقت مین دیکھکر بیان کیا تھا یہ بات [illegible] سمجھتا ہے
کہ اوس نے قیاس سے

اوسکے بیان کے انداز سے معلوم ہوتا تھا کہ جو کچھ وہ کہتا ہے اسطرح کہتا ہے کہ جیسے کوئی دیکھکر کہتا ہو ۔

مثال سی و ششم جب مین نے لام پر عمل کیا اور اوس پر خواب واقع ہوگیا تو مجکو معلوم ہوا کہ اوسکو غائب بینی کی قوت بھی حاصل ہے مثلاً جب اوسکی آنکھین بند ہوتی تھین اور میرا ہاتھ اوسکے سر پر ہوتا تھا تو وہ کہتا تھا کہ مجکو تمہاری اونگلیون مین سے روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی ہے اور اوسکو کرسٹل مین سے اور مقناطیس مصنوعی مین سے اور سنگ مقناطیس مین سے اسیطرح کی روشنی نکلتی ہوئی نظر آتی تھی لیکن اوسکی غائب بینی کی قوت اسطور پر پہونچی نمایان ہوئی کہ وہ بہت سے ایسے مقامات بعید دیکھتا تھا اور اونکا حال بیان کرتا تھا کہ نہ وہ مقامات مجھے معلوم تھے نہ وہ اونکو جانتا تھا جب مین نے دیکھا کہ وہ خود بخود ایسے مقامات کو دیکھتا ہے جنکو وہ کہتا ہے کہ مین نہین جانتا ہون تو مین نے اوس سے کہا کہ تم میرے مکان مین جاؤ پہلے پہلے اوسکو میرا مکان صاف نہین معلوم ہوا لیکن بعد ازان صاف نظر آنے لگا اور میرا مکان کئی بار دیکھا تھا اسواسطے مجھے خیال ہوا کہ شاید اوس مکان کا حال وہ یاد سے بیان کرتا ہے لیکن تھوڑی ہی دیر بعد مجھے یقین ہوگیا کہ یاد سے نہین کہتا ہے اسواسطے کہ چھوٹی چھوٹی چیزین اوس نے پھر وار بتائین اور اوس ... کے وہ کمرے بھی بتائے جنکو اوس نے کبھی پہلے نہین دیکھا تھا ... اوس سے کہا کہ بتاؤ کوئی آدمی بھی وہان ہین یا نہین کہ ... اور کبھی کہتا تھا کہ کوئی آدمی مجھے نظر نہین ہے ... بتائے تو جب مین پہنچکے گھر ... تھے حقیقت مین اونہی

اوس وقت اوس مکان مین تہے بعد ازان مین نے اوسے ایک اور
مکان مین جانے کو کہا جو شہر سے دو میل کے فاصلے پر تہا اوس مکان کو
اوسنے کبہی نہین دیکہا تہا اور مین نے بہی اوس مکان کا حال اوسے کچہہ
نہین بتایا تہا اوس نے اوس مکان کو ڈہونڈ لیا اور اوسکا حال بیان کرنے لگا
اوسکی چہت کی صورت بہی بتائی کہ وہ چہت نئی سی وضع کی ہے اور اوسنے
کہا کہ مین چہت کی صورت اسواسطے بتاتا ہون کہ مین اوسکو اوپر سے دیکہہ
رہا ہون اور کہا کہ یہ مکان ایک باغ کے اندر ہے اور اوسکے چارون طرف
درخت ہین لیکن اسوقت مین کوئی آدمی اوس مکان کے پس وپیش
نہین دیکہتا ہون اور نہ اوسکے اندر کا کچہ حال دیکہتا ہون بعد اوسکے مین نے
اوسے ایک اور شہر کو بہیجا جو کوئی سو میل کے فاصلے پر ہے مین اس بات کو
دیکہکر بہت حیران ہوا کہ وہ اوس شہر مین تہوڑے سے عرصے مین چلا گیا
اور وہان کے مکانات اور بازارون اور شہر کے سواد کا سب حال بیان کیا
مین اوس شہر کو جانتا تہا لیکن یہ غائب مین وہان کبہی نہین گیا تہا جب
مین نے اوس سے دریافت کیا کہ تمکو یہ بات کیونکر معلوم ہوئی کہ یہ شہر وہی ہے
جہان مین نے تمکو بہیجا تہا تو اوسنے کہا کہ جیسے شعور ذاتی سے آدمی کو عجیب نوا
مین تمیز ہوتی ہے اسیطرح سے مجہے یہ بہی معلوم ہو گیا کہ یہ شہر وہی ہے جہان
آپ نے مجہے بہیجتے تہے کبہی کبہی ایسا ہوتا ہے کہ راہ مین اوس شہر [illegible] لیکن
مین اپنی طبیعت سے جان جاتا ہون کہ یہ وہ شہر نہین [illegible] نے اوسے
کہا کہ تم اس شہر کے فلانے مقام کو جاؤ چنانچہ او [illegible] حال
صحیح بیان کیا بازار [illegible]
مختلف اوقات مین مختلف آ

آدمی بہی نظر آتے ہین اور بعض کے سرون پر ٹوپیان ہین اور بعض کے سرون پر عجیب وضع کے خود ہین چنانچہ اوسنے جیسی شکل خود کی تہی بیان کی ہیہ خود اوسی شکل کے تہے جیسا پروس کے ملک مین مروج ہین اوسنے کہا کہ بعض آدمیون کے چہرے پر ڈاڑہی ہے اور جیسی جیسی ڈاڑہیان اور موچہین تہین سبکی وضع بیان کی ہین نے بعض آدمیون کے جنکو مین جانتا تہا نام لیکر اوس سے کہا کہ اونکو دیکہو چنانچہ بعض کو تو اوسنے دیکہا اور بعض نہین ملے ایک شخص کی نسبت مین نے اپنے جی مین خیال کیا کہ غائب ہین اوسکو اپنے مکان پر بیٹہا ہوا دیکہے لیکن اوسنے اوسکو ایک گلی مین ایک اور آدمی کے ساتہ پہرتے ہوئے دیکہا یہ ایک اور ثبوت اس بات کا ہے کہ میرے خیال کے ساتہ اوسکو شرکت نہین تہی اوس نے کہا کہ اس شخص کے منہہ پر نہ ڈاڑہی ہے نہ موچہین ہین چنانچہ یہ بات سچ ہے کہ خود بخود ایک مسافرخانہ مین چلا گیا اور کہا کہ دو بجے کا وقت ہے اور لوگ کہانا کہا رہے ہین اوس شہر مین کہانا کہانے کا یہی وقت ہے ہمارے ملک مین جو وقت کہانا کہانے کا ہوتا ہے اوسوقت اوسنے اوس مسافرخانہ مین دیکہا کہ میز پر کچہ کہانا نہین رکہا ہے اور کوئی آدمی بہی نہین بیٹہا ہے بعد اوسکے مین نے اوسے ایک اور شہر مین بہیجا اور اوس نے اوسے اسطور پر دیکہا کہ جیسے چڑیا ہوا مین سے یا کوئی آدمی ہوا مین [illegible] رے مین بیٹہا ہوا دیکہتا ہے مین نے کبہی اوس شہر کو سطرح نہین د[illegible] نے دریا کو اور دریا پر پل کو دیکہا اور دیکہا کہ ایک مکان منارہ [illegible] کانات سے اونچا ہے مین نے اوس سے کہا کہ اب [illegible] گیا اور دیکہا کہ ایک بڈہا موٹا آدمی [illegible] ر ٹوپی اوسکے سر پر نہین ہے

مین نے اوس سے کہا کہ تم فلانے مکان کو دیکھو چنانچہ اوس نے دیکھا اور
جیسے دروازے اور دریچے اوس مین تھے سب بتائے اس مکان کے چارون طرف
یہ شخص یعنی غائب مین پہرا اور جو جو مکانات اور منارے اوس مین تھے سب
بیان کیے لیکن آدمیون کو اوس کے اندر نہین دیکھا اور کہا کہ مین اسکی
چھت نہ اوپر سے نہ اندر سے دیکھ سکتا ہون کچھ تاریکی سی اوس کے اوپر
معلوم ہوتی ہے بازار مین اوس نے بہت آدمی اور سپاہی دیکھے پھر
مین نے اوسے ایک اور شہر مین بھیجا اور کہا کہ اوس کے مغرب کی طرف
جو ایک ٹیلا ہے وہان سے اوسے دیکھو چنانچہ اوس نے اوسی جگہ سے
دیکھا اور جیسی صورت اوس مقام سے شہر کی نظر آتی ہے ویسی ہی بتائی جب
وہ ان شہرون کو دیکھتا تھا تو اونکی صورت دیکھکر بہت خوش ہوتا تھا لیکن یہ
بات ایک عجیب تھی کہ سمت مین غلطی کرتا تھا یعنی مشرق کو مغرب اور شمال
کو جنوب بتاتا تھا مثلاً اوس نے کہا کہ دریا فلانے شہر کے جنوب کے رخ
چلتا ہے اور فلانا شہر دریا کے فلانے رخ ہے حالانکہ اون کے رخ مختلف
تھے اگر مین امتحان کرنا چاہتا تو مجھے اس بات مین شک نہین معلوم ہوتا ہے
کہ وہ دوپہر کے وقت آفتاب کو بجائے جنوب کی طرف کے شمال کے رخ
بتاتا علاوہ سمت کے بیان کے اور جو کچھ حال وہ بتاتا تھا بالکل صحیح تھا
اور نہایت مفصل تھا اور کوئی بات بھی ایسی نہین کہتا تھا جس سے مجھ
پر مشہور ہوتا کہ وہ میرے خیالات کو دریافت کر کے ... تھا بلکہ اکثر
ایسا ہوتا تھا کہ مین کسی اور شخص کا یا کسی اور بات ... ہوتا تھا اور وہ
کسی اور شہر یا کسی اور بات کا ذکر کرتا تھا ... ایسا مکان
یا بازار دیکھتا تھا جو میرے

تو ضرور کوئی نہ کوئی بات اوسکی نسبت ایسی کہتا تہا جسکا مجہے خیال بہی نہین
ہوتا تہا مثلاً جس ٹہگنے اور فربہ آدمی کو اوسنے ایک شہر مین دیکہا تہا وہ خود بخود
پہر واپس جاکر اوسکو دیکہتا تہا اور جب مین کہتا تہا کہ اب تم اوسے دیکہو تو وہ
کہتا تہا کہ اب اسوقت نظر نہین آتا ہے اور یہ شخص بہی اوسکو ہر وقت ایک جگہ
اور ایک حالت مین نظر نہین آتا تہا کبہی اوس دروازے مین نظر آتا تہا کبہی
کسی اور جگہ کبہی اوسکے سر پر ٹوپی ہوتی تہی کبہی نہین ہوتی تہی غائب بین نے
یہ بہی کہا کہ یہ آدمی کہین ہو مین اوسکو پہچان لونگا اور خود بخود یہ بہی کہا
کہ اگرچہ اوسکی شکل تماشے کی ہے لیکن مجہے اوس سے نفرت ہے مین
یہ نہین جانتا ہون کہ کیون نفرت ہے ◆

سوا ان شہرون کے لام نے اور بہی مقامات دیکہے جنسے وہ واقف
نہین تہا اوسکا حال بہی مین کچہ لکہتا ہون میرے پاس ایک کرسٹل جادو
بہت پڑا تہا ہے مگر اوس[illegible] تمام حال مجہے بخوبی معلوم نہین ہے مین نے
اس بات کا امتحان [illegible]یا چاہا کہ حالت خواب مین لام پر اس کرسٹل کا کچہ
اثر ہوگا یا نہین اوسو[illegible]ت اوسکی طبیعت بہت اثر پذیر تہی چنانچہ مین نے
اوس کرسٹل کو او[illegible]کے دست راست مین رکہدیا اوسوقت تمام اوس کے
بازو پر ایک سردی [illegible] اثر معلوم ہوا جب مین نے اوس سے پوچہا کہ تم اسکو
دیکہتے ہو تو حا[illegible]کی آنکہین بند نہین لیکن اوس نے کہا کہ اسکی روشنی
ایسی تیز ہے کہ [illegible]ن کو چکا چوند معلوم ہوتی ہے اور آپ اسکو ہٹا لیجیے
مین نے او[illegible] سے کرسٹل کو ہٹا لیا اور پہر اوسکے سر کے اوپر رکہا
تب بہی [illegible] دن اوسکی طبیعت اتنی اثر پذیر نہین تہی
[illegible] اتہا خواہ اوس کے سر کی

پشت کی طرف رکہتا تہا تو ہر چند اوسکے آنکہین بند ہوتی تہین لیکن کرسٹل مذکور
اوسکو نظر آتا تہا لیکن اوسوقت اوسکی آنکہون کو پپوٹے بند نہین معلوم ہوتی تہی
بلکہ اوسکی روشنی اوسے اچہی معلوم ہوتی تہی اوسنے بیان کیا کہ اوسکے اندر حلقے
روشنی کے نظر آتے ہین اور اس روشنی مین قوس وقزح کے سے رنگ ہین
جب کرسٹل کو اوسکے بائین ہاتہ مین رکہا تو اوس پر گرمی کا سخت اثر ہوا اور
پہلے سے زیادہ اوسے نیند آئی دفعتاً اوسنے کہا کہ مجہے ایک آدمی ایک نئی
وضع کی پوشاک پہنے ہوئے نظر آتا ہے چونکہ مجہے یہ خیال ہوا کہ شاید لام
کسی ایسے آدمی کو دیکہتا ہو جو پہلے اس کرسٹل کا مالک تہا یا جسکو کسی طرح کا
تعلق اس کرسٹل کے ساتہ ہو گا تو مین نے دستوس سے کہا کہ اس آدمی کا
حال تہا ؟ اور چونکہ مجہے معلوم ہوا کہ اوسوقت کے بعد اور اوقات عمل مین
یہ شخص لام کو نظر آتا تہا اسواسطے مین اس شخص سے اوسکا حال روزانہ پوچہتا
اور اوسکے کاروبار کا حال بہی دریافت کرتا تہا نتیجہ میرے امتحان کا بیان
اون
ذیل مین بیان کرتا ہون ؛
جب کرسٹل لام کے ہاتہ مین رکہا گیا تو تہوڑے عرصے ... ایک ... مین بہت دور تک جا
اوسنے اپنے تئین دیکہا کہ مین ایک سڑک پر ہون ... اس سڑک کے ایک طرف
ایک دریا بہت زور سے بہتا ہے اور دریا کے اوپر ... رہے اور اونچے پہاڑ
اور سڑک کی دوسری طرف بہی پہاڑ ہین مگر اتنے ... جیسے جتنے دوسرے
بلند ہین اس سڑک پر اوسنے ایک آدمی ... سے اونچا چلتا
دیکہا اوسکی عمر چالیس اور پچاس سال ... اوسکا
قد ... اور قوی تہا لیکن چہرہ اوسکا ... ڈاڑہی
اور سیاہ ایک سیاہ ...

دہاڑی دار اور پانوٗن مین بوٹ گھٹنون سے نیچے موڑے ہوئے اوسکی شکل
یہودی یا اسپین یا اطالیہ کے آدمیون کی سی نظر آتی تہی کمر مین ایک
کمربند تہا اور کچہ چیز لٹک رہی تہی لیکن نہ تلوار تہی نہ خنجر تہا سب کپڑون
کے اوپر ایک چوغہ پہنے ہوا تہا لیکن چوغہ کا سینہ کہلا ہوا تہا اور اندر
کے کپڑے نظر آتے تہے ٹوپی کپڑے کی تہی اور ایک طرف اوس پہ
سمور لگا ہوا تہا اور ایک پر بہی ٹوپی مین تہا اوس کے ہاتہ مین اوسکے
قد سے بہی لانبی ایک لکڑی اوپر سے خم کہائی ہوئی تہی اور اوسکے آگے
پانچ کوسپند دوڑتی جاتی تہین اس شخص کی پوشاک ایسے اچہے
کپڑے کی تہی کہ لام کو تعجب ہوتا تہا کہ اوس آدمی کی پوشاک تو ایسی تکلف کی
اور وہ گوسفند ہانکتا جاتا ہے اس آدمی کے پیچہے لام چلتا گیا تا وقتیکہ
وہ آدمی ایک سرا مین گیا اور وہان کہانا کہایا اوس سرا مین
اور بہی کئی آدمی بہ حیثیت دہقانان کے بیٹہے ہوئے تہے اس آدمی کی اون
دہقانیون اور مالک سرا نے اچہی طرح مدارات کی وہ سرا
اس صورت کی نہین تہی جیسی انگلستان مین ہوتی ہین نہ وہ دہقانی انگلستان
کے دہقانون کے سے تہے اونکی پوشاک بہی مثل اوس آدمی کی پوشاک
کے تہی جسکے پیچہے لام جاتا تہا اور سب کے بدن کے اوپر کہال کا
یعنی پوستین ... دوسرے دن جو لام نے اس آدمی کو دیکہا تو
وہ شخص اوسی ... تا تہا لیکن گوسفند اوس کے ساتہ نہین تہی جو
پہنے ہوئے ... کہ جنگل مین تہی اور دریا کے کنارے کنارے
درخت ... پہاڑ دور دور نظر آنے لگے اور
کہیت نظر آتے تہے

یہ سڑک ایک چھوٹے سے شہر کی طرف جاتی تھی اور وہ شہر پاسے کوہ مین واقع ہے
شہر تک پہونچنے سے پہلے دریا پر ایک پل کئی محرابون کا نظر آیا راہ مین بہت
دہقان نظر آتے تہے کوئی ٹوکرون مین انڈے لیے جاتے تہے کوئی گاڑیان
ہانکتے تہے شہر کا موقع یہ تہا کہ پہاڑ کی ڈہال پر بستا تہا پہاڑ کی طرف چوڑا بستا ہے
اور پل کی طرف عرض کم ہے اوس شہر کے گرد فصیل نہین ہے سڑک پہ چہ
گاڑیان چلتی تہین وہ ایسی گاڑیان نہین تہین جیسی انگلستان مین ہوتی ہین چونکہ
لام اوسکا نام نہین جانتا تہا اور اوسکی یہ خواہش تہی کہ کچہ اوسکا نام رکھا جاوے
مین نے کہا کہ اسکا نام ریفل رکھہ لو اوس نے کہا کہ بہت اچھا اب اس کتاب مین
جہان اس شخص کا ذکر ہوگا اوسکا نام حرف ر سے تعبیر کیا جاویگا دوسرے دن
لام نے ر کو شہر کے بازار مین مکان مین دیکہا جب لام پل پر سے چلتا تھا تو
اوس نے اول تو یہ دیکہا کہ پانی بہت میلا ہے وہ [illegible] ہے یہ کہ پل کے سرے
کی طرف کچہ جگہ تاریک چھوٹی ہوئی ہے کہ وہان ا[illegible] سکو کچہ نظر نہین آتا اور
اوسکو صاف اوس وقت نظر آنے لگا کہ جب وہ [illegible] کے اندر دور تک
چلا گیا مین یہ بات نہین بتا سکتا ہون کہ یہ کیا چیز ہے [illegible] لیکن جب کبہی لام نے
اوس شہر کا حال بیان کیا ہے اس تاریک جگہ کا حال [illegible] ضرور بیان کیا ہے
جس مکان مین ر نظر آیا وہ اوسکی دوکان معلوم ہوتی [illegible] ایک عورت بہی
جو اوس سے بہت مشابہ تہی اوس دوکان مین تہی لا[illegible] میری سمجھ مین
اوسکی ہمشیرہ سے ر نے جو کچہ حال اپنے سفر کا اوس [illegible] بیان کیا وہ
توجہ سے سنتی تہی دوکان ایسی تہی جہان زنجیر [illegible] [illegible] ہین
خردہ فروش بیچتے ہین جب ان چیزون [illegible]
ہوتا تہا کہ دریا اور پل بہی بیچا

زکی دوکان بہی اوسی شہر مین نظر آتی تہی اور دوکان کے اندر کی چیزین
نظر آتی تہین لیکن بعدازان اوسکو عادت ہوگئی اور کچہ تعجب نہین ہوا تہا
پہر لام نے دیکہا کہ دوکان کے پیچہے ایک مکان مین ز اور وہ عورت کہانا
کہاتی تہی اوس مکان مین اسباب معمولی قسم کا تہا اور کہانا بہی کچہ تکلف کا
نہین تہا کہانے کے ساتہ دونون شراب بہی پیتے تہے کہانا کہانے سے پہلے
کچہ نماز اون دونون نے نہین پڑہی پہر اوس عورت نے ایک الماری مین سے
ایک بہچی گرہ اوتار کر ز کو دکہایا آتشدان مین آگ روشن تہی ایک اور دن
لام نے ز کو دیکہا کہ اپنی دوکان مین ہے اور ایک اور شخص کوئی چیز بیچنے کو
اوسکے پاس لایا لیکن ز نے اوسے خریدا نہین پل سے جو پہاڑ کی طرف بڑا
بازار جاتا ہے اوس مین پکا فرش ہے آدہی دور پر ایک اور بازار ریلو بازار
چوپڑ اوس مین آملتا ہے اس چوپڑ کے بازار کے ایک طرف لام نے ایک
سوار دیکہا کہ اوسکی [illegible]تی سبز رنگ کی تہی اور پیچہے ایک دامن لٹکتا تہا پائجامہ
اوسکا نیلا تہا اور اوس مین سرخ دہاری تہی ٹوپی کپڑے کی تہی اور ایک لانبی
تلوار بہی اوسکی کمر [illegible] تہی اور ایک کمربند بہی تہا اور بوٹ مہمیز لگے ہوئے
پہنے ہوئے تہا دوکانون پر اوسنے بہت سی تختیان لکڑیون پر لگی ہوئی دیکہین
اور اون پر کچہ حروف بہی لکہے ہوئے تہے لیکن فقط ایک مسافرخانے کی
تختی پر جو حرو[illegible] اون حروف کو لام پڑہ سکا اور تختون پر ایسے حروف
لکہے ہوئے [illegible] لام نہین پڑہ سکتا تہا مسافرخانے کے تختے پر اوس نے
شٹلز نام [illegible] جو لام اوس شہر مین گیا تو اوس نے ز کو اوسکی
دوکان [illegible] سکو تلاش کیا تو پہاڑ مین ایک جہونپڑے
[illegible] تہے بعض آدمی تو اون مین

ایسی پوشاک پہنے ہوئے تھے کہ سرون پر پگڑیان تھین اور پاجامے فراخ تھے اور اونکی داڑھیان لانبی اور بعض کی پوشاک ایسی تھی کہ وہ جاکٹ پہنے ہوئے تھے اور بکرون کے کھال کے چوغے پہنے ہوئے تھے یہ قوم ملی جلی دیکھہ کے لام نے خودبخود کہا کہ میری سمجھ مین یہ جھونپڑی دو ملکون کی سرحد پر واقع ہے ؛

یہ مشاہدہ لام کا بہت دلچسپ ہے اگر فرض کیا جاوے کہ یہ مشاہدہ بطور خواب تھا تو وہ خواب بھی عجیب قسم کا ہوگا لام نے بہت مختلف اوقات ر کو دیکھہ کے کچھ حال مین نے اوس کے شہر کا لکھا ہے اگر سب حال مفصل لکھا جاتا تو کئی صفحے بھر جاتے لام پر روزانہ بلکہ اکثر ایک دن مین دو بار عمل کیا جاتا تھا لیکن جب کبھی وہ ر کو دیکھتا تھا تو یہ نہین ہوتا تھا کہ جو حال اوسنے پہلے مرتبے دیکھا تھا وہی دوسرے مرتبے بیان کرے بلکہ علیحدہ حال ہوتا تھا اور تاہم طرفہ یہ بات ہے کہ جو حال علیحدہ علیحدہ بیان کرتا تھا اون مین ایک طرح کا ربط ہوتا تھا مثلاً ایک روز اوس نے ر کو سڑک پر ایسی جگہ چلتے دیکھا کہ دریا کے نیچے کی طرف جاتا تھا دوسرے دن اوس گھاٹی کے اوپری نیچے کی طرف اوسکو دیکھا کہ وہان زراعت بہت تھی تیسرے دن اوسکو ایک شہر کے قریب جاتے ہوئے دیکھا اور چوتھے روز اوسکو شہر کے اندر اپنے مکان مین دیکھا تین ہفتے بلکہ ایک مہینے تک [illegible] روزانہ کبھی راہ مین پیادہ چلتے ہوئے اور کبھی اپنے گھر مین نظر آتا تھا [illegible] مقامات کا حال لام بہت مفصل اور مشرح بیان کرتا تھا [illegible] شہر کا حال لام نے اسطور پر بیان کیا تھا کہ اگر [illegible]

یہ تو بات ظاہر ہے کہ وہ شیا

لام نے وہان کے لوگون کی تبائی اور دو کانون کے تختون کے حروف بتائے کہ سوا ایک تختی کے جس پر زبان جرمن لکھی تھی اوس سے وہ پڑہی نہین گئی اس بات سے میری سمجہ مین یہ آتا ہے کہ وہ شہر روس اور روم کی سرحد پر ہے شاید کوئی شخص جو اس کتاب کو پڑہے جان سکے کہ وہ شہر کونسا ہے اس بات کی وجہ نہین معلوم ہوتی ہے کہ لام نے روزمرہ اس شہر کو اور اس صفائی سے کسواسطے دیکھا لیکن مجھے ضرور یہ خیال ہوتا ہے کہ اوس کرسٹل مین جسکے سبب سے یہ مشاہدہ پیدا ہوا اور اس شہر مین یا اوس آدمی [illegible] مین کچھ تعلق ہے لام نے ایک مرتبے سوتے سوتے یہ بات کہی تہی کہ ایک دفعہ یہ کرسٹل [illegible] کے پاس تہا اگر یہ بات سچ ہے تو جسطرح کسی آدمی کی تحریر کے ذریعے سے کاتب نظر آنے لگتا ہے اسیطرح اس کرسٹل کے ذریعے سے [illegible] نظر آنے لگا اگر فرض کرین کہ یہ وجہ اس مشاہدے کی درست ہے تو یہ بات جواب طلب [illegible] ہے کہ جو کچھ لام نے دیکھا تہا زمانۂ حال کی باتین دیکھین یا گذشتہ زمانے کی اگر گذشتہ زمانے کا حال دیکھتا ہو تو یہ بات نہایت عجیب اور حیرانی کی ہے کہ ایک مہینے تک برابر تمام واقعات گذشتہ سلسلہ وار دیکھتا رہا *

لیکن لام نے فقط [illegible]ی مشاہدے سے مجھے حیران نہین کیا ایک روز جب وہ اس شہر کی [illegible] تہا تو وہ دفعتاً چپ ہو گیا اور تھوڑی دیر کے بعد کہا کہ مین ہوا میر [illegible] ہلے کا سفر کرتا ہون مجکو جلد یہ بات معلوم ہو گئی کہ لام خود بخود ایک [illegible] داخل ہو گیا تہا شاید اس اعلیٰ حالت مین واخل [illegible] اوسوقت وہ کرسٹل تہا جب وہ ایک خوبصورت باغ دیکھتا [illegible]

اور اوسمین بہت خوبصورت روشین بنی ہوئی ہین لام نے اوسکا نقشہ کہینچکر
بتایا اوسنے کہا کہ یہ باغ ایک شہر کے متصل ہے ایک روش کے سرے پر
ایک حوض بنا ہوا ہے اوس این دو دہانون مین سے پانی نکلتا ہے اور
ایک بڈہا آدمی اوس کے پاس کھڑا ہوا ہے سر اوسکا ننگا ہے داڑہی لانبی
کپڑے ڈہیلے اور سفید ہین اور پانون مین موزے نہین اور کھڑاؤن پہنے اوکی
یہ پوشاک یونانیون کی سی تہی اوس آدمی کے گرد و پیش قریب بارہ جوان
آدمی اور کھڑے ہوئے تہے اور اونکی پوشاک بہی اوس بڈہے آدمی کی سی
تہی یہ آدمی اون جوان آدمیون کو پڑہاتا معلوم ہوتا تہا اور جب درس
یا تقریر ختم ہو گئی تو وہ تین ملکر حوض کے پاس سے متفرق روشون پر چلے گئے
اور ذرا نظر بڑہا کر جو دیکہا تو لام کو کچہ پہاڑ فاصلے پر اور ایک شہر باغ کے متصل
نظر آیا اس باغ اور شہر کو بہی لام نے خود بخود دو تین مرتبہ دیکہا مگر حوض کے
پاس وہ آدمی نہین دیکہے لیکن اور آدمی روشون پر [illegible] سیر کرتے ہوئے دیکہے
اور ایک مرتبہ دو عورتین یونانی پوشاک پہنے ہوئے دیکہین لیکن حیرت کی
بات یہ ہے کہ یہ مشاہدات ایک خاص حالت مین وقوع پذیر ہوتے تہے کہ وہ حالت
لام کی حالت مقناطیسی معمولی سے علحدہ تہی بلکہ جس [illegible] حالت مین اوس نے
[illegible] کو دیکہا تہا اور دیکہا کرتا تہا اوس حالت سے بہی یہ [illegible] حالت علحدہ تہی یہ حالت
گویا حساب حالت بیداری کے تیسری حالت تہی اپنے [illegible] مقناطیسی کے
حساب سے دوسری تہی جو وقت اس حالت مین گذرتا [illegible] اوس وقت سے
علحدہ ہوتا تہا جو اوسکے سونے کے واسطے [illegible] مین مقرر
کیا جاتا تہا جب وہ خود بخود حالت [illegible]
اس تیسری حالت کا کچہ [illegible]

کہ جب وہ پہر اس تیسری حالت مین داخل ہوتا تہا بیشک یہ بات غائب معلوم
ہوتی تہی کہ اس تیسری حالت مین وہ زمانہ بعید اور واقعات گذشتہ دیکہتا تہا
ایک مرتبہ وہ خود بخود ایک اور حالت مین داخل ہوگیا کہ اوس وقت کا وقوف
پہلے تینون حالتون کے وقوف سے علیحدہ معلوم ہوتا تہا ایک روز اوس نے
مجہسے کہا کہ مین ہوا مین سفر کرراہا ہون لیکن دفعتاً وہ گہبرانے اور ڈرنے لگا اور
کہنے لگا کہ مین پانی مین گر پڑا ہون آپ مجہے اوسمین سے نکال لیجیے ورنہ اگر
آپ امداد نہ کرینگے تو مین ڈوب جاؤنگا مین نے اوسے حکم دیا کہ اس پانی
مین سے نکل جاؤ اور بہت محنت اور کوشش کرکے وہ اوسمین سے نکل گیا اور
کنارے پر پہونچ گیا اوسوقت اوسنے کہا کہ مین ملک کفرسریا مین جہان ایک
میرا دوست پیدا ہوا تہا ایک دریا مین گر پڑا تہا لیکن حیرانی کی بات یہ ہے کہ وہ
اوس ملک کی آدمیون کا اور مکانات اور حیوانون اور کہیتون کا اسطرح ذکر کرتا تہا
کہ گویا اونسے وہ خوب واقف تہا اور اوسنے یہ بہی کہا کہ جب مین لڑکا تہا تو اس ملک مین
بہت رہا ہون حالانکہ وہ کبہی سکاٹلینڈ سے باہر بہی نہ گیا تہا علاوہ اسکے اگرچہ اوسکی
آنکہین بالکل بند تہین [illegible]ن وہ اصرار کرتا تہا کہ مین جاگتا ہون اور میری آنکہین
کہلی ہین اور جب [illegible] نے کہا کہ تم سوتے ہو تو اوس نے شکایت کی کہ آپ
مجہے احمق بناتے [illegible]ن وہ اس بات کے سمجہنے مین حیران تہا کہ مین تو اوس جگہ
مین ہون اور [illegible] کفرسریا مین تہا تو مین اوس سے بات کیونکر کرسکتا تہا
اور جب مین [illegible] سے کہا کہ تم تو خود قبول کرتے ہو کہ تم کبہی جہاز مین
سوار نہین [illegible] آپ کیونکر پہونچ گئے تو اور بہی زیادہ حیران ہوا
لیکن [illegible] کفرسریا مین ہون اور مین اس ملک مین

مدت تک [illegible] ہون [illegible] یہان کے آدمیون [illegible] تو اور حیوانون سے
خوب واقف ہون یہ بات ظاہر معلوم ہوتی ہے کہ یہ شخص نے اپنے دوست کی
زبانی کفریریا کا حال سُنا تہا لیکن چونکہ وہ اصرار کرتا تہا کہ مین اس ملک مین
مدت تک رہا ہون اور یہان کے آدمیون سے اور سب چیزون سے بخوبی
واقف ہون تو میرے نزدیک یہ بات ہے کہ جو حال اوسنے اپنے دوست کی
زبانی سُنا ہوا تہا اوسکے دیکہنے کا اوسے شوق تہا اور حالت غائب بینی مین
کبہی کبہی وہ وہان چلا گیا تہا لیکن اپنے جانے کا حال پہلے اوس نے مجہے
کبہی نہین بتایا تہا اور اس قیاس کا اعتبار زیادہ تر یون ہوتا ہے کہ وہ اکثر
گہنٹہ گہنٹہ بہر سویا کرتا تہا اور کچہ کلام نہین کیا کرتا تہا اور اوسوقت وہ اوس
ملک مین جایا کرتا تہا اور اس دفعہ جو پہر اوس ملک مین گیا تو اوس نے فقط
وہان کے آدمیون کو اور چیزون کو فقط دیکہا ہی نہین بلکہ اونکو پہچان لیا کہ یہ مین نے
پہلے بہی اس ملک کو دیکہا ہے بیشک اوسکے بیانات ایسے تہے کہ مجہے بالکل
یقین ہوتا تہا کہ جو کچہ وہ کہتا ہے دیکہکر کہتا ہے دوسرے [illegible] اور بہی وہ خود بخود
ایسی ہی حالت مین داخل ہوگیا اور اوس حالت مین تو ویسا ہی حال بیان کیا
جیسے پہلے کہا تہا لیکن اس ملک کا حال اوسکو سوا اوس [illegible] اوس چوتہی حالت کے
اور کسی حالت مین یاد نہ آتا تہا بلکہ جب اوسکو حالت معمولی پر اقتضا جیسی ہوتی تہی
اور مین اوس سے کفریریا کا حال پوچہتا تہا تو اوسکی سمجہ مین [illegible] بہی نہ آتا تہا
اور جب مین اوس سے کہتا تہا کہ تم کبہی حبش کے ملک [illegible] ب کی طرف
بہی گئے ہو تو وہ کہتا تہا کہ آپ مجہسے ٹہٹہ کرتے ہین [illegible]
یہ تین مشاہدے جو واقع ہوئے یعنی اول [illegible] علم کا
اور تیسرا کفریریا کا انکی تصدیق [illegible]

کہ جب کبھی لام کو مین نے بعید شہرون مین بھیجا تو اوس نے اونکا حال صحیح صحیح
بتایا گو وہ اون شہرون سے واقف نہین تھا تو مجھے یقین ہوتا ہے کہ یہ مشاہدات
بھی اوسکے حقیقی اور راست ہونگے بڑی کیفیت کی بات ہوتی کہ مجکو لام کے امتحان کا
اور زیادہ موقع ملتا لیکن جیسے پہلے کہہ چکا ہون کہ کثرت مطالعہ کے سبب سے اس
شخص کو چھاتی کا مرض ہو گیا تھا اور کئی ہفتے تک وہ بیمار رہا اس سبب سے
زیادہ امتحان کا موقع نہین ملا اور جب وہ شفایاب ہوا تو اوسکی طبیعت پر مثل
سابق بہت اثر نہین ہوتا تھا لیکن اتنی بات ضرور ہے کہ مین اوسپر عمل کرسکتا ہون
گر اوسکی شفایابی کے بعد فقط دو مرتبہ ایسا اتفاق ہوا کہ وہ رکو دیکھ سکتا
محنت اور استقلال کے ساتھ پھر اوس پر یہ حالت خاص غائب بینی کی واقع ہو
مجھے لام بار بار کہتا رہا ہے کہ مجکو ایک خاص حالت تیز روشنی کی حاصل ہوگی
اور اوسکی بیماری سے پہلے جو مین اوسپر عمل کرتا رہا تو ضرور اوسکی روشنی بہت
ترقی ہوتی رہی تھی ❊

مثال یہی وہ شخص ایک … شخص کو کبھی کبھی خود حالت غائب بینی حاصل ہو جاتی
تھی مین مدرسے مین … رہا تھا کہ ایک مرتبہ اوس نے کہا کہ آپ کی گاڑی آتی ہے
مجھے یقین نہ ہوا اس … سے کہ مین نے ایک گھنٹہ بعد گاڑی آنے کا حکم دیا تھا
لیکن اوس نے کہ … مین فقط گاڑی ہی کو آتی ہوئی نہین دیکھتا ہون بلکہ یہی
دیکھتا ہون کہ … آپ سے کہنے کو آتا ہے کہ گاڑی آگئی ہے دو منٹ
کے بعد حقیقت … نوکر نے آکر کہا کہ گاڑی حاضر ہے غلطی سے ایک گھنٹہ
پہلے گاڑی … ز اوس نے کہا کہ مین اپنے چچا کو فلانی جگہ
دیکھ … رہے ہین اوس نے کہا کہ مجھے خط
کے نام خط لکھنا چاہتا تھا

لیکن جو پہلے ہی ڈاک اوس طرف سے آئی تو خط آیا مدرسہ مین بیٹھے ہوئے
اوس نے کئی بار مجھے بتایا کہ میرے مکان پر کیا ہو رہا تھا اور اگرچہ ہمیشہ
اوس کے بیان کو مین تصدیق نہین کر سکا لیکن جتنے مرتبے تحقیق کیا تو جو کچھ
اوس نے آدمیون کے آنے کا اور اونکی تعداد کا اور اور باتین بیان
کی تھین وہ سب صحیح پائین ایک مرتبہ اوس نے خود بخود ایک سمندر کے
کنارے کا شہر دیکھا اور وہان کا سواد اور فضا بیان کی اور جب مین نے
تحقیق کیا تو اوسکا بیان صحیح پایا پہلے پہلے وہ ڈرنے لگا کہ اب مین گھر کیونکر
جاونگا کیونکہ وہان کشتی نہین ہے ایک مرتبہ اور اوس نے خود بخود ایک سڑک
دیکھی کہ اوسکے دونون طرف بڑے بڑے درخت ہین اور سڑک کے سرے پر
ایک بارک دیکھی کہ اوسکے سامنے رسالے کے سوار پھر رہے تھے اور سوارونکی
پوشاک بھی انگلستان کی فوج کی سی نہین بتائی بلکہ یوروپ کے ملک کے
سوارون کی سی بتائی مجھکو یہ نہین معلوم ہے کہ اوس نے یہ بارک کسواسطے
دیکھی کیونکہ مجھکو ایسی کسی بارک سے آگاہی نہین تھی اور پس اوس نے
میرے خیال کے دریافت کرنے کے ذریعے سے اوس بارک کو نہین
دیکھا تھا مجھے یہ بات حاصل نہین تھی کہ جب اس شخص پر عمل کرتا تھا اوسکو
غائب بینی حاصل ہو جاوے اکثر اوسکو یہ حالت خود بخود حاصل ہو جاتی تھی
مگر بعض اوقات جہان مین چاہتا تھا اوسکو بھیجدیتا تھا اور کئی دفعہ جب
مین نے اوس سے دریافت کیا کہ فلانے مکان پر جو میرے ایک دوست کا
تھا کیا ہو رہا ہے تو اوس نے سب حال مفصل ایک شخص نے
مجھسے اکثر کہا ہے کہ مین لوگون کو اوسکے ... ہوتا ہون
کچھ تاریک دیکھتا ہون لیکن

تو وہ صاف دیکھنے لگے گا +

مثال سی و ششم - اب جو مثال مین لکھتا ہون اوسکا حال مین نے ایک
عورت سے سُنا تھا اور اوس نے خاص اون لوگون سے سُنا تھا جنکو اوسکا
تجربہ ہوا تھا ایک صاحب کلکتہ مین نوکر تھے اونکی بیوی انگلستان کو گئی تھی
اور راہ مین جہاز مین تھی اونھون نے کلکتے مین ایک غائب بین سے دریافت
کیا کہ اسوقت فلانا جہاز کہان ہے اوس نے بتایا کہ اس وقت وہ جہاز فلانے
جزیرے کے پاس ہے اور کہا کہ آج کا دن اوس جزیرے کے موقع پر
اچھا روشن نہین ہے اور وہان بادل سا ہو رہا ہے صاحب نے غائب بین
سے کہا کہ تم ہماری بیوی کے کمرے مین جاؤ اور دیکھو کہ وہان کیا
ہو رہا ہے پہلے تو غائب بین نے عذر کیا کہ عورت کے مکان مین بے خبر
جانا اچھا نہین لیکن جب صاحب نے اصرار کیا تو وہ کمرے کے اندر
گیا اور کہا کہ اسباب اوس کمرے کے اندر پریشان پڑا ہوا ہے
اور دو عورتین اوس کے اندر بیٹھی ہوئی باتین کرتی ہین جس عورت کو
دیکھنے کو وہ گیا تھا اوسکی صورت اور وضع اور پوشاک سب مفصل بتائی
جو شخص جہاز کا کپتان تھا اوس نے اپنے روزنامچے مین سے جب اس
غائب بین کے بیان کی مطابقت کی تو اوسکا بیان صحیح ثابت ہوا
جہاز کلکتے سے [illegible] فروری ۱۸۵۸ عیسوی کو روانہ ہوا تھا اور انگلستان میں
[illegible] جولائی [illegible] پہونچا تھا کسی سبب سے جہاز سست چلا ورنہ جس
عرصہ [illegible] تک پہونچا جہان غائب بین نے اوسے دیکھا تھا
[illegible] پہونچنا چاہیے تھا اس غائب بین نے
[illegible] عورت کے بیان سے

جو اوسی جہاز مین سوار تہی معلوم ہوا کہ حقیقت مین اوس صاحب کی بیوی
تہی کمرے مین جہاز مین اسباب ہمیشہ پریشان پڑا رہتا تہا ✤

مثال سی و نہم مین اوپر لکہہ چکا ہون کہ میجر بکلی صاحب حالت ہوش ہمولی
مین غائب بینی کی حالت پیدا کر دیتے ہین مگر اب یہ بات بہی لکہنی چاہیے
کہ صاحب موصوف حالت خواب مین بہی غائب بینی پیدا کر دیتے ہین میجر
بکلی صاحب نے مجہے ایک خط اس باب مین لکہا تہا اوسکا خلاصہ ذیل مین
لکہا جاتا ہے اوپر لکہا گیا ہے کہ انگلستان مین دستور ہے کہ میوے کے
پوست مین شلاً ریٹہے کے اندر تحریرات بند کر کے دوکاندار بیچتے ہین
میجر بکلی صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور اوسکو حالت خواب مین
غائب بینی کا ملکہ حاصل ہو گیا لیکن اسکے بعد اوسکو حالت ہوش مین بہی
غائب بینی کی قوت حاصل ہو گئی اور جسوقت یہ عورت سو جاتی تہی تو تحریرات
بند وہ کو پڑہ لیا کرتی تہی اور فاصلے سے پڑہ لیتی تہی خواہ وہ تحریر میجر بکلی صاحب
کے پاس ہو خواہ نہ ہو ایک اور عورت نے اپنے مکان مین ایک صندوقچہ
ایسی ایک تحریر بند کر کے میجر بکلی صاحب کو کہا کہ اب اس عورت سے
اوسکو پڑہوا دیجیے میجر بکلی صاحب کے حکم سے اوسنے اس تحریر کو اسطور
پڑہ لیا کہ وہ خود اپنے مکان مین تہی اور تحریر دوسری عورت کے مکان مین
اور وہ عورت بہی جسکے مکان مین وہ تحریر تہی اپنے مکان مین موجود نہین تہی
میجر بکلی صاحب کو بہی اوس تحریر کا حال کچہ معلوم نہ تہا اسکے بعد
اوسکے میجر بکلی صاحب نے غائب بین سے کہا کہ [illegible] مین نے
سنا ہے کہ تحریر بند کی ہوئی بکتی ہے تم جو [illegible]
[illegible] تحریر وہان ملیگی کیا

میجر بکلی صاحب گئے تھے نہ غائب بین گئے تھے غائب بین نے کہا کہ مین
چند ہی تحریرین وہان دیکھتی ہون میجر بکلی صاحب نے کہا بہت ہین کہ تھوڑی
اوسنے جواب دیا کہ نہین چھٹانک ریٹھون مین فقط تین تحریرین نئی ملین گی
میجر بکلی صاحب نے پوچھا کہ تمکو خوب یقین ہے کہ وہ تحریرین نئی ہین غائب بین
نے جواب دیا کہ خوب یقین ہے ایک اون مین سے وہ تحریر ہے جو مین نے
ابہی اوس عورت کے مکان مین رکہی ہوئی پڑہی ہے میجر بکلی صاحب نے
کہا کہ اگر مین چھٹانک ریٹھی خریدون تو اوس مین تین نئی تحریرین ضرور ملینگی
جواب دیا ضرور ملینگی اور جسکا مین نے ابہی ذکر کیا ہے وہ بہی اون تینو نمین
ہوگی اگر مین فقط چھٹانک خریدون تو یہ تینون تحریرین ملجاوینگی اوس نے
جواب دیا کہ ہان میجر بکلی صاحب اوسے سوتا چھوڑ کر اوس دوکان کو گئے
اور اٹھارہ ریٹھے چھٹانک وزن کے خرید کر لائے اور سب پر ایک چاکو سے
نشان کرکے غائب بین کے روبرو لائے غائب بین نے ایک کی طرف
اشارہ کیا اور کہا کہ [illegible]کھولو اوس مین وہی الفاظ تھے جو غائب بین نے
پہلے بتائے تھے [illegible]میجر صاحب نے لکھ لیے تھے اور فقط دو اور نئی تحریرین
اون مین نکلین دو[illegible]ے روز میجر بکلی صاحب اوس عورت کے پاس گئے
جسنے اوس تحر[illegible] ہوانا چاہا تھا اور اوسکو بتایا کہ غائب بین نے یہ عبارت
پڑہی ہے او[illegible]ق مین سے جو اوسی عورت کے روبرو بند کی ہوئی
تحریر نکالی [illegible]لا تو وہی عبارت اوس مین لکھی ہوئی تھی +
مثال [illegible] قدرت تھی کہ جب کوئی تحریر کسی صندوق مین
[illegible] اوسکو پڑہ لیتی تھی ایک روز
[illegible]ن پر خط دینے جاتے تھے

یہ شخص علم موسقی مین خوب دخل رکھتا تھا راہ مین اوس عورت نے میجر صاحب سے کہا کہ وہ اپنا گھر چھوڑ کر کہین چلا گیا ہے اور اوسکے نام کا تختہ بھی اوسکے دروازے پر سے ہٹا لیا گیا ہے جب اوس مکان پر پہونچے تو یہ سب حال صحیح ہوا اوس مکان مین جو اور لوگ رہتے تھے اونسے بھی جب پوچھا تو انھون نے کچھ پتا نہین بتایا کہ وہ شخص کہان اوٹھکر چلا گیا ہے اوسوقت میجر بکلی صاحب نے اوس عورت کو عمل کے ذریعے سے سولا دیا اور پھر اوسنے کہا کہ اب اوس شخص نے شہر سے باہر رہنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اپنے کام کے واسطے روز شہر مین آیا جایا کریگا ۔

مثال چہل و یکم — لیوس صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور دوسرے مرتبے کے عمل مین اوسکو غائب بینی کی قوت حاصل ہوگئی اس حالت مین اوسنے اپنے بعض رشتہ دارون کو جو ہندوستان مین سفر کر رہے تھے دیکھا اور بہت سا حال اونکا مفصل بیان کیا اوسکے بیان [illegible] کی تصدیق ہنوز نہین ہوئی ہے جب وہ سوتی تھی لیوس صاحب نے اوس [illegible] کہا کہ کل ایک بجے دوپہر کے بعد مین تم پر فاصلے سے عمل کرونگا تم اوس [illegible] دیکھنا اور جو حرکت مین کرون وہ بتانا جب وہ جاگ اوٹھی تو اوسکو لیوس صاحب کے اس کلام کی کچھ بھی خبر نہین رہی اور کسی نے اوس [illegible] ابھی نہین کہا کہ صاحب اسطرح کہہ گئے ہین دوسرے دن جب ایک بجنے [illegible] تو وہ لکھ رہی تھی اوسی وقت اوسکو نیند آگئی ایک شخص کو لیوس صاحب نے [illegible] سمجھا گئے تھے کہ جسوقت ایک بجے گا اوسوقت دیکھتے رہنا کہ [illegible] عمل ہوتا ہے چنانچہ وہ اوسوقت موجود تھا اور [illegible] وہ مین لکھتا ہون یہ شخص [illegible]

دیکہا کہ لیوس صاحب ایک کمرے مین بیٹھے ہین جو اسباب اوس مکان مین تہا
وہ بہی سب تبایا اور کہا کہ پہلے تو صاحب لکہہ رہے تہے اور پیچہے اوٹھکر کمرے مین
کو دتے پھرتے ہین اور عجب طرح کی شکلین بناتے ہین جو کچہہ اس عورت نے
تبایا سب صحیح تبایا سواے اس بات کے کہ صندوق چرمی کو اوس نے
کتاب بنا دیا تہا لیوس صاحب مین اور اس عورت مین کئی میل کا فاصلہ تہا
اور صاحب موصوف نے بعد اوسوقت کے جب اونہون نے سمجہا کہ عورت
مذکورہ سو گئی ہو گی شکلین بنانی شروع کین اس نیت سے کہ وہ عورت بہی
ویسی ہی شکلین بنا دے لیکن معمول نے اونکی نقل نہین کین الا جو حرکتین
لیوس صاحب کرتے تہے اونکو یہ عورت دیکہتی تہی اور یہ بہی عمل ہو گیا تہا کہ
سو بہی گئی تہی مین یہ نہین کہہ سکتا ہون کہ اوسوقت اوسپر فاصلے سے کچہہ عمل
کیا گیا تہا لیوس صا[illegible] جو اوسکو ایک دن پہلے حکم دیگئے تہے اوس کے
سبب سے یہ اثر ہو گیا [illegible] اتنی بات مین جانتا ہون کہ جب وہ جاگتی تہی تو لیوس صاحب
کے حکم ردیہ اول کا ا[illegible] لکو کچہہ ہوش نہین تہا اور یہ اثر جو اس عورت پر ہوا تو
تیسرے ہی مرتبہ او[illegible] عمل ہوا تہا ۔

مثال چہل و دوم [illegible] شخص ق پر لیوس صاحب نے میرے روبرو اور اور
کئی شخصون کے [illegible] و عمل کیا مثال ۲۴ مین مین لکہہ چکا ہون کہ تلقین کی
اوسپر کیا گیا [illegible] [illegible]ن اب مین لکہتا ہون کہ تہوڑی دیر اوسکو غائب بینی
کی قدرت حا[illegible] [illegible]س صاحب نے اوسکو میری طرف منتقل کر دیا اوسنے
وہ لیوس صا[illegible] [illegible] اتہا لیکن جب مین نے اوسے پہرا اونکی طرف
[illegible] [illegible] لکہہ چکا ہون کہ اگرچہ شخص
[illegible] [illegible]ا لیکن جب مین نے

اوسنے کہا کہ تم میرے مکان کو جاکر دیکھو تو وہ گیا اور بیان کیا کہ اتنے کمرے ہین
اور فلانا فلانا اسباب اون کمرون مین ہے اور ایک عورت ایک نئی سی وضع
کی کرسی پر بیٹھی ہوئی ایک نئی کتاب پڑھ رہی ہے جب مین اپنے گھر کو واپس گیا
تو معلوم ہوا کہ وہ عورت حقیقت مین ایک کرسی پر بیٹھی تھی کہ اوسپر وہ شاذ بیٹھتی ہے
اور ایک کتاب نئی اوسکے پاس آئی تھی اور اوس کتاب کو پڑھ رہی تھی علاوہ اسکے
مین نے یہہ بھی دیکھا کہ بہت سی چیزین ق نے ایسی بتائین جنکی طرف میرا خیال بھی
نہین تھا اور بہت سی ایسی چیزین نہ بتائین جنکو مین چاہتا تھا کہ وہ دیکھے اور نیز
اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میرے خیال کے ساتھ ق کو شرکت نہین تھی جب
ق نے پہلے مجھسے کہا کہ مین آپکے گھر کو تلاش کرکے وہان جاؤنگا اوسوقت
مین نے یہہ بھی نہین بتایا تھا کہ میرا مکان کونسے بازار مین ہے تھوڑی دیر بعد
اوسنے کہا کہ مین بادشاہی دارالشفا مین ہوت مین نے [illegible] نا ہی چاہا کہ اوسکی طبیعت
اس دارالشفا کی طرف متوجہ نہو لیکن جب تک اوسنے [illegible] ہان کا سب حال
نہین بیان کیا تب تک وہ وہان سے علیحدہ نہین ہوا [illegible] اسکی وجہ نہین
بتا سکتا ہون کہ اوسکو دارالشفا کی طرف کیون توجہ ہوگئی شاید یہ سبب ہو
کہ دن کے وقت اوسنے اوسکا کچھ ذکر سنا ہو مگر وہ حالت ہوش مین کبھی پہلے وہان
نہین گیا تھا اوسنے اس دارالشفا کا یہ حال بیان کیا کہ [illegible] ایک کونلا ہے
اور پھر زینے پر چڑھ گیا اور جتنی چارپائیان مریضون کی [illegible] نہین سب
گن کر بتائین شفا خانے مین سے نکلکر پھر وہ میرے [illegible] ن کرکے
وہان پہونچ گیا اس مرتبہ ق غائب بین رہنگا [illegible] روشن
نہین تھی لیکن اوسکے بعد بہو
قوت بخوبی حاصل ہوئی تھی

اوس جگہ گیا جہان اونکی والدہ رہتی تہی لیوس صاحب کی پاس اونکی والدہ کی خبر کئی سال سے نہین پہونچی تہی غائب بین نے کہا تمہاری ما زندہ ہے اور اوسی مکان مین رہتی ہے اور اوس طرف سے آپ کے پاس چند روز مین ایک خط بہت ضروری آویگا اور وہ خط راہ مین ہے اور وہ خط ایک شخص کی طرف سے آویگا جو بہت بیمار ہے اور یہہ بہی کہا کہ لیوس صاحب نے ایک خط اپنی والدہ کو لکہا ہے اور وہ خط جلد اونکی ما کے پاس پہونچیگا اور اور خانگی خبر لیوس صاحب کو ایسی دی کہ جو اونکے مطلب کی تہی جو کچہ غائب بین نے بتایا تہا سب صحیح ثابت ہوا لیوس صاحب کو وہ خط ملا اور بعد تحقیقات ثابت ہوا کہ اونکی ما بہی زندہ ہے اور جہان غائب بین نے بتایا تہا وہین رہتی ہے اور اگرچہ لیوس صاحب کو خبر نہین تہی کہ اونکی ما زندہ تہی یا نہین نہ اونکے مسکن کا پتا معلوم تہا لیکن جو خط اونہون نے لکہا تہا وہ اونکی ما کے پاس پہونچ گیا تہا اوسکے بعد مین نے [illegible] بہی اذکار اس غائب بین کی غائب بینی کے سنے ہین

مثال چہل وسوم [illegible]وس صاحب نے ایک عورت پر جسکی عمر ۲۵ سال کی تہی اور جسکا نام ک[illegible] [illegible]ور ڈاکٹر مکلک صاحب کی نوکر تہی عمل کیا یہ عورت غائب بین ہو گئی ششم اکتو[illegible] ۱۸۵[illegible]ء کو شام کے وقت اس عورت پر لیوس صاحب نے عمل کیا اور او[illegible]سے کہا کہ تم بلون کو جو جرمنی مین ایک شہر ہے جاؤ اوس شہر مین ڈاک[illegible] [illegible] صاحب کی ایک لڑکی ایک مدرسے مین پڑہا کرتی تہی غائب بین[illegible] [illegible] اسوقت اوس جگہ رات کے پونے نو بجے ہین اور وہ دیکہتی ہو[illegible] [illegible]سونے لگی ہے اور ایک کپڑا جو سردی کے موسم کا تہا او[illegible] [illegible] ڈاکٹر صاحب کو خیال ہوا کہ غائب بین نے [illegible] سکے کہ ابہی موسم اوس کپڑے کے

پہننے کا نہین ہے غائب بین نے یہ بہی کہا کہ یہ لڑکی جون یا جولائی کے مہینے مین
اپنے گہر واپس آویگی اور پہر بلون کو واپس جاویگی اسکو ڈاکٹر صاحب نے
سمجہا کہ غائب بین غلط کہتا ہے غائب بین نے اوس عورت کی صورت بہی
جو اوس مدرسے مین پڑہایا کرتی تہی ٹہیک ٹہیک بتائی اور کہا کہ اسوقت ۲۵
لڑکیان اوس مدرسہ مین پڑہتی ہین اوسنے یہ بہی کہا کہ مدرسے کی لڑکیان ڈیڑہ
بجے دوپہر کے بعد کہانا کہایا کرتی ہین اور شراب نہین پیتی ہین ایک خاص وضع
کا ایک لوٹہ بتایا کہ اوس مین کچہ پینے کی چیز ہے اور وہ پیتی ہین غائب بین نے
یہ بہی بتایا کہ اوس لڑکی کے کمرے مین کیا کیا اسباب ہے اور کہا کہ ایک قالین
وہان ایک نئی سی وضع کا بچہا ہوا ہے لیکن بوسیدہ ہوگیا ہے اور رنگ اوسکا
بہت سرخ ہے یہ بہی کہا کہ اوس لڑکی کے پاس اوسکی ماکا ایک خط ۴ تاریخ کو
آیا تہا اور وہ لڑکی اپنی ماکو ۹ تاریخ کو خط لکہیگی غائب بین نے کہا کہ مجھے ایک موٹی سی
عورت بہی نظر آتی ہے کہ اوسکے بال سیاہ ہین اور ایک ٹوپی اور سیاہ رنگ کی
اطلس کی پوشاک پہنے ہوئے ہے اور یہ بہی کہا کہ ڈاکٹر سکلک صاحب کی لڑکی
اکثر اکیلی سویا کرتی ہے لیکن کبہی کبہی ایک اور لڑکی بہی اوسکے پاس سویا کرتی ہے
کبہی کبہی ایک فرانسیسی عورت علم موسیقی بہی سکہایا کرتی ہے اور یہ بہی کہا کہ دوپہر سے
پہلے ڈاکٹر صاحب کی بیٹی گرجاگہر مین نماز پڑہنے گئی تہی لیکن بارش کے سبب سے
دوپہر کے بعد تیسرے پہر گرجاگہر کو نہین گئی تہی اور یہ بہی کہ انجیل کا فلانا مقام
گرجاگہر مین اوسنے پڑہا تہا عند التحقیقات اس غائب [illegible] ب بیان سوا
ایک دو باتون کے سچ نکلے غلطی یہ تہی کہ وہ لڑکی [illegible] گرجاگہر مین گئی تہی
اور جو مقام انجیل کا غائب بین نے بتایا [illegible] [illegible]
پڑہا تہا لیکن اور سب بیان

موسم کا تہا اسواسطے موسم کے پہلے پہن لیا تہا کہ اوس روز وہان سردی زیادہ ہی
اور اوس دن رات کو پونے نو بجے ہی سوئی تی اور وہ گرم کپڑا اوتار کر اوسے
کھونٹی پر رکہا اور اوس دن سے ایک ہی دن پہلے ناگاہ معلمہ نے اوس سے
کہا تہا کہ مجھے کچہ کام ہے اور مین کہین باہر جانے والی ہون تمکو جون یا جولائی کے
مہینے مین اپنے گہر کو واپس جانا ہوگا معلمہ کی صورت جو غائب بین نے بتائی تہی
ٹہیک تہی کہانے کا ذکر جو تہا وہ سب صحیح تہا اور پانی کے برتن کی صورت بہی
ایسی ہی تہی جیسی غائب بین نے بتائی تہی قالین کا رنگ اور صورت اور اوسکا
بہی جیسا غائب بین نے بتایا تہا ویسا ہی تہا اوس لڑکی کا ضرور ارادہ تہا
کہ نوین تاریخ کو اپنی ما کو خط لکہے اور ایک فرانسیسی عورت کبہی کبہی علم موسیقی کا
سبق دیتی تہی اوس وقت مدرسے مین ۲۵ لڑکیان بہی تہین اب دیکہنا چاہیے
کہ اس عورت کو کسی کے خیال کے ساتہ شرکت ہرگز نہین تہی کیونکہ جو باتین
اوسنے بیان کین (مثلاً) اوس لڑکی کا جون یا جولائی کے مہینے مین اپنے
گہر کو واپس آنا کہ نہ اوس لڑکی کو ایک دن پہلے تک خبر تہی نہ اوس کے
ماباپ کو کچہ گمان تہا ایسی تہین کہ کوئی بہی اوس جگہ نہین جانتا تہا علاوہ اسکے
اس غائب بین کا [illegible] اور بیان کا انداز ایسا تہا کہ بیشک معلوم ہوتا تہا
کہ کسی نہ کسی ذریعے سے جو کچہ وہ کہتی ہے دیکہکر کہتی ہے اس غائب بین کے
بیان مین کچہ پیشین [illegible] پیش بینی بہی پائی جاتی تہی مثلاً یہ ایک پیش بینی تہی
کہ وہ لڑکی ۹ [illegible] کہیگی اور فلانے مہینے مین جو آنے والا تہا اپنے گہر واپس جاویگی

مثال چہل [illegible] [illegible]سکا ذکر پہلے ہوچکا ہے بلا ذریعہ کسی تحریر یا اور چیز
کے [illegible] کہ زاوسکو غائب بینی خود بخود بلا عمل مقناطیسی
احب کے پاس ایک خط آیا

کہ وہ کاتب کا دستخط نہین پہچانتے تھے الف نے اونسے کہا کہ آپ ابہی اس
خط کو نہین کہولیے پہلے مین آپ کو اس خط کا حال تباؤنگا جو مین نے خواب مین
(یعنی حالت غائب بینی جو خود بخود واقع ہوگئی تہی) دیکہا ہے اوس نے کہا کہ
اس مین دو کاغذ ہین اوس مین سے ایک کاغذ مین ایک ٹکڑا لپٹا ہوا ہے اور
وہ ٹکڑا سادہ اوس لفافہ مین ہے اس خط سے متعلق نہین ہین ایک آدمی اور
ایک ماتم دیکہتا ہون جب خط کہولا تو جو الف نے کہا تہا وہ سچ نکلا اور پہلے ہی
فقرے مین ایک شخص کے آنے کا ذکر تہا الف کو یہ خواب اوسوقت نظر آیا تہا
کہ جب کاتب خط نے خط کا لکہنا شروع بہی نہین کیا تہا تو ہنوز جو کچہ لکہنا منظور تہا
کاتب کے ذہن مین ہی تہا کہ الف کو حال معلوم ہوگیا اور کاتب خط اوس مقام سے
دو سو میل کے فاصلے پر تہا جہان الف تہا ؛

الف کا یہ حال ہے کہ جب وہ خواب مقناطیسی مین ہوتا ہے تو جو کچہ اوسکے پشت
ہوتا جس مکان مین وہ ہو اوسکے دروازے کے با[illegible] ہو تبا دیتا ہے چنانچہ ایکبار
مین بہی اوس مکان مین تہا جہان اوسپر عمل ہو رہا [illegible] اوس نے کہا کہ فلانے فلان
استے آدمی باہر کہڑے ہوئے ہین اور اونکو یہ شوق [illegible] ہے کہ ہم سنین کہ اندر مکان کے
کیسا کیسا عجائب باتین ہو رہی ہین اگرچہ کاغذ چہپا ہو[illegible] تصویرین صندوق مین
بند کی ہوئی رکہی ہون تو وہ خواب کی حالت مین او[illegible] دیکہہ لیتا ہے علاوہ اسکے
کہ مین نے خود یہ تجربات دیکہے ہین مجہے خوب معلوم ہے [illegible] ڈاکٹر ہیڈک صاحب
جو تجربات کرتے ہین بہت احتیاط اور عقل سے کر[illegible] ر اگر مین خود بہی
اونکے تجربات کو نہ دیکہتا تو جو کچہ وہ لکہتے ہین ا[illegible] وس مین ہرگز
شک نہین ہوسکتا ؛

مثال چہل و پنجم یہ مثال عجیب

ہوتے نہین دیکہا تہا فقط چند کتابین اس مضمون کی پڑہی تہین اور جب اوسنے
خود آزمایش کرنی چاہی تو مرتبہ اول ہی فقط خواب مقناطیسی ہی نہین پیدا کیا
بلکہ معمول کو قوت غائب بینی بہی حاصل ہوگئی ان صاحب کا نام پادری گمہور
صاحب ہی یہ صاحب بہت عقیل اور شریف اور ہوشیار ہین میری درخواست
کے بموجب اونہون نے ایک خط مین مفصل حال اپنی آزمایش کا لکہا ہے کہ وہ
خط ذیل مین بجنسہ لکہا جاتا ہے سوائے آثار خواب اور غائب بینی کے اس مثال مین
اثر شرکت اور اتفاق حواس بہی پایا جاتا ہے اگر گنجایش ہوتی تو اور بہت سی
مثالین بہی مین لکہہ سکتا تہا کہ میرے بہت سے دوستون زن و مرد نے اکثر
تجربات کیے ہین اور اونکو تجربات مین کامیابی ہوئی ہے لیکن اس خط کو
ایک نمونہ سمجہنا چاہیے اور اوسی پر قیاس کر لینا چاہیے کہ جو حالات عمل کی تاثیر کے
لکہے گئے ہین اون مین [illegible]الغہ نہین ہے

خط — سنہ ۱۸۴۳ع کے موسم [illegible] ر مین مین نے بہت کچہ علم مقناطیس روحانی کے
باب مین پڑہا لیکن مین [illegible]نے کبہی کسی آدمی پر عمل ہوتے نہین دیکہا تہا جو کتابین
مین پڑہتا تہا اونکو پڑہ کر [illegible] مجہے بہت حیرانی ہوتی تہی اور مین کہا کرتا تہا کہ خدایا یہ
کیا اسرار ہے لیکن ج[illegible] بہت ایماندار اور شریف آدمیون کا بیان مین دیکہتا تہا
اسواسطے مین ا[illegible] مین جانتا تہا کہ کچہ نہ کچہ بات ضرور ہوگی میرے خیال مین
یہ بات نہین [illegible] یسے اچہے آدمی سب جہوٹے ہین مین نے
خود آزمایش [illegible] یعنی سنہ ۱۸۴۳ عیسوی کو مین نے ایک عورت سے
جو میری [illegible] یہ راضی ہو کہ تم پر عمل کیا جاوے اوسنے
[illegible] سکے بال اور آنکہین سیاہ
[illegible] زم (یعنی اس عمل کا نام

بہی نہین سنتا تہا مین نے خوب نظر جماکر سات منٹ تک اوسکی داہنی آنکہہ کی
پتلی کی طرف دیکہا اور اوس سے کہا کہ تم میری طرف نظر جماکر دیکہتی رہو چودہ
منٹ تک مین اسطرح دیکہتا رہا اور ارادہ تہا کہ بس اب موقوف کردون
کہ اوس نے کہا کہ مجہے میری طبیعت اس وقت کچہ عجب طرح کی معلوم ہوتی ہے
اس بات سے میرے دل کو ذرا مضبوطی ہوئی اور مین دس منٹ تک اور بہی
اوسکی طرف دیکہتا رہا دس منٹ کے بعد اوسکی آنکہین آہستہ آہستہ بند ہونے لگین
اور تہوڑی ہی دیر کے بعد وہ بالکل سوگئی اوس کے ہات اور پانون ہلنے لگے
اور ذرا بیقراری بہی اوسے معلوم ہوئی مین نے اولٹا عمل کیا تو اوس نے
کہا کہ اب میری طبیعت خوش معلوم ہوتی ہے اور وہ بیقراری بہی رفع ہوگئی
اوسکا سر بہی پہلے اسطرح ہلتا تہا جیسے کوئی اونگہتا ہو مین نے اوس سے
پوچہا کہ اب تمہاری طبیعت کیسی معلوم ہوتی ہے او[illegible] نے کہا کہ تماشے کی طبیعت
معلوم ہوتی ہے اس حالت مین مین نے اوسے ۵ منٹ تک رہنے دیا
مین نے پہر چاہا کہ اوس پر علم قیافے کے آثار نمایان [illegible]ون لیکن یہ بات
نہو سکی پہر مین نے ایک پر سے اوسکی ناک اور ہونٹوا[illegible] کو گدگدایا لیکن اوسے
کچہ بہی خبر نہوئی پہر مین نے ایک بازو کو اکڑا دینا چاہا [illegible]کن یہ بات بہی نہوسکی
پہر مین نے اوسپر سے عمل کا اثر اوتار لیا اور جب و[illegible] [illegible] تو اوسکو کچہ بہی
ہوش نہین تہا کہ سوتے وقت کیا کیا ہوا حالت بید[illegible] [illegible]ب مین نے
اوسکے بدن کو تہوڑا ہی پہچہوایا تو اوسکو گدگدی ہو[illegible] [illegible] [illegible]یش اونیز
میری اسطرح پوری ہوئی بعد ازان مین [illegible] [illegible]سر تا رہا او
روز بروز اوس پر تاثیر اور میری [illegible]
[illegible] یعنی ایک منٹ سہیا

ہوتا ہے تو اگر مین پانی یا نمک یا مصری یا دودہ یا اور کچھہ مونہہ مین رکھون تو
اگرچہ وہ اور مکان مین ہو اور مین اور مکان مین ہون تب بہی اوسکو بہی
ویسا ہی ذائقہ معلوم ہوتا ہے اگر مین اپنے پانون مین سوئی چبہاؤن یا کوئی
بال اپنے جسم مین سے اوکہاڑون یا کوئی شخص کہین میرے بدن مین چٹکی لے
تو اوس پر بہی ایسا ہی اثر ہوتا ہے اور بالکل صحیح صحیح بتا دیتی ہے کہ فلانی
بات ہوئی ہے ۲۷ اگست کو مین نے دیکہا کہ اوس پر غائب بینی کی حالت واقع
ہوگئی جب مین نے اوس سے کہا تو وہ وہان گئی جہان میری والدہ رہتی تہین
اور اوس مکان کی ہیئت اور میری والدہ کی صورت اور اونکا لباس ٹہیک
ٹہیک بتایا جب وہ اس حالت مین تہی تو مین اوسے ایک کمرے مین چہوڑکر
خود کئی کمرون مین پہرتا رہا اور اپنے دل مین جب خوب نیت کی کہ وہ اپنے
کمرے سے میرے پیچہے پیچہے آوے تو ہمیشہ آئی اور میرے پیچہے پیچہے پہرتی
رہی پہر مین اپنے باغ مین گیا اور یہ نیت کی کہ وہ یہان آوے چنانچہ تہوڑی
بعد وہ وہان موجود ہوگئی راہ مین سیدہی چلتی تہی مگر آہستہ آہستہ لیکن
چلنے مین کہین خطا نہین کی مین یہ دیکہتا تہا کہ جب وہ میرے پاس آتی تہی
تو دونون ہات اوس کے آگے کو پہیلے ہوئے تہے اور جب وہ میرے ہاتہون
سے چہوتی تہی تو اوسے صدمہ یا جہٹکا خفیف ہوتا تہا جیسا کہ کوئی لوہے کی سلاخ
سنگ مقناطیس پر اوچٹ کر چمٹ جاتی ہے ۱۰ مارچ ۱۸۴۴ع کو میرے
مکان پر کئی ... کہانا تہا اور اوسوقت میرے مکان پر ایک مشہور
ڈاکٹر صاحب ... شیرہ دو اور عورتین اور ایک صاحب مجسٹریٹ
موجود تہے ... نے ڈوکر پر عمل کیا اور اوس سے کہا کہ
... اس مکان کی ... صلیہ ...

گھر سے ایک میل سے زیادہ تہا غائب بین سنے دیکھا کہ اوس عورت کی نوکر
باورچی خانہ مین بیٹھی ہے اور ایک اور عورت اوسکے ساتھ ہے اور جب اوس سے
کہا کہ اچھی طرح دیکھکر اوس دوسری عورت کا نام بتاؤ تو اوس نے
نام بہی بتایا چنانچہ اوسکا نام سچ تہا کیونکہ جسکا مکان تہا اوسنے اوسکے قول کو
تصدیق کیا جب اوس سے کہا کہ تم مکان کے اندر فلانے کمرے مین جاؤ
تو اوسنے جاکر کہا کہ ایک عورت فلانی وہان بیٹھی ہوئی ہے وہ عورت اوس
مکان مین حقیقت مین تہی اور غائب بین سے کہا کہ اوس عورت کی ہاتہ مین
ایک خط ہے اور وہ رو رہی ہے جب ہم سب کہانا کہا چکے تو اوس مکان پر
اوٹھکر گئے اس غرض سے کہ دیکھین غائب بین کا بیان صحیح ہے یا نہین
وہان جاکر دیکھا کہ حقیقت مین اوس عورت کے پاس ایک خط اوسیوقت آیا تہا
اور اوس مین لکہا تہا کہ تمہاری بابت بیمار ہے حتی کہ اوسکی زندگی کی امید نہین ہے
اور تم جلد آجاؤ اسواسطے وہ عورت رو رہی تہی

دوسری اگست کو ایک جہاز ایک بندرگاہ سے روا[illegible] ہوا تہا دوسری ستمبر کو بڑے
غائب بین سے کہا کہ دیکھتے رہو کہ یہ جہاز کہان کہا[illegible] جاتا ہے اوس نے دیکھا
کہ دریا سے سات میل چلکر جہاز مذکور ایک جگہ ٹھہرا [illegible] ہے ایک جہاز چھوٹا سا
اور اس جہاز کے ساتھ تہا مین نے اوس سے کہا کہ [illegible]س دوسرے جہاز کو
بہی دیکھو چنانچہ اوس نے دیکھا کہ وہ جہاز ذرا اور [illegible] پا مین ہے اور
کپتان جہاز شراب پی رہا ہے اور ایک اور آدمی [illegible] کے پاس بیٹھا ہوا ہے
چند روز کے بعد نا خدا جہاز کا آیا غائب بین نے [illegible] می ہے جو کپتان
کے پاس جہاز کے کمرے مین بیٹھا تہا ناخ[illegible] ارنے دو [illegible]
جہاز کو چھوڑ دیا تہا لیکن [illegible]

بیا

سے جاؤ چنانچہ غائب بین نے یہی بات دیکھی تھی دوسری ستمبر کو پھر غائب بین نے دیکھا کہ جہاز بندگو رخوب چل رہا ہے اور کپتان سویا ہوا ہے اب او سنے کہا کہ جہاز فلانی جگہ سے آگے نکل گیا لیکن اب مین فقط ایک کتا جہاز پر دیکھتی ہون حالانکہ جب جہاز پہلے چلا تھا تو اوس مین دو کتے تھے جب کپتان صاحب چند عرصے کے بعد واپس آئے تو اون سے روزنامچے کے بموجب جو حال دریافت کیا گیا تو انھون نے کہا کہ ایک کتا ایسا بیمار ہوگیا تھا کہ اوسکو ہمنے سمندر مین پہینک دیا تھا ؛

۲۵- دسمبر کو ایک دوست ل نامے میرے مکان پر تھے اونھون نے اس غائب بین کی قوت غائب بینی کا امتحان کرنا چاہا اونکی درخواست کے بموجب غائب بین اونکے مکان مین گئے اور دیکھا کہ اونکا باپ آتشدان کے پاس ایک آرام [illegible] کی مین بیٹھے ہوئے ایک کتاب پڑہ رہا ہے کبھی اوس مکان مین یہ غائب بین نہین گئی تھی لیکن اوس نے اوس مکان کی صورت اور جو اسبا[illegible] اوسمین تھا ٹھیک ٹھیک بتا دیا جتنے چراغ وہان جلتے تھے اور جو کچھ ل کی بیوی [illegible] تھی سب اوسنے بتایا ل کو یقین ہوا کہ بعض بعض باتین جو غائب بین [illegible] نے بیان کین صحیح نہین ہین لیکن جب انھون نے اپنے مکان پر جا کر تحقیق [illegible] تو معلوم ہوا کہ جو کچھ غائب بین نے کہا تھا سب سچ تھا اوسی روز [illegible] لکھ بھیجا کہ غائب بین کو کہو کہ فلانے شخص کے مکان کو جاوے چنا[illegible] اور بیان کیا کہ بہت عورتین اور بہت لڑکیان وہان [illegible] سمشیدگان بھی ہین ل کو ہین نے کہہ بھیجا [illegible] ب مین لکھا کہ ہان اوس [illegible] توں کے تھین اور میری

ہمشیر گان بہی وہان تہین جسوقت عمل ہو رہا تہا میرے دروازے پر ایک دستک ہوئی مین نے غائب بین سے پوچہا کہ دروازے پر کوئی ہے او سنے کہا ہان ایک عورت آئی تہی اوسکو فلانے کمرے مین لے گئے ہین مین نے اوس سے کہا کہ دیکہکر اوسکا نام بتاؤ کہ وہ عورت کون ہے اوس نے غور سے دیکہکر نام بہی بتایا جب مین اوس کمرے مین گیا تو دیکہا کہ حقیقت مین وہی عورت بیٹہی تہی جسکا نام غائب بین نے بتایا تہا ❊

ایک روز گرمی کے موسم مین ایک میرے دوست مسٹر م نام اور اونکی بیوی اور اونکی دو بیٹیان میرے مکان پر آئین جب وہ اپنے مکان کو واپس جانے لگی تو مین نے اونسے کہا کہ آپ اپنے مکان مین دیکہتے رہیئے گا کہ کل ۱۱ بجے دوپہر سے پہلے وہان کیا کیا ہوتا ہے اور مین اپنی غائب بین کے ذریعے سے آپ کے مکان مین آؤنگا چنانچہ مین نے ایسا ہی کیا اور دوسرے روز ڈاک مین اونکو لکہہ بہیجا کہ آپ سب فلانے کمرے مین بیٹہے تہے اور وہان فلانی جگہ روشنی جل رہی تہی اور آپ کی بیوی فلانی جگہ بیٹہی تہی اور ایک کتاب اونکے سامنے رکہی ہوئی تہی اور آپ کی بیوی کے سر پر ایک ... ایسی بندہی ہوئی تہی اور ایک ... وضع کی پوشاک پہنے ہوئے تہی اور ... اپنی پوشاک کا ذکر فلانی جگہ کہڑے ہوئے کر رہے تہے ایک لڑکی آپکی فلانی ... تہی اور دوسری لڑکی فلانی جگہ تہی اور اوسکے پاس ایک نوکر بہی تہا ... مین اوس مکان کبہی پہلے نہین گئی تہی ... واپسی ڈاک مسٹر م نے جواب ... مین ہماری ... اوسوقت پگڑی ... پہنے ہوئے تہی لیکن ... بیمار ہو رہی تہی اور اونہون نے لکہہ بہیجا کہ ... سے کچہہ حال بتا سکا ہے

خود دیکھا اور آزمایا مجکو یہ بات نہین معلوم ہوتی کہ یہ غائب بینی کیونکر پیدا ہو جاتی ہے
لیکن اتنی بات تو مین جانتا ہون کہ مین اپنی آنکھ سے جو کچھ ہوتا ہوا دیکھون
اوسکو کیونکر یقین نکرون قطع نظر اس سے کچھ مین نے ہی یہ آثار ہوتے
نہین دیکھے ہین سیکڑون بہت ایماندار اور شریف آدمیون نے ایسے حالات
کا بیان کیا ہے اور میرے خیال مین کبھی یہ بات نہین آسکتی ہے
کہ سب نے جھوٹھ ہی بولا ہے علاوہ اسکے دنیا مین جو باتین اور چیزین
دیکھتا ہون سب اسرار ہین عقل کے خلاف تو نہین لیکن آدمی کے ادراک سے
باہر ہین مین یہ بات نہین بتا سکتا ہون کہ مین بولتا کسطرح ہون اور سنتا
اور دیکھتا کسطرح ہون لیکن یہ بات تو ضرور جانتا ہون کہ دیکھتا بھی ہون
اور سنتا بھی اور بولتا بھی ہون اسیطرح مین یہ نہین جانتا ہون کہ غائب بین
کس ذریعے سے اور [illegible] ترکیب سے غائب اور بعید چیزین دیکھتا ہے لیکن
مین یہ جانتا ہون کہ [illegible] دیکھتا ضرور ہے مین یہ بات بھی نہین بتا سکتا ہون
کہ غائب بین میری [illegible]ی کا کیونکر مطیع ہو جاتا ہے لیکن لاچار اتنی بات ماننی
پڑتی ہے کہ وہ مطی[illegible] [illegible]ر ہو جاتا ہے بہت آدمی عمل مقناطیسی پر یہ اعتراض
کرتے ہین کہ اگر جو[illegible] عورتون پر عمل کیا جاوے تو اونکے خراب کردینے کا
بڑا اندیشہ ہے [illegible] اس بات کا تجربہ نہین ہوا ہے لیکن مجھے یہ یقین ہے
کہ یہ خیال [illegible] [illegible] کا غلط ہے جو جوان عورت حالت عمل مین خراب
ہو سکتی ہے [illegible] [illegible] خراب ہو سکتی ہے لیکن جو عورتین حقیقت مین
نیک بخ[illegible] [illegible] بھی کوئی خیال بد نہ خود آوینگا نہ حالت
[illegible]نکی طبیعت خراب ہو گی وہ
[illegible]نگی جو نیک بخت ہونگی وہ

کسی حالت مین بہی ایسے خیالات کو اپنے دل مین جگہ نہین دیگی – اس بابت
اب مین آپ کو وہ بات یاد دلاتا ہون جو مین اوپر لکہ چکا ہون کہ حالت عمل مین
معمول کے اچہے اچہے خیالات زیادہ تر نمایان ہوتے ہین عمل مقناطیسی سے
اصل طبیعت آدمی کی تو نہین بدل جاتی ہے لیکن بعض بعض خیالات حالت
رسمی کی نسبت زیادہ اعلیٰ ہو جاتے ہین لیکن جہان تک مجکو تجربہ ہوا مین اسے نہین
یہ دیکہا ہے کہ اگر کچہہ بہی تغیر معمول کی طبیعت مین ہوتا ہے تو یہ ہوتا ہے کہ بدی
اور جہوٹ سے زیادہ نفرت اور نیکی اور راستی کی طرف زیادہ رغبت ہو – جو باقی ہے
خیالات اسفل کو مین نے کبہی زیادہ نمایان ہوتے نہین دیکہا ہے البتہ اعلیٰ خیالات
کو اسکے عمل سے تیز ہوتے دیکہا ہے ؛

مثال چہل و ششم خط آیندہ سے معلوم ہوگا کہ جو شخص لائق ہین اور ہوشیار ہین
اگرچہ اونکو کسی امر مین شبہہ بہی ہو لیکن بہت اچہا ... ورہ ... عقلمندی سے اتفاق
کر لیتے ہین خط آپکی درخواست کے بموجب مین ... اور ... لکہتا ہون اگست
کے مہینے تک مجکو عمل مقناطیسی کے نام سے نفرت تہی ... اور ایک جہوٹا غائب بینی کی
نسبت تو مجکو بہت ہی شبہہ تہا مین نے کبہی آزمایش ... بند ... کی تہی لیکن باوجود
مجکو شک اور نفرت کمال تہی ؛ ... اپنی پو ...
اگست کے بعد مین مع چند احباب کے ... کو گیا تہا ... تہی اتفاق سے ...
کے بعد مین نے سنا کہ وہان ایک غائب بین ... مین اسکو ...
جانتا تہا مین نے سنا کہ اس شخص پر عمل مقناطیسی ... ہوا ہے
اور وہ شخص غیب کی باتین خوب بتاتا ہے ...
یہ سنا تو مجکو یقین نہ ...

آتا ہے کہہ دیتا ہے چنانچہ جسنے مجھسے یہ بات کہی تھی اوسکو مین نے اسیطرح
جواب دیا اور مین نے کہا کہ مجھے تب یقین ہو کہ جب میرے سامنے عمل
کیا جاوے اور مین اوسکا امتحان جسطرح چاہون خود کرون عامل نے
کہا کہ آپ کو اختیار ہے کہ آپ خود امتحان کرین مین نے کہا کہ مین ایسے
بیان پر اعتماد نکرونگا جسکو مین تصدیق نہین کرسکون بلکہ ایسی باتین
پوچھونگا جسکا امتحان اوسیوقت ہو جاوے اور اوس وقت کے امتحان
سے راست یا دروغ غائب بین کے بیان کا معلوم ہو جاویگا عامل نے
جواب دیا کہ مین تو پہلے ہی کہہ چکا ہون کہ جسطرح آپ چاہین امتحان کرلیں
مجھے تسلی ہوئی اور مین نے اپنے جی مین کہا کہ اب مین ابھی غائب بین کا
دروغ ثابت کرونگا اوسیوقت عامل نے غائب بین کو بلایا اور اوس پر
میرے روبرو عمل کیا اور جب عامل نے کہا کہ اب اس شخص پر عمل کی تاثیر ہو گئی
تو مین نے اپنی بیوی یا [illegible] مین چھہ سوال اوسکو لکھکر دیئے اور خود وہان سے
چلا گیا اور اوس سے [illegible] کہا کہ جب مین واپس آونگا تو ان سوالات کے
جواب مجھے دینا سو [illegible]الات یہ تھے کہ جب مین وہان سے چلا جاونگا تو مین
کہان کہان جاؤنگا [illegible] میرا لباس کیا ہوگا مین نے اپنے لباس کو ایک خاص
طور پر اوس مکان [illegible]ین سے نکلکر بدل ڈالا ایک یہ سوال تھا کہ کہان کہان
جا کر مین کیا کیا [illegible]ا یہ باتین ایسی تھین کہ غائب بین رسمی حالت مین کبھی
نہ جان سکتا [illegible]ں سے کچھہ بتا سکتا تھا جب مین واپس آیا تو مین نے
کہا کہ جواب [illegible] ب انھون نے جواب دیئے تو مجھکو بہت حیرت ہوئی
کہ سب [illegible] کہا تھا اور جس آزمایش سے مین یقینا یہ سمجھا تھا
[illegible] سی آزمایش کا نتیجہ یہ ہوا کہ مجھکو

اوسکی راست بیانی مین اعتقاد ہوگیا غرضکہ مین نے امتحان اسطور پر کیا تہا
اور ایسی ایسی باتین پوچھی تہین کہ اونکے تبادینے سے جو شبہہ مجھے پیدا تہا
وہ بالکل رفع ہوگیا لیکن مین اتنی آزمایش پر بہی قانع نہین ہوا اور بہی آزمایشین
مین نے بہت کین اور نتیجہ یہہ ہوا کہ مجکو بالکل یقین ہوگیا کہ حقیقت مین غائب بینی کا
ملکہ معمول کو ہو جاتا ہے یہ تو مین نہین جانتا ہون کہ یہ قوت کسطرح معمول کو حاصل
ہو جاتی ہے لیکن اوسکے حاصل ہونے مین شبہہ نہین تفصیل و تشریح لکہنے
کے واسطے تو کئی ورق چاہئین کیونکہ تین روز تک برابر دو دو گہنٹے روزانہ
آزمایش کرتا رہا لیکن دو حال مین لکہتا ہون یہ معمول نہایت مفلس ہے لیکن
تندرست ہے اور تعلیم بہی اوسکو اچہی ہوئی ہے یہ شخص کبہی سکاٹلنڈ سے باہر
نہین گیا ہے اور جو جزائر قرب و جوار مین ہین اونکو کبہی اوسنے نہین دیکہا ہے
ایک روز شام کو جسوقت اس غائب بین پر عمل ہوا تو میرے ایک دوست نے
ایک خاص مقام کا جی مین خیال کیا اور غائب بین [illegible] سے کہا کہ میرے ساتہ
وہان چلو میرے دوست نے غائب بین کو اوس جگ[illegible] نہ نام تبایا نہ اور کچہ
پتا تبایا غائب بین نے اوس مقام کے ایک مکان [illegible] حال تبایا اور کہا کہ
اوسکے گرد بڑے بڑے درخت ہین اور راستے کمرے ا[illegible] مکان مین ہین اور
جب اوس سے کہا کہ اب تم فلانے کمرے مین جاؤ تو ا[illegible] اسنے کہا کہ اوس مین
ایک مرد اور دو عورتین بیٹہی ہین اور ایک تصویر فلانی [illegible] ہے کہ جب
اس تصویر کا حال زیادہ پوچہا تو اوسنے کہا کہ یہ تصویر [illegible] ہے اور اوسکے
نیچے ایک نام بہی لکہا ہے اور جب اوس سے کہا [illegible] وقت اسکو ذرا او
تو اس سبب سے ہوئی کہ دستخط اچہا نہہ [illegible] دیا ہ
مکان اوس ۔ ا [illegible] تہا جب

اوس مکان مین ضرور یہی آدمی تھی جو غائب بین نے بتائے تھے اور اوس تصویر
پر بھی وہی نام پایا جو غائب بین نے بتایا تہا سوا اسے اس مکان کے مین نے
غائب بین کو اور بھی مکانون اور مقامات کو بہیجا اور اوس نے سب کا حال
مفصل بتایا اور مجھے یقین ہوا کہ جو کچہ وہ کہتا ہے سچ کہتا ہے مثلاً مین نے او
اپنے مکان پر بہیجا اور جو حال اوس نے وہان کا بیان کیا اسطرح تہا
کہ بہت آدمی جو گھنٹون اوس مکان مین بیٹھتے ہین نہین بتا سکتے تھے جس جس
کمرے کا مین خیال کرتا تھا وہین غائب بین جاتا تہا اور سب حال ٹہیک
ٹہیک اور صحیح بتاتا تھا پھر مین نے اوس سے کہا کہ سر جان فرنکلن صاحب کا
حال بتاؤ اوس نے دو جہازون کے نام بتائے مجھے افسوس ہے کہ جیسا
آج کل سر جان فرنکلن صاحب کے سفر کا بہت لوگون کو خیال اور تردد ہے
ویسا مین نے غائب بین سے بہت تردد سے حال نہین پوچھا ورنہ بہت خوب ہوتا
کہ اور غائب بینون کے بیانات سے اس غائب بین کے بیان کا مقابلہ کرتا
جب کبھی مین نے اس غائب بین کا امتحان کیا ایسی باتون سے امتحان کیا
کہ جنکو فوراً مین تصدیق کرسکتا تہا غرضکہ اوس نے بتایا کہ سر جان فرنکلن صاحب
کا فلانا جہاز اٹکا ہے جو لوگ جہاز مین ہین زندہ ہین مگر پژمردہ خاطر ہین اور
جو سوالات او[illegible] اوسنے کیے تو غائب بین نے کہا کہ جہاز کے لوگ [illegible]
دیتے ہین [illegible] کی امید نہین ہے غائب بین نے کہا کہ تھوڑی [illegible]
تو جہاز [illegible] ہے لیکن آگے برف ہے اور جہاز چل نہین سکتا [illegible]
بے شک [illegible] ہی تصدیق تو ہو نہین سکتی ہے جب کبھی اوسطرف
[illegible] کے سبب سے کانپتا معلوم ہوتا تہا او
[illegible] اور بھی آثار چہوٹے چہرے

ایسے ہوئے کہ اگر اوسکے بدن مین چٹکی لیجاتی تہی یا کچہ چیز چبہائی جاتی تہی
تو اوسکو کچہ بہی خبر نہین ہوتی تہی اور جب میرے ہاتہ مین اوسکا ہاتہ ہوتا تہا
اور میرے ہات پر کوئی اس قسم کا صدمہ ہوتا تہا تو وہ چلاتا تہا اور شور کرتا تہا اور جب
پانچ چہ آدمیون نے آپس مین ہاتہ پکڑ لیے اور جو سب سے دور تہا اوسکے ہاتہ مین کبہی چٹکی
لی تو اوسکو بہت تکلیف ہوتی تہی اگر کوئی شخص کچہ گاتا تہا تو معمول فوراً اوسیطرح
گانا شروع کرتا تہا اور بطور نقل ایسی ایسی زبانین اچہی طرح بولتا تہا کہ کبہی
اوس نے سنی بہی نہین تہین جب وہ جاگ گیا تو اوسکو کچہ بہی حال حالت
خواب کا معلوم نہین تہا ایک مرتبہ جب وہ جاگا تو ذرا اوسکی طبیعت نادرست
معلوم ہوئی لیکن ذرا سا سرد پانی جب اوسکو پلایا گیا تو وہ پہر چاق ہو گیا اوسوقت
کمرا گرم تہا اور جب وہ سویا تہا تو اوس پر سورج کی گرمی اور شعاع پڑتی تہی معمول
نے یہ بات کہی کہ مجہے کبہی کچہ تکلیف عمل کے سبب سے معلوم نہین ہوئی ہے
لیکن کبہی کبہی میری بیوی یہ بات کہا کرتی ہے کہ جب تم [illegible]ے اوپر عمل ہوتا ہے
اور پہر بعد عمل کے تم جاگتے ہو تو جس طرح پہلے بہت باتین کیا کرتے ہو اسطرح
نہین کیا کرتے ہو یہ بات کہنی مناسب ہے کہ اس معمول [illegible] دو ایک غلطیان
بہی کین لیکن ان غلطیون کے کرنے ہی سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اور جو
باتین اوسنے کہین فریب اون مین کچہ نہ تہا ایسا کون آدمی ہے جو غلطی نہین
کرتا ہے مثلاً ایک غلطی اوسنے یہ کی کہ جب مین نے ا[illegible] [illegible] کہا کہ تم فلانے
شخص کو دیکہو تو اوسنے کہا کہ وہ مزدورون سے [illegible] [illegible] مین خالانکہ
ایک دوسرا شخص مزدورون کی نگرانی کر رہا تہا [illegible] [illegible] ایسے مشابہ
[illegible] یہ لوگ اونکو جانتے تہے اونکے [illegible]
ہوتا تہا ایک اور غلطی بہی [illegible]

معلوم نہین ہوتی ہے ۱۲-دسمبر کو غائب بین نے میرے مکان کو دیکھا اور اپنے عامل سے کہا کہ اوس مکان بین فلانے فلانے آدمی بیٹھے ہین اور یہ یہ کام کرتے ہین غلطی اتنی ہوئی کہ جس روز غائب بین نے اونکو میرے مکان پر دیکھا اوس وقت وہان کوئی نہین تھا بلکہ ایک اور روز جو اوس وقت سے تین ہفتے پیچھے آیا تھا وہ احباب میرے مکان پر تھے باقی حال سب سچ تھا مجھے یہ وجہ نہین معلوم ہوتی کہ اوسنے اور سب باتین صحیح کیون بتائین اور غلطی وقت مین کیون کی* یہ شخص یعنی معمول فلانا ہے اور اونکا نام فلانا ہے اگر کسی شخص کو امتحان کی ضرورت ہو تو شٹلنڈ مین جاکر امتحان کرے +

ایک شخص ن نام ع اپنی دو دختروں کے ایک جگہ سے دوسری جگہ کو جاتی تھی اور وہان اونکو ایک بیٹا ملنے والا تھا ایک عورت پر ان مین سے ایک شخص نے عمل کیا اور جب وہ سو گئی تو اوس سے دریافت کیا کوئی شخص یہان آنے والا ہے کہ نہین اوسنے کہا کہ ہان اپنے بھائی کو آتے دیکھتی ہون لیکن جس بھائی کے آنے کی اونکو امید تھی اور جس طرف سے اوسکے آنے کی امید تھی وہ بھائی اور وہ سمت نہین بتائی بلکہ دوسرے بھائی کو دوسری جانب سے آتا بتایا اور کہا کہ وہ دخانی گاڑی مین آرہا ہے اور ایک کتاب گاڑی مین بیٹھا پڑھ رہا ہے اور جو لباس اوسکا تھا وہ بھی بتایا یہ حال سنکر سب حاضرین حیران ہو گئے لیکن اونکو حیرانی [illegible] زیادہ اوس وقت ہوئی کہ جب وہی بھائی تھوڑی دیر بعد آ گیا [illegible] عورت نے آتے ہوئے دیکھا تھا سبب اوسکے

---

* اسکی وجہ [illegible] دیکھنے کو حالت پیشین مین اوس وقت تھی عقب مین اسواسطے نہین [illegible] معلوم ہوتے تھے بلکہ آئندہ وقت آتے تھے یہ [illegible] چند [illegible]

آنیکا پتہ تہا کہ اوسکی بیوی بیمار تہی اور اوس نے جب سنا کہ میری ہمشیرگان
فلانی جگہ آنیوالی ہین تو وہ دفعتاً اوس جگہ اس نیت سے آگیا تہا کہ ایک کو
اپنی ہمشیرگان مین سے بیمارداری کے واسطے لیجاونگا پہلے کچہ خبر بہی بہائی کے
آنے کی نہین آئی تہی کیونکہ چلدینے سے پہلے فقط ایک گہنٹا پہلے چلنے کا ارادہ
کیا تہا غرض اسمین شک نہین ہے کہ اس عورت نے اپنے بہائی کو حقیقت مین راہ مین
چلتا ہوا دیکہا تہا *

جس شخص سے مین نے یہ حال سنا تہا اوسی نے مجہسے ایک اور حال کا بہی ذکر
کیا اور وہ یہ ہے کہ دو عورتین آپس مین بہت محبت رکہتی تہین اور دونون پر
عمل ہوا کرتا تہا ایک مرتبہ ایک عورت اون مین سے دفعتاً بہت رونے لگی
اور کہا میری دوست یعنی دوسری عورت پر اسوقت ایک سخت مصیبت پڑی ہے
اوسوقت وہ عورت سو میل کے فاصلے پر تہی لیکن عند التحقیقات یہ بیان اس
عورت کا درست معلوم ہوا *

مثال چہل و ہشتم مین اون لوگون کے نام تو نہین [illegible]تا ہون جنکا یہ ذکر ہے
لیکن اس حال کے صحیح ہونے مین کچہ شبہہ نہین ہے [illegible]ب جوان عورت پر جب
وہ اپنے گہر سے باہر تہی عمل ہوا اور اوس سے کہا کہ تم اپنے باپ کے گہر کو جا کر
دیکہو چنانچہ اوس نے دیکہا کہ ڈاک والا ایک خط دے [illegible] ہے اور یہ خط میرے
نام کا ہے اور فلانی جگہ سے میرے بہائی کا خط آیا [illegible] وہ جاگی تو
اوسکو اوس خط کا کچہ خیال بہی نہین تہا جب [illegible] دریافت کیا
کہ تمہارا بہائی کہان ہے تو اوس نے کہا [illegible] فلانی جگہ
دس روز ہوئے گیا ہے تو یہ خبر [illegible]
پہلے خط کو دیکہتی ہے یا

آیا تھا اور اوسکا بھائی بسبب شدت موسم کے پھر اوسی جگہ آگیا تھا جہان سے دس روز ہوئے پہلے چلا گیا تھا اور وہ خط اوس جگہ سے لکھا گیا تھا ایسے ایسے حال اکثر واقع ہوتے ہین لیکن جتنی مثالین مین نے لکھی ہین اس بات کے ثبوت کے واسطے کافی ہین کہ حالت مقناطیسی مین معمول اکثر کسی نہ کسی ذریعے سے ہو علم بتا سکتے ہین غائب شخصون اور غائب اشیا کو دیکھتے ہین اور جو کام اوسوقت وہ لوگ کرتے ہین صحیح صحیح بتا دیتے ہین *

مثال چہل ونہم ایک جوان عورت پر جسکی عمر ۲۷ سال کی تھی لیوس صاحب نے عمل کیا اور جب اوسکو حالت غائب بینی کی حاصل ہو گئی تو اوس سے کہا کہ تم نئی دنیا کو جاؤ چنانچہ وہ بموجب حکم لیوس صاحب کے نیویورک کو جو نئی دنیا مین ایک شہر ہے گئی اور وہان سے دریاے نیاگارا* پر گئی دریاے نیاگارا پر جا کر پہلے تو بہت ڈری لیکن بعد اوسکے پانی کو گرتا ہوا اور اوس مقام کی فزا دیکھکر بہت خوش ہوئی اور سب حال پانی کے [illegible]رنے کا صحیح صحیح بتایا بعد اوسکے جو پل آبشار پر تھا اوسکو دیکھا اور بتایا اور پل [illegible]ڑے ہو کر جو فزا نظر آتی تھی اوسکا سب حال بیان کیا بعد اوسکے اوسے شہر [illegible]لکو کو بھیجا اور اوس شہر کو بہت گندہ دیکھکر بہت نفرت کی حقیقت مین وہ شہر [illegible] گندہ ہے بعد اوسکے اوسے بوزول کے بازار مین بھیجا اور وہان جا کر وہ [illegible]ہت دق ہوئے اور اوسکو بہت نفرت ہوئی اس شہر مین لوگ بطور غلا[illegible] انگلستان مین بردہ فروشی بالکل ممنوع ہے اسواسطے اس عورت [illegible] اکا حال دیکھکر بہت نفرت ہوئی بعد اوسکے اوس نے ایک مہتمم [illegible] خبار پڑھ رہا ہے جسوقت اس عورت پر عمل ہوتا تھا اوسے [illegible] ہم ۱۱ اور اوسنے پہلی عورت کے سب بیانات کی تصدیق کیا

* یہ ایک نہر ہے جو نیچے گرتا ہے اور اوسکے گرنیکی آواز کئی کوس تک سنائی دیتی ہے

مثال ۵۰- ایٹکنسن صاحب نے ایک عورت پر جو ایک ڈاکٹر کی بیٹی تہی عمل کیا اوسکو
غائب بینی کی قوت حاصل ہوگئی لیکن اوسکے باپ کو یقین نہ ہوا کہ غائب بینی کی قوت
اوسکو حاصل ہے اوسوقت ایٹکنسن صاحب نے اوسکے باپ سے کہا کہ جب آپ
اپنے گہر جاوین تو فلانے وقت آپ جو چاہین وہ حرکت کیجیے گا یہ عورت عمل
کے وقت اپنے گہر مین نہین تہی جو وقت مقرر ہوا تہا اوسوقت اس عورت پر
ایٹکنسن صاحب نے عمل کیا اور اوس سے کہا کہ تم اپنے باپ کے فلانے کمرے تک
جاؤ چنانچہ جب وہ وہان گئی تو اوسنے اپنے باپ کو اور اور لوگون کو دیکہا لیکن
دفعتًا ہنس کر اس عورت نے کہا کہ میرا باپ کیا کر رہا ہے ایک میز پر اوسنے کرسی
چڑہائی اور اوس کرسی پر ایک کتے کو بٹہا دیا ہے ایٹکنسن صاحب نے اوسیوقت
ڈاک مین لکہہ بہیجا کہ غائب بین یہ بات کہتی ہے اور جواب مین لکہا آیا کہ حقیقت میں
اوسکا بیان راست ہے *

مثال پنجاہ و یکم- ایٹکنسن صاحب نے ایک عورت پر عمل کیا اور عمل کے ذریعے سے
ایک ایسی بیماری کو اچہا کیا جو نہایت سخت تہی اور کسی [illegible] ج سے اچہی نہین ہوتی تہی
اس عورت کو غائب بینی کی قوت حاصل ہوگئی اور اوس [illegible] حالت مین اوسنے خودبخود
ایک اپنے رشتہ دار کے مکان کو دیکہا کئی روز تک جب [illegible] وسپر عمل ہوتا تہا اوسا
بیمار کو دیکہا کرتی تہی اور ایک مرتبہ اوسنے کہا کہ فلانا شخص [illegible] بہت بیمار ہے اور
ڈاکٹر صاحب کو بہی دیکہا اور کہا کہ ڈاکٹر صاحب فلانا علاج [illegible] ہین اور گو اوسکا
جی اوس بیمار کو دیکہنے کو نہین چاہتا تہا لیکن روزانہ اوس [illegible] تہی تا وقتیکہ وہ
بیمار مر گیا مرنے کے بعد وہ لاش کو دیکہتی رہی اور [illegible] تب تک
جو کچہ ہوتا رہا دیکہتی رہی اور بتاتی رہی کہ یہ ہوا [illegible] چکا
تب بہی لاش کو قبر مین دیکہتی [illegible]

اونکو دیکہ دیکہکر بہت گہبراتی رہی مدت کے بعد اوس لاش سے اوسکا خیال ہٹایا ہوکچہ
بات دریافت ہوسکتی تہی عند التحقیقات صحیح ثابت ہوئی ❊

مثال پنجاہ و دوم - دو عورتین دار السلطنت ملک فرانس مین تہین اونہون نے
اپنی ایک بہن کو جو انگلستان مین تہی لکہا کہ تم کچہ لکہکر ہمارے پاس بہیجدو چنانچہ
اوسنے فقط یہ عبارت لکہکر بہیجدی کہ تمہارا خط بہت دیر مین پہونچا ایک غائب بین کو
اونہون نے لفافہ دیدیا اوسنے کہا کہ تم یہ نہین جانتے ہو کہ یہ کس نے لکہا ہے
یہ عبارت انگریزی مین لکی ہے لیکن نہایت باریک لکی ہوئی ہے کچہ تہوڑی سی
عبارت مین پڑہ سکتا ہون اور نہین پڑہ سکتا ہون اسواسطے کہ بہت باریک لکہا
ہوا ہے یہ عبارت ایک عورت نے لکہکر بہیجی ہے وہ اپنے گہر مین نہین ہے ایک
اور شخص کے پاس رہتی ہے وہ تمہاری بہن ہے تمہاری ہمشیرہ ایک عورت کے
پاس جسکی عمر پچاس سال کی ہے رہا کرتی ہے اور سمندر کے کنارے پر ایک
شہر مین ہے اوسکی عمر [illegible] وہ ہے لیکن بدن دُبلا ہے تمہاری ہمشیرہ باتین
بہت کیا کرتی ہے تمہاری بہن بہت تندرست ہے لیکن آج صبح کو دن چڑہے
سوکر اوٹہی تہی اب وہ کچہ پڑہ رہی ہے اب اوس کے پاس اسوقت دو عورتین
اور ایک مرد بیٹہا ہے شخص اوسی مکان مین ایک علحدہ کمرے مین بیٹہا ہے
لیکن وہ اوسکا [illegible] ہے اوس مکان کی مالک جو عورت ہے اوس کے
اعضا مین درد [illegible] مالش کرایا کرتی ہے تمہاری ہمشیرہ کو غائب بینی کی
قوت کا اعتقاد [illegible] تمہاری بہن فرانسیسی زبان کم بولتی ہے لیکن سمجہ لیتی ہے
اوسکو [illegible] اگر فرانسیسی زبان مین کچہ لکہہ بہیجو گی تو

عورتون نے اس غائب بین کے ہاتھ مین رکھدیا جب اوس سے پوچھا کہ ایز کیا ہے تو اوس نے کہا کہ تمکو اس سے کچھ تعلق نہین ہے یہ خط ایک عورت نے لکھا ہے جو تمہاری بہن کے گھر مین رہتی ہے اوس خط کے سرنامہ پر اوس نے ایک نام دیکھا اور کہا کہ یہ نام اوس شخص کا ہے جو مین نے کہا تھا کہ اوس مکان مین رہتا ہے جہان تمہاری بہن رہتی ہے کرنیل براون صاحب نے مجھسے کہا ہے کہ اس غائب بین نے بہت خانگی باتین اکثر ہمکو بتائی ہین چنانچہ ایک مثال اوسکی ذیل مین لکھی جاتی ہے

مثال پنجاہ وسوم - ایک شخص اس غائب بین سے کچھ پوچھنے آیا جسوقت غائب بین پر عمل ہو رہا تھا اوسنے کہا کہ تم اسواسطے آئے ہو کہ کچھ چیز تمہاری جاتی رہی ہے اوس نے کہا کہ تم سچ کہتی ہو پھر غائب بین نے کہا کہ تم فلانی جگہ نوکر ہو اوس شخص نے کہا کہ سچ کہتی ہو پھر غائب بین نے کہا [illegible] تمہارا ایک ٹوکرا جاتا رہا ہے اور اوس مین کچھ جانور تھے اور اوس ٹوکرے مین [illegible] لیکن تہین تم نے فلانی فلانی جگہ اونکی تلاش بہی کی لیکن تمکو کچھ پتا نہین ملا ایک مسافر [illegible] تمہاری گاڑی مین سفر کرتا تھا فلانی جگہ پہونچ کر اس بات سے بہت دق ہو [illegible] کہ جب وہ پہلے چلا تھا تو وہ ٹوکرے تھے اور فلانے مقام پر پہونچ کر ایک [illegible] کر [illegible] گیا اوسوقت مستفسر حیران ہو کر کہنے لگا کہ یہ بات عجیب ہے کہ یہ غائب بین [illegible] سب حال بتاتا ہے پھر غائب بین کہتا رہا کہ جب تمہاری گاڑی فلانی [illegible] تو بعض بعض مسافر فلانی فلانی جگہ اوتر گئے اور گاڑی [illegible] ی کو لیکر فلانی طرف چلا گیا اور جب [illegible] حیران ہوا کہ یہ کیا بات [illegible] کا دعوی نہین کرتا [illegible] کے سبب [illegible] حال نہین کہا بلکہ طو [illegible]

تونکو یہ جواب ملا کہ اوس ٹوکرے کا پتا نہین ملتا ہے حالانکہ وہ ٹوکرا طویلے مین موجود تہا چند روز ہوے کہ گاڑی بان نے اوس ٹوکرے کو فلانی جگہ اوس ... کے نیچے رکہدیا ہے اگر تم وہان جاکر دیکہوگے تو ملجاویگا لیکن دو سو جونکین اوسمین مری ہوئی ملین گی دوسرے روز وہ شخص وہان گیا اور اوسکو ٹوکرا ملا اور دو سو جونکین مری ہوئی پائین مالک گاڑی عامل اور غائب بین کا دونون کا بہت مشکور ہوا کیونکہ جس شخص کی جونکین نہین جب ۲۵ روز تک اونکا پتا اوسکو نہین ملا تو اوس نے نالش کر دی تہی اور جتنی قیمت کی وہ جونکین تہین اوس سے دوگنی قیمت کا دعوی کیا تہا ؛

سنہ ۱۸۲۵ع مین اس غائب بین کی قوت غائب بینی کا ایک جلسے مین امتحان ہوا ہر ایک آدمی کو اختیار دیا گیا تہا کہ اپنا ایک ایک دوست لے آوے چنانچہ ایک شخص اپنے ساتہ ایک دوست کو لایا جو ایک ہی دن پہلے کیلیفورنیا سے آیا تہا اور اوسکو عمل مقناطیسی کی نسبت بہت شک تہا کیلیفورنیا کے ساحل پر ایک جہاز جزیرہ جیبا ... کا غارت ہوگیا تہا اوس مین سے ایک ٹکڑا ایک بت کا کنارے پر سمندر کے ... مال سے آگیا تہا اس شخص نے سمندر کے کنارے پر سے اوس ٹکڑے کو اوٹہا لیا تہا اب اوس ٹکڑے کو اوسنے اپنی جیب مین رکہہ لیا جب غائب بین ... سے اوسنے پوچہا کہ میری جیب مین کیا ہے تو غائب بین نے جواب دیا کہ ... ملک کے بت کا ایک ٹکڑا ہے اور اوسکے اوپر کچہ عبارت بہی کندہ ... مین سمندر کے کنارے پر چل رہے تہے وہان سے تمنے او... تم نے اوسے سمجہا کہ پتہر ہے لیکن بعد اوسکے ... ان کا اوسجگہ غارت ہوگیا تہا

؎

ایک روز جلسے مین ایک شخص نے اس غائب بین کے ہات مین ایک خط رکھدیا اور کہا کہ جس مکان مین میرا بیٹا فلانی جگہ رہتا ہے اوس مکان کا حال بتا تو غائب بین نے کہا کہ بجاے اوس مکان کے حال کے بیان کرنیکے مین آپ کو بتاتا ہون کہ آپ کا بیٹا بہت بیمار ہے اوسنے کہا کہ کیا بیماری ہے غائب بین نے کہا کہ تمہارے ہاتہ مین ایک خط تمہارے فرزند کا ہے جسمین وہ لکھتا ہے کہ مین خیریت سے ہون کل تمہارے پاس اوسکی بیوی کا خط آویگا جسمین وہ لکھینگی کہ تمہارا بیٹا بہت بیمار ہے مین تمکو یہ صلاح دیتا ہون کہ جسوقت تمہارے پاس وہ خط آوے تو آپ فوراً اپنے بیٹے کے پاس چلے جایئے اسواسطے کہ اوسکی طبیعت کے حال سے جیسے آپ واقف ہین ایسا کوئی نہین اور آپ ہی اوسے بچا سکتے ہین اور کوئی نہین بچا سکتا ہے کیونکہ وہ بہت بیمار ہے چنانچہ دوسرے روز وہ خط آیا اور وہ شخص اپنے بیٹے کے پاس چلا گیا ا[illegible] پندرہ روز کے علاج کے بعد اوسکو اچہا کیا جب یہ شخص واپس آیا تو شہر مین [illegible]س بات کا بہت چرچا ہوا مین نے یہ مثالین اس غائب بین کے بلکے کی لک[illegible] ہین اسواسطے کہ اونکی راستی مین کچہ شبہہ نہین ہے کبہی کبہی یہ غائب بین [illegible]طی بہی کرجاتا ہے لیکن حصہ اول [illegible] مین لکہہ چکا ہون کہ جب غلطی ہوتی ہے [illegible] تو فقط یہی ثابت ہوتا ہے کہ اوسوقت قوت غائب بینی اچہی طرح نمایان نہ[illegible] ہے لیکن جن بیانات کی نسبت شہادت بخوبی حاصل ہے اونکی نسبت [illegible] نہین ہوسکتا ہے یہ غائب بین جو غلطیان کرتا ہے اوسکی وجہ [illegible] ہے کہ بہت لوگ جو اوس کے پاس کہڑے ہوتے ہین ا[illegible] اوسکو محنت بہی زیادہ ہوتی ہے او[illegible]

حالت خواب مقناطیسی مین قوت اندرون بینی اور پیشین بینی کا بیان

خواب مقناطیسی مین یہ اثر اکثر نمایان ہوتا ہے کہ معمول اپنے جسم کے اندر کا حال
بتا دیتا ہے جن لوگون پر مین نے عمل کیا ہے اون مین یہ قوت مین نے نہین
دیکھی ہے اسکی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اونپر وہ اعلیٰ حالت ہنوز واقع نہین
ہوئی ہے جس مین یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے لیکن الف کو جسکا ذکر اکثر
اس کتاب مین ہوا ہے یہ قوت حاصل ہے وہ اپنے جسم کے اندر کے سب اعضا
شفاف اور روشن اور متحرک دیکھتا ہے اوائل مین تو جو وہ دیکھتا تھا اوسکے
دیکھنے کے سبب [illegible] بہت گھبراتا تھا لیکن پیچھے پیچھے خوف اور گھبرانا سو [illegible]
ہوگیا مین نے اوس [illegible] ایسی حالت مین نہین دیکھا ہے لیکن جو کچھ [illegible] اکثر [illegible]
اوسکے عامل نے [illegible] باب مین بیان کیا ہے او مپر مجھے اعتبار ہے اور بہت [illegible]
معمولون کا حال [illegible] مسطور کا لکھا ہے لیکن مین فقط الف کا حال لکھتا ہون کیونکہ
گنجایش زیادہ [illegible] الت کی نہین ہے ؁

مثال پہلی [illegible] معمول کو جو اپنے جسم کے اندر کا حال دیکھنے کی قوت [illegible]
اس [illegible] قوت ہوتی ہے جسکے سبب سے معمول اون لوگون
جسم کے [illegible] ہے جو اوسکے ساتھ ہم ربط کیے جاتے ہین اسجگہ
[illegible] مین الف نے یہ حال فاصلے سے بتایا
[illegible] نے میرے بیٹے کو بولنے سے

اوڈن پر ایمین دیکھا تھا یہ بات اکتوبر کے مہینے مین ہوئی تھی اور میرے بیٹے کی
تحریر کے ذریعے سے الف نے حال بتایا تھا جنوری کے مہینے مین اوسکو کچہ
بیماری دماغ کی ہو گئی تھی جب وہ بیمار تھا تو مین نے ایک خط مین جو ڈاکٹر
ہیڈک صاحب کے نام لکہا تھا تذکرۃً لکہدیا کہ میرا بیٹا بیمار ہے لیکن یہہ
نہین لکہا تھا کہ کیا بیماری ہے جب الف نے پہلی اکتوبر مین میرے لڑکے کو
دیکہا تھا تو اوسکو ایک طرح کا اُنس اوسکے ساتہ ہو گیا تہا ڈاکٹر ہیڈک صاحب
نے الف سے کہا کہ بتاؤ تو وہ لڑکا کیسا ہے اوس وقت کوئی تحریر اوس
لڑکے کی الف کے پاس نہین تہی لیکن اوس نے اوس لڑکے کو تلاش
کر کے دیکہہ لیا اور حالانکہ ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے اوسکی بیماری کا کچہ ذکر نہین
کیا تہا لیکن الف نے کہا کہ وہ لڑکا بہت بیمار ہے جو جو علامات بیماری کی تہین
سب اوس نے ایسی مفصل بیان کین جیسے مین لڑکے کے پاس بیٹہکر بتاتا
اور کہا کہ اوس نے مطالعہ بہت کیا ہے اسواسطے او[illegible]ے یہ بیماری ہو گئی
مین نے آثار بیماری دیکہکر اوسکا پڑہنا لکہنا کم کر د[illegible]ا لیکن اگرچہ وہ بہت کم
مطالعہ کرتا تہا تاہم اوسکو یہ بیماری ہو گئی الف نے بتایا [illegible] دماغ کے اعصاب
اور رگون مین فلانا فلانا فتور ہے اور جب اوسکے بیان [illegible]یک ڈاکٹر صاحب
کے روبرو بیان کیا تو اونھون نے کہا کہ بے شک یہ [illegible] صحیح معلوم ہوتا ہے
ایک روز شائب مین نے اپنے جسم کے ایک عضو کی بیما[illegible] [illegible]سال اور
اوس عضو کی ہیئت اور حالت بیماری کی حالت پر[illegible] [illegible] بیان کی
کہ آنکہ سے وہ عضو نظر نہین آسکتا ہے اور غا[illegible] [illegible]س نے
بیان کیا صحیح ہو گا ؏

مین نے ولیشین بلیبی کا اثر سنا [illegible]

کثیر واقع ہوتا ہے اور حصۂ اول مین بعض بعض صورتین پیشین بینی کے آثار کے
نمایان ہونے کی لکہی ہین اکثر تو یہہ قوت اسطرح نمایان ہوتی ہے کہ معمول بتا دیتا ہے
کہ کس وقت اوس پر کیا حالت واقع ہوگی اور یہہ بہی بتا دیتا ہے کہ فلانے
وقت جو فلانی حالت واقع ہوگی تو اوسکے بعد بہی کبہی پہر ہوگی یا نہ ہوگی دوسری
صورت یہہ ہے کہ معمول بتا دیتا ہے کہ مین فلانے وقت تک سوؤنگا اور یہہ بہی
بتا دیتا ہے کہ کب حالت روشن یا اور کوئی قوت واقع ہوگی لام نے مجھے کہا تہا
کہ جب اتنے مرتبے میرے اوپر عمل ہوگا تو مجکو بہی روشن حالت حاصل ہوگی مین
یہہ تو پہلے کہہ چکا ہون کہ وہ ٹہیک ٹہیک نہین بتا سکا تہا کہ کتنے مرتبے کے
عمل مین یہہ بات حاصل ہو جائیگی ولیکن جون جون اوسپر عمل ہوتا گیا اوسکی
طبیعت زیادہ روشن ہوتی گئی مین نے اوس پر قریب ۵۴ مرتبے کے عمل کیا
شاید اگر اس سے نصف مرتبہ اور عمل کیا جاتا تو حالت روشن حاصل ہو جاتی
اور مجھے امید تہی کہ معمول [illegible]دہ ٹہیک ٹہیک بتا دیگا کہ کتنے مرتبے کے اور عمل
کرنے مین حالت اعلی [illegible] ہو جاویگی لیکن وہ دفعتہ زیادہ بیمار ہو گیا اور پہر
عمل کرنے کا موقع نہ رہا [illegible] جب وہ بیماری سے اچہا ہو گیا تو جیسی اوسکی طبیعت
پہلے اثر پذیر تہی ویسی نر[illegible] پس اب پہر مجھے ابتدا سے عمل کرنا ہوگا*

بعض غائب بینون کو [illegible]درت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ بتا دیتے ہین کہ ہم پر
کسوقت کیا صدمہ [illegible] چنانچہ ایک غائب بین نے چند روز پہلے صدمہ کے
واقع ہونے سے [illegible] لانے دن کہ جا گہر سے نکلتے ہوئے زینون پر سے
مین گر پڑونگا [illegible] و حالت سکوت اونی یا اعلی حاصل ہو جاتی ہے
رو اوسے [illegible] پہلے بتا دیتے ہین حالت سکوت
[illegible]

اوسکے روبرو رکھی جاوے تو وہ تین لفظ پڑھ سکے گی چنانچہ جب اوسپر اسطرح
عمل کیا گیا تو ایسا ہی ہوا اور اگرچہ جو تحریر اوسکے روبرو رکھی گئی تھی اوسمین
چار لفظ تھے لیکن وہ تین ہی لفظ پڑھ سکی اس عورت پر پہلے کبھی عمل نہین ہوا
بیبجر بکلی صاحب کہتے ہین کہ اکثر اس قسم کی پیش بینی اونکے بہت معمول کرتی ہین
یعنی پہلے سے بتا دیتے ہین کہ فلانے شخص پر فلانے طور پر عمل کرنا چاہیے اور
فلانی فلانی قوت اونکو حاصل ہوگی اور غائب بین کے بیانات ہمیشہ صحیح ہوئے ہین
ظاہر ہے کہ اگر اس درجہ تک پیشبین بینی حقیقت مین ہوتی ہے تو اس سے زیادہ
درجے کی بھی ہوسکتی ہے اس بات کا دیکھہ لینا کہ فلانے شخص کو فلانے وقت
سرخ بادہ ہوگا یا فلانا شخص فلانے وقت بند تحریر مین پڑھ سکیگا ایسا ہی مشکل ہے
جیسا اس سے زیادہ اور کسی بات کا دریافت کر لینا مشکل ہے ؛

حصہ اول مین مین لکھہ چکا ہون کہ جو خواب سچے ہوتے ہین وہ پیشبین بینی کے
سبب سے واقع ہوتے ہین اس مین تو شک نہین کہ سچے خواب ہوا کرتے ہین
اور وجہ اونکی بھی معلوم ہوتی ہے کہ اکثر تو خواب کی حالت مین اور کبھی کبھی حالت
بیداری مین پیشبین بینی اسطور پر واقع ہو جاتی ہے کہ حواس ظاہری پر کسی چیز کی تاثیر
نہین ہوتی ہے حواس باطنی کا فعل نمایان ہوتا ہے جب مین ایسی پیشبین بینی کا
ذکر کرونگا جو خود بخود واقع ہو جاتی ہے تو چند مثالین لکھونگا لیکن اس جگہ
مین نے فقط [illegible] پیشبین بینی کا ذکر کیا ہے جو حالت خواب مقناطیسی مین واقع
ہوتی ہے

دو ایک [illegible] ایسے دیکھے ہین کہ اونہون نے حالت خواب
مقناطیسی [illegible] معاملون مین کی ہے لیکن ہنوز وہ امور عالم
[illegible] کہ وہ پیشبین گوئی صحیح ہے یا نہین

اٹھارھوان خط

حالت سکوت

حالت سکوت جسکی تعریف حصۂ اول مین ہوئی ہے واقع ہوتی ہین نے خود
نہین دیکھی لیکن بہت مثالین ایسی حالت کے واقع ہونے کی تحریری موجود ہین
حصۂ اول مین مین لکھ چکا ہون کہ ایک شخص پر یہ حالت ۷ ہفتون تک برابر
رہی بریڈ صاحب نے لکھا ہے کہ ہمکو بہت تجربہ ایسی حالت کے واقع ہونیکا ہوا ہے
اور حصۂ اول مین مین کرنیل ٹونسنڈ صاحب کا ذکر لکھ چکا ہون کہ صاحب موصوف
جب چاہتے تھے اپنے اوپر یہ حالت پیدا کر لیتے تھے ہندوستان مین بہت فقیر
ایسے ہوئے ہین اور ہین کہ وہ اپنے اوپر ایسی حالت جب چاہتے ہین پیدا
کر لیتے ہین بلکہ کہدیتے ہین کہ ہمکو زمین کے اندر دفن کردو اور کئی ہفتون بلکہ
کئی مہینون کے بعد اوس مین سے نکالے جاتے ہین فرانس کے ملک مین بھی
ایک شخص پر ایسی حالت حال مین واقع ہوئی ہے ❊

حالت سکوت اعلی

اس حالت کے واقع ہونیکا بھی مجھے تجربہ نہین ہوا ... مثالین تحریری
موجود ہین اور الف پر جسکا ذکر اکثر اس کتاب مین ... تجربہ ایسی حالتون
ہوئی ان دونون حالتون کے واقع ہونیکا وقت ... معین ہونی اور
پیشین گوئی پہلے سے بتادیا تہا اور دو ... سکے
فقط ایک مہینا ہوا ڈاکٹر ...

واقع ہونیکا حال لکھہ بہیجا تہا اونکی تحریر سے مختصراً ذیل مین حال لکھا جاتا ہے ؛

مثال پنجاہ وہشتم — موسم گرما ۱۸۸۲ء مین الف پہ ایسی حالت سکوت اعلیٰ خودبخود واقع ہو جاتی تہی اول ہی مرتبہ یہ حالت اوس پر ماہ جولائی ۱۸۸۲ عیسوی مین واقع ہوئی تہی بتدریج یہ نوبت ہوئی کہ رسمی حالت مقناطیسی مین الف بتانے لگا کہ فلانے وقت میرے اوپر یہ حالت واقع ہوگی اور ایک دفعہ اوسنے حالت مذکور کے واقع ہونے سے دو مہینے پہلے اوسکا آغاز وقوع بتا دیا تہا جب کبہی وُہ اسطرح کی پیشین گوئی کرتا تہا تو حقیقت مین جسوقت بتاتا تہا یہ حالت واقع ہو جاتی تہی حالانکہ جب وہ خواب مقناطیسی سے جاگ جاتا تہا تو اوسکو اپنی پیشین گوئی کا حال کچہ بہی یاد نہین رہتا تہا جب اوسپر یہ حالت واقع ہوتی تہی تو اوسکو کبہی کبہی اوسجگہ کا ہوش رہتا تہا جہان وہ ہوتا تہا اور جو لوگ اوسکے پاس ہوتے تہے وہ بہی اوسے یاد رہتے تہے لیکن اوسکا دل ایسے مشاہدات مین مصروف ہوتا تہا جو [illegible] اس زندگی سے علیحدہ تہی اور روحانیات کا مشاہدہ بظاہر ہوتا تہا جب [illegible] اس حالت مین ہوتا تہا تو وہ کہتا تہا کہ مین فلانی حالت مین گیا ہون مجہے فلانی [illegible] حالت مین لے گئے ہین اور جب وہ رسمی حالت خواب مقناطیسی مین پہر آجاتا تہا تو [illegible] سکو حالت سکوت اعلیٰ مین جو کچہ اوسپر گذرتا تہا یاد رہتا تہا آنکہین اوسکی [illegible] کی طرف پہری ہوتی تہین اور کسی طرحکی تکلیف کا حس نہوتا تہا اول اول [illegible] ہات پانون مڑ سکتے تہے لیکن پیچہے اوسکا تمام جسم اکڑ جاتا تہا جب اوس [illegible] چہتا تہا تو پوشیدہ چیز غائب بینی کے سبب سے [illegible] دیکہہ سکتا تہا لیکن [illegible] وس وقت توجہ بہت کم ہوتی تہی کیونکہ اوسکی [illegible] [illegible] مصروف ہوتی تہی ایک مرتبہ جب اوسپر [illegible] نے ڈاکٹر [illegible] صاحب

پھری ہوئی اور بند ہوتی نہین اور وہ مقام فقط اس طریق سے نکالتا تھا کہ کتاب کو
اپنے سر پر رکھکر اوراق اولٹتا تھا صریحاً یہ مشاہدات اوسکے اوس حالت سکوت
اعلیٰ سے تعلق رکھتے تھے جو اوسکو خود بخود واقع ہو جاتی تھی کیونکہ وہی شخص جو
اوسکو اوس حالت مین نظر آتا تھا ہمیشہ اوسکو ان مشاہدات کی حالت مین
نظر آتا رہتا تھا ؛

گیارہوین دسمبر ۱۸۵۹ء کو جب الف پر حالت خواب مقناطیسی طاری تھی اوسنے
پیشین گوئی کی کہ آٹھوین جنوری ۱۸۶۰ء کو میرے اوپر حالت سکوت اعلیٰ واقع ہوگی
اور پھر یہ بات بیان کی کہ صبح کے دس بجے کے وقت یہ حالت واقع ہوگی مدت سے
اوس پر ایسی حالت واقع نہین ہوئی تھی لیکن جب وقت قریب آ گیا تو اوسکو
کچھ کچھ حالت سکوت اعلیٰ حاصل ہونے لگی اور جو کچھ اوس مکان مین ہوتا تھا
جہان وہ تھا اوسکا کچھ ہوش نہین رہا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ روحانیات اوسکے
روبرو آتی تھین اور وہ او[illegible] دیکھنے مین مصروف تھا آٹھوین تاریخ دس بجے
حالت سکوت اعلیٰ واقع ہوئی اور اوس حالت مین فقط یہی بات نہین تھی
کہ اوسکو عالم ارواح نظر آتا تھا بلکہ جو جو حالت سکوت اعلیٰ پہلے اوس پر واقع
ہوئی تھین اور اون حا[illegible]ون مین جو کچھ اوسپر گذرا تھا وہ سب اوسکو یاد آیا اور
نظر آتا رہا اس مرتبہ[illegible] سے پہلے دو برس سے اوسپر یہ حالت واقع نہین ہوئی تھی بہت
تشریح اس معمو[illegible] بات کی کچھ ضرور نہین ہے ڈاکٹر ہیڈک صاحب نے
اوسکا حال صفحہ [illegible] کن یہ بات لائق غور ہے کہ الف کے مشاہدات بہت
صاف ہوت[illegible] وہ دوسرے مشاہدے کے موافق ہوتا تھا
۳۱ [illegible] اوسکی طبیعت کو ایک خاص حالت
[illegible]ان کرتا تھا وہ بیان تا کیفیت

سے معمولون کے بیانات سے جنکا ذکر حصۂ اول مین ہوا ہے مطابق ہوتے تھے
اور تعجب کی بات یہ ہے کہ ڈاکٹر صاحب اوسکو ایسے معاملات مین کچھ یقین نہین
کرتے تھے بلکہ جو کچھ پہلے روحانیات کی نسبت فہمایش ہوتی تہی اوس فہمایش کے
خلاف اوسکے مشاہدات ہوتے تھے یہ ایک ایسا امر ہے کہ جب تک تحقیقات
بخوبی نہو تب تک کچھ حال ہی صاف صاف بیان نہین ہوسکتا ہے لیکن اتنی بات تو
ظاہر ہے کہ ایسے مشاہدات کی حقیقت کچھ ہی ہو اونکے راست ہونے مین تو
کچھ شبہہ نہین ہوسکتا ہے اور دوسرے یہ بات ظاہر ہے کہ جب ایسے مشاہدات
ہوتے ہین تو قوت غائب بینی زیادہ قوی ہوجاتی ہے چنانچہ جب الفٹ اوسکی
حالت سکوت اصلی سے حالت یعنی خواب مقناطیسی مین منتقل ہوتا تہا تو اوسکی
قوت غائب بینی ہمیشہ قوی تر ہوتی تہی پس اگر حقیقت مین عالم ارواح کا کچھ وجود ہے
تو ممکن ہے کہ ایسی حالت مین روحانیات کے ساتھ ربط پیدا ہوجاوے چونکہ
مجکو بذات خود ایسی حالت کے ملاحظے کا تجربہ نہین ہوا ہے اسواسطے مین اور
عاملون کا بیان لکھتا ہون لیکن یہ بات ظاہر ہے کہ جب ایسی حالت
حقیقت مین کسی پر واقع ہو تو اوسکو غور اور مصروفیت سے دیکھنا چاہیے ایسے
ذریعے سے اصلی حال ایسے آثار کا دریافت ہوسکیگا اگر یہ خیال کیا جاوے
کہ یہ امر وہم مین داخل ہے تو کچھ بھی حال دریافت نہوگا [illegible] ان تک مجکو تجربہ ہوا ہے
مجھے بخوبی یقین ہے کہ جو مشاہدات معمول کو حاصل [illegible] کی اتفاقیہ سے
نہین ہوسکتے ہین اور متفرق معمولون کے بیانات [illegible] رقت ہوتی ہے
کہ اوس سے ثابت ہے کہ یہ مشاہدات حقیقی [illegible] شبہہ پیدا ہوگا
نہین ہوسکتے ظاہر ہے کہ جب [illegible]
کہ اونسے کوئی آدمی [illegible]

اور عند التحقیقات اوسکا بیان راست ثابت ہوتا ہے تو یہ بات کچھ دہوکے کی
نہین ہوسکتی ہے گو ہم یہ نہین بتا سکتے ہین کہ معمول کو یہ مشاہدہ کیونکر ہو جاتا ہے

اون آثار مقناطیسی کا بیان جو خود بخود واقع ہوتے ہین

مین پہلے لکہہ چکا ہون کہ اکثر آثار عمل مقناطیسی خود بخود واقع ہو جاتے ہین
حالت خواب بیداری جو خود بخود اکثر لوگون کو واقع ہو جاتی ہے فقط یہ چیز ہے کہ سبھی
نیند مین خواب مقناطیسی پیدا ہو جاتا ہے ایسے لوگون کا جو حال لکہا ہے اوس سے
ثابت ہے کہ وہ لوگ سوتے ہوئے اندہیرے مین حفاظت سے چلتے ہین اور
ایسی جگہ چلتے ہین جہان حالت بیداری معمولی مین نہین چل سکتے ہین اور اکثر اشتباہ
کے مقام ہوتے ہین اور اوسوقت اونکی آنکہین بند ہوتی ہین اور روشنی کا
حس نہین ہوتا ہے کیسا ہی شور و غل کیا جاوے اوسکو وہ سنتے نہین ہین
اور اپنے کاروبار مین بہی مصروف رہتے ہین اور اگرچہ سوتے ہین اور جاگتے
نہین لیکن پڑہ سکتے ہین اور لکہہ سکتے ہین غرضکہ جسطرح عمل مقناطیسی مین
معمول کو نیا حس یا نئے حواس حاصل ہوتے ہین اوسیطرح ان لوگون کو بہی
حاصل ہوتے ہین انکو خود بخود ایسی حالت حاصل ہو جاتی ہے لیکن مین نے
کبہی ایسے شخص کو نہین دیکہا ہے جسپر خود بخود ایسی حالت خواب بیداری حال
تشنج کا پیدا ہو [illegible] عروق کے مرض سے پیدا ہوتا ہے لیکن جن لوگون کی
طبیعت بہت [illegible] مقناطیسی کی ہوتی ہے اونکو تشنج پیدا ہو جاتا ہے ؞

ان کو خود بخود دیکہنے کا بیان

[illegible] ساتہ اکثر بعض لوگون کو خود بخود

شرکت ہو جاتی ہے اور سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ یا حالت مقناطیسی دیکھنے والے کو
خود بخود پیدا ہو جاتی ہے یا ضبط خیال کے سبب سے یہ بات حاصل ہو جاتی ہے
ایسی حالت مین دل پر ایسی تاثیر نمایان ہوتی ہے جو اور حالت مین نمایان نہین
ہوتی ہے اس بات مین شک کرنا ناممکن ہے کہ اکثر ایسا ہوا ہے کہ بعید رشتہ دارو
کی اور دوستون کی بیماری یا وفات کا حال معلوم ہو جاتا ہے سبب آدمی جانتا
کہ ایسا ہوتا ہے اور اکثر یہ بات مشہور ہے کہ جن لوگون کو ایسی خبر ہو جاتی ہے
وہ لوگ ہوتے ہین جنکا خیال شخص بیمار یا قریب المرگ کو اوس وقت ہوتا ہے
ہمنے اس سے پہلے خط مین ایک حال لکہا ہے کہ جس مین اسطرح کی خبر
سو میل کے فاصلے سے ہوئی تہی اور حصہ اول مین ہمنے ایک عورت کا
حال لکہا ہے کہ اوسکو اکثر اسطرح کی خبر سو میل سے بہی زیادہ فاصلے سے
ہو جایا کرتی تہی اور جو کچہ اوسکو خبر ہوتی تہی وہ صحیح ہوتی تہی مثال ہاے ذیل
معتبر ہین اور یہ مثالین لائق لحاظ اسواسطے ہین کہ اگر انکو خواب تصور کیا جاے
تو وہ خواب ایسے تہے کہ ایک ہی وقت مین متفرق آدمیون کو ہوئے اور وہ
سب آدمی اوسوقت اپنے آپ کو بیدار سمجہتے تہے ؛

مثال پنجاہ و نہم — ایک رئیس زادہ جو [illegible] کا رہنے والا تہا جوانی مین وہ
ڈیوک اوف یورک کی فوج کے ساتہ فلینڈرز مین نوکر تہا جس [illegible] مین یہ شخص
رہتا تہا اوس مین دو اور افسر بہی رہتے تہے اور ایک اون [illegible] سے کہین باہر
نوکری پر گیا ہوا تہا ایک شب یہ شخص اپنے پلنگ پر لیٹا [illegible] اس نے
اپنے غائب دوست کی صورت اوسکے خالی پلنگ [illegible] بیٹہا
ہوا ہے اوسنے اپنے دوسرے دوست کو بلایا
اور اس صورت نے اون دو

ہوئی اور بتایا کہ فلانی جگہ مجھے زخم لگا ہے بعد اسکے اِن دونون آدمیون سے
اوس صورت نے کہا کہ جب آپ انگلستان جاوین تو فلانے مہاجن کے پاس
جائیگا اوسکے پاس ایسا کاغذ ہے جو میرے گھر والون کے بہت کام کا ہے اگر وہ
مہاجن مکر جاوے اور اغلب ہے کہ وہ مکر جاویگا تو اوسکے فلانے کمرے مین ایک
فلانی الماری ہوگی اوسکے فلانے خانے مین وہ کاغذ ملیگا دوسرے روز خبر پہونچی
کہ وہ دوست اونکا اوسی جگہ اور اوسیوقت گولی کہا کر مرگیا تہا جو جگہ اور وقت
اوسکی صورت نے بتائی تہی جب یہ دونون شخص انگلستان کو گئے پہرتے پہرتے
اوس بازار مین پہونچے جہان وہ مہاجن رہتا تہا اوسوقت اونکو اپنے دوست
متوفی کی درخواست یاد آئی اوسوقت تک اپنے دوست متوفی کی درخواست
بہول گئے تہے وہ اوس مہاجن کے پاس گئے اور جب اوس سے کاغذ کا ذکر
کیا تو وہ منکر ہوا کہ میرے پاس نہین ہے مگر اونہون نے زبردستی کے ساتھ اوسکی
وہ الماری کہلائی جو اونکو بتایا اونکے دوست کی صورت نے بتایا تہا اور جب اوس
الماری کو کہولا تو وہی کاغذ نکلا چنانچہ اونہون نے وہ کاغذ اوس سے لیکر
اپنے دوست متوفی کی بیوہ کو دیدیا یہ مختصر واقعہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے
کہ شرکت کے سبب سے غائب آدمی کی صورت ایسے وقت مین دکہائی دیتی ہے
وہ مررہا تہا ... مین آوے وہ خیال کرے کہ یہ واقعہ کسی بہوت کے ...
لیکن ... مین نے اس حال کو ایک اپنے رشتہ دار سے سنا تہا
کہ وہ ... شخص کا ہمسایہ تہا جس پر یہ ماجرا گذرا تہا اور ...
پہر ... سے بہی سنا جسکو وہ صورت نظر آئی تہی اور اونہی
... سے ہے تو مجہے یقین ہے کہ ...
... ال کرین کہ ...

وہ صورت دیکھی تھی اونکو کاغذ کا حال پہلے زندگی مین اوسکے دوست متوفی نے
بتا دیا ہوگا اور اوسوقت تک اونکو فراموش تھا تو اسکی کیا وجہ کوئی بتا سکتا ہے
کہ ایک ہی وقت مین دو شخصون نے اوس صورت کو دیکھا ایک مرتبہ ایک محفل الخ
یہ ذکر ہو رہا تھا اور ایک عورت بھی وہان بیٹھی تھی اوسنے مجھسے کہا ہے کہ جب
یہ ذکر ہوا تو ایک شخص اوسی محفل مین سے کہنے لگا کہ شاید آپ کو اس بات سے
واقفیت نہین ہے کہ جس شخص کی صورت نظر آئی تھی وہ میرا باپ تھا اور اوسی
کاغذ کے ذریعے سے میرے پاس اب تک فلانی ملک ہے +

مثال ششم — ہندوستان مغربی مین دو صاحب فوج کے ایک ہی کمرے مین
رہتے تھے ایک دن رات کو ایک نے دوسرے کو جگایا اور اوس سے پوچھا
کہ تمکو کچھ کمرے مین نظر آتا ہے اوسنے جواب مین کہا کہ فلانے گوشے مین مجھے ایک
بڈھا آدمی نظر آتا ہے جسے مین جانتا نہین ہون دوسرے نے کہا کہ یہ شخص
جو نظر آتا ہے میرا باپ ہے اور مجھے خوب یقین ہے کہ وہ مر گیا ہے کچھ عرصہ
کے بعد انگلستان سے خبر آئی کہ اوسکا باپ فلانے وقت فلانے روز مر گیا
مدت کے بعد یہ شخص اپنے دوست کو اپنے گھر لیگیا اور وہان اوسکے دوست نے
ایک تصویر دیکھکر کہا کہ اسی شخص کو مین نے اوس روز فلانی جگہ دیکھا تھا
حقیقت مین وہ تصویر اوسکے باپ کی تھی اور اوس شخص [illegible] سوا اوس
رات کے کہ جب گوشے مین اوسکی شکل دیکھی تھی کبھی [illegible] پیر مرد کو نہین
دیکھا تھا اس واقعے کی خبر مجھے بہت معتبر ملی ہے او[illegible] مین کہ ایسے
واقعات اکثر ہوتے ہین یہ بات بہت آسان ہے [illegible] سنکر
ہنس دین اور کہین کہ یہ بات لائق اعتنا [illegible]
نہین ہوتا ہے کچھ نہ کچھ اصل [illegible]

مثال شصت و یکم – نئی دنیا مین بہت لوگ میز پر بیٹھے ہوئے کہانا کہا رہے تہے سب نے دیکہا کہ ایک دروازہ اوس مکان کا کہل گیا اور ایک آدمی کی سی صورت اوس کمرے مین سے چلکر ایک اور کمرے کے اندر چلی گئی وہ صورت ایک دوست کی تہی جو اوسوقت کہین باہر تہا چونکہ وہ صورت اوس اندر کے کمرے مین سے باہر نہین نکلی تو سب بہت حیران ہوئے اور کمرے کے اندر جا کر دیکہا تو وہان کچہہ بہی نظر نہین آیا بعد ازان معلوم ہوا کہ وہ شخص اوسوقت مر گیا تہا بہت حیرت کی یہ بات ہے کہ ایک ہی وقت مین بہت آدمیون کو یہ صورت نظر آئی تہی لیکن زیادہ حیرت کی یہ بات ہے کہ ایک شخص دیکہنے والون مین ایسا تہا جس نے کبہی اوس شخص کو پہلے نہین دیکہا تہا ایک روز یہ شخص اور ایک اور دیکہنے والون مین سے جو کہانے پر موجود تہے بازار مین چلے جاتے تہے اوس نے کہا کہ دیکہو یہ شخص وہی ہے جسکی صورت ہمنے فلانی جگہ فلانے روز دیکہی تہی اوس کے ہمراہی نے کہا نہین یہ وہ آدمی نہین ہے بلکہ اوسکا بہائی ہے جو اوسکے ساتہ توام پیدا ہوا تہا پس معلوم ہوا کہ اگرچہ اوس شخص نے سوائے اوس روز کے صورت دیکہنے کے اصل آدمی کو کہین نہین دیکہا تہا لیکن اوسکے بہائی کو جسکی شکل اوس سے بہت مشابہ تہی پہچان لیا ٭

مثال شصت و دوم – [illegible] ایک عورت بیٹہی ہوئی تہی کہ اوس نے دیکہا کہ میرے صندوق مین [illegible] ہات ایک پہونچی نکال رہا ہے اوس عورت نے ہات کو ایسا صاف [illegible] ہوتے تو اوس ہات کو پہچان لیتی اور پہچان لیا کہ ہات [illegible] جب صبح ہوئی اور صندوق کو دیکہا تو پہونچی او[illegible] ہوئی کہ پہونچی حقیقت مین [illegible] [illegible]ت کا مشاہدہ سچا ہے

باغلاط اوسی کئی آثار عجیب اس عورت پر نمایان ہوئے لیکن جب اوسپر عمل
تنفاطیسی کیا جاتا تہا تو اوسکو غائب بینی کی قوت حاصل نہین ہوتی تہی ایک مرتبہ
اوس پر حالت سکوت واقع ہوگئی اور اوسکے رشتہ دارون نے سمجہا کہ مرگئی ہے
لیکن جو کچہ حال گذرتا تہا اوسکو اوس سے واقفیت ہوتی تہی اور اوسکو سنتی تہا
لیکن نہ اوسکے جسم مین اتنی طاقت تہی کہ ہات یا پاؤن ہلا دے نہ
منہ سے بات کرسکتی تہی ؛

خود بخود دہشت بینی کی قوت کی حاصل ہو جانیکا بیان

پچہلی مثالین جو لکہی گئین اون مین دیکہنے والے نے کسی شخص کو قریب سے ہو کے
دیکہا جو فاصلے پر تہا اور اسکی وجہ مین یہ سمجہتا ہون کہ دیکہنے والے مین اور
دوسرے شخص مین آپس مین ایک طرح کی شرکت بلحاظ اعتقادات گذران پہلے
ہوجاتی تہی لیکن معلوم ہوتا ہے کہ اسی طرح کی شرکت بلحاظ اعتقادات گذشتہ
کے بہی پیدا ہوجایا کرتی ہے جس طرح غائب بینی کی حالت مین دہشت بینی کی
قوت نمایان ہوجاتی ہے یہ بات مشہور ہے کہ ہر ملک اور زمانے مین لوگونکو
اس بات مین اعتقاد رہا ہے کہ بعض مکانات مین اونکے سابق ساکنین کی
صورتین پہرا کرتی ہین اور اکثر لوگون کے دلون مین [illegible] اعتقاد ہے کہ جو صورتین
اون مکانون مین اکثر پہرتی ہین جہان کوئی [illegible] واقعات ہوئی ہو یہ
بات آسانی سے سمجہ مین آسکتی ہے کہ یہ قصے نہ [illegible] پیدا ہوئے ہوں گے کہ
ڈرپوک یا جاہل یا وہمی آدمیون کو کبہی کبہی [illegible] اونکو حالت
بیداری مین کوئی صورت [illegible]
اتہون نے جو چاہا کہ [illegible]

کافی نہین ہے اور تفرق آدمیون کو اوقات مختلف مین وہی صورتین نظر آئی ہین
اور انہون نے کبھی اونکا حال بھی نہین سُنا تھا ہر ایک آدمی نے ایسے حالات
معتبر بہت سُنے ہونگے اور مین قبول کرتا ہون کہ مجھے اس بات کا یقین نہین ہوتا
کہ کچھ نہ کچھ صحیح اصل ایسے مشاہدات کی ضرور نہ ہوگی ریشن بیک صاحب نے
ثابت کیا ہے کہ ایک قسم کی صورتین اسوجہ سے نظر آتی ہین کہ مُردہ لاشون مین سے
یا اور اشیا مین سے لمعات اوڑ اوڑ کر نکلتے ہین اور میری سمجھ مین یہ بات آتی ہے
کہ اگر علم مقناطیسی کی طرف اچھی طرح توجہ کیجاویگی تو ایسی صورتون کی نظر آنیکی
وجہ حل ہوجاویگی اور از انجا کہ جو لوگ حالت مقناطیسی مین ہوتے ہین اونکو
واقعات گذشتہ صاف نظر آتے ہین اسواسطے یہ بات خیال مین آسکتی ہے
کہ جو لوگ حالت مقناطیسی مین نہون بلکہ ایسی حالت مین ہون جو قریب تر مقناطیسی
حالت کے ہو مگر اونکی طبیعت کیفیات مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہو اونکو بھی گاہ گاہ
یہ بات حاصل ہوجاتی ہے کہ واقعات گذشتہ اونکی نظر کے سامنے نقش ہوجاوین
بڑی مشکل حل کرنی یہ ہے کہ خاص خاص مشاہدات خاص خاص مقامات مین
کیون ہوتے ہین لیکن چونکہ ایسے آدمی جنکی طبیعت بہت روشن اور نہایت اثر پذیر
کیفیت مقناطیسی کی ہوتی ہے اکثر نشانات بعض مقامات مین اون لوگون کے
دیکھتے ہین جو وہان موجود نہین ہوتے تو قیاس مین یہ بات آتی ہے کہ وہ نشانات
اون مقامات مین [illegible] تے ہین اور اونکا فعل بعد امتداد ازمانہ دراز بھی
اون لوگون ک[illegible] اثر کرتا ہے مثال مندرجہ ذیل ایسے اثر کی تمثیل ہے
مثال شصت [illegible] کے شہر کے متصل ایک پرانے مکان مین
ایک خانہ [illegible] ایک حبشی نوکر تھا یہ نوکر اوس مکان کے
ایک جگہ سویا تھا اوسکو ایک شکل

نظر آئی اور وہ خوف کھا کر بیہوش ہو گیا یہ بات یاد رکھنی چاہیئے کہ حبشیون کی
طبیعت کیفیت مقناطیسی کی بہت اثر پذیر ہوتی ہے آدھی رات کے وقت اوس نے
دیکھا کہ ایک عورت بہت تکلف پوشاک پہنے مگر سر ندارد ایک لڑکی کو گود مین لیے ہوئے
اوس مکان مین پھرتی ہے جب اوسنے یہ حال بیان کیا تو سب گھر والون نے
جنہون نے وہ مکان حال مین ہی کرایہ کو لیا تھا اوسکی بہت ہنسی کی اور کہا
کہ یہ شخص دیوانہ ہو گیا یا نشے مین ہے لیکن اوسنے کہا کہ مین نے نہ شراب پی ہے
نہ مین دیوانہ ہون دوسرے دن پھر وہین اوسکو جبراً سولایا اور اوسنے پھر وہی
شکل دیکھی اور جب تک وہ وہان سوتا رہا برابر اوس شکل کو دیکھتا رہا آخرکار چونکہ
اوسکو بہت خوف اور تکلیف ہوتی تھی اوسکا اوس مکان مین سونا موقوف کر دیا
جب مالک مکان سے ذکر کیا گیا تو اوسنے بیان کیا کہ جو شخص اوس خاص
کمرے مین سوتا ہے اوسکو وہ صورت نظر آیا کرتی ہے اور اکثر آدمیون نے دیکھی ہے
کئی سال کے بعد جب وہ مکان ڈھایا گیا تو ایک دیوار مین ایک غار نکلا اور اوس مین سے
ایک صندوق تھا اور اوس صندوق مین ایک عورت اور ایک بچے کی ہڈیان نکلین
اور عورت کا سر ایک جانب کو پڑا ہوا تھا دھڑ کے ساتھ نہین لگا ہوا تھا ایک عورت نے
اس صندوق کے نکلنے کی خبر سنی اور اوسکو یہ بھی معلوم تھا کہ اوس حبشی کو بھی
اوس مکان مین ایک شکل نظر آتی رہی تھی یہ حبشی اوس زمانہ مین بڈھا ہو گیا تھا
اور کہین فاصلے پر رہتا تھا اوسکو تلاش کرکے پوچھا کہ [illegible] نے مکان مین تمکو
کیا نظر آتا تھا سب قصہ اوسنے ہو بہو بیان کیا او[illegible] ا اوسکو اوس
حال کے بیان کرنے سے نہایت خوف آ[illegible] اس مشاہدے کی
معلوم ہوتی ہے کہ کچھ نہ کچھ کیفیت مقنا[illegible] لاش
زن مذکورہ مین سے نکلا[illegible]

بہت اثرپذیر ہوتی ہے اور اونکو واقعۂ گذشتہ بذریعۂ غائب بینی نظر آجاتا ہے
مثال مندرجہ ذیل کا ذکر مجہسے ایک میرے دوست نے کیا تہا *
مثال شصت وچہارم — ایک امیرزادہ ایک روز ایک درس حکمت کے علم مین
سُننے کو گیا اور درس مذکور بہوتون کے باب مین تہا اوسنے دیکہا کہ درس
دیتے وقت مدرس بہت گہبراتا تہا جب درس ختم ہوچکا تو اس نے مدرس سے کہا
کہ آپ اپنی پریشانی کا سبب مہربانی کرکے بتائیے انہون نے کہا کہ جب
مین اس مضمون پر درس دیتا ہون تو ہمیشہ میرا یہی حال ہوتا ہے اور سبب
یہ بیان کیا کہ مین ایک مرتبہ فلانی جگہ نوکر تہا اور مجہسے پہلے اوس عہدے پر
ایک پادری صاحب تہے کہ اونکے حیات مین لوگ اونکا بہت ادب کیا کرتے تہے
جب مین اول مرتبہ اوس مکان مین سویا اور صبح کو جاگا تو مین نے دیکہا کہ پادری
صاحب مذکور دو بچون کا ہات پکڑے ہوئے کمرے مین سے نکلکر انگیٹہی کے پیچہے
غائب ہوگئے جب مجہے یقین ہوا کہ یہ صورت فقط ہوائی تہی اصل نہین تہی تو مین نے
لوگون سے حال دریافت کیا اور معلوم ہوا کہ پادری صاحب کے دو بچے جو اونکی
زوجۂ منکوحہ سے نہ تہے اوس مکان مین غائب ہوگئے تہے یعنی کچہ معلوم نہ ہوا
کہ کہان گئے کچہ عرصے تک دریافت نہین ہوا لیکن جب سردی کے موسم مین
اوس آتشخانے مین آگ جلانے کی ضرورت ہوئی تو اگر اچہی طرح نہ جلی اور کچہ بو
وہان سے [illegible] جب اوس آتشخانے کو وہان سے توڑا تو دو بچون کی
ہڈیان وہان [illegible]
ایک [illegible] ہے مثالہائے آیندہ مین تو صورتون کے نظر آنیکا
[illegible] وہ آدمیون سے اوسجگہ پائے گئے
[illegible] کن مثال ذیل مین کچہ سبب

معلوم نہین ہوتا ہے کہ کیا تہا ❊

شال شصت و پنجم۔ ایک بادشاہزادی کسی علت مین ماخوذ ہوئی تہی اور اوسپر
پہرہ دوہرہ مقرر کیا گیا تہا گارد کا کرنیل اوپر ایک مکان مین رہتا تہا ایک روز
شام کے وقت ہنوز شفق موجود تہی کرنیل صاحب اور اونکی بیوی اور اونکا بیٹا اور
بیٹی یکجا بیٹہے ہوئے تہے اور سنتریون کی آوازین سنتے تہے کہ وہ اپنی اپنی جگہ
ٹہلتے تہے اور کوئی گاتا تہا اور کوئی کچہہ کسی سے کہتا تہا اوسوقت گرمی تہی اور
دروازہ تہوڑا سا کہلا ہوا تہا کہلے ہوئے دروازے مین سے کچہہ دہوان سا اندر آگیا
کرنیل صاحب نے پہلے تو سمجہا کہ دہوان ہے لیکن کمرے کے اندر آکر یہہ دہوان
مخروطی شکل کا بنگیا اور اوسکے اندر کچہہ حرکت سی معلوم ہوئی کرنیل صاحب کی
بیوی نے اوسکے اندر ایک شکل دیکہی اور اونکی بیٹی کو بہت خوف آیا بیٹا جو تہا وہ
دریچے مین بیٹہا تہا اپنی ما اور بہن کو خائف دیکہکر حیران تہا لیکن اوسکو کچہہ نظر نہین آیا
کرنیل صاحب کی بیوی نے اپنا سر اپنے ہاتون پر جہکا دیا اور میز پر جہک کر بیٹہہ گئین
اور چلاکر کہا کہ یا حضرت عیسی مسیح اس نے مجہے پکڑ لیا کرنیل صاحب نے ایک کرسی لیکر
اوس صورت کی طرف پہینکی اور کرسی اوسکے اندر ہوکر چلی گئی اور دہوان کمرے مین
چکر کہاکر جس دروازے سے اندر آیا تہا اوسی مین سے باہر نکل گیا ہنوز کرنیل صاحب
اپنی کرسی پر سے نہ اوٹہنے پائے تہے اور اونکی نیت تہی کہ اوس [illegible] مین کے پیچہے پیچہے
جاوین کہ اونہون نے نیچے کے مکان مین سے ایک چیخ [illegible] آواز سنی
کرنیل صاحب تہوڑی دیر ٹہر گئے اور انہون نے چاہا کہ [illegible] تا ہی اتنے مین
گارد کے سپاہی نیچے کے مکان مین آگئے اور [illegible] پہرہ گار رہا تہا
اوسکو آواز دی لیکن دیکہا کہ غش [illegible]
خوب ہلایا اور کہا کہ یہہ شخص

سنتری کا کورٹ ہوا کرنیل صاحب اوسکی حمایت پر موجود ہوئے اور کہا کہ سنتری
ہرگز نہین سویا تھا کیونکہ وتش منٹ پہلے وہ گا رہا تھا اور مین اور میرے سب گہر کے
آدمی سنتے تہے کہ وہ گا رہا تھا اس سنتری نے بیان کیا کہ جب مین زینے کے
دروازے کے پاس ٹہلتا تھا ایک خوفناک صورت دروازے مین سے نکلتی ہوئی
معلوم ہوئی صورت ایسی تہی کہ جیسے کوئی ریچھ اپنی پچھلی ٹانگون پر کہڑا ہو میرے
پاس سے یہ صورت گذری اور میری طرف اوسنے غرّانا شروع کیا اور مجھے ایسا
خوف ہوا کہ میرے حواس جاتے رہے اور پہر مجھے کچھ ہوش نہین رہا جو حاکم
کورٹ کے تہے اونہون نے اس سنتری کے قول کا اعتبار نہین کیا لیکن نتیجہ
یہ کی کہ کچھ بیماری اوسوقت سنتری کو ہوگئی ہوگی اور کرنیل صاحب کی شہادت کے
سبب سے اوسکو انہون نے بری کردیا شام کے وقت کرنیل صاحب اوسکو
مبارکباد دینے گئے لیکن سنتری کی شکل ایسی بدل گئی تہی کہ پہچانا نہین جاتا تھا
پہلے اوسکا چہرہ سرخ اور بہت خوبصورت تھا اب بالکل زرد اور افسردہ ہوگیا تھا
کرنیل صاحب نے کہا تم ایسے افسردہ کیون ہو مین نے تمہارے ساتھ بہت مہربانی
کی اور تمکو رہائی ہوگئی اب مین تمہین یہ نصیحت دیتا ہون کہ آیندہ تم پہرے پر
گاتے رہا کرو سنتری نے جواب دیا کہ کرنیل صاحب مین آپکی عنایت کا نہایت
مشکور ہون کہ آپ نے میری بدنامی نہین ہونے دی لیکن اسکے سوا اب کچھ
امید نہین [illegible] وقت سے مین نے اوس شکل کو دیکھا ہے مین آپ کو مُردہ
سمجھتا ہون [illegible] اس سنتری کی طبیعت کی پریشانی زائل نہوئی اور اوس
صورت [illegible] دو دن رات کے عرصے مین مرگیا کرنیل صاحب نے
سنا [illegible] اوسنے بے تکلف یہ بات کہی کہ یہ بات بُری ہوئی
[illegible] طرح ایسے مشاہدات کا عادی

نہین تہا کرنیل صاحب نے کہا کیا تمنے کچہ سُنا ہے کہ اور آدمیون کو بہی یہ صورت
کبہی نظر آئی ہے سارجن نے کہا کہ ہان صاحب بہت ایسی ایسی چیزین یہان
اکثر نظر آیا کرتی ہین اور اکثر نو ملازم سنتری ایک دو مرتبہ غش کہا جاتے ہین لیکن
پہر اونکو عادت ہو جاتی ہے اور کچہ ضرر نہین پہونچتا ہے کرنیل صاحب کی بیوی
کے دل مین سے کبہی خوف نہین گیا چہہ ہفتہ تک اونکی حالت پریشان رہی
اور اوسکے بعد وہ مر گئین کرنیل صاحب پر خود مدت تک ایک طرح کا اثر رہا اور
اونکا جی اوس حال کے بیان کرنے کو نہین چاہتا تہا لیکن وہ یہ کہتے تہے کہ
جو چیزین مین نے اپنی آنکہ سے دیکہی اوس سے انکار نہین کرونگا ظاہر ہے کہ یہہ
دو شخص جو مر گئے تو خوف کے سبب سے مر گئے لیکن اتنی بات تو درحقیقت ہوئی
کہ متفرق آدمیون نے ایک صورت دیکہی اور ایسی صورتین پہلے بہی اوس مکان میں
اور آدمیون کو نظر آیا کرتی تہین یہ بات بہی لائق غور ہے کہ بعض آدمیون کو تو
صورت نظر آئی اور بعض کو فقط دہوان نظر آیا چنانچہ روشنی اوڈایل کا خاصہ ہے
کہ بعض کو بالکل نہین نظر آتی ہے بعض کو دہوان سا نظر آتا ہے بعض کو اچہی روشنی
نظر آتی ہے اور سبب اختلاف کا یہ ہے کہ متفرق آدمیون کی طبیعت مختلف درجہ
اثر پذیر ہوتی ہے اور نیز اوسکا فاصلہ کسی آدمی سے زیادہ کسی سے کم ہوتا ہے
اور اوس روشنی کی تیزی مین بہی فرق ہوتا ہے یعنی کسیکو زیادہ کسی کو کم تیز نظر آتی ہے
اگر کوئی یہ پوچہے کہ کیا فقط دخان مین طبیعت کے خیال ـ [illegible] صورت نظر آسکتی ہے
تو مین یہ جواب دیتا ہون کہ صورت کا نظر آنا ممکن ہے [illegible] تو بات ہے کہ
ہم کیا جانتے ہین کہ لمعات اوڈایل فاصلہ مناسب [illegible] وین تو بطور
ایک شکل کے نظر آوینگے اور یہ شکل اوس چیز کی [illegible] سا ہو جاتی ہے
جس مین سے وہ لمعات نکلتے ہین

خود بخود پیشین بینی کی قوت حاصل ہونیکا بیان

اب مین قوت پیشین بینی کا ذکر کرتا ہون جو خود بخود پیدا ہو جاتی ہے ہر زمانے مین ایسی پیشین پینان ہوئی ہین اور کبھی تو خواب مین کیسیکو یہ قوت حاصل ہوئی ہے اور کبھی بیداری کی حالت مین زمانۂ حال مین سب سی زیادہ عجیب پیشین گوئی کزوٹ صاحب کی ہے جو انہون نے فرانس کے ملک کی انتظام کے انقلاب کے باب مین کی تھی مین اسکا حال مفصل لکھونگا اور فقط پہلے اتنی بات کہتا ہون کہ جس زمانے مین یہ پیشین گوئی واقع ہوئی تھی لندن اور پارس دار السلطنت ملک فرانس مین بہت مشہور تھی اور لوگ اوسپر ہنسا کرتے تھے اور کہتے تھے کہ کزوٹ صاحب کو خواب آیا ہے مین نے کئی ایسے شخص دیکھے ہین جنہون نے اس پیشین گوئی کا حال اوسوقت سنا تھا جب کزوٹ صاحب نے اوسکو اپنی زبان سے کہا تھا اور یہ شخص کہتے ہین کہ ہمین یاد ہے کہ سب آدمی ہنستے تھے اور کہتے تھے کہ یہ بات بالکل لغو ہے یہ بات لائق لحاظ ہے کہ کزوٹ صاحب کی طبیعت ایک خاص ڈہنگ کی تھی اور وہ علوم اسرار مین بہت متوجہ رہتے تھے اور اکثر اونکو حالت خواب یا حالت فکر عمیق ایسی گذر جاتی تھی کہ جسمین اونکو غائب بینی کی قدرت ہو جاتی تھی پس سمجھنا چاہیے کہ کزوٹ صاحب کو خود بخود حالت روشن اور اوس حالت روشن مین اونکو پیشین بینی کی قدرت حاصل ہو جاتی تھی

لاہارپ صاحب کی بیان سے بنجہ خلاصہ کرکے اس پیشین گوئی کا حال لکھتا ہون

مثال نصحت [illegible] بات کل کی معلوم ہوتی ہے مگر ۱۷۸۸ع کی بات ہے ہم ایک مکان مین [illegible] کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے اور یہ دوست ہمارا امیر اور بہت عقیل [illegible] مختلف فرقون کے آدمی تھے یعنی درباری اور قانونی [illegible] تکلف تھا کھانے کے بعد شراب کا دور چلا تو عقلمند

مہمان تہے سب خوش اور رنگ مین تہے اور تکلف اوسوقت بالکل اوڑ گیا تہا
وہ زمانہ ایسا تہا کہ کیسی ہی ناقص بات کوئی ہو اگر اوسکے سبب سے ہنسی ہو تو وہ
بات جائز گردانی جاتی تہی چیمفرٹ صاحب نے اپنے قصے پڑہ کر ہمکو سنائے تہی کہ اونمین
بہت باتین بے لحاظی کی تہین لیکن وہ زمانہ ایسا تہا کہ عورتین بہی جو وہان بیٹہی تہین
اونہون نے بہی اون باتون کو سنکر اپنے ہاتون کے پنکہے اپنے منہہ پر نہین
رکہہ لیے وہ قصے جب ختم ہوئے تو مذہب کی نسبت ہنسی اور ٹہٹہا ہونے لگا ایک نے
کسی شاعر کا کلام پڑہا دوسرے نے کسی اور کا کلام کفر پڑہ کر سنایا تیسرے نے ایک پیالہ
شراب کا ہات مین لیکر اوٹہکر کہا کہ صاحبو جیسا مجہے اس بات کا یقین ہے کہ ہومر[*]
احمق تہا ویسا ہی اس بات کا یقین ہے کہ خدا عالم مین کوئی نہین ہے اور حقیقت مین
اس شخص کو یقین بہی ایسا ہی تہا اب یہ تقریر سنجیدگی کے ساتہ ہونے لگی اور سب لوگ
تعریف کرنے لگے کہ وولٹیر[**] صاحب نے جو انقلاب زمانے مین پیدا کیا ہے اوسکے
سبب سے وہ لائق تعریف ہین ایک نے مہمانون مین سے کہا کہ میرا حجام میرے
بال درست کرتے وقت کہنے لگا کہ دیکہیے صاحب اگرچہ مین ایک غریب حجام ہون
لیکن جیسا امیر آدمیون کا کچہ مذہب نہین ہے ویسا ہی مین بہی کچہ مذہب نہین رکہتا ہون
یعنی وولٹیر صاحب کے مسائل کو یہان تک فروغ ہو گیا تہا ہم سب نے یہ نتیجہ نکالا
کہ اب انقلاب عظیم جلد ہونیوالا ہے اور یہ بات لابد ہونیوالی ہے کہ سارے ملک مین
بجاے وہم اور بیوقوفی کے حکمت اور عقل پہیل جاوے [illegible] سب حساب کرنے لگے
کہ غالبًا اتنے عرصے مین یہ انقلاب ہو جاویگا اور ہم مین [illegible] فلانے اوس
زمانہ عقل کو دیکہینگے جنکی عمر سب سے زیادہ تہ [illegible] وس ہے

[*] ہومر ایک شاعر یونان مین تہا کہ روے زمین پر کوئی او

[**] وولٹیر ملک فرانس مین ایک حکی

ہمین امید اوس زمانے کے دیکھنے کی نہین ہے جو جوان تھے وہ خوش ہوئے
کہ ہم تو ضرور اوس زمانے کے دیکھنے کی امید رکھتے ہین اور وہ کہنے لگے کہ والٹیر صاحب
کا سبکو مشکور ہونا چاہیے کہ اونکے سبب سے اس قسم کی آزادی خیال حاصل ہوئی
اور اونکے سبب سے یہ اچھا انقلاب عقل ہوگا سب مہمانون مین سے فقط ایک
شخص اوسوقت کی گفتگو مین شامل نہین ہوا اور نہ اوسکی طبیعت پر کچھ رنگینی نمایان
ہوئی اس شخص کا نام کزوٹ صاحب تھا یہ شخص بہت خلیق تھا مگر افسوس ہے
کہ اوسکے خیالات عجیب قسم کے تھے اور اکثر کسی نہ کسی فکر مین رہتا تھا اوس نے
بہت سنجیدگی سے اسطرح کہا قولہ صاحبو آپ اطمینان رکھین کہ آپ سب اوس
انقلاب عظیم کو دیکھین گے جسکی آپ اتنی تعریف کرتے ہین آپ جانتے ہین کہ میری طبیعت
کو ذرا پیشین گوئی کی طرف میل ہے لیکن مین مکرر کہتا ہون کہ آپ سب اس انقلاب
کو دیکھین گے سب نے متفق ہوکر بطور طنز جواب دیا کہ اس بات کے سمجھنے کے واسطے
کچھ سحر درکار نہین ہے کزوٹ صاحب نے کہا خیر لیکن جو مین آگے کہتا ہون اوسکے
جاننے کے واسطے سحر سے بھی زیادہ کچھ چیز ضرور ہے تم جانتے ہو کہ اس انقلاب کا
نتیجہ کیا ہوگا اور تمہارا سب کا کیا حال ہوگا اور تمہارا سب کا جو یہان بیٹھے ہو
کیا انجام ہوگا یہ سنکر ایک شخص نے جسکا کنڈورسٹ نام تھا طنز سے اور کچھ مسکراکر
کہا فرمائیے آپ کیا کہتے ہین حکیم کو پیشین گوئی کا کچھ خوف نہین کزوٹ صاحب
نے کہا تم اس [illegible] ٹ قیدخانے کے فرش پر مروگے اور زہر کھا کر مروگے
تاکہ گردن مارے [illegible] پہنچ جاؤ اور اوس سم کو تم ہمیشہ اپنے پاس رکھو گے
اسواسطے [illegible] گا کہ تمکو لاچار اپنے ساتھ زہر رکھنا پڑیگا یہ بات سنکر
[illegible] دیر تک رہی کیونکہ سب کو یاد آگیا
[illegible] الت مین خواب سی آیا کرتی ہین

اور یہ بات سمجھکر سب لوگ خوب ہنسے اور کہنے لگے کہ کزوٹ صاحب یہ جو حال تم
بیان کرتے ہو یہ ایسا دلچسپ نہین ہے جیسا تمہارا افلانا قصہ ہے اور یہ تو فرمائیے
کہ آپکے ذہن مین یہ قید خانہ اور زہر اور جلاد کیونکر آگئے ہم تو زمانہ عقل کا ذکر کرتے ہین
کزوٹ صاحب نے کہا یہی تو بات ہے جو مین آپ سے کہتا ہون اوسی آپکی
حکمت اور آزادی اور عقل کے زمانے مین آپ کا انجام یہ ہوگا اور وہ زمانہ
عقل کا ضرور ہوگا لیکن تم چیمفرٹ صاحب تم اپنی رگون پر ۲۲ زخم اوستر سے
لگاؤگے اور باوجود اسکے کئی مہینے تک زندہ رہوگے اور کئی مہینے کے بعد مروگے
سب آدمی ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے اور پھر سب ہنس پڑے پھر کزوٹ صاحب
نے ایک اور شخص سے کہا کہ تم وکدازرو صاحب تم وجع مفاصل کے آزار مین گرفتار ہوگے
اور خود تو تم اپنی رگون پر زخم نہین لگاؤگے لیکن ایک دن مین چھ بار فصد کراؤگے
تاکہ تمہاری جان جلد نکل جاوے اور رات کو مرجاؤگے۔ پھر اورون سے کہا کہ تم
نکولائی صاحب جلاد کے ہاتھ سے مارے جاؤگے اور تم بھی بیلی صاحب جلاد کے
ہاتھ سے مارے جاؤگے اور سیلشریس صاحب تم بھی جلاد کے ہاتھ سے مارے جاؤگے
ایک شخص اون مین سے جسکا نام روشر صاحب تھا بولا کہ شک ہے ہنوز کلام ختم
کرنے نہین پایا تھا کہ کزوٹ صاحب نے کہا تم بھی جلاد کے ہاتھ سے مارے جاؤگے
سب متفق ہوکر بولے دیکھو یہ شخص کیا اچھا قیاس کر رہا ہے اس نے ہم سب کو نیست ونابود
کر دینے کی قسم کھائی ہے کزوٹ صاحب نے کہا نہین [illegible] قسم نہین کھائی ہے
پھر [illegible] سینے کہا یہ تو فرمائیے ہمارے اوپر کون حکمرانی کریگا کزوٹ صاحب نے
کہا کہ نہین یہ تمہارا خیال غلط ہے تم پر فقط حکمت [illegible] تم پر حکمرانی
کریگی جو لوگ تمہارے ساتھ یہ سلوک کرینگے
ایک گھنٹے سے ہے وہی کلام

اپنی زبان سے کہین گے اور جسطرح تمنے ابہی فلانے شاعرون کے کلام سنو سے
پڑہے ہین وہ بہی پڑہین گے اوسوقت جتنے آدمی اوس محفل مین تہے آپس مین
ایک دوسرے کے کان مین کہنے لگا کہ دیکہو یہ شخص دیوانہ ہوگیا ہے اوسوقت تک
گزوٹ صاحب کے چہرے اور انداز سے بالکل سنجیدگی نمایان تہی پہر وہ لوگ کہنے لگے
کہ تم دیکہتے نہین ہو کہ گزوٹ صاحب ٹہٹہہ کر رہے ہین اور تم جانتے ہو کہ اونکے
ٹہٹہے مین بہی کچہ کچہ باتین عجیب ہوتی ہین چیمفرٹ صاحب نے کہا کہ ہان مین سمجہتا ہون کہ
گزوٹ صاحب ٹہٹہہ کرتے ہین اور عجیب ٹہٹہہ کرتے ہین لیکن اونکا ٹہٹہہ مجہے پسند نہین
کہ اوس مین بالکل سولی کی بو آتی ہے پہر چیمفرٹ صاحب نے گزوٹ صاحب سے کہا
کہ یہ باتین جو آپ نے کہی ہین کب ہونگی اونہون نے جواب دیا کہ آج سے چہ برس
نہ گذر چکین گے کہ یہ سب باتین جو مین نے کہی ہین ہو جاوینگی ✤

اوسوقت مین بولا کہ آپ نے یہ اعجاز کی باتین کہین مگر آپ نے میری نسبت
کچہ بہی نہین کہا گزوٹ صاحب نے کہا کہ تم خود اوس زمانہ مین ایک معجزہ ہو گے
کیا معنی کہ تم اوس زمانے مین اچہے عیسائی ہوگے اوسوقت سب نے جوش مین آکر
کچہ کچہ کہنا شروع کیا اور چیمفرٹ صاحب نے کہا کہ مجہے اب تسلی ہوگئی اگر ہم سب
اوسوقت مرینگے کہ جب لاہارپ اچہا عیسائی رہیگا تو ہم سب امر ہونگے پہر ڈچس آف
گرمنٹ جو ایک رئیسہ تہین بولین کہ ہم تو خوش ہونگے ہم عورتین ہین ہمارے واسطے
تو اس انقلاب [illegible] کچہ بہی نہو گا گزوٹ صاحب نے کہا کہ تمہارا جامہ نسوانیت اوسوقت
تمکو بہی نہ [illegible] گا کہ تم کسی بات مین دخل ندو کیونکہ اوسوقت تم مین
اور مرد [illegible] کیجاویگی پہر اوس عورت نے کہا کہ آپ فرمایئے تو
آپ [illegible] امت کا حال کہہ رہے ہین گزوٹ صاحب نے
[illegible] ن لیکن اتنا جانتا ہون کہ تم

اور تمہارے ساتہہ گئی اور عورتون کو جلاد کی گاڑی مین بٹہا کر اور شکمن کہین کر جلادخانہ
مین لیجاوینگے اور تمسے بہی جو زیادہ امیر عورتین ہونگی اونکو بہی اسیطرح لیجاوینگے
اوسنے کہا کہ مجھسے بہی زیادہ امیر عورتین کیا خاندان شاہی کی عورتون کا بہی حال
ہوگا کزوٹ صاحب نے کہا کہ اونسے بہی اونچی عورتون کا یہ حال ہوگا اوس وقت
تمام محفل مین ایک پریشانی سی ہوگئی اور جسکے مکان مین محفل تہی وہ چین بجبین ہوا
سبکو یہ خیال ہوا کہ اب یہ ٹہٹہہ بہت بڑہ گیا ڈچس اوف گرامنٹ نے اس نیت سے
کہ یہ پریشانی محفل کی دور ہوجاوے گویا کزوٹ صاحب کے جواب کی طرف کچھہ بہی
خیال نہ کرکے کہا کہ دیکہیے مرتے وقت میرے پاس کزوٹ صاحب پادری کو بہی
نہین آنے دینگے کزوٹ صاحب نے کہا نہین جی نہ تمہارے پاس نہ کسی اور کے
پاس پادری آویگا فقط ایک شخص کے ساتہ یہ رعایت کیجاویگی یہ کہکر کزوٹ صاحب اوسوقت
خاموش ہوگئے پہر سبنے پوچھا کہ وہ کون شخص ہوگا جسکے ساتہ آپ یہ مہربانی کرینگے
اونہون نے کہا کہ وہ شخص جسکے ساتہ اتنی رعایت ہوگی شاہ فرانس ہوگا اور
کسی کے پاس پادری نہین آنے پاویگا اوسکے بعد مالک مکان بہت جلدی سے
اوٹہا اور اوسکے ساتہ کے اور سب آدمی اوٹہہ کہڑے ہوئے پہر وہ کزوٹ صاحب
کی طرف گیا اور بہت دردناکی سے یہ بات کہی کہ کزوٹ صاحب اب یہ ٹہٹہہ بہت
ہوچکا اور بہت بڑہ گیا یہانتک کہ آپ اپنے نام مین بہی اور اس محفل کے نام مین بہی
فرق لاتے ہین کزوٹ صاحب نے کچھ جواب نہین دیا اور وہا ... سے چلے جانے کا
ارادہ کیا تہا کہ ڈچس اوف گرامنٹ نے جو ہمیشہ یہ باہ ... کہ محفل کے
آدمیون کی طبیعت کی رنگینی رفع نہو کہا کہ کزوٹ صا ... سب کا حال
تو بتایا لیکن اپنا حال کچھہ نہ بتایا کزوٹ صاحب نے ... جیروزلم
یعنی بیت المقدس یہودیان کا ...

نہین پڑہا ہے مگر آپ سمجہ لیجیے کہ مین نے نہین پڑہا ہے اور بیان کیجیے پہر کزوٹ
صاحب نے کہا کہ ایام محاصرہ مین ایک آدمی سات دن تک شہر کی فصیل اور محصورین اور محاصرین
کی نظر مین پہرتا رہا اور ہمیشہ کہتا رہا کہ اس شہر کا افسوس ہے اور ساتوین دن کہا
کہ اس شہر کا افسوس ہے اور میرا بہی افسوس ہے اور اوسوقت محاصرین کی طرف
سے ایک ضرب ایک کل مین سے نکلکر اوسکو لگی اور وہ مرگیا اس جواب دینے
کے بعد کزوٹ صاحب سب محفل کو سلام کرکے چلے گئے ۔

جب مین نے یہ بیان لاہارپ صاحب کا لکہا ہوا اول ہی مرتبہ پڑہا تہا تو مین
سمجہا تہا کہ اونہون نے اپنے سر سے بناکر لکہدیا ہوگا اس نظر سے کہ جو امیر اور بڑے
آدمی تہے اونکی طبیعت پر چند سال پیشتر وقوع انقلاب سے یہ حال سنکر کہ اونکی
تخریب کے واسطے کیا کیا سامان ہو رہے ہین دیکہین کیا اثر ہو لیکن اوسکے بعد جو
مین نے تحقیقات کی اور جو حال مجہے معلوم ہوا اوسکے سبب سے وہ رای میری بالکل
بدل گئی ہے ایک بڑے امیر نے مجہسے کہا کہ مین نے فلانی عورت سے یہ بات اکثر سنی ہے
کہ لاہارپ صاحب اکثر یہ حال کہا کرتے تہے اور مین نے اونسے کہکر اوس عورت کو
مین نے دریافت کرایا اور اونہون نے خط مندرجہ ذیل لکہکر بہیجا ہے ؀

خط — مین نے لاہارپ کی زبان سے کئی بار کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا
ذکر سنا ہے او [illegible] یہ حال چہپا ہوا ہے ویسا ہی سنا ہے اتنی بات مین جانتی ہون
اور لکہکر بہیجتی ہون
مین نے [illegible]
[illegible] بیٹے کو بہی دیکہا ہے اور اونہون نے مجہسے کہا ہے کہ
ہمارے [illegible]
[illegible] کی حاصل تہی اور اونکی پیشین گوئیون کی
[illegible] اونکی یہ ہے کہ ایک روز اونکو
[illegible] کی ترکیب سے اونکو جلا دو [illegible]

چھوڑ دیا سب گھر کے آدمی خوش ہوئے لیکن کزوٹ صاحب کچھ خوش نہوئے اور
کہا کہ اگرچہ میں آج چھوٹ گیا ہون لیکن تین دن کے بعد میں پھر گرفتار ہو جاؤنگا
اور جلادوں کے ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور حقیقت میں یہی ہوا اور کزوٹ صاحب ۷۲ برس
کی عمر میں ۲۵ ستمبر ۱۷۹۲ء کو جلادونکے ہاتھ سے مارے گئے اور لاہارپ صاحب کا
جو بیان ہے اوسکی نسبت کزوٹ صاحب کے پسر کا یہ بیان ہے کہ میں یہ تو نہیں
کہہ سکتا ہون کہ جو الفاظ لاہارپ صاحب نے لکھے ہین وہی الفاظ میرے باپ کے
مونہہ سے نکلے تھے لیکن اصل باتین وہی ہین جو میرے باپ نے کہا تھین نہین ایک
اور بات یہ ہے کہ وکدارز صاحب کی ایک دوست نے مجھسے یہ بات بیان کی تھی کہ
جب صاحب موصوف زمانۂ انقلاب سے کئی سال پہلے فرانس کے ملک مین
گئے تھے تو اونہون نے اپنے گھر مین اکر کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا حال
بیان کیا تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اگرچہ وکدارز صاحب کو اس پیشین گوئی کی نسبت
یقین نہین تھا لیکن وہ اس پیشین گوئی کی سبب سے پریشان خاطر ہمیشہ رہتی تھی
ایک اور امیر نے اس مضمون کا خط لکھا ہے کہ آپ مجھسے دریافت کرتے ہین
کہ مین کزوٹ صاحب کی پیشین گوئی کا کیا حال جانتا ہون مین قسمیہ لکھتا ہون
کہ مین نے فلانی خاتون کی زبانی بارہا سُنا ہے کہ جسوقت یہ پیشین گوئی ہوئی تھی
اوسوقت وہ اوس محفل مین موجود تھین اور جب وہ بیان کر[illegible] مین تو ایک ہی طور پر
وہ حال بیان کیا کرتی تھین اور اونکا بیان راست معلو[illegible] [illegible] ونکے بیان
سے لاہارپ صاحب کے بیان کی تصدیق ہوتی [illegible] یہ حال اکثر
لوگون کے سامنے بیان کیا کرتی تھین کہ اون [illegible] ہین اور
اس بیان کو تصدیق کر سکتے ہین
حصہ اول مین ایک ہو

حاصل ہو جاتی تھی اونکی پیشین بینی کی ایک مثال نیچے لکھی جاتی ہے *

مثال شصت و ہفتم - یہ عورت بہت عقیلہ ہے اور جو آدمی اوسکو جانتے ہین اوسکا بہت لحاظ اور ادب کرتے ہین اوسکو ہمیشہ یہ بات حاصل ہے کہ بلحاظ واقعات گذشتہ و آیندہ اوسکو غائب بینی کی قدرت خود بخود حاصل ہو جاتی ہے اور اکثر یہ قوت اوسکو اوسوقت حاصل ہو جاتی ہے جب وہ تنہا شام کے وقت بیٹھا کرتی ہے اوسکے مشاہدے ہمیشہ بڑے بڑے معاملات سے تعلق نہین رکھتے بلکہ چھوٹی چھوٹی باتون سے جو بازارین ہوتی ہون متعلق ہوتے ہین کبھی کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کئی سال پیشتر وقوع واقعہ سے اوسکو کسی اپنے رشتہ دار کی موت اور اوس موقع پر جو آدمی اور جتنے آدمی ہون نظر آجاتے ہین کبھی کبھی اوسکو ایسی چیزین نظر آتی ہین جسکو سہو نظر کہنا چاہیے مثلاً اگر کہین کوئی کرسی نہ ہو تو کرسی رکھی ہوئی نظر آجاتی ہے لیکن ممکن ہے کہ اگر تحقیقات کیجاوے تو اس سہو نظر کی بھی کچھ اصل ضرور ہوگی مجکو بہت تفصیلین اس عورت کی پیشین بینی کی معلوم نہین ہین لیکن مجھے خوب یقین اور خوب معلوم ہے کہ یہ قوت اوسکو ضرور حاصل ہے مین پیشین بینی کے واقع ہونیکی وجہ نہین بتا سکتا ہون لیکن خیال کیجیے کہ واقعات گذشتہ کے معلوم ہونیکی وجہ بھی تو نہین بتائی جا سکتی ہے ایک بات لائق لحاظ ہے کہ خود بخود اس عورت کو یہ قوت پیشین بینی [illegible] حاصل ہوتی ہے لیکن جیسی کہ توقع ہونی چاہیے تھی اوسکی کیفیت مقناطیسی کا [illegible] ہوتا ہے چنانچہ ایک مرتبہ ایک شخص اوسکے مکان مین آیا کہ اوسکے [illegible] داغ اور زخم تھا اس شخص کو دیکھکر اس عورت کو بہت [illegible] وہ موجود رہا اوس عورت کی طبیعت بہت دق اور [illegible] کے اوسی رخسارے پر اور اوسی جگہ [illegible] ن کی طبیعت اتنی شدت سے

اثر پذیر ہوا اونمین غائب بینی کی قوت بہت نمایان ہوتی ہے —
انکنسن صاحب نے مجھے ایک شخص کے خواب کا حال تبایا ہے اس خواب مین
پیشین بینی کا ظہور ہے وہ حال مین نیچے لکھتا ہون خود خواب دیکھنے والے کے
الفاظ لکھے جاتے ہین ؛

شمال شمست و شتم میرا بہائی جسکے ساتہ مجھے محبت تہی ہندوستان مغربی مین
موسم خزان ۱۸۲۳ء مین مرگیا اوسکے مرنیکی خبر پہونچنے سے ایک مہینے پہلے مین نے
یہ خواب دیکہا مین اوس زمانے مین ڈبلن کے مدرسے مین پڑھا کرتا تہا اور میرا ایک
دوست وہان تہا کہ اوسکے مکان پر اکثر شام کو وقت مین جایا کرتا تہا مین نے ایک روز
یہ خواب دیکہا کہ اپنے دوست کے مکان سے اپنے مکان پر آتا ہون اور میرے
چچا کے پاس سے ایک پیام اس مضمون کا آیا کہ تم جلد میرے پاس آجاو چنانچہ
مین گیا اور جہان وہ بیٹھے تہے وہان پہونچا ایک گوشے مین میرے چچا صاحب
بیٹھے تہے اونہون نے مجھسے کہا کہ فلانی کرسی پر بیٹھ جاو پہر اونہون نے مجھسے کہا
کہ مین بہت افسوس اور رنج کے ساتہ یہ خبر دیتا ہون کہ آپ کا بہائی مرگیا ہے مین نے
اونسے جواب مین کہا کہ کوئی بات ایسی بہی ہے جس سے معلوم ہو کہ جسوقت وہ مرا
اونکی طبیعت کا کیا حال تہا اونہون نے مجھے ایک خط دیدیا اور وہ خط لیکر مین وہان سے
چلا آیا جب مین جاگا تو میری طبیعت کو بہت بیقراری ہوئی ... سوقت کے بعد
جیسی میری عادت تہی کہ دعا مانگنے کے وقت اوسکے حق ... کرتا تہا پہر مجھسے
اوسکے حق مین دعا نہ مانگی گئی جس عورت کے ساتہ بعد ... مین ہوئی اوسپر
مین نے اس خواب کا حال کہدیا تہا اور اوسکو ... کے
اچہ یہ خیال میری طبیعت سے وہ
... نوکر نے مجھسے کہا کہ آپ کا

باپ کے پاس اوٹھا چنانچہ مین گیا اور دیکہا کہ میرے چچا اوس جگہ بیٹھے ہین جہان
مین نے خواب مین بیٹھا ہوا دیکہا تہا بلکہ صندوق اور کاغذات اور شمع بہی اوسی جگہ
رکہے تہے جہان مجہے خواب مین نظر آئے تہے اونہون نے مجہے ایک کرسی پر بیٹہنے کو
کہا اور حرفاً حرفاً وہی گفتگو کی جو مین نے خواب مین سنی تہی وہی الفاظ اونکے
مونہہ سے نکلے اور جو جواب مین نے خواب مین دیا تہا وہی جواب مین نے دیا
پہر اونہون نے مجہے خط دیدیا اور مین وہان سے چلا آیا اوسوقت طبیعت کو ایسی
بیقراری تہی کہ زیادہ گفتگو کرنے کو جی نہ چاہا لیکن حیرت کی بات یہ ہے کہ جسوقت
مین اپنے چچا سے گفتگو کر رہا تہا مجہے اپنا خواب یاد نہین آیا بلکہ جب مین اپنے چچا کے
پاس سے چلا آیا تب وہ خواب یاد آیا انکلفسن صاحب نے جب یہ حال میرے پاس
لکہکے بہیجا تہا تو یہ بہی لکہہ بہیجا کہ جس شخص نے یہ خواب دیکہا تہا ایک پادری ہے اور
سب لوگ اوسکا ادب اور لحاظ کرتے ہین اور مجہے اونکے بیان کی راستی مین ہرگز
شک نہین میری رائے یہ ہے کہ اس خواب کے حال کو ہم یہ نہین کہہ سکتے ہین کہ فقط
ایک امر اتفاقیہ تہا ؀

مثال شصت ونہم - ایک عورت اپنے اکیلے بچے کو اوٹن برا مین چہوڑکر خود ملک جرمنی
کو چلی گئی تہی اونہون نے مجہسے ذکر کیا کہ ایک مرتبہ مین نے دیکہا کہ میرا بچہ بہت
بیمار ہے اور اوسکی دایہ فلانی جگہ اوسکے پلنگ کے پاس کہڑی ہوئی ہے اور اوس
بچے کی تیمار مین [illegible] ت سے جب وہ اپنے وطن کو واپس آئین تو اونہون نے
وہ خاص جگہ [illegible] دایہ کہڑی ہوئی تہی اوسوقت اوس دایہ نے اونسے
کہا کہ حقیقت [illegible] رہو گیا تہا لیکن چونکہ اوسکو جلدی شفا ہو گئی تہی اسواسطے
اوسکو بہ [illegible] نا مناسب نہ متصور ہوا تہا لیکن جب وہ جرمنی کے
[illegible] مون سے کہ میرا بچہ بہت بیمار ہے اگرچہ

چونکہ میرے پاس آتے ہین اون مین بہی لکہا ہوتا ہے کہ کچہ خفیف بیماری سے قبض مین ہے یہ بات نہین تحقیق کرسکتا ہون کہ اس عورت کو اپنے بچے کی بیماری کا حال اوسیوقت نظر آیا تہا جب وہ بیمار تہا یا اوسکے پہلے یا پیچہے نظر آیا تہا لیکن اتنی بات جانتا ہون کہ اوسکی بیماری کے زمانے کے متصل ہی معلوم ہوا تہا؀

مثال ہشتادم — میجر بکلی صاحب ۳۳ برس ہوئے ہندوستان سے انگلستان کو جہاز مین آتے تہے اوسوقت تک اونہون نے عمل مقناطیسی کا ذکر نہین سنا تہا ایک عورت نے جو جہاز مین بیٹہی تہی کہا کہ مدت سے کوئی بادبان کسی جہاز کا نظر نہین آیا ہے اونہون کہا کہ کل دوپہر کے وقت فلانی طرف سے ایک جہاز کا بادبان نظر آویگا جب جہاز کے ملاحون وغیرہ نے پوچہا کہ آپ کیونکر یہ بات جانتے ہین تو اونہون نے کہا کہ مجہے بادبان آتا ہوا نظر آتا ہے جب وہ وقت آیا تو جہاز کے کپتان نے طنز کہا کہ دیکہیے صاحب بادبان نظر آتا ہے لیکن ہنوز وہ چپ نہ ہوئے پایا تہا کہ ایک شخص نے پکار کر کہا کہ بادبان نظر آتا ہے کپتان نے پوچہا کہ کسطرف جواب سے معلوم ہوا کہ اوسی طرف نظر آتا تہا جسطرف میجر بکلی صاحب نے پہلے روز بتایا تہا یہ مثال عجیب ہے اسواسطے کہ اوس سے ثابت ہوتا ہے کہ قوت عمل مقناطیسی اور عمل مذکور کے اثر پذیر ہونے مین ایک تعلق ہے یعنی میجر بکلی صاحب کو اس عمل کا بہت ملکہ ہے اور اونکی طبیعت پر اوسکا اثر بہی بہت جلد اور نمایان ہوجاتا ہے یہی حال لیوس صاحب کا بہی ہے؀

مثال ہشتاد و یکم — ایک سپاہی کو جو ایک پلٹن مین تہا اس بات کی جوابدہی کے واسطے طلب کیا کہ تم نے فلانے افسر کو خبر مشہور کی ہے کہ دوسرے روز وہ افسر مارا جاویگا سپاہی نے ... مرتے ہوا ہے دیکہا ہے اور اسطور پر دیکہا ہے

اوسکی پیشانی پر گولی لگی حاکم پلٹن نے اوسکو تنبیہ کر کے کہا کہ پھر ایسی خبر مشہور کرنا دوسرے روز لڑائی ہوئی اور پہلی ہی حملہ مین اوس افسر کی پیشانی مین گولی لگی اور وہ مر گیا یہ حال جو لکھا گیا بالکل صحیح اور معتبر ہے ؛

اور جو مثالین اوپر لکھی گئین ہین بہت مثالین ایسی اور بہی لکھی جاسکتی ہین لیکن ا نسے ابہی یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ کسی ذریعے سے جو ہمکو معلوم نہین ہے جب انسان کی طبیعت ایک خاص حالت مین ہوتی ہے تو اوسکو واقعات آیندہ نظر آجاتے ہین جو خواب لوگون کو ایسے ہوتے ہین کہ وہ پورے ہوتے ہین اوسکا یہی سبب ہے یہ بات کہنی کہ یہ امر اتفاقیہ ہو گیا کافی نہین ہے کیونکہ اگر ایک ہی مرتبہ خواب کی بات پوری ہو تو بہی پوری نہونے کے واسطے بہت مدارج ہین لیکن جب بہت مرتبہ ایسے خواب پیشین پورے ہون تو بلاشک اونکا پورا ہونا امر اتفاقی نہین ہوسکتا ہے ؛

اونیسوان خط

عمل مقناطیسی کے فوائد طبی کا بیان

عمل مقناطیسی کے فوائد طبی کئی طرح کے ہین ایک یہ کہ اس عمل سے تکلیف رفع ہوتی ہے اور بیماری دور ہوتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اس عمل کے ذریعے سے عمل جراحی بلا تکلیف کے ہو سکتا ہے۔ تیسرے یہ کہ مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور مقناطیسی پانی اور اور چیزین جنمین کیفیت مقناطیسی پیدا کیجاتی ہے وہ علاج امراض مین بہت کام آتی ہین اور چوتھے یہ کہ قوت غائب بینی تشخیص مرض مین بہت کام آتی ہے مجکو خود بھی فوائد عمل مقناطیسی کا تھوڑا تجربہ ہے لیکن جتنا تجربہ ہے اس بات کے واسطے کافی ہے کہ مجھے بخوبی یقین ہے کہ طبیب کو واسطے عمل مقناطیسی بہت اچھا معاون ہے مین اول لکھ چکا ہون کہ جن لوگون پر مین نے عمل کیا ہے اون مین اکثر تندرست آدمی تھے لیکن یہ بھی مین ذکر کر چکا ہون کہ ایک اندہے آدمی پر بھی مین نے عمل کیا ہے اور چند مرتبے کے عمل کے بعد ایک مواد ناقص جو اوسکی ناک مین سے نکلا کرتا تھا اوسکا نکلنا بند ہو گیا تھا جب سے اب تک اوس پر تین مہینے کے عرصہ مین قریب پچاس مرتبے کے عمل کیا گیا ہے اب وہ نسبت [illegible] بہت تندرست ہے اور اوسکی آنکھ کی بصارت اور آنکھ کی ہیئت مین سابق [illegible] ترقی ہے [illegible] کہنی ناممکن ہے کہ اوسکی بصارت بالکل اچھی ہو جاویگی [illegible] روز بروز ترقی ہے جو شخص امتحان کریگا اوسکا [illegible] ذریعے سے آکثر امراض خصوصاً [illegible]

رفع ہو جاتا ہے اکثر اخباروں میں آج کل لکہا ہوتا ہے کہ فلانا مرض فلانے شخص کا
عمل مقناطیسی سے رفع ہو گیا اور مرض بہی ایسا کہ کسی علاج سے رفع نہیں ہوتا تہا
ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض آدمیوں کے عمل میں رفع مرض کی زیادہ تاثیر ہے اور
بعض کے عمل میں کم لیکن یہ بات تحقیق ہے کہ ہر تندرست عامل کے عمل میں
کچہ نہ کچہ ایسی تاثیر ہوتی ہے لیوس صاحب بہی عمل مقناطیسی کے ذریعے سے اکثر
امراض کا علاج کرتے ہیں اٹکنسن صاحب کو قوت عمل مقناطیسی بدرجہ حاصل ہے
اور اونکو علاج امراض میں بہت تجربہ ہے اونسے جو کچہ حال معلوم ہوا ہے وہ ذیل میں
لکہتا ہوں اس حال کے پڑہنے سے واضح ہوگا کہ بعض بعض باتیں خصوصاً انتقال
در دیا مرض علاج مقناطیسی میں لائق لحاظ ہیں جو تجربہ اٹکنسن صاحب نے غیر
ذی روح اشیا کے ذریعے سے فاصلے پر علاج امراض کا کیا اوسکا حال صاحب
موصوف حسب ذیل لکہتے ہیں ۔

مثال ہفتاد و دوم ۔ ایک عورت کو نبیس کا مرض کئی سال سے تہا اور اوسکو بہت تکلیف
رہتی تہی اطبا کے علاج سے اوسکو فائدہ نہیں ہوا تہا ایک طبیب نے مجہے کہا کہ
عمل مقناطیسی کرکے امتحان کیجیے چنانچہ میں نے امتحان کیا اور بہت فائدہ ہوا
لیکن ہنوز اچہی طرح علاج ہونے نہیں پایا تہا کہ اوسکو اپنے شوہر کے ساتہ پارس
شہر کو جانے کی اشد ضرورت ہوئی چونکہ خاص میرے عمل کی اوسپر ایسی اچہی
تاثیر ہوئی تہی ... ال میں یہ بات آئی کہ اگر ممکن ہو تو اوسپر عمل ہوتا رہنا چاہیے
اور چونکہ مجہے ... کا تجربہ تہا کہ پانی اور روئی اور کپڑے کے ذریعے سے
عمل کا ... لگتا ہے اسواسطے میں نے اوس سے کہا کہ آپ کی پاس
... مقناطیسی بہر کر بہیجا کرونگا جب یہ تجربہ کیا گیا
اوسکو خواب مقناطیسی ... حاصل

ہو جاتا تہا اور جو تکلیف مرض کی ہوتی تہی رفع ہو جاتی تہی اور کسی ذریعے سے وہ
تکلیف اوسکی رفع نہین ہوتی تہی یہ مقناطیسی دستانے تین مرتبے پہننے سے بیکار
ہو جاتے تہے یعنی چوتہے مرتبے اگر اونکو پہنے بہی تو نیند نہین آتی تہی تو مین ہر ہفتہ
دو جوڑیان مقناطیسی کیفیت بہر کر بہیجدیتا تہا اور جو پرانے دستانے یعنی پہنے ہوے
ہوتے تہے وہ میرے پاس اسواسطے واپس آجاتے تہے کہ اون مین پہر وہ
کیفیت بہر دیجاوے ان واپس آمدہ دستانون مین عجیب بات دریافت ہوئی
عند التجربہ دریافت ہوا کہ پہنے ہوئے دستانون کے اندر مریض کے جسم مین سے
مرض کا اثر ہو جاتا تہا اور اس اثر کو پہلے دور کرنا پڑتا تہا تب اوس مین نئی کیفیت
مقناطیسی بہری جاتی تہی جب پرانے یعنی پہنے ہوئے دستانون کے قریب ہیرا
ہات جاتا تہا تو مجکو اوسی مرض کا اثر ہات مین معلوم ہوتا تہا جسطرح بتی کے
شعلے کے پاس ہات لیجانے سے حرارت ہات کو پہونچتی ہوئی معلوم ہوتی ہے
اسیطرح ان دستانون کے قریب ہات لیجانے سے ہات کو تکلیف ہوتی تہی
اور جیسی تکلیف مریض کو ہوتی تہی اوسی قسم کی تکلیف مجہے بہی ہوتی تہی جب
دو تین منٹ تک اون دستانون پر عمل کیا جاتا تہا تو وہ اثر مرض کا اون مین سے
دور ہو جاتا تہا اور اس وقت ویسا ہی اثر میرے اوپر ہوتا [illegible] اوس وقت
ہوتا ہے کہ جب مین کسی تکلیف کو عمل کرکے دور کرتا ہو [illegible] مین
بتا سکتا ہون کہ اب مریض کی تکلیف دور ہو گئی [illegible]
عورت کی طبیعت مین کچہ خیال دستا[illegible]
فائدہ ہوتا تہا لیکن مین [illegible]
پاس بلا مقناطیسی کیف[illegible]
مقناطیسی بہرنے [illegible]

اوسے نیند نہ آئی اور جو پہنے ہوئے تہی اونکے پہننے سے اوسے تکلیف زیادہ ہوئی
مین نے کئی شخصون پر اسطرح کا تجربہ کیا ہے اور یہی نتیجہ حاصل ہوا ہے اول اول
جو مجہے تکلیف ہوتی تہی تو مین حیران ہوتا تہا لیکن بعد ازان مجکو حیرانی نہوتی تہی
کیونکہ مین واقف ہوگیا تہا کہ فلانا سبب ہے میرے مریض مجکو دہوکا دیتے تہے
اور کہدیتے تہے کہ اب ہمین تکلیف نہین ہے لیکن مین کبہی اونکے دہوکے مین
نہین آتا تہا اور وہ کہتے تہے کہ آپ کو ہماری تکلیف ہمسے بہی زیادہ معلوم ہے
جن مریضون کو عرق کا مرض ہوتا تہا اون پر عمل کرنے سے میرے ہات مین
سوئیان سی چبہا کرتی تہین لیکن جب اونکو نیند آجاتی تہی تو میرے ہات مین
ایک جہٹکا سا معلوم ہوتا تہا اور پہر کچہ تکلیف نہین ہوتی تہی بلکہ ایک آرام سا
معلوم ہوتا تہا جب کوئی بڑا تغیر مریض کی طبیعت مین ہو جاتا تہا مثلاً جب اوسپر
حالت خواب بیداری یا حالت مسکوت واقع ہو جاتی تہی تو ایسا ہی صدمہ جیسا
اوپر بیان کیا گیا میرے جسم پر ہوتا تہا مین نے تجربے سے دریافت کیا ہے کہ
قوت عمل مقناطیسی ایک شخص سے دوسرے شخص مین کچہ کچہ منتقل ہوسکتی ہے اور اسیطرح
حالت مقناطیسی اور حالت خواب مقناطیسی ایک معمول سے دوسرے معمول مین
کچہ کچہ منتقل ہوسکتی ہے یہی سبب ہے کہ بعض امراض ایک مریض سے دوسرے
مریض کو لگجاتے ہین جیسا اثر دستانون کے پاس آنے سے ہوتا ہے ویسا ہی
اثر خط کے ہاتہ مین لینے سے ہوتا ہے خصوصاً اگر کاغذ پر روغن کیا ہو اور اس
سبب سے کہ پڑہنے سے پہلے مریض کی طبیعت کا حال جان لیتا ہون
بعض او سے حرارت اور سوئیون کے چبہنے کا سا ایسا تیز اثر ہوتا ہے
کہ اور ہات سے چہونے کے بغیر پڑہتا ہون اگر
ہو تو اس خط کا اثر میرے اوپر

ایسا ہوتا ہے کہ اورلوگون کو بہی ویسی ہی میرے ہاتہ مین تپ کی حرارت معلوم ہوتی ہے
ایک مرتبہ جب مین نے ایک خط کو پڑہا تو میری طبیعت پر آنسوؤن کی سی تاثیر ہوئی
اور یہ تاثیر ایسی تیز تہی کہ مجہے یقین ہوا کہ کاتب خط لکہتے وقت ضرور روتا ہوگا حالانکہ
اوس خط مین نہ کوئی علامت نہ مضمون رونے کا تہا جب تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ
کاتب خط اوسکو لکہتے وقت ضرور روتا تہا اور کچہ آنسو اوس خط پر بہی پڑے تہے
ایک عورت کو نیند نہین آیا کرتی تہی لیکن اوسکی طبیعت اتنی زیادہ اثر پذیر نہی کہ بسبب
معروف سے اوسپر عمل نہین ہوسکتا تہا مین نے اوسکو مقناطیسی پانی پلایا فوراً سو گئی
ایک مرتبہ جب اوسنے ایسا پانی منگایا تو مین اوسیوقت ایک مریض پر عمل کرچکا تہا
اسواسطے مجہے اتنی جرات نہوئی کہ اوسیوقت پانی پر عمل کرکے بہیجون مین نے
خالص پانی بہیجدیا لیکن اوس پانی کا اوس پر کچہ اثر نہین ہوا چند رونکے بعد میرے
پاس اوسکا خط آیا کہ اب پانی مین وہ صفت نہین رہی اور اب اوسکے پینے سے نیند
نہین آتی ہے ایک مرتبہ مین نے ایک دستانے کی جوڑی ایک خواب دم کرکے ایک
عورت کے پاس بہیجی چنانچہ جب وہ اوس جوڑی کو پہنکر سوئی تو وہی خواب اوسکو نظر آیا
ایک عورت کی طبیعت کا یہ حال ہے کہ اگر کہین لوہا قریب ہو تو اوسپر اثر ہوجاتا ہے
اس تاثیر سے یہ بات حاصل ہوتی ہے کہ جہان زمین کے ... تا ہے یا زمین
کے نیچے پانی کا چشمہ ہوتا ہے معلوم ہوجاتا ہے یہ بہی ... کسی
مریض پر مرض کے دفع کرنے کی نیت سے عمل ...
طرف متوجہ ہوتا ہے تو مجہے کچہ اثر مرض ...
کہ خواہ مریض پر تاثیر عمل کی اسبطرح
اثر میرے بدن پر ...
اوس بات کے ...

نہین ہوتی ہے لیکن اگر میری طبیعت کسی اور طرف متوجہ ہو تو مجکو مرض کا اثر اتنا
ہو جاتا ہے کہ درد ہونے لگتا ہے اور اسطرح میرے اوپر اوس معمول کی حالت
ہو جاتی ہے جو اور آدمیون کی بیماری کا حال جان لیتا ہے ایک تمثیل شرکنا کی
عجب لکھتا ہون ایک عورت میرے بھائی اور بہن کے مکان مین بیس میل کے
فاصلے پر رہتی تہی مین نے اوس پر عمل کیا اوسکو غائب بینی کی قوت اچھی طرح
حاصل ہو گئی ایک روز مین اور ایک عورت ایک باغ مین پہر رہی تہی ہمنے دیکھا
کہ ایک نوزادہ بچے کی لاش ایک دیوار کے نیچے پڑی ہوئی ہے یہ بچہ کسی نے
دیوار کے اوپر سے پہینک دیا ہوگا دوسرے روز میرے پاس میری ہمشیرہ کا خط
آیا اوس مین لکھا تہا کہ فلانی عورت نے فلانے وقت فلانے روز اصرار آیہ بات
کہی کہ مجہے فلانے باغ مین لیچلو کہ وہان کسی بچے کی لاش پڑی ہوئی ہے
ایک مرتبہ جب مین اس عورت پر بہت آدمیون کے روبرو عمل کر رہا تھا اور
اولٹا عمل اوسکے جگانے کے لیے کر رہا تہا ایک عورت جو میرے پاس کہڑی تہی
ایسا چیخ کر بہاگی جیسے کسیکو کسی آسیب نے پکڑ لیا ہو اوس دن سے جب
مین اوس عورت پر کبہی عمل کرتا تہا تو اس دوسری عورت پر جو چار میل کے
فاصلے پر ہوتی تہی [illegible] اوسیوقت ہو جاتا تھا اور ویسی ہی غائب بینی اوسکو بہی
حاصل [illegible] لون پر جب مین نے عمل کیا تو اون پر حالت سکوت
[illegible] آپ کر [illegible] ہے کہ کبہی اونکو
[illegible] لیکن اگر ایک قطرہ پانی کا او[illegible]
[illegible] چاندی کا ٹکڑا اونکے بدن سے
[illegible] درد ہاتہ کا لگا چہوڑ دیا
[illegible] طور پر پیدا ہوئی تہی

کہ اونکو کچھ ہوش نہین ہوتا تھا گویا موت مین ایک علامت زندگی کی تھی یہ لرزش
اور ہنسی بطور اختلاج واقع ہوتی تہی مین نے بعض معمولون کو دیکھا ہے کہ چیختی ہین
اور روتے ہین اور اونکا بدن پیچ کہاتا ہے اور جب وہ جاگے ہین تو اونہون نے
بیان کیا ہے کہ ہم بہت اچہا خواب دیکہہ رہے تہے اس سے معلوم ہوتا ہے
کہ اون مین حالت ہوش اور بیہوشی متفق ہے اور فی الحقیقت وہ اپنے آپ مین
نہین ہوتے ہین مین ایک عورت کو جانتا ہون کہ فلزات کو چہونے سے اوسے
نہایت تکلیف ہوتی ہے اور اوسکے جسم مین سوئیان سی چہبنے لگتی ہین بلکہ بیمار
ہو جاتی ہے اگر پیتل کا انگشتانہ پہنتی ہے تو اوسکی اونگلیان ورم کر آتی ہین اسی
سبب سے لاچار ہوکر اوس نے انگشتانہ پہننا چہوڑ دیا تہا یہ عورت کہانا بھی کہاتی ہے
تو لکڑی کے چمچون سے کہاتی ہے اور اگر دروازے مین کسی دہات کا مٹہا لگا ہو
تو رومال کو ہات مین لیکر اوسے چہوتی ہے ایسی طبیعت بہت ہوتی ہے اور اس
بات کا لحاظ رکہنا چاہیے کہ مبادا ناحق تکلیف ہو اکثر اطبا اس بات کا لحاظ نہین کرتے ہین
اور کہتے ہین کہ یہ بات خفقان مین داخل ہے جو لوگ کاہل ہوتے ہین وہ ہمیشہ
اسی طرح کا جواب دیتے ہین لیکن فرض کیجیے کہ خفقان مین ہی داخل ہے تو اوسکی
تاثیر مین تو کچھ شبہہ نہین ہے ✦

یہ حال جو اوپر مین نے لکہے اون مین بہت باتین لائق لحاظ ہین اور اون سے
معلوم ہوتا ہے کہ اس علم مین بہت باتین ابھی [illegible] اور یہ کہ اگر
اٹکنس صاحب کی طرح کوئی شخص [illegible] اور شوق [illegible] سے تو اس
علم کو بہت فروغ ہو سکتا ہے [illegible] صاحب جلد [illegible] وہ عمل
مقناطیسی کے ذریعے سے علاج کرنے [illegible]
کار جیر مین کوشش کرنے

اوپر بیان کیا مطالعہ حال مندرجہ صدر سے معلوم ہوگا کہ بہت باتین اوسمین ایسی درج ہین جیسے چھوت کے سبب سے مرض کے پھیلنے کی وجہ معلوم ہوتی ہے اور اگر اچھی طرح تحقیقات کیجاوے تو عجیب نتائج پیدا ہوسکتے ہین اور اس بات سے کہ فلذات اور اور غیر ذی روح اشیا کا ایسا ہی اثر بعض طبیعتون پر ہوتا ہے یہہ بات سمجھ مین آتی ہے کہ بعض ادویات قلیل دوا کیونکر اثر کرتی ہے اسمین شک نہین کہ جو نہایت قلیل دوا بعض فرقے کے طبیب دیتے ہین اوسکا اثر ضرور بعض پر ہوتا ہے تو اس تاثیر کی وجہ بھی مسائل طب سے حل نہین ہوسکتی ہے لیکن یہ بات سمجھ مین آتی ہے کہ جن لوگون کی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے اونپر تھوڑی سی دوائی دینا سے نہین بلکہ بعض بعض چیزون کے قریب آنے سے ہی بہت تاثیر ہو جاتی ہے بہت آدمی ایسے ہین کہ حالت خواب مقناطیسی ہین یا خاص درجہ حالت مذکور مین اونپر بعض اشیا کا نہایت اثر ہو جاتا ہے اور ریشن بیک صاحب نے ثابت کیا ہے کہ ایسا ہی اثر اکثر آدمیون پر حالت ہوش مین بھی ہوتا ہے حتی کہ فقط اونکے چھونے سے بلکہ فقط اون بوتلون کے چھونے سے جن مین وہ چیزین رکھی ہوتی ہین وہ بتا دیتے ہین کہ ان مین کیا چیز ہے ❊

اب اس بات کو ثابت کرنیکے کے واسطے بہت مفصل مثالین دینی ضرور نہین ہین کہ پانی اور اور چیزون پر عمل مقناطیسی اسطرح ہوسکتا ہے کہ جن لوگون کی طبیعت اثر پذیر ہوتی ہے [illegible] تیز اثر اونکا ہو جاوے ریشن بیک صاحب [illegible] چیز اس با[illegible] کے واسطے کہ عامل کے ہات مین سے کچھ [illegible] یا اور کسی [illegible] اس سے بہتر نہین ہے کہ پانی پر تجربہ کیا جاوے [illegible] ہے کہ عمل مقناطیسی کے ذریعے سے [illegible] سے ہوسکتا ہے ❊

بخوبی ہو سکتا ہے اگر گنجایش ہوتی تو مین کئی مثالین اس قسم کی لکہہ سکتا تہا کہ خواہ
مریض کے بدن کو چہونے سے خواہ اوسکے بال یا تحریر کے ذریعے سے معمول علامات
بیماری اور وہ سبب مرض جسکا شبہہ بہی طبیب کو نہین ہے صحیح صحیح بتا دیتا ہو لیکن چونکہ
یہ کتاب اختتام پر پہونچی ہین اس جگہ فقط ایک مثال لکھونگا جو حال ہین ہی گذری ہے
مثال ہفتاد و سوم — ایک شخص نے مجھے اپنے رشتہ دار کی ایک تحریر دکہائی
وہ شخص ایک غیر ملک مین رہتی تہی [illegible] مین نے کبہی او [illegible] رجاتی [illegible] کیا تہا میرے
دوست کو فقط اپنے رشتہ دار کا یہ حال معلوم ہوتا تہا کہ وہ بیمار ہے لیکن یہ نہین
معلوم تہا کہ کیا بیماری ہے مین نے ڈاکٹر ہیڈک صاحب کی پاس وہ تحریر بہیجدی
اور اونسے درخواست کی کہ الف سے مریض کا حال دریافت کیجیے الف نے
اوس عورت کو دیکہکر کہا کہ بیمار ہے اور معدنی پانی صحت کے واسطے پیا کرتی ہے
جو جو علامات مرض کی تہین سب اوس نے مفصل بتائین یہ حال لکہکر جب اوس
عورت کے پاس بہیجا گیا تو اوس نے جواب مین لکہا کہ جو کچہ غائب بین نے
بیان کیا سب صحیح ہے سوا اس بات کے کہ مین اتنی ناتوان نہین ہون جیسی
غائب بین کو نظر آئی غالب ہے کہ جو الفاظ الف نے بتائے تہے وہ غلطی سے
سمجھے گئے ہون اسواسطے کہ وہ الفاظ کئی آدمیون نے لکہے اور کئی غیر زبانون مین
ترجمہ ہوکر اوس عورت کے پاس پہونچے لیکن جو علامات مرض کی الف نے بیان کی
نہین اونکے صحیح ہونے مین کچہ [illegible] شبہہ نہین الف نے یہ بہی بتایا تہا کہ کس سبب سے
اوس عورت کو وہ [illegible] تہی اگر طبیب اچہا ہو اور غائب بین بہی معتبر ہو تو
اس تاثیر عمل سے [illegible] صریح ہین اب گنجایش بہت طوالت کلام کی نہین
اسواسطے [illegible] مین اتنی بات لکہنی کافی ہے کہ اوسکا حال
[illegible]

استعمال شروع ہوا تو اوسکی تاثیر ماننے لگے لیکن حقیقت مین شہادت ان دونون
کے تاثیر کی نسبت ایک سی تھی فرق فقط اتنا ہے کہ کلوروفورم کو تو لوگ آنکھہ سے
دیکھتے ہین اور وہ کہتے ہین کہ دیکھو یہ شئے موجود ہے اوسکی تاثیر ضرور ہوسکتی ہے
لیکن کیفیت مقناطیسی نظر نہین آتی ہے اسواسطے وہ اس کیفیت کی تاثیر کے
قائل نہین ہین سو یہ بات عقل کے خلاف ہے کلوروفورم کا ہم یہی حال
جانتے ہین کہ اوسکی فلانی تاثیر ہوتی ہے لیکن یہ نہین جانتے کہ یہ تاثیر کیون
ہوتی ہے اسی طرح سے گو ہم یہ بات نہ کہہ سکین کہ عمل مقناطیسی کی تاثیر
کسطرح ہوتی ہے لیکن تاثیر کے ہونے مین کچھ شبہہ نہین ہے قطع نظر
اس سے اگر یہ تاثیر اسی بات پر موقوف ہے کہ شئے موثر نظر آوے تو یہ عمل
مقناطیس مصنوعی یا کرسٹل یا پانی کے ذریعے سے جو نظر آتے ہین ہوسکتا ہے
ایک مثال نیچے لکھی جاتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اگر معمول کی طبیعت
بہت اثر پذیر ہو تو کلوروفورم سونگھانے کی کچھ ضرورت نہین ہے اور فقط
تلقین کے ذریعے سے معمول پر بخوبی تاثیر لائق عمل جراحی کی ہوسکتی ہے
یہ عمل میرے مکان مین کئی شخصون کے روبرو کیا گیا تھا

مثال ہفتاد و چہارم — لیوس صاحب کو دریافت ہوا کہ ایک شخص پر
خواب مقناطیسی اور حالت مقناطیسی حالت ہوش مین بہت آسانی سے
پیدا ہوسکتی ہے جب اوسپر عمل ہوگیا تو لیوس صاحب نے ایک رومال
[illegible] اوسکو دیدیا اور کہا کہ تم کلوروفورم سونگھتے ہو اور اسپر تم
یہان تک کہ کیسی ہی ضرب تمکو پہونچے تمکو خبر [illegible]
اور وہ جانتا تھا کہ لیوس صاحب نے فقط پانی مین
[illegible] طبیعت پر بلا اختیار ایسا عمل ہوگیا جیسا

کلوٹرو فورم کا ہوتا ہے اور جو کچھ اوسکو تکلیف دی گئی اوسکو ہرگز نہین معلوم ہوئی جب وہ جاگا تو اوسکو کچھ ہوش نہین تہا کہ اوس پر کیا نوبت گذری تہی تھوڑی دیر وہ اوسنے وہ رومال اپنی جیب مین رکھہ لیا اور جب تک وہ رومال اوسکی جیب مین رہا تب تک وہ سوتا رہا بعد اوسکے لیوس صاحب نے وہ رومال اوسکی جیب مین سے نکال لیا اور معمول پر سے اوسکی تاثیر جاتی رہی اس سے زیادہ تاثیر تلقین کا اور کچھ ثبوت نہین ہے اوسی دن شام کو مین نے ایک بات دریافت کی کہ بعض بواعث ہمارے عمل کے ایسے حارج ہوتے ہین کہ جنکا ہمین شبہہ بہی نہین ہوتا ہے ❊

مثال ہفتاد و پنجم — میرے مکان پر اوس شام کو دس آدمی جمع تہے چہہ مرد اور چار عورتین لیوس صاحب بہی موجود تہے وہ اندہا آدمی بہی جس پر مین اون دنون مین عمل کیا کرتا تہا اوس جگہ موجود تہا اوس نے کمرے مین آتے ہی کہا کہ لیوس صاحب کا اثر میرے اوپر بہت ہوتا ہے اور جب لیوس صاحب ایک اور کمرے مین وے پر عمل کرنے لگے تو اس اندہے آدمی پر عمل ہو گیا جسوقت یہ سو گیا تو وے جاگ اوٹھا ... لیوس صاحب وے کے اعصاب کی حرکت پر اختیار کے تجربے کہاتے رہے تہوڑی دیر تک تو اونکا عمل پورا ہوا لیکن بعد اوس کے وے نے کہا کہ اب آپ کا میرے اوپر کچھ اختیار نہین چلتا ہے اور اوسیوقت اوس اندہے کو پہلے سے بہی زیادہ نیند آگئی لیوس صاحب کہ ... کہ اس اندہے اونکا اثر ہوا ہے نہ اونکو اوسکے سو جانے کی ...

چونکہ اس اندہے آدمی کی طبیعت زیادہ ... کی تاثیر ادہر اکر اپنے اوپر لینگیا تہا ... کا ہرگز بہی یہ ارادہ نہین تہا لیکن ...

کم ویش اونکی تاثیر ہوگئی تجویز یہ ہوئی کہ لیوس صاحب ایک عورت کو بجز بی سولادین
اور پھر جگا وین تاکہ جو بیقراری اوسکو ہوتی تھی وہ نہ رہی اوس عورت نے اس
بات کو قبول نہین کیا لیکن بن نے لیوس صاحب سے کہا کہ آپ جی مین نیت
کرکے اوسکو سولا دیجیے ہنوز لیوس صاحب کی تاثیر اس عورت پر اچھی طرح
نہین ہوئی تھی کہ وہ لیوس صاحب کے قریب آگیا اور قریب پہونچتے ہی سوگیا
بعد اوسکے اوس عورت نے لیوس صاحب سے کہا کہ آپ مجے سولا دیجیے
چنانچہ لیوس صاحب نے اسے سولا کر پھر جگا دیا اور جو بیقراری اوسے پہلی تہی
وہ رفع ہوگئی لیکن اوس عورت کے جاگتے ہی وہ پھر سوگیا بعد اوسکے ایک اور
عورت کو سولایا مگر جب بن نے دیکھا کہ وہ بھی سوتا ہے اور جب مین نے اوس سے
بات کی تو اوس نے جواب نہین دیا مین نے اوسکا ہات پکڑ لیا اور وہ فوراً جاگ گیا
اوسکے جاگنے کے ساتھ ہی وہ عورت بھی جو چودہ فٹ کے فاصلے پر سوتی تھی فوراً
جاگ گئی یہ سب عمل اوس وقت سے پہلے کیے گئے تھے جب رومال کا تجربہ ہوا
اور اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جہان ایک قوی عامل موجود ہوتا ہے اور ایک
آدمی سے زیادہ کئی شخص ایسے ہوتے ہین جنکی طبیعت بہت اثر پذیر ہوتی ہے
تو جو کچھ عمل کرنے کی خواہش ہوتی ہے اوسمین کچھ ہرج ہو جاتا ہے اگر ایک ہی
آدمی ایسا ہو جسکی طبیعت اثر پذیر ہو تو عمل بہت اچھا ہوتا ہے +

خاتمہ

اب مین ... ختم کرنے سے پہلے پھر یہ بات لکھتا ہون کہ میری
... سمہ وجوہات تاثیر عمل مقناطیسی کی تباہی
... ہے ہین اونکو لکھہ دیا ہے اونکی وجوہ توجہ

اوسوقت تک نہین دریافت ہوسکینگی کہ جبتک اچھی طرح تحقیقات نہ کیجاوے اگران حقائق پر لحاظ رہے اور جو وجوہات مین نے قیاسی بیان کی ہین اونکو کوئی نہ مانے تو مین راضی ہون کیونکہ مین جانتا ہون کہ ہنوز اس علم کو ایسا فروغ نہین ہے کہ کوئی قیاس اوسکی تاثیر کی نسبت صحیح کیا جاوے اور ہنوز کل حقائق بہی تو معلوم نہین ہوئے ہین ؛

لیکن میری راے مین حقائق مندرجہ ذیل بخوبی ثابت ہین اول یہ کہ ایک آدمی کا اثر دوسرے آدمی پر فاصلے سے بہی ہوسکتا ہے - دوم یہ کہ ایک آدمی کو دوسرے آدمی کے ارادے اور مرضی اور حواس اور حافظہ اور مدرکات اور حرکات وسکنات پر اسطرح پر بہی اختیار حاصل ہوتا ہے کہ معمول ہوش مین رہے اور عامل کی تلقین کا اوس پہ اثر ہو اور اسطرح پر بہی کہ معمول خواب مقناطیسی مین ہو اور عامل کی طرف سے تلقین ہو خواہ نہ ہو - سوم یہ کہ حالت خواب مقناطیسی ایک خاص حالت ہے اور اوس مین معمول کو ایک خاص قسم کا وقوف حاصل ہوتا ہے چہارم یہ کہ اس حالت مین معمول کو ایک نئی قوت ادراک حاصل ہوتی ہے اور اس قوت کے ذریعہ سے وہ اشیاء قریب اور بعید بلا ذریعہ حواس ظاہری کے دیکہہ سکتا ہے لیکن ہم اوس قوت ادراک کی حقیقت ... تے ہین - پنجم یہ کہ اکثر معمول کو ایک خاص شرکت اور آدمیون ... وسکے ذریعے سے اونکے خیالات اوسکو دریافت ... حرکت اور غائب بینی کی قوت کے سبب سے معمو ... اور آیندہ معلوم کرلیتا ... اور اور لوگون سے ... کرسکتا ہے

ا ہو سکتی ہے ۔ ہشتم یہ کہ یہ سب آثار مقناطیسی خود بخود بھی پیدا ہو جاتے ہین اور یہ بات
ل مقناطیسی کی تاثیر کی بنیاد ہے ۔ چنانچہ ۔ خواب بیداری ۔ غائب بینی ۔ شرکت ۔
لت مسکوت ادنیٰ و اعلیٰ ۔ پیشین بینی ۔ اور ہجسی کے خود بخود واقع ہو جانے کا حال اکثر
لکھا ہوا ہے ۔ نہم یہ کہ فقط انسان کے جسم کے ذریعے سے ہی نہین بلکہ غیر ذی روح اشیا
کے ذریعے سے بھی مثل مقناطیس مصنوعی اور کرسٹل اور فلزات وغیرہ سے کیفیت مقناطیسی
کی تاثیر پیدا ہوتی ہے اور یہ کیفیت حفت مین کچھ وجود رکھتی ہے اسواسطے کہ تلقین کی اعانت
کے بغیر اوسکی تاثیر ہو جاتی ہے اجانی اور اور اشیا مین یہ کیفیت منتقل ہو سکتی ہے اور یازدہم یہ کہ
فقط بہت تلاش کے بعد اس علم کے فروغ اور تاثیرات بیشمار بخوبی معلوم ہو سکتی ہین ❊
تا وقتیکہ اس علم کو بخوبی فروغ ہو چاہیے کہ تجربات کرتے رہین اور حقائق جمع کرتے رہین
اور خواہ ان تاثیرات کے پیدا ہونے کی وجہ معلوم ہون خواہ نہون اگر تحقیقات راست بازی
اور تلاش سے کیجاویگی تو یہ حقائق قائم رہین گے اور جب اس علم کو فروغ زیادہ ہوگا تو
کچھ نہ کچھ قیاس اونکی نسبت اچھا ہو سکیگا فقط ❊

تمام شد

ماہ جنوری سنہ ۱۸۷۰ء